شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ چہاردہم

مترجم

مفتی علی شہزاد علوی

فاضل دارالعلوم، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تابعین وغیرھم کے فضائل

اویس بن عامر القرنی رحمہ اللہ

۳۷۸۲۳..... اسیر بن جابر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب اہل یمن کی امداد آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان (اہل یمن) سے پوچھا: کیا تمہارے ساتھ اویس بن عامر بھی ہیں؟ پھر (ان کے بتانے پر) آپ اویس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لائے اور ان سے پوچھا: کیا آپ اویس ہیں؟ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ بولے: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ قبیلہ مراد کی قرن شاخ سے تعلق رکھتے ہیں (جس کی وجہ سے قرنی کہلاتے ہیں)؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ کو برص کی بیماری تھی پھر وہ صحیح ہوگئی مگر پھر بھی ایک درہم کی جگہ باقی رہ گئی ہے؟ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ کی والدہ (حیات) ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا: تمہارے پاس اہل یمن کی امداد کے ساتھ اویس بن عامر آئیں گے جن کا تعلق قبیلہ مراد کی قرن شاخ سے ہوگا۔ ان کو پہلے برص کی بیماری ہوئی ہوگی جو ایک درہم کے سوا صحیح ہو چکی ہوگی ان کی والدہ ہوگی جن کے ساتھ وہ (بہت) نیکی کرنے والے ہوں گے۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پوری فرمادیں گے۔

(اور حضور ﷺ نے فرمایا تھا) اگر تو ان سے اپنے لئے استغفار کروا سکے تو ضرور کرالینا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے استغفار کی درخواست کی تو حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے لئے استغفار کیا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: اب آپ کا کہاں جانے کا قصد ہے؟

انہوں نے عرض کیا: کوفہ جانے کا قصد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا میں آپ کے لئے کوفہ کے گورنر کو خط نہ لکھ دوں؟ وہ آپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا؟ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، میں عام گمنام لوگوں میں رہنا پسند کرتا ہوں۔

پھر آئندہ سال کوفہ کے اشراف لوگوں میں سے ایک شخص حج پر آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اویس رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پوچھا کہ جب تم آئے تو وہ کس حال میں تھے؟ کوفی نے جواب دیا: میں نے جب ان کو چھوڑا تو ان کے گھر کا حال برا تھا اور وہ بے سروسامانی کی حالت میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (وہی حدیث سنائی اور) فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا: تمہارے پاس اہل یمن کی امداد کے ساتھ اویس بن عامر رحمۃ اللہ علیہ آئیں گے جو قبیلہ مراد کی قرن شاخ سے ہوں گے۔ ان کو برص لاحق ہوگا پھر وہ اس سے شفایاب ہو جائیں گے سوائے ایک درہم کی جگہ کے۔ ان کی والدہ ہوگی جس کے ساتھ وہ بہت نیکی برتنے والے ہوں گے۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا فرمادیں گے۔ اگر تم سے ہو سکے کہ ان سے استغفار کرواؤ تو ضرور کرالینا۔

چنانچہ وہ کوفی شخص واپسی میں حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میرے لئے استغفار کردیجئے۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم مبارک سفر سے نئے نئے لوٹے ہو تم میرے لئے استغفار کرو۔ کوفی نے عرض کیا: آپ میرے لئے استغفار کردیجئے۔ تب

حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص سے پوچھا: کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ تب حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کی۔

اب لوگوں کو ان کے مرتبے کا علم ہوگیا جس کی وجہ سے وہ وہاں سے کہیں اور کوچ کر گئے۔

ابن سعد، مسلم، ابو عوانة، الرویانی، مسند ابی یعلی، حلیة الاولیاء، الدلائل البیہقی

۳۷۸۲۴۔۔۔ اُسیر بن جابر سے مروی ہے کہ کوفہ میں ایک محدث تھا جو ہمیں حدیث بیان کرتا تھا۔ جب وہ حدیث سے فارغ ہوجاتا تو لوگ منتشر ہوجاتے، جب کہ ایک گروہ پیچھے بیٹھا رہ جاتا تھا۔ ان میں ایک آدمی تھا جو ان کو ایسی باتیں سناتا تھا جو میں نے کسی کو بیان کرتے نہیں سنی تھیں۔ مجھے اس آدمی کی باتیں اچھی لگیں۔ پھر وہ شخص مفقود ہوگیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: تم اس شخص کو جانتے ہو جو ہمارے ساتھ بیٹھتا (تھا اور ایسی ایسی باتیں کرتا) تھا۔ ایک آدمی نے کہا: ہاں میں اس کو جانتا ہوں۔ وہ اویس قرنی ہیں۔ میں نے کہا: تم اس کا گھر جانتے ہو؟

اس نے اثبات میں جواب دیا تو میں اس کے ساتھ چل پڑا اور جا کر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اویس نکل کر میرے پاس آئے۔ میں نے کہا: اے بھائی! تم ہمارے پاس آنے جانے سے رک کیوں گئے؟ اویس بولے: بےلباس ہونے کی وجہ سے۔ کیونکہ میرے ساتھی اس کے ساتھ مذاق اور تمسخر کرتے تھے اور اس کو ستاتے تھے۔ چنانچہ میں نے اس کو کہا: یہ میری چادر لے لو اور باندھ لو۔ اویس نے ایسا کرنے سے منع کیا اور بولے: یہ چادر مجھ پر دیکھ کر وہ لوگ مجھے مزید تکلیف دیں گے۔ اسیر کہتے ہیں: میں اصرار کرتا رہا حتیٰ کہ اویس نے وہ چادر باندھلی اور پھر میرے ساتھیوں کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: کیا خیال ہے تمہارا اس نے کس کو دھوکہ دے کر چادر حاصل کی ہے؟ اویس یہ سن کر واپس ہوئے اور چادر اتار دی اور مجھے بولے: دیکھ لیا تم نے۔ اسیر کہتے ہیں: تب میں اپنے دوستوں کی مجلس میں حاضر ہوا اور ان سے مخاطب ہوا: تم اس آدمی سے آخر چاہتے کیا ہو؟ تم نے اس کو بہت ستالیا ہے۔ اس کا حال تو یہ ہے کہ ایک وقت اس کے پاس تن ڈھانکنے کو ہوتا ہے تو دوسرے وقت وہ بھی نہیں ہوتا۔

پھر میں نے ان کو خوب کھری کھری سنائیں اور سخت زبان استعمال کی۔

پھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اہل کوفہ کا وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا۔

وفد میں ان میں سے ایک آدمی وہ بھی تھا جو اویس رحمۃ اللہ علیہ کو ستاتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل وفد سے فرمایا: کیا تمہارے پاس قرنیوں میں سے کوئی شخص بھی ہے؟

(یعنی اویس قرنی)؟ یہ بات سن کر وہ شخص کھٹک گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کو اویس کہا جاتا ہوگا۔ یمن میں صرف اپنی ماں کو چھوڑے گا۔ اس کو برص کی سفیدی ہوگی۔ وہ اللہ سے دعا کرے گا تو اس کی سفیدی زائل ہوجائے گی سوائے (ایک درہم کی جگہ کے۔ پس جو شخص بھی اس سے ملاقات کا شرف حاصل کرے وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرالے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چنانچہ وہ بزرگ ہمارے پاس تشریف لائے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ کہاں سے تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یمن سے۔ میں نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟

انہوں نے اویس نام بتایا۔ میں نے پوچھا: یمن میں کس کو چھوڑ کر آئے ہو؟ فرمانے لگے: ماں کو۔ میں نے پوچھا: کیا تمہیں (برص کی) سفیدی تھی پھر تمہاری دعا سے اللہ نے وہ زائل کردی؟

انہوں نے فرمایا: بالکل۔ تب میں نے ان کی خدمت میں درخواست کی کہ میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کردیجئے۔ وہ بولے: اے امیر المؤمنین! کیا میرے جیسا (کم اوقات) شخص آپ جیسے (امیر المؤمنین) کے لئے دعا کرے گا! چنانچہ پھر انہوں نے میرے لئے دعائے مغفرت فرمادی۔ پھر میں نے ان سے عرض کیا: آپ میرے بھائی ہیں۔ مجھ سے جدا نہ ہوئیے گا۔ لیکن پھر وہ مجھ سے گم ہوگئے۔ پھر مجھے خبر ملی کہ وہ تمہارے پاس کوفہ میں آگئے ہیں۔

یہ ساری باتیں سن کر وہ شخص جو حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو حقیر سمجھ کر ان کا مذاق اڑاتا تھا، وہ بولا: ایسا کوئی آدمی ہمارے اندر نہیں اور نہ ہم ایسے کسی آدمی کو جانتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

ہاں وہ ایسا ہی (گمنام) آدمی ہے، گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اویس رحمۃ اللہ علیہ کی شان کو کم کرنے لگے، جس سے اس آدمی (میں حوصلہ پیدا ہوا اور پھر وہ) بولا: امیر المؤمنین! ہمارے ہاں ایک آدمی ہے تو، جس کو اویس اویس کہتے ہیں۔ ہم اس کے ساتھ ہنسی مذاق بھی کر لیتے ہیں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اس کو ملو ممکن تو نہیں ہے کہ اب وہ تمہیں ملے۔

چنانچہ وہ شخص کوفہ واپس ہوا اور اپنے اہل وعیال کے پاس جانے سے پہلے حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا (اور اس کی ادب نوازی کو دیکھ کر) حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ بولے: ایسی تو تمہاری عادت پہلے نہیں تھی۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ وہ آدمی بولا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں یوں تمہارے متعلق فرماتے ہوئے سنا ہے۔ لہٰذا اے اویس! میرے لئے مغفرت کی دعا کر دیجئے۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: میں ایسا نہیں کر سکتا جب تک کہ تم مجھ سے وعدہ نہ کرو کہ آئندہ میرے ساتھ مذاق تمسخر نہ کرو گے اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی بات کسی سے بیان کرو گے۔ چنانچہ پھر حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لئے اللہ کے حضور دعائے مغفرت کی۔

اسیر کہتے ہیں: پھر اویس کا معاملہ کوفہ میں شہرت پکڑ گیا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو عرض کیا: اے میرے بھائی: ہم نادانی میں آپ کا خیال نہیں کر پائے۔

حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ بولے: مجھے جو لوگوں سے تکلیف پہنچتی ہے تو بات یہ ہے کہ ہر انسان کو اس کے اپنے عمل کی سزا ملتی ہے۔ پھر حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے بھی چلے گئے اور غائب ہو گئے۔ ابن سعد، حلیۃ الاولیاء، البیہقی فی الدلائل، ابن عساکر

۳۷۸۲۵... محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے، فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص تابعین میں سے کسی آدمی سے (یعنی اویس سے) ملے تو ان سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرا لے۔

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ہر) موسم حج میں حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق مذکورہ اعلان فرماتے تھے۔ ابن سعد، ابن عساکر

۳۷۸۲۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) صعصعۃ بن معاویہ سے مروی ہے کہ حضرت اویس بن عامر تابعین میں سے تھے اور قرن سے تعلق رکھتے تھے (جس کی وجہ سے اویس قرنی) کہلاتے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ تابعین میں قرن کا ایک آدمی ہوگا جس کو اویس بن عامر کہا جاتا ہوگا اس کو برص کی بیماری نکلے گی، وہ اللہ سے دعا کرے گا کہ اس کی یہ بیماری دور کر دے۔

وہ دعا کرے گا: اے اللہ! میرے جسم میں اتنا حصہ (جس پر برص تھا) چھوڑ دے جس کو دیکھ کر میں تیری نعمت کو یاد کیا کروں۔ چنانچہ اللہ اس کے جسم میں اتنا حصہ چھوڑ دیا جس کے ذریعے وہ اللہ کی اپنے اوپر نعمت کو یاد کرتا رہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: پس تم میں سے جس کی ان سے ملاقات ہو اور وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرا سکے تو ضرور کرائے۔ الحسن بن سفیان، ابو نعیم فی المعرفۃ البیہقی فی الدلائل، ابن عساکر

۳۷۸۲۷ یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے عمر! میں نے عرض کیا: لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں اور ساری سعادت آپ ہی کے لئے ہے۔ مجھے اس وقت گمان ہوا کہ شاید آپ مجھے کسی کام کے لئے روانہ فرمائیں گے۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے عمر! میری امت میں آخری زمانے میں ایک شخص ہوگا، جس کو اویس قرنی کہا جاتا ہوگا۔ اس کو اپنے جسم میں کوئی بیماری لاحق ہوگی، وہ اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ اس کی بیماری کو ختم کر دے گا سوائے ایک تھوڑی سی چمک کے جو اس کے پہلو میں ہوگی۔ جب وہ اس چمک کو دیکھا کرے گا تو اللہ عزوجل کو یاد کیا کرے گا۔

پس جب تیری اس سے ملاقات ہو تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا اور اس کو حکم کرنا کہ وہ تیرے لئے دعا کرے۔ کیونکہ وہ اپنے رب کے

ہاں کریم (عزت والا) ہے۔
اپنی والدہ کے ساتھ نیکی برتنے والا ہے۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پوری فرمادے گا۔ وہ ربیعہ اور مضر (عرب کے دو بڑے) قبیلوں جتنے لوگوں کی شفاعت کرے گا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اس کی تلاش رکھی مگر میں ان کو نہ پاسکا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کی تلاش میں رہا مگر ان کو نہ پاسکا۔ پھر اپنی امارت (امیری کے) زمانہ میں میں قافلوں سے پوچھتا رہا کہ کیا تمہارے میں قبیلہ مراد کا کوئی شخص ہے؟ کیا تمہارے میں قرن کا کوئی شخص ہے؟ کیا تمہارے اندر اویس قرنی ہے؟ پھر ایک مرتبہ ایک بوڑھے نے کہا کہ وہ تو میرا بھتیجا ہے۔ کیا آپ ایسے آدمی کے بارے میں پریشان ہو رہے ہیں جو گھٹیا اوقات کا آدمی ہے۔ اے امیر المومنین! آپ جیسے آدمی کو تو ایسے آدمی کے بارے میں نہیں پوچھنا چاہئے۔ امیر المومنین فرماتے ہیں:
میں نے کہا: تو اس کے بارے میں ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔ مگر اس نے پھر وہی اپنی پہلی بات دہرائی۔
حضرت عمر امیر المومنین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میں اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ ایک مرتبہ میرے سامنے ایک سواری برے حال میں آئی جس پر ایک پریشان حال آدمی بیٹھا تھا۔ میرے دل میں از خود آیا کہ یہ اویس ہوں گے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا آپ اویس قرنی نہیں ہیں؟ اس نے ہاں کہی، تو میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں سلام کہا ہے۔
اویس نے کہا: اللہ کے رسول پر بھی سلام ہو اور آپ پر بھی سلام ہو اے امیر المؤمنین!۔
پھر میں نے کہا: حضور آپ کو حکم دے گئے ہیں کہ میرے لئے دعا کر دینا۔
پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ پس ہر سال میں ان سے ملاقات کرتا ہوں اور ان کو اپنے حال کی خبر دیتا ہوں اور وہ مجھے اپنے حال کی خبر سناتے ہیں۔ ابو القاسم عبدالعزیز بن جعفر الخرقي في فوائده، ابن عساكر للخطيب وقال: هذا حديث غريب جداً

کلام:...... مذکورہ روایت انتہائی ضعیف اور کمزور ہے، (جو نا قابل استدلال ہے)۔

۳۷۸۲۸...... حسن سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے ربیعہ اور مضر سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ کیا میں تم کو ان کا نام نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور تب آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اویس قرنی ہوں گے۔ پھر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر) ارشاد فرمایا: اے عمر! اگر تیری ان سے ملاقات ہو جائے تو ان کو میرا سلام کہنا اور ان کو کہنا کہ وہ تیرے لئے دعا کریں۔ اور یاد رکھو ان کو سفیدی (برص) کی بیماری ہوئی ہوگی۔
پھر وہ اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ پاک اس بیماری کو ان سے اٹھالیں گے سوائے کچھ معمولی حصہ کے۔
چنانچہ جب خلافت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب آپ دوران حج میں تھے، (آنے والوں سے) ارشاد فرمایا: تم سب لوگ بیٹھ جاؤ سوائے قبیلہ قرن کے آدمیوں کے۔
چنانچہ ایک آدمی کے سوا سب بیٹھ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا اور پوچھا:
کیا تم میں اویس نام کا کوئی شخص ہے؟ آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی سے پوچھا: آپ اس سے کیا چاہتے ہیں، وہ تو ویران جگہوں میں رہنے والا آدمی ہے اور لوگوں سے بھی میل جول نہیں رکھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
اس کو میرا سلام کہنا اور اس کو مجھ سے ملاقات کے لئے کہہ دینا۔
چنانچہ اس آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیغام حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا دیا۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ تعمیل ارشاد میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ اویس ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: رسول اللہ ﷺ نے صحیح فرمایا تھا۔ پھر پوچھا: کیا آپ کو برص کی بیماری تھی، پھر آپ نے اللہ سے دعا کی تو وہ بیماری زائل ہوگئی، آپ نے پھر دعا کی تو اللہ نے اس بیماری کا کچھ حصہ آپ کو واپس لوٹا دیا؟ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: ہاں ایسا ہی ہے، آپ کو کس نے یہ خبر دی؟ اللہ کی قسم!

اس کا تو اللہ کے سوا کسی کو علم نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کی خبر دی تھی اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ سے اپنے لئے دعا کی درخواست کروں نیز حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: میرے ایک امتی کی شفاعت کی وجہ سے ربیعہ اور مضر قبیلوں سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، پھر حضور نے آپ کا نام لیا تھا۔

چنانچہ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ اے امیر المؤمنین! میری بھی آپ سے ایک حاجت ہے، وہ یہ کہ آپ اس راز کو چھپا کر رکھئے گا اور اب مجھے واپس لوٹنے کی اجازت بھی رحمت فرمادیجئے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی درخواست پر عمل فرمایا اور ان کے راز کو مخفی رکھتے رہے حتیٰ کہ جب وہ (حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ) نہاوند کی جنگ میں شہید ہو گئے (تب آپ نے دوسرے لوگوں کو اطلاع فرمائی)۔ ابن عساکر

۳۷۸۲۹۔۔۔ سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں منبر پر اہل قرن کو فرمایا: اے اہل قرن! چنانچہ چند بزرگ لوگ اٹھے اور بولے: اے امیر المؤمنین! ہم ہیں اہل قرن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا قرن میں کوئی اویس نامی آدمی ہے۔ ایک بوڑھے نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہمارے اندر اویس نامی صرف ایک پاگل آدمی ہے اور تو کوئی نہیں۔ جو ویرانوں اور جنگلوں میں رہتا ہے اور وہ نہ کسی سے دوستی رکھتا ہے اور نہ کسی سے کوئی دوستی و تعلق رکھتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں یہی وہ شخص ہے، جس کی مجھے تلاش تھی۔ جب تم واپس (اپنے قبیلے) قرن میں جاؤ تو اس کو تلاش کر کے میرا اسلام پہنچانا اور اس کو کہنا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری خوش خبری سنائی تھی اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں تمہیں حضور کا سلام پہنچاؤں۔

چنانچہ وہ لوگ (اپنے قبیلے) قرن پہنچے اور ان کو تلاش کیا تو ریتیلے ٹیلوں میں پایا۔

انہوں نے حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امیر المومنین کا سلام پہنچایا اور حضور اکرم ﷺ کا سلام پہنچایا۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: کیا امیر المومنین مجھے پہچانتے ہیں اور انہوں نے میرا نام لیا ہے۔ پھر انہوں نے حضور پر سلام بھیجا کہ سلام ہو رسول اللہ پر۔

اے اللہ! ان پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرما۔

پھر حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے ادھر ادھر آوارہ پھرنے لگے اور پھر زمانے بھر ان کا نام نشان کچھ نہ ملا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں واپس ظاہر ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں جنگ صفین میں شرکت کی اور شہید ہو گئے۔ ابن عساکر

۳۷۸۳۰۔۔۔ صعصعۃ بن معاویہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب اہل کوفہ کا وفد آتا تو آپ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے: کیا تم اویس بن عامر قرنی کو جانتے ہو وہ کہتے: نہیں۔ جب کہ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کوفہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے اور اس سے جدا نہیں ہوتے تھے۔ ان کا ایک چچازاد بھائی تھا جو بادشاہ کے دربار میں کثرت سے حاضری بھرا کرتا تھا۔ اور حضرت اویس رحمہ اللہ کو ایذاء دیتا تھا۔

چنانچہ ایک مرتبہ وہ کوفہ کے وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تم لوگ اویس بن عامر قرنی کو جانتے ہو؟ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے چچازاد بھائی نے کہا: اے امیر المؤمنین!

اویس کی شان اتنی بلند نہیں ہے کہ آپ جیسی شخصیت اس کے بارے میں پوچھ گچھ کرے۔ وہ ایک گھٹیا انسان ہے اور وہ میرا چچازاد بھائی ہے (اس لئے میں اس کو خوب جانتا ہوں)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، تیرا ناس ہو۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا تابعین میں ایک شخص ہوگا جس کو اویس بن عامر قرنی کہا جاتا ہوگا۔ پس جو تم میں سے اس کو پائے اور اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرا سکے تو ضرور کرالے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اویس رحمۃ اللہ علیہ کے چچازاد کو فرمایا: جب تو اس کو دیکھے تو اس کو میرا اسلام کہنا اور اس کو کہنا کہ وہ میرے پاس ضرور تشریف لائے۔

چنانچہ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جب حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا

آپ اویس بن عامر قرنی ہیں؟ کیا آپ کو برص کے داغ نکلے تھے پھر آپ نے دعا کی تو اللہ نے وہ داغ آپ سے مٹا دیئے؟

پھر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے جسم میں اتنا حصہ اس بیماری کا چھوڑ دے جس کو دیکھ کر میں تیری نعمت کو یاد کرتا رہوں؟

حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے امیر المومنین! آپ کو ان باتوں کا کیسے علم ہوا؟ خدا کی قسم! میں نے کسی انسان کو بھی ان باتوں کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی کہ تابعین میں ایک آدمی ہوگا جس کو اویس بن عامر قرنی کہا جاتا ہوگا۔ اس کو برص کے داغ نکلیں گے تو وہ اللہ سے دعا کرے گا کہ اے اللہ ان کو مٹا دے۔ چنانچہ اس کی دعا قبول ہوگی پھر وہ دعا کرے گا: اے اللہ! میرے جسم میں اس کی کچھ نشانی چھوڑ دے تاکہ میں اس کو دیکھ کر تیری نعمت کو یاد کرتا رہوں۔ چنانچہ پھر اس کی دعا قبول ہوگی۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم میں سے جو اس سے ملے اور اس سے اپنے لئے دعائے استغفار کرا سکے تو ضرور کرائے۔ لہٰذا اے اویس! میرے لئے استغفار کر دیجئے۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ آپ کی مغفرت کرے، اے امیر المومنین!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ آپ کی بھی مغفرت کرے، اے اویس!

پھر لوگوں نے بھی ان سے اپنے لئے استغفار کی درخواست کی۔

پھر حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے رخصت ہوگئے اور اس کے بعد اب تک نظر نہیں آئے۔

مسند ابی یعلی، ابن مندہ، ابن عساکر

۳۷۸۳۱۔ نوفل بن عبد اللہ، ضحاک بن مزاحم سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس سال تک اویس قرنی کے بارے میں لوگوں سے تفتیش کرتے رہے۔ ایک مرتبہ اہل (یمن سے آنے والے) حاضرین کو فرمایا: اے اہل یمن!

تم میں سے جو (قبیلہ) مراد کے لوگ ہوں وہ اٹھ کھڑے ہوں۔ چنانچہ مرادی اٹھ گئے اور دوسرے بیٹھے رہے۔ پھر ان سے پوچھا: کیا تم میں اویس ہیں؟ ایک آدمی نے کہا: اے امیر المومنین! ہم کسی اور اویس کو تو نہیں جانتے، سوائے میرے بھتیجے کے، اس کو بھی اویس کہا جاتا ہے، لیکن وہ تو ایسا غریب اور بے وقعت آدمی ہے کہ آپ جیسی شخصیت اس کے متعلق نہیں پوچھ سکتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا وہ ہمارے حرم (مکہ) میں ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں وہ میدان عرفات میں پیلو کے درختوں کے پاس ہے، اور لوگوں کے اونٹ چرا رہا ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں گدھوں پر سوار ہوئے اور پیلو کے درختوں کے پاس پہنچے۔ دیکھا تو ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا ہے اور اس کی نظر سجدے کی جگہ گڑی ہوئی ہے۔

اس کا حال کمزوری کی وجہ سے ایسا تھا گویا پسلیاں وغیرہ ایک دوسرے میں گھسی ہوئی ہیں۔ دونوں صحابیوں نے ان کو دیکھا تو آپس میں بولے: ہم جس کی تلاش میں ہیں وہ یہی شخص ہوسکتا ہے۔ اس آدمی نے ان دونوں کی آہٹ سنی تو اس نے نماز ہلکی کردی اور سلام پھیر دیا۔ دونوں نے اس کو سلام کیا تو اس نے جواب میں کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ("تم دونوں پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں) پھر دونوں نے اس سے پوچھا: آپ کا نام کیا ہے؟ اللہ آپ پر رحم کرے! اس شخص نے جواب دیا: میں ان اونٹوں کا چرواہا ہوں۔ دونوں نے پھر پوچھا: ہمیں آپ اپنا نام بتایئے، اس شخص نے پھر کہا: میں قوم کا مزدور ہوں۔ دونوں نے کہا: آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: بے شک ہم جانتے ہیں کہ جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ میں آپ کو اس کعبہ کے رب کا واسطہ دیتا ہوں اور اس حرم کے رب کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اپنا وہ نام ہمیں بتایئے جو آپ کی ماں نے آپ کا رکھا تھا؟ تب اس شخص نے کہا: میں اویس بن عامر ہوں، آپ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ دونوں نے کہا: آپ اپنے بائیں پہلو کو کھولیئے۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بائیں پہلو سے کپڑا اٹھایا تو وہاں درہم کی بقدر ایک سفید داغ تھا۔ تب دونوں

بیماری باقی نہ تھی۔

چنانچہ دونوں حضرات آگے بڑھے اور اس جگہ کو چومنے لگے پھر دونوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ ہم آپ کو (ان کا) سلام پہنچادیں اور آپ سے دعا کے لئے درخواست کریں۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میری دعا زمین کے مشرق ومغرب میں بسنے والے تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے ہے۔ دونوں حضرات نے پھر درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے دعا فرمادیں۔ چنانچہ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں کے لئے اور تمام مؤمن مرد اور عورتوں کے لئے بھی دعا فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنی تنخواہ میں سے کچھ حصہ آپ کو دینا چاہتا ہوں، آپ اس سے اپنے کام میں مدد لیجئے گا۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے دونوں کپڑے (جو جسم پر ہیں) نئے ہیں اور میرے دونوں جوتے مضبوط سلے ہوئے ہیں اور میرے پاس چار درہم ہیں۔

اور میرا کچھ سامان لوگوں کے پاس ہے۔ پس میں یہ سامان کب ختم کروں گا؟

بے شک جو شخص ایک ہفتے کی روزی کی سوچ میں پڑتا ہے پھر اس کو مہینے بھر کی فکر لگ جاتی ہے اور جو مہینے کی فکر کرتا ہے پھر اس کو سال بھر کی روزی کی فکر پریشان کرتی رہتی ہے۔ پھر حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کے اونٹ ان کو واپس کردیئے اور وہاں سے روپوش ہوگئے اور پھر نظر نہیں آئے۔ ابن عساکر

۳۷۸۳۲......حضرت علقمہ بن مرثد الحضرمی سے مروی ہے فرماتے ہیں زہد اور بزرگی آٹھ تابعیوں پر ختم ہے: عامر بن عبداللہ القیسی، اویس قرنی، ھرم بن حیان عبدی، ربیع بن خثیم ثوری، ابومسلم خولانی، اسود بن یزید، مسروق بن الاجدع، حسن بن ابوالحسن بصری۔

اویس قرنی کے گھر والوں نے ان کے متعلق پاگل ہونے کا خیال کرلیا تھا اور ان کے لئے اپنے محلے کے دروازے پر ایک گھر بنادیا تھا۔ گھر والوں کو ایک ایک دو دو سال ایسے گذر جاتے تھے کہ ان کو اویس نظر نہیں آتے تھے۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ اپنا گذر بسر اس طرح کرتے تھے کہ کھجور کی گٹھلیاں چنتے پھرتے تھے شام کو ان کو بیچ کر اپنی افطاری کا بندوبست کرلیتے تھے اور اگر کہیں ردی کھجور پڑی مل جاتی تو ان کو اپنی افطاری کے لئے سنبھال کر رکھ لیتے تھے۔

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے والی (حاکم) بنے تو انہوں نے (موسم حج میں) ارشاد فرمایا: لوگو! کھڑے ہوجاؤ، پھر فرمایا: سب بیٹھ جاؤ صرف وہ لوگ جو اہل یمن سے تعلق رکھتے ہیں وہ کھڑے رہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: صرف وہ یمنی کھڑے رہیں جو اہل کوفہ میں سے ہیں۔ چنانچہ پھر کچھ لوگ بیٹھ گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: ان میں سے صرف وہ لوگ کھڑے رہیں جو مراد (قبیلے) کے ہوں۔ چنانچہ پھر کچھ لوگ بیٹھ گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: صرف وہ لوگ کھڑے رہیں جو قرن (شاخ) کے ہوں۔ چنانچہ پھر ایک آدمی کے سوا سب لوگ بیٹھ گئے۔ اور یہ آدمی حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے چچا تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا تو قرنی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو پھر اس سے حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پوچھا تو وہ بولے: اے امیر المؤمنین! آپ اس کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! ہمارے اندر اس سے ہلکا اور پاگل آدمی اور پریشان حال اور کوئی نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور ارشاد فرمایا: مجھے اس پر نہیں تجھ پر رونا آرہا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اس (اویس) کی شفاعت کی بدولت ربیعہ ومضر (عرب کے سب سے زیادہ افراد والے دو قبیلوں) کی مثل لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ابن عساکر

حضرت خضر علیہ السلام

۳۷۸۳۳......ابوالطاہر احمد بن السرح کہتے ہیں: ہمیں عبداللہ بن وھب نے بیان کیا انہوں نے ایک شخص سے روایت کیا۔ اس شخص نے ابن عجلان سے روایت کی۔ انہوں نے محمد بن المنکدر سے روایت کی کہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جنازے کی نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو اچانک ایک آدمی نے پیچھے سے آواز

دی: اللہ آپ پر رحم کرے، نماز میں جلدی نہ کیجئے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کا انتظار کرنے لگے۔ حتیٰ کہ وہ آدمی صف میں آ ملا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنازے کی تکبیر کہی اور اس آدمی نے بھی ان کے ساتھ تکبیر کہی پھر اس نے نماز میں یہ دعا کی:

ان تعذبه فكثر اعصاك وان تغفر له ففقير الى رحمتك.

اے اللہ! اگر تو اس کو عذاب دے تو بہت سے لوگ تیرے نافرمان ہیں اور اگر تو اس کو بخش دے تو یہ تیری رحمت کا محتاج ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے اس شخص کو دیکھا۔ پھر جب میت کو دفن کر دیا گیا تو اس آدمی نے اس کی قبر کو مٹی دے کر فرمایا:

اے صاحب قبر! خوشی کا مقام ہے تیرے لئے! اگر تو کاہن یا نجومی نہ تھا، اور ٹیکس لینے والا نہ تھا، اور خزانچی نہ تھا، اور منشی نہ تھا اور پولیس والا نہ تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لے کر آؤ۔ ہم اس سے اس کی نماز اور اس کے کلام کے متعلق پوچھیں گے۔ اور خود اس کے بارے میں پوچھیں گے کہ وہ کون ہے؟ مگر وہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

لوگوں نے دیکھا تو اس کے پاؤں کا نشان ہاتھ بھر (آدھ گز کے قریب) تھا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہ وہی خضر ہیں جن کے بارے میں ہم سے نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا تھا۔

رواہ ابن عساکر

حضرت الیاس علیہ السلام

۳۷۸۳۴.....ابن عساكر أنبأنا ابو الكرم بن المبارك بن الحسن بن احمد بن على الشهرزورى أنبأنا ابو البركان عبدالملك بن احمد بن على الشهر زورى أنبأنا عبدالله بن عمر بن احمد الوعظ حدثنى ابى حدثنا احمد بن عبدالعزيز بن منير الحدانى بمصر حدثنا ابو الطاهو خير بن عرفة الانصارى حدثنا هانى، بن الحسن حدثنا بقية عن الا وزاعى عن مكحول قال سمعت واثلة بن الاسقع۔

حضرت واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شرکت کی۔ جب ہم بلاد حذام میں حوزۃ نامی علاقے میں پہنچے تو وہاں ہم کو سخت پیاس لاحق ہوئی اور اچانک ہی ہم پر بارش کے آثار منڈلانے لگے۔ ہم بہت خوش ہوئے۔ اس کے علاوہ قریب ہی ہمیں ایک تالاب نظر آیا۔ لیکن اس میں دو مردار پڑے ہوئے تھے اور پھر وہاں تالاب پر درندے اکٹھے ہوگئے انہوں نے مرداروں کو کھایا اور اسی تلاب سے پانی پیا (اور چلے گئے)۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ) ان مرداروں اور درندوں کا (اس پانی میں) اثر ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں مگر یہ دونوں آسمان و زمین سے اکٹھے ہوئے ہیں ان کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرسکتی۔ درندے جو پانی اپنے پیٹوں میں لے گئے لے گئے اور جو بچ گیا وہ ہمارے لئے ہے۔

حضرت واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: (ہمارے وہاں قیام کے دوران) جب ایک تہائی رات گذر گئی تو ہم کو کسی منادی کی نداء کان میں پڑی جو بڑی رنجیدہ آواز کے ساتھ پکار رہا تھا:

اللهم اجعلنى من امة محمد المرحومة المغفور لها المستجاب لها المبارك عليها.

اے اللہ! مجھے امت محمدیہ میں سے کر دے، جس امت پر تیری رحمت ہے اور اس کی مغفرت ہو چکی ہے اور اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان پر برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! اور اے انس!

اس گھاٹی میں جاؤ (جہاں سے یہ آواز آ رہی ہے) اور دیکھو یہ کیسی آواز ہے؟

دونوں نے (آ کر) کہا: ہم وہاں داخل ہوئے تو وہاں ایک آدمی تھا جس پر سفید لباس زیب تن تھا برف سے زیادہ سفید۔ اور اس کا چہرہ اور اس کی داڑھی بھی اسی طرح سخت سفید تھی۔ معلوم نہیں کہ اس کا لباس زیادہ سفید تھا یا اس کا چہرہ۔ اور اس کا قد ہم سے دو یا تین ہاتھ زیادہ لمبا تھا۔

ہم نے اس کو سلام کیا اس نے ہمارے سلام کا جواب دیا۔

پھر فرمایا: خوش آمدید ہو۔ تم رسول اللہ ﷺ کے قاصد ہو؟ ہم نے عرض کیا:

ہاں۔ پھر ہم نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: میں الیاس پیغمبر ہوں (علیہ الصلاۃ والسلام)۔ میں مکہ کے ارادے سے نکلا تھا۔ پھر میں نے تمہارا لشکر دیکھا تو مجھے ملائکہ کے ایک لشکر، جس کے مقدمہ میں جبرائیل علیہ السلام اور پیچھے میکائیل علیہ السلام تھے، نے مجھے کہا: یہ آپ کے بھائی (محمد) رسول اللہ ﷺ ہیں، آپ ان کو سلام کیجئے اور ان سے ملاقات کیجئے۔ لہٰذا اب تم دونوں جا کر حضور ﷺ کو میرا سلام عرض کرو اور ان کی خدمت میں میری درخواست سناؤ اور بولو کہ میں اس وجہ سے آپ کے لشکر میں داخل نہیں ہو سکتا کہ وہاں اونٹ (اور دوسرے جانور) بدک جائیں گے اور میرے قد کاٹھ کو دیکھ کر مسلمان پریشان ہوں گے کیونکہ میری تخلیق تمہاری تخلیق جیسی نہیں ہے۔ لہٰذا حضور سے عرض کرو۔ (مہربانی فرما کر) میرے پاس آ جائیں۔

حضرت حذیفہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: پھر ہم نے ان سے مصافحہ کیا تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے اپنے ساتھی کے متعلق بتایا: یہ حذیفہ بن الیمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، رسول اللہ ﷺ کے راز دار۔ حضرت الیاس علیہ السلام نے ان کو مبارک باد دی اور فرمایا:

اللہ کی قسم! یہ زمین سے زیادہ آسمانوں میں مشہور ہیں اور اہل آسمان ان کو رسول اللہ کے راز دار کے نام سے جانتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت الیاس علیہ السلام سے پوچھا: کیا آپ ملائکہ سے ملاقات کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں میں ان سے ملاقات نہ کرتا ہوں۔ پھر وہ مجھے سلام کرتے ہیں اور میں ان کو سلام کرتا ہوں۔

دونوں صحابی رسول فرماتے ہیں: چنانچہ پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ ہمارے ساتھ تشریف لائے، حتیٰ کہ ہم اسی گھاٹی میں پہنچ گئے۔ حضرت الیاس علیہ السلام کا چہرہ نور سے تمتمارہا تھا گویا سورج کی روشنی چہرے سے نکل رہی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ہم کو فرمایا:

تم یہیں ٹھہرو۔ پھر آپ پچاس قدم ہم سے آگے نکل کر تشریف لے گئے اور حضرت الیاس علیہ السلام سے خوب جی بھر کر بغل گیر ہوئے پھر دونوں پیغمبر بیٹھ گئے۔

دونوں صحابی فرماتے ہیں: پھر ہم نے پرندے کی مثل اونٹ جتنا بڑا پرندہ دیکھا جس نے اپنے پر ہمارے اور دونوں پیغمبروں کے درمیان پھیلا رکھے تھے، اس کا رنگ سفید تھا اور وہ اس جگہ کو گھیرے ہوئے تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہم کو آواز دی اے حذیفہ! اے انس! آ جاؤ۔ چنانچہ ہم دونوں آ گئے پہنچے، دیکھا تو ان کے سامنے سبز دستر خوان بچھا ہوا ہے میں نے اس سے اچھی چیز کبھی نہیں دیکھی، اس کی سبزی ہماری سفیدی پر غالب آ رہی تھی حتیٰ کہ ہمارے چہرے اور ہمارے لب اس بھی سبز ہو گئے تھے۔ دستر خوان پر دیکھا تو روٹیاں، انار، کیلے، انگور، تازہ کھجور اور گندنے کے علاوہ سبزیاں بھی تھیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ دونوں صحابی فرماتے ہیں: ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ دنیا کا کھانا ہے؟ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، حضرت الیاس علیہ السلام نے ہم کو فرمایا: یہ میرا کھانا ہے اور مجھے ہر چالیس دن اور رات میں یہ کھانا ایک مرتبہ ملتا ہے اور ملائکہ میرے پاس یہ کھانا لے کر آتے ہیں۔ اور اب چالیس دن ورات پورے ہونے کے بعد یہ کھانا آیا ہے۔

اور اللہ کے لئے کن فرمانے کی دیر ہوتی ہے اور یہ حاضر ہو جاتا ہے دونوں صحابی فرماتے ہیں: ہم نے پوچھا: آپ کا کس طرف رخ سفر تھا؟

فرمایا سلطنت رومیہ کے پیچھے۔ پھر فرمایا: میں ملائکہ کے لشکر میں تھا جو مسلمانوں کی مدد کر رہا تھا۔ اور کفار کی جماعت سے لڑ رہا تھا۔ ہم نے پوچھا: وہاں سے یہاں تک کتنے عرصہ کا سفر ہے؟ فرمایا: چار ماہ کا اور مجھے وہاں سے نکلے ہوئے دس دن ہو گئے ہیں۔ اور میں مکہ کی طرف جا رہا تھا تا کہ وہاں کا (زمزم) پانی پی سکوں۔ میں سال میں ایک مرتبہ وہ پانی پیتا ہوں جو مجھے سارا سال سیراب رکھتا ہے اور آئندہ آنے والے سال تک کے لئے میری حفاظت کرتا ہے۔ ہم نے پوچھا: کون سا علاقہ آپ کا زیادہ تر جائے سکونت رہتا ہے؟ فرمایا:

شام، بیت المقدس، مغرب، یمن اور محمد ﷺ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں ہوتی جہاں میں داخل نہ ہوتا ہوں چھوٹی ہو یا بڑی۔

ہم نے پوچھا: کہ حضرت خضر علیہ السلام سے آپ کی ملاقات کب ہوئی تھی؟

ارشاد فرمایا: سال پہلے۔ موسم حج میں میری اور ان کی ملاقات ہوئی تھی۔

انہوں نے مجھے فرمایا تھا: تم مجھ سے قبل محمد ﷺ سے ملاقات کرو گے۔ لہٰذا تم ان کو میرا سلام کہنا۔

پھر حضرت الیاس علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ سے (الوداعی) معانقہ کیا اور رونے لگے پھر ہم نے ان کے ساتھ مصافحہ کیا اور معانقہ کیا وہ بھی روئے ہم بھی روئے۔

پھر ہم نے ان کو دیکھا تو وہ آسمان کی طرف بلند ہو رہے ہیں گویا انہوں نے کوئی بوجھ لاد رکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تم نے بڑا تعجب خیز منظر دیکھا کہ وہ آسمان کی طرف از خود بلند ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے کے دو پروں کے درمیان بیٹھ کر گئے ہیں جہاں چاہیں فرشتہ ان کو اتار دے گا۔ ابن عساکر، هذا حدیث منکر، واسنادہ لیس بالقوی

کلام: ...... مذکورہ روایت جھوٹی من گھڑت ہے اور اس کی سند بھی قوی نہیں (یہاں صرف تنبیہ کے لئے ذکر کر دی گئی۔)

۳۷۸۳۵ ..... (مسند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اسباط رحمۃ اللہ علیہ، سدی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا جس کا ایک بیٹا تھا جس کو خضر کہتے تھے، (علیہ السلام) اور الیاس اس کا بھائی تھا، (علیہ السلام) لوگوں نے بادشاہ کو کہا:

آپ ضعیف العمر ہو گئے ہیں اور آپ کا بیٹا خضر بادشاہی میں نہیں آتا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ اس کی شادی کر دیں۔ اس کا بیٹا ہو گا تو شاید وہ آپ کے بعد بادشاہی سنبھال لے۔ چنانچہ بادشاہ نے اپنے بیٹے خضر علیہ السلام کو کہا: بیٹا شادی کر لے۔ بیٹے نے کہا: میں شادی نہیں کرنا چاہتا۔ باپ نے کہا: بیٹا اس کے بغیر تو چارہ کار نہیں۔ بیٹے نے کہا: تب آپ کی مرضی، شادی کر دیں۔ چنانچہ باپ نے اپنے بیٹے خضر کی ایک کنواری عورت سے شادی کر دی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس عورت کو فرمایا: مجھے عورتوں کی رغبت و حاجت نہیں ہے۔ اگر تو چاہتی ہے تو میرے ساتھ اللہ کی عبادت کرتی رہ اور شاہی رہن سہن اور کھانے کھاتی رہ اور اگر چاہے تو میں تجھے طلاق دے دیتا ہوں۔ عورت بولی: نہیں، بلکہ میں تیرے ساتھ اللہ کی عبادت کرتی رہوں گی۔ خضر نے فرمایا: ٹھیک ہے، مگر میرا راز کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ کیونکہ اگر تو میرے راز کی حفاظت کرتی رہے گی تو اللہ تیری حفاظت کرتا رہے گا۔ اور اگر تو، راز کو فاش کر دے گی تو اللہ تجھے ہلاک کر دے گا۔

چنانچہ وہ سال بھر خضر کے ساتھ رہی اور اس نے کسی بچے کو جنم نہیں دیا۔

لہٰذا اس کو بادشاہ نے بلوایا اور کہا: تو جوان عورت ہے اور میرا بیٹا بھی جوان ہے۔

پھر بچہ کہاں ہے؟ حالانکہ تو بچے دینے والی عورتوں میں سے ہے۔ عورت بولی: اولاد اللہ کے حکم سے ہوتی ہے۔ پھر بادشاہ نے اپنے بیٹے خضر کو بلایا اور پوچھا: اے بیٹے! بچہ کہاں ہے؟ خضر نے بھی وہی جواب دیا: بچہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔

کسی نے بادشاہ کو کہا: ممکن ہے یہ عورت بانجھ ہو کہ جو بچہ جننے کی اہلیت نہ رکھتی ہو۔

لہٰذا آپ اپنے بیٹے کی شادی کسی ایسی عورت سے کریں جس نے پہلے کوئی بچہ جنم دیا ہو۔

چنانچہ بادشاہ نے اپنے بیٹے کو کہا تم اس بیوی کو طلاق دے دو خضر بولا: آپ میرے اور اس کے درمیان جدائی کرانا چاہتے ہو حالانکہ اب مجھے اس سے لگاؤ ہو گیا ہے۔ بادشاہ نے کہا: اس کو طلاق دیئے بغیر گذارہ نہیں۔ چنانچہ مجبوراً خضر نے اس بیوی کو طلاق دے دیا۔ پھر بادشاہ نے اپنے بیٹے کی شادی بیاہی ثیبہ عورت (جس کی پہلے شادی ہو چکی ہو) سے کر دی جس نے پہلے بچہ بھی جنا تھا۔

چنانچہ خضر نے اس کو بھی وہی بات کہی جو پہلی عورت کو شادی کے بعد کہی تھی۔

عورت نے بھی ویسا جواب دیا کہ میں تمہارے ساتھ عبادت کرتی رہوں گی۔ جب اس کو بھی سال گذر گیا تو بادشاہ نے اس کو بھی بلایا اور کہا: تو پہلے سے شادی شدہ عورت تھی اور تجھے پہلے بچہ بھی ہو چکا تھا، اب تیرا بچہ کہاں ہے؟ عورت (راز کو مخفی نہ رکھ سکی اور) بولی: بچہ مرد کے ملنے سے ہوتا ہے اور میرا امر د عبادت میں مشغول رہتا ہے اور اس کو عورتوں کی طرف رغبت ہوتی نہیں۔ تب بادشاہ کو اپنے بیٹے پر سخت غصہ آیا اور اس کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ مگر خضر بھاگ گئے ان کی تلاش میں تین افراد نکلے۔ ان میں سے دو افراد نے خضر کو تلاش کر لیا۔

خضر نے ان کو کہا: تم مجھے چھوڑ دو مگر دونوں نے چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ پھر تیسرا متلاشی بھی ان کے پاس پہنچ گیا اس نے کہا: تم خضر کو بادشاہ کے پاس لے جانے سے گریز کرو، کہیں بادشاہ اسی کو سزا نہ دے اور یہ اس کا بیٹا ہے۔

چنانچہ دونوں کی سمجھ میں بات آ گئی اور انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

پھر بادشاہ کے پاس آ کر دونوں نے خبر دی کہ انہوں نے خضر کو پکڑ لیا تھا لیکن تیسرے نے اس کو ان سے لے لیا۔ چنانچہ بادشاہ نے تیسرے کو قید کر لیا۔ پھر بادشاہ نے غور وفکر کیا تو دونوں کو بلایا اور بولا: تم دونوں نے میرے بیٹے کو اتنا خوفزدہ کر دیا کہ وہ مجھ سے بھاگ کر چلا گیا۔ لہٰذا پھر بادشاہ نے ان دونوں کے قتل کا حکم جاری کر دیا اور عورت کو بھی بلایا اور اس کو کہا: تو نے میرے بیٹے کو فرار ہونے پر مجبور کیا ہے، اور اس کے راز کو فاش کیا ہے۔ اگر تو اس کا راز رکھتی تو وہ میرے پاس موجود ہوتا۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کو بھی قتل کروا دیا۔ اور پہلی بیوی اور تیسرے آدمی کو آزاد کر دیا۔

عورت نے جا کر شہر کے دروازے پر ایک چھپر ڈال لیا اور لکڑیاں اکٹھی کر کے ان کو بیچتی اور اس سے اپنا گذر سفر کرتی تھی۔

ایک مرتبہ وہی تیسرا آدمی فقیری حالت میں اس شہر سے نکلا اور اس نے بسم اللہ کہا۔ عورت نے اس سے پوچھا: کیا تو اللہ کو جانتا ہے؟ اس نے کہا:

میں خضر علیہ السلام کا ساتھی ہوں عورت بولی: اور میں خضر علیہ السلام کی پہلی بیوی ہوں۔

چنانچہ اس آدمی نے اس عورت سے شادی کر لی اور پھر اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی۔

یہ عورت (خضر علیہ السلام کی طلاق یافتہ اور اس دوسرے آدمی کی بیوی)، فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی خادمہ تھی۔

اسباط، عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ وہ عورت فرعون کی بیٹی کو کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی چھوٹ کر گر گئی تو اس کے منہ سے نکلا:

سبحان ربی، میرا رب پاک ذات ہے۔ فرعون کی بیٹی بولی: یعنی میرا باپ؟

عورت بولی: نہیں میرا اور تیرے باپ کا رب۔

فرعون کی بیٹی نے اس عورت کو ڈرایا کہ میں اپنے باپ کو خبر دوں گی۔

عورت بولی ٹھیک ہے۔ چنانچہ بیٹی نے اپنے باپ فرعون کو خبر کر دی۔ فرعون نے اس کو بلوایا اور بولا اپنے پہلے دین کی طرف واپس آ جا۔ لیکن عورت نے انکار کر دیا۔ فرعون نے تیل کا کڑاھا گرم کروایا حتیٰ کہ جب وہ جوش مارنے لگا تو تب اس عورت سے پوچھا: کیا تو اپنے دین کی طرف واپس آتی ہے؟

اس نے تب بھی انکار کیا تو فرعون نے حکم دیا اور اس کی اولاد میں سے ایک بچے کو اس کڑاھے میں ڈال دیا گیا۔ پھر دوبارہ عورت سے پوچھا: کیا اپنے دین کی طرف واپس آتی ہے؟ اس نے تب بھی انکار کیا پھر دوسرا بچہ ڈال دیا گیا۔

حتیٰ کہ اس طرح اس عورت کی تمام اولاد کو ڈال دیا گیا پھر آخر میں پوچھا: اب لوٹتی ہے اپنے سابقہ دین کی طرف؟ اس نے انکار کیا تو پھر اس کے لئے بھی حکم دیا گیا۔

عورت بولی: میری ایک حاجت ہے، پوچھا گیا: وہ کیا؟ اس نے کہا: جب تو مجھے کڑاھے میں ڈال دے تو پھر یہ کڑاھا میرے گھر جو شہر کے دروازے پر ہے میں الٹوا دینا اور پھر کڑاھا نکال کر ہماری نعشوں پر اس گھر کو ڈھا دینا تا کہ وہ ہماری قبر بن جائے۔ بادشاہ نے کہا: بہتر ہے۔ تیرا اتنا تو ہم پر حق ہے۔ اور پھر بادشاہ نے اس کے حکم کو پورا کروایا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کے لئے لے جایا گیا تو میں نے ایک عمدہ خوشبو محسوس کی میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ کیسی خوشبو ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ خوشبو فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی خادمہ اور اس کی اولاد کی خوشبو ہے۔ رواہ ابن عساکر

ابوعثمان النہدی رحمہ اللہ

۳۷۸۳۶..... ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں حج کیا تھا پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کو نبوت عطا کی گئی تو میں بھی مسلمان ہو گیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (جس عرصہ میں) حاضر ہوا تو آپ ﷺ کا انتقال ہو چکا تھا۔ ابن مندہ

۳۷۸۳۷..... حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: میں حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہو گیا تھا اور اپنے تین (سال کے) صدقات بھی آپ کی خدمت میں بھیجے تھے لیکن میں حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل نہ کر سکا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل بن عمر بن عدی ہے۔ پہلے کوفہ میں پھر بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ زمانہ جاہلیت کو پایا پھر حضور اکرم ﷺ کو نبوت ملی تو مسلمان ہو گئے اور اپنے صدقات حضور کی خدمت میں بھیجے لیکن ملاقات نہ کر سکے۔ ساٹھ حج وعمرے کئے۔ ثقہ آدمی تھے، اپنی قوم کے عریف (پیشن گوئی کرنے والے) ۹۵ھ میں وفات ہوئی۔ تہذیب التہذیب ۶/ ۲۷۸۔

ابووائل رحمہ اللہ

۳۷۸۳۸..... ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ اپنے متعلق فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تو اس وقت میں جوان لڑکا تھا لیکن تقدیر میں نہ تھا کہ میں آپ ﷺ سے ملاقات کا شرف پاتا۔ ابن کامل لابن عدی، ابن مندہ، ابن عساکر

۳۷۸۳۹..... ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک مرتبہ میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرا رہا تھا ایک قافلہ آیا جس کی وجہ سے میری بکریاں ادھر اُدھر منتشر ہو گئیں۔ ان قافلے والوں میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اس کی بکریاں جمع کر دو جس طرح تم نے ان کو ادھر ادھر منتشر کر دیا ہے۔ پھر وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔ میں نے ان کے پیچھے جا کر ایک آدمی سے پوچھا: یہ کون تھے؟ اس نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

یعقوب بن سفیان، ابن عساکر

کلام:..... ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ روایتیں جو اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ ابووائل نے نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا وہ زیادہ صحیح روایتیں ہیں۔

فائدہ:..... ابووائل کا نام شقیق بن سلمہ اسدی کوفی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا تھا لیکن زیارت نہ کر سکے۔ ابن حبان ثقات میں فرماتے ہیں ان کی وفات ۸۰ھ میں ہوئی۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابووائل بہت حدیث روایت کرنے والے اور ثقہ تھے۔ تہذیب التہذیب ۴/ ۳۶۲۔

۳۷۸۴۰..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کوئی بستی ایسی نہیں ہوتی جس میں ایسے (ولی اللہ) نہ ہوں جن کی بدولت اس بستی سے عذاب ہٹایا جاتا ہے اور مجھے امید ہے کہ ابووائل ایسے ہی لوگوں میں سے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۳۷۸۴۱..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) منصور بن الحمید الفصی حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک قیدی کو حجاج کے روبرو پیش کیا گیا۔ حجاج نے (حاضرین میں سے) حضرت سالم کو فرمایا: اے سالم! اٹھ اور اس قیدی کی گردن اڑا۔ حضرت سالم نے اپنی تلوار سونت لی اور قیدی کے پاس آئے۔ لوگوں نے ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہا: آپ کا بیٹا ایک قیدی کی گردن اڑانے گیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں وہ ایسا نہیں کرسکتا۔ لوگوں نے کہا: اس نے تلوار بھی سونت لی ہے اور اس کی طرف چل پڑا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں وہ ایسا نہیں کرسکتا۔ چنانچہ حضرت سالم بن عبداللہ اس قیدی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے شخص! کیا تو نے صبح کو اچھی طرح وضو کیا تھا اور نماز جماعت کے ساتھ ادا کی تھی؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، چنانچہ حضرت سالم نے اپنی تلوار نیام میں کرلی اور واپس لوٹ گئے۔

حجاج نے پوچھا: آپ کو کس چیز نے روکا کہ آپ قیدی کی گردن مارتے؟ حضرت سالم رحمہ اللہ نے جواب دیا: اس بات نے جو میں نے اپنے والد سے سنی ہے وہ اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضور ﷺ سے نقل کرکے بیان کرتے ہیں کہ:

جس شخص نے صبح کی نماز کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور پھر جماعت کے ساتھ نماز ادا کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں آجاتا ہے۔

پھر حضرت سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: لہٰذا میں ایسے شخص کو قتل نہیں کرسکتا جو اللہ کا پڑوسی ہو اے حجاج!

ان کے والد نے کہا: ان کی ماں نے اس کا سالم نام رکھ کر غلطی نہیں کی (جس کا معنی ہے محفوظ)۔ ابن النهار

فائدہ:..... سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم۔ یہ مدینے کے بڑے فقہاء میں سے ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں اصح ترین سند الزهری عن سالم عن ابیہ کی ہے۔ ابن سعد فرماتے ہیں:

یہ ثقہ اور کثیر الحدیث تھے، لوگوں میں بلند ترین رتبہ والے تھے۔ ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔ تهذیب لابن حجر ۴۳۸/۳

شریح القاضی رحمہ اللہ

۳۷۸۴۲..... (مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گھوڑے کی قیمت لگوائی پھر اس کو پرکھنے کے لئے اس پر سوار ہوئے مگر گھوڑا ہلاک ہوگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالک کو فرمایا: اپنا گھوڑا لے لو۔ مالک بولا: نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے اور تمہارے درمیان قاضی (فیصلہ کرنے والا) مقرر کرتا ہوں۔

آدمی نے کہا: شریح کو مقرر کیجئے۔ چنانچہ دونوں شریح رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے۔

شریح نے کہا: اے امیر المؤمنین! جو آپ نے خریدا ہے وہ لے لو ورنہ جیسی حالت میں خریدا تھا ویسی حالت میں واپس کردو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہی درست فیصلہ ہے۔ تم کوفہ جاؤ۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین نے شریح کو کوفہ کا قاضی مقرر کرکے بھیج دیا۔ اور یہ پہلا دن تھا جب قاضی شریح کو امیر المؤمنین نے پہچانا۔ الجامع عبدالرزاق، ابن سعد

۳۷۸۴۳..... (مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن سور کو بصرہ کا قاضی بنا کر بھیجا اور شریح کو کوفہ کا قاضی بنا کر بھیجا۔ السنن البيهقی

۳۷۸۴۴..... (مسند قاضی شریح) علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرۃ بن شریح قاضی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ہمیں ہمارے والد نے اپنے والد

سے انہوں نے اپنے والد معاویہ سے انہوں نے اپنے دادا قاضی شریح سے نقل کیا ہے۔

قاضی شریح فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یمن میں میرے کافی گھر والے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ان کو بھی لے آؤ۔ چنانچہ وہ اپنے گھر والوں کو لے کر آئے تو نبی اکرم ﷺ وفات فرما چکے تھے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:......قاضی ابوامیہ شریح بن الحارث بن قیس حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تھے، لیکن آپ سے کوئی حدیث سننے کی نوبت نہیں آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ پر قاضی مقرر کیا وہاں ساٹھ سال تک عہدۂ قضاء پر متمکن رہے۔ آپ ثقہ تھے اور ۷۸ھ میں ۱۸۰ اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ تھذیب لا بن حجر ۳۲۸/۴

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ

۳۷۸۴۵......(مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑھیا کے پاس سے گذرے جو سوق اللیل میں سے دودھ بیچ رہی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: اے بڑھیا: مسلمانوں اور اللہ کے گھر کی زیارت کو آنے والوں کو دھوکہ نہ دیا کر اور دودھ میں پانی نہ ملایا کر۔ بڑھیا بولی: ٹھیک ہے، یا امیر المؤمنین! اس کے بعد پھر امیر المؤمنین کا اس بڑھیا کے پاس سے گذر ہوا تو فرمایا: اے بڑھیا: کیا میں نے پہلے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ دودھ میں پانی نہ ملایا کر؟ بڑھیا بولی: اللہ کی قسم! میں نے ایسا (کچھ) نہیں کیا۔ اس کی بیٹی اندر پردے سے بولی: اماں دھوکہ دہی کے ساتھ بھی جھوٹ بولنا بھی شروع کر دیا؟

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی بات سنی تو بڑھیا کو سزا دینے کا ارادہ کیا مگر پھر اس کی بیٹی کی سچ گوئی کی وجہ سے اس کو معاف کر دیا۔ پھر اپنے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون اس لڑکی سے شادی کرے گا؟ شاید اللہ پاک اس سے اسی جیسی کوئی پاک روح پیدا فرمادے۔ حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! میں اس سے شادی کروں گا۔ چنانچہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے اسی لڑکی سے اپنے بیٹے کی شادی کر دی۔

پھر اس لڑکی سے حضرت عاصم کی ایک بیٹی ام عاصم نام کی پیدا ہوئی۔

پھر ام عاصم سے عبدالعزیز بن مروان نے شادی کی تو ام عاصم کے ہاں عمر بن عبدالعزیز (ثانی عمر) پیدا ہوئے۔ رواہ ابن النجار

۳۷۸۴۶......عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے آل عمر! ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ خلافت کا معاملہ ختم نہیں ہوگا جب تک کہ آل عمر میں سے ایسا ایک آدمی خلیفہ نہ بنے جو بعینہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرز پر چلے۔ اور اس کے چہرے میں ایک علامت بھی ہوگی۔ چنانچہ بلال بن عبداللہ بن عمر کے چہرے پر ایک تل تھا جس کی وجہ سے لوگ اسی کو وہی مارک شخص سمجھتے تھے حتیٰ کہ اللہ پاک نے عمر بن عبدالعزیز کو کھڑا کر دیا اور اسکی ماں ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن خطاب تھی۔ (اور یہ آل بیٹی کی طرف سے نکلی جس طرح حضور کی آل بیٹی سے چلی۔) التاریخ الخطیب، ابن عساکر

۳۷۸۴۷......نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکثر فرمایا کرتے تھے:

کاش میں جان لیتا کہ وہ کون شخص ہوگا جو آل عمر سے ہوگا اور اس کے چہرے میں علامت ہوگی اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۸۴۸......حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: خلفاء تین ہیں اور باقی سب بادشاہ ہیں۔ پوچھا گیا: یہ تین کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ابوبکر، عمر اور عمر پوچھا گیا: ابوبکر وعمر کو تو ہم جانتے ہیں، یہ دوسرے عمر کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اگر تم زندہ رہے تو اس کو پالو گے اور اگر مر گئے تو وہ تمہارے بعد آئے گا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۷۸۴۹ ..... حبیب بن ھند اسلمی سے مروی ہے کہ مجھے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: خلفاء تین ہیں، میں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عمر رحمۃ اللہ علیہ۔

میں نے پوچھا: ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تو ہم جان گئے یہ اور عمر کون ہیں؟ ارشاد فرمایا:

اگر تو جیا تو اس کو دیکھ لے گا اور اگر مر گیا تو وہ تیرے بعد ضرور آئے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۵۰ ..... مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ارشاد فرمایا: خلفاء ابوبکر اور دو عمر ہیں۔ ان سے پوچھا: ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تو ہم جانتے ہیں۔ یہ دوسرے عمر کون ہیں؟ ارشاد فرمایا:

ممکن ہے تو زندہ رہا تو اس کو پہچان لے گا یعنی عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۵۱ ..... یونس بن ھلال حضرت (ابن شہاب) زہری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں، اور فرماتے ہیں: میرا غالب گمان یہ ہے کہ انہوں نے مرفوعاً۔

ارشاد فرمایا:

کوئی امت جو سو سال تک اللہ کی اطاعت کرتی ہے وہ اس طاعت کی برکت اسی قدر کھاتی ہے اور اگر کسی امت پر سو سال ایسے گذر جائیں کہ وہ ان میں اللہ کی نافرمانی کرتی رہے تو وہ امت ہلاک ہو جاتی ہے اور بے نام ونشان ہو جاتی ہے۔

پس اللہ پاک نے اس امت پر جن لوگوں کی بدولت رحم کیا ان میں سے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ (اوران) کی خلافت ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۸۵۲ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

بنی امیہ کو لعنت نہ کرو بے شک ان میں ایک نیک صالح امیر ہوگا۔ یعنی عمر بن عبدالعزیز۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزھد

فائدہ: ..... ابوجعفر عمر بن عبدالعزیز قریشی مدنی رحمہ اللہ خلیفۃ المسلمین تھے ۶۳ سال عمر پائی۔ ثقہ اور عادل حاکم تھے ۱۰۱ھ میں وفات پائی۔

تھذیب ۷/۴۷۵

امام شافعی رحمہ اللہ

۳۷۸۵۳ ..... (مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) **قال البیھقی فی السنن : ثنا ابوسعد احمد بن محمد المالینی ثنا أبوبکر الاسماعیلی ثنا عبداللہ بن وھب یعنی الدینوری ثنا عبداللہ بن محمد بن ھارون الفریابی قال سمعت الشافعی محمد بن ادریس بمکۃ یقول:**

امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ مکہ میں لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا:

اے لوگو! جو چاہو تم مجھ سے سوال کرو، میں کتاب اللہ عزوجل اور سنت رسول اللہ ﷺ سے تم کو جواب دوں گا۔

محمد بن ہارون جو اس روایت کے راوی ہیں کہتے ہیں: میں نے ان کو عرض کیا:

اللہ آپ کو درست رکھے آپ اس محرم کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو زنبور (بھڑ، تتیے) کو قتل کر دے؟

حضرت امام رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں، بسم اللہ الرحمن الرحیم: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا.

اور جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔

پھر فرمایا: حدثنا سفیان بن عیینہ عن عبدالملک بن عمیر عن ربعی عن حذیفۃ یعنی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے بعد والے یعنی ابوبکر وعمر کی اقتداء کرنا۔

پھر فرمایا: حدثنا سفیان بن عیینة عن مسعرقیس بن مسلم عن طارق بن شہاب عن عمر بن الخطاب یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے محرم کو زنبور (بھڑ، تتیے) کے قتل کا حکم دیا۔ السنن البیھقی

فائدہ:...... امام کبیر ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی، قریشی، ہاشمی مطلبی مکی اہل سنت کے چار بڑے اماموں میں سے ایک ہیں۔ (۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔ بہترین کتاب جس میں ان کے حالات درج ہیں وہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تصنیف "مناقب الشافعی" دو جلدوں میں ہے۔

محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ

۳۷۸۵۴...... محمد بن الحنفیۃ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ (میرے والد) حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بات چلی۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آپ کی جرات دیکھئے کہ آپ نے ان (حضور ﷺ) کا نام (اپنے بیٹے کا نام) رکھا اور ان کی (یعنی آپ ﷺ کی) کنیت بھی ان کو دی۔ حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا ان دونوں کو (کسی ایک کے لئے) جمع نہیں کیا جائے گا۔ اور دوسرے الفاظ روایت کے یہ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ آپ کی امت میں سے آپ کے بعد ان کو کوئی جمع کرے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جری وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ پر جرات کرے، بلاؤ فلاں فلاں قریش کے لوگوں کو۔ چنانچہ وہ آئے تو انہوں نے بھی شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: میرے بعد عن قریب تیرے ہاں ایک بچہ ہوگا میں اس کو اپنا نام اور اپنی کنیت عطیہ کرتا ہوں اور اس کے بعد میری امت میں سے کسی کے لئے جائز نہیں۔ ابن سعد، ابن عساکر

۳۷۸۵۵...... حضرت علی بن الحسین رحمہ اللہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: شاہ روم نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا اور اس کو ڈرایا دھمکایا اور قسم کھائی کہ وہ اس پر ایک لاکھ خشکی کی فوج اور ایک لاکھ بحری فوج چڑھا کر لائے گا یا تو جزیہ دے۔

خط عبدالملک بن مروان کے ہاتھ میں آیا تو اس نے (خط کے جواب کے لئے ترکیب کی کہ) حجاج کو خط لکھا کہ تو ابن الحنفیہ کو خط لکھ اور اس میں اس کو ڈرا دھمکا پھر مجھے بتا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ حجاج نے ابن الحنفیہ کو خط لکھا اور اس میں ان کو سخت ڈرایا دھمکایا اور قتل کی دھمکیاں دیں۔ حضرت ابن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجاج کو جواب لکھا:

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف تین سو ساٹھ مرتبہ التفات فرماتے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اللہ پاک میری طرف ایک مرتبہ التفات فرمائیں گے تو وہ التفات رحمت تجھ کو مجھ سے روک دے گی۔

حجاج نے مذکور، خط عبدالملک بن مروان کو بھجوا دیا۔ عبدالملک بن مروان نے اسی جواب کو نقل کرا کر شاہ روم کو بھجوا دیا شاہ روم بولا: یہ خط آیا تو تیری طرف سے ہے لیکن بات کسی اور کی ہے، صرف نبوت کے گھرانے سے ایسی بات نکل سکتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۵۶...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان گفت وشنید ہوئی۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آپ نے حضور کا نام (اپنے بیٹے کے لئے) رکھا اور ان کی کنیت بھی اس کے لئے تجویز کی۔

حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کوئی آپ کی امت میں ان کو جمع نہ کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک جری وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر جرات کرے، اے فلاں، میرے پاس فلاں فلاں لوگوں کو بلا کر لاؤ۔ چنانچہ چند قریشی اصحاب رسول اللہ ﷺ حاضر ہو گئے اور انہوں نے شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رخصت دی تھی کہ وہ ان کو جمع کر سکتے ہیں لیکن ان

کے علاوہ باقی امت پر ان کو حرام کردیا تھا۔رواہ ابن عساکر

۳۷۸۵۷۔۔۔(مسند علی رضی اللہ عنہ) ربیع بن منذر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بحث ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جری وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر جرات کرے۔ اے فلاں فلاں فلاں کو میرے پاس بلا کر لاؤ، چنانچہ وہ قریش کے ایک گروہ کو بلا لایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیا شہادت دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (آپ کو) ارشاد فرمایا تھا: تم میرا نام رکھنا اور میری کنیت رکھنا اور تمہارے بعد کسی کے لئے حلال نہیں۔رواہ ابن عساکر

۳۷۸۵۸۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میرے بعد تجھے ایک لڑکا ہوگا میں اس کو اپنا نام اور اپنی کنیت بخشتا ہوں۔الدلائل للبیھقی. الواھیات لابن الجوزی. ابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو واھیات یعنی لغو اور بے اصل روایتوں میں ذکر کیا ہے۔

محمد بن علی بن الحسین رحمہم اللہ

۳۷۸۵۹۔۔۔ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ محمد بن علی بن حسین سے مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: لوگ سمجھتے ہیں کہ میں ہی مہدی ہوں جب کہ میں مہدی ہونے کی بجائے موت کے زیادہ قریب ہوں۔

بات یہ ہے کہ اگر لوگ اس بات پر متفق الرائے ہوجائیں کہ ان کو فلاں (شخص کے) دروازے سے عدل وانصاف ملے گا تو تقدیر خداوندی ان کے اس خیال کو باطل کردے گی اور ان کو دوسرے دروازے سے ہدایت نوازے گی۔ (یہی حال ان کے مذکورہ خیال کا ہے)۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:۔۔۔۔۔امام باقر ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ھاشمی مدنی آل رسول میں سے ہیں ۱۸۰ھ میں تہتر ۷۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

تھذیب التھذیب لابن حجر ۹، ۳۵۱

زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۷۸۶۰۔۔۔جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے زید بن عمرو بن نفیل کے متعلق پوچھا گیا کہ یارسول اللہ! وہ زمانہ جاہلیت میں قبلہ رخ ہوکر کہا کرتا تھا: میرا معبود صرف وہی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کا تھا اور میرا دین وہی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کا دین تھا اور وہ سجدہ کرتا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا قیامت کے دن ایک برحق امت کے ساتھ حشر ہوگا جو میرے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے درمیانی زمانے میں تھی۔رواہ ابن عساکر

۳۷۸۶۱۔۔۔حضرت عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے زید رحمۃ اللہ علیہ بن عمرو بن نفیل کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ قیامت کے روز ایک امت بنا کر اٹھایا جائے گا جو میرے اور عیسیٰ بن مریم کے درمیان تھی۔رواہ ابن عساکر

۳۷۸۶۲۔۔۔(مسند سعید رضی اللہ عنہ) نفیل بن ہشام بن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اپنے والد ہشام سے اور وہ ان کے دادا یعنی حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ان کے والد یعنی) زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل دونوں دین حق کی تلاش میں نکلے اور اسی تلاش میں موصل میں ایک راہب کے پاس پہنچے۔ راہب نے زید بن عمرو سے پوچھا: اے اونٹ والے تو کہاں سے آیا ہے؟ زید بولے: ابراہیم علیہ السلام کے بنائے ہوئے گھر (یعنی بیت اللہ کے پاس) سے؟ پھر راہب نے پوچھا: اور کس چیز کی تلاش میں

زید بولے: دین حق کی تلاش میں راہب بولا: تو واپس جا عن قریب تیری اپنی سرزمین میں وہ دین حق ظاہر ہو جائے گا۔
چنانچہ ورقہ بن نوفل تو نصرانی المذہب ہو گئے جب کہ زید بن عمرو نے نصرانیت کو قبول نہ کیا اور یہ اشعار پڑھتے ہوئے وہ ان سے واپس ہو گئے۔

لبیک حقاً حقاً. تعبداً ورقاً.
میں حاضر ہوں دین حق کے لئے خدا کی بندگی کے لئے اور اس غلامی کے لئے۔
البرّا غنی لاالمال. وھل مھاجر کما قال.
میں نیکی ہی کی تلاش میں ہوں نہ کہ مال کی۔ اور نہیں ہے میری ہجرت کسی اور مقصد کے لئے۔
عذت بما عاذبه ابراهیم.
میں پناہ مانگتا ہوں جس چیز سے ابراہیم علیہ السلام نے پناہ مانگی۔

زید بن عمرو کے بیٹے سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد کو آپ نے دیکھا ہی تھا جیسا کہ آپ نے دیکھا اور جیسا کہ آپ کو خبر بھی پہنچی ہے، لہٰذا آپ ان کے لئے استغفار فرما دیجئے۔
حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں (ضرور) پھر ارشاد فرمایا: ان کو قیامت کے دن ایک (برحق) امت (کی حالت میں) اٹھایا جائے گا۔
ایک مرتبہ خود زید بن عمرو بن نفیل رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے زید بن حارثہ بھی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور یہ دونوں ایک دستر خوان سے کھا رہے تھے۔ دونوں نے زید بن عمرو بن نفیل کو کھانے پر بلایا تو زید بن عمرو بن نفیل نے حضور اکرم ﷺ کو ارشاد فرمایا: جو جانور بتوں کے نام پر ذبح کئے جائیں اسے بھیجئے! (محمد!) ہم ان کو نہیں کھاتے۔ ابو داؤد، ابو نعیم، ابن عساکر

۳۷۸۶۳.....سعید رضی اللہ عنہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے زید عمرو بن نفیل کے متعلق سوال کیا، تو فرمایا: وہ قیامت کے دن ایک امت (مسلمہ کے ساتھ) آئیں گے۔

مسند ابی یعلی، ابو نعیم، ابن عساکر

شاہ حبشہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۸۶۴.....حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نجاشی کے لئے دعائے مغفرت کرو۔

رواہ ابو نعیم

فائدہ:.......مذکورہ نجاشی حبشہ کے بادشاہ تھے جن کا نام اصحمۃ بن ابحر تھا۔ نجاشی ان کا لقب تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن حضور اکرم ﷺ کے پاس ہجرت کر کے جانے کی اور زیارت کرنے کی سعادت نہ ہو سکی اور فتح مکہ سے قبل وفات پا گئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی اور نماز میں چار تکبیریں ادا فرمائیں۔ اسد الغابہ، ۱/ ۱۲۰

لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۸۶۵.....نوفل بن سلیمان ھنائی، عبداللہ بن عمر سے، وہ نافع سے اور نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
حق بات یہ ہے کہ لقمان نبی نہ تھے۔ لیکن (اللہ کے) ثابت قدم بندے تھے، بہت زیادہ غور و فکر کرنے والے اور اچھے خیالات کے مالک تھے۔ انہوں نے اللہ سے محبت رکھی اللہ نے ان کو محبوب بنالیا اور ان کو حکمت سے نوازا۔

ایک مرتبہ لقمان رحمۃ اللہ علیہ دن کو سوئے ہوئے تھے کہ ان کو ایک آواز آئی: اے لقمان! کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ پاک تم کو زمین میں خلافت (بادشاہت) عطا فرمائے اور تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو؟ لقمان یہ آواز سن کر بیدار ہو گئے اور انہوں نے اس آواز کا جواب دیا: اگر میرا رب مجھے اختیار دے گا (حکم دے گا) تو میں قبول کرلوں گا کیونکہ مجھے علم ہے کہ اگر پروردگار مجھے یہ منصب عطا کرے گا تو میری مدد بھی کرے گا اور مجھے اس کا علم عطا کرے گا اور مجھے (خطاء میں پڑنے سے) محفوظ رکھے گا۔ لیکن اگر میرا رب مجھے اختیار دے تو میں عافیت کو قبول کروں گا اور (خلافت کی) مصیبت کو قبول نہ کروں گا۔ ملائکہ نے نرم آواز میں پوچھا: کیوں اے لقمان! حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کیونکہ حاکم سخت حالات میں گھرا رہتا ہے اور ظلم ہر طرف سے اس پر چھا جاتا ہے (ظلم کرنے کے خطرات درپیش ہوتے ہیں، پھر وہ ان سے نجات پا جائے یا مبتلائے ظلم ہو جائے۔ اگر چہ نجات پانے کے بھی وہ لائق ہے۔ اور اگر اس سے عدل وانصاف کا راستہ خطا ہو جائے تو اس سے جنت کا راستہ خطا ہو جاتا ہے۔ اور دنیا کی ذلت دنیا کی شرافت سے زیادہ بہتر ہے۔ اور جو شخص دنیا کو آخرت پر ترجیح دے کر قبول کرتا ہے تو دنیا اس کو فتنے وآزمائش میں مبتلا کر دیتی ہے اور وہ آخرت کی بادشاہت حاصل نہیں کر سکتا۔

ملائکہ کو ان کے عمدہ جواب سے تعجب ہوا۔ پھر وہ سوئے تو اللہ نے ان کو حکمت سے بھر دیا پھر اٹھے تو حکمت والا کلام کرنے لگے۔

پھر اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی وہی نداء دی گئی اور انہوں نے خلافت کو قبول فرمالیا اور کسی طرح کی کوئی شرط نہیں لگائی جس کی وجہ سے ان سے کئی مرتبہ خطاء سرزد ہوئی اگر چہ ہر مرتبہ اللہ پاک ان سے درگذر فرماتے رہے اور ان کی مغفرت کرتے رہے۔

حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکمت کی باتیں کہتے تھے اور ان کو حکمت سکھاتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا: اے لقمان! تم خوش نصیب ہو کہ تم کو حکمت و دانائی عطا کر دی گئی اور مصیبت کو تم سے دور کر دیا گیا جب کہ داؤد کو خلافت دی گئی اور مصیبت وآزمائش میں اس کو مبتلا کر دیا گیا۔ الدیلمی، ابن عساکر

فرعون کا ذکر

۳۷۸۶۶۔۔۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا، کہ مجھے خبر ملی ہے کہ فرعون کے دانت ٹوٹے ہوئے تھے۔

الاوسط للطبرانی، ابن عبد الحکم فی فتوح مصر

حاتم طائی

۳۷۸۶۷۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاتم طائی کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے ایک کام کا ارادہ کیا تھا۔ دوسرے الفاظ میں اس نے ایک چیز طلب کی تھی اور پھر اس کو پالیا۔ (غالباً شہرت مراد ہے)۔

الدارقطنی فی الافراد، ابن عساکر

ابن جدعان

۳۷۸۶۸۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے میرے چچا کے بیٹے ابن جدعان کے بارے میں بتائیے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: وہ کیسا آدمی تھا؟ میں نے عرض کیا: وہ عمدہ اونٹ ذبح کیا کرتا تھا، پڑوس کا خیال رکھا کرتا تھا، مہمان کی اکرام نوازی کیا کرتا تھا، سچی بات کہتا تھا، عہد و ذمہ داری کو پوری کرتا تھا، صلہ رحمی کرتا تھا، گردنوں کو غلامی سے چھڑاتا تھا، لوگوں کو کھانا کھلاتا تھا اور امانت ادا کیا کرتا تھا۔ حضور پاک ﷺ نے پوچھا: کیا کبھی اس نے جہنم سے پناہ مانگی؟ میں نے عرض کیا:

اللہ کی قسم! وہ تو یہ نہیں جانتا تھا کہ جہنم کیا ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: تب نہیں (یعنی اس کا آخرت پر یقین ہی نہیں تھا اس لئے وہ مومن نہیں تھا)۔رواہ ابن النجار

۳۷۸۶۹   حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابن جدعان یتیم کا بوجھ اٹھاتا تھا، رشتے ناطوں کو جوڑتا تھا، اور یہ کرتا تھا، یہ کرتا تھا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! وہ کیسے (جنت میں جا سکتا ہے)

حالانکہ اس نے رات و دن کی کسی گھڑی میں بھی نہیں کہا:

رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین.

اے میرے رب قیامت کے دن میرے گناہوں کو بخش دیجئے گا۔ابن ترکان فی الدعاء والدیلمی

ابوطالب

۳۷۸۷۰   (مسند اسامۃ رضی اللہ عنہ) (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اپنے باپ کی موت کی خبر دی۔الدار قطنی فی الافراد

۳۷۸۷۱   (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب (میرے والد) ابوطالب کی وفات ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا گمراہ چچا وفات پا گیا ہے۔تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جا اور (گڑھا کھود کر) اس کو چھپا آ، پھر کوئی کام کئے بغیر میرے پاس آ جا۔

چنانچہ میں ان کو زمین میں چھپا کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے غسل کا حکم دیا، چنانچہ میں نے غسل کیا۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لئے چند دعائیں فرمائیں، جو مجھے ساری دنیا کی دولت سے زیادہ عزیز ہیں۔

مسند ابن ابی داود، ابن ابی شیبہ، ابو داود، النسائی، المروزی، فی الجنائز، ابن الجارود، ابن جریر، مسند ابی یعلی

۳۷۸۷۲   (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابواسحاق سے مروی ہے کہ جب ابوطالب کا انتقال ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے گمراہ (غیر مسلم) چچا انتقال کر گئے ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ اور اس کو (گڑھا کھود کر) چھپا آؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں اس کام سے فارغ ہو کر واپس آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ اللہ پاک تجھے ضرور بخش دے گا اگرچہ خدا پاک نے تیری پہلے سے مغفرت لکھ دی ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے وہ دعا ضرور سکھا دیجئے۔ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو!

لا الہ الا اللہ العلی العظیم، لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم.

لا الہ الا اللہ سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمدللہ رب العالمین. رواہ ابن جریر

۳۷۸۷۳   حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ابوطالب کا انتقال ہو گیا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ کے گمراہ چاچا انتقال کر گئے ہیں۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اس کو گڑھے میں دبا کر آ ؤ اور کسی کام میں لگے بغیر سیدھے میرے پاس آ ؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی اور واپس آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے وہ کلمات سکھائے جو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ابن حمدان

۳۷۸۷۴ (مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب کو فرمایا:)
اے چچا جان! بے شک مجھ پر لوگوں میں سب سے عظیم حق آپ کا ہے، اور لوگوں میں مجھ پر سب سے زیادہ آپ کے احسانات ہیں، اور آپ کا مجھ پر میرے والد سے زیادہ حق ہے۔ پس آپ یہ کلمہ کہہ لیں جس کی بدولت قیامت کے روز مجھ پر آپ کی شفاعت واجب ہوجائے گی، آپ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ مسند ابی الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

امراءالقیس شاعر

۳۷۸۷۵ ھشام بن محمد کلبی روایت کرتے ہیں فروۃ بن سعید سے وہ عفیف بن معدی کرب سے وہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ:
یمن کے کچھ لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے بتایا: اے محمد! اللہ نے ہم کو امراءالقیس بن حجر شاعر کے دو شعروں کے ذریعے زندگی بخش دی۔ حضور ﷺ نے پوچھا: وہ کیسے؟
انہوں نے کہا: ہم آپ کی طرف آنا چاہتے تھے لیکن ہم راستہ بھٹک گئے۔
اور (ایسے علاقے میں گم ہوگئے کہ وہاں) تین دن بغیر (کسی آس پاس) چشمے کے گذارے۔ پھر ہم کیکر اور ببول کے درختوں کے سائے تلے ٹھہر گئے۔ وہاں ایک آدمی گام باندھے ہوئے سواری پر سوار آیا اور ہم میں سے ایک آدمی نے دو شعر پڑھے:
ولما رأت ان الشریعۃ ھمھا. وان البیاض من فرأصھا دامی.
اور جب اس نے دیکھا کہ پانی کا گھاٹ ان کا مقصود تلاش ہے اور سواریوں کے پہلوؤں سے خون رسنے لگا ہے، تو یقیناً تو اس چشمے کے پاس پہنچ گیا ہے جو ضارج مقام کے پاس ہے اور کیکر و ببول کے درخت اس پر سایہ کیے ہوئے ہیں اور اس کی شاخوں اور پتوں نے اس کو چھپایا ہوا ہے۔
یہ شعر سن کر آنے والے سوار نے پوچھا: یہ شعر کس کا ہے؟ شعر پڑھنے والے نے جواب دیا: امراءالقیس بن حجر شاعر کا ہے۔ سوار بولا: اللہ کی قسم! اس نے ہرگز جھوٹ نہیں بولا۔ یہ تمہارے پاس ضارج مقام ہے، یہ سن کر ہم گھٹنوں کے بل پانی پر امنڈ پڑے، واقعی جیسا کہ شاعر نے کہا تھا اس پانی کے چشمے کو کیکر و ببول کے درختوں نے چھپایا ہوا تھا۔
تو ہم نے خوب سیر ہو کر اس سے پانی پیا اور راستے کے لیے بطور زادِ راہ اور پانی بھی ساتھ لے لیا۔
حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (شاعر) آدمی اس کا ذکر (چرچا) ہو چکا۔ اور روایت کے دوسرے الفاظ ہیں وہ مشہور ہولیا۔ پھر فرمایا: وہ (شاعر) دنیا میں معزز تھا مگر آخرت میں بھولا بھٹکا ہوگا اور بے نام ہوگا اور قیامت کے ساتھ شاعروں کے آگے آگے ان کا جھنڈا اٹھائے ہوئے آئے گا اور ان سب کو جہنم میں لے جائے گا۔ ابن عساکر، ابن النجار

سوید بن عامر

۳۷۸۷۶ ... یزید بن عمرو بن مسلم الخزاعی رضی اللہ عنہ ثم المصطلقی کہتے ہیں: مجھے میرے والد نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ یعنی مسلم الخزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھا تو میں نے آپ ﷺ کو سوید بن عامر المصطلقی کا قول سنایا:
لاتأمنن وان امسیت فی حرم. ان المنایا یجنی کل انسان.
مطمئن مت ہوجا خواہ تو حرم میں ہو، بے شک امیدیں ہر انسان کو گناہ میں ڈال دیتی ہیں۔

فاسلک طریقک نمشی غیر مختشع. حتی تلاقی ماتمنی لک المانی.

پس اپنے راستے پر چلتا رہ بغیر عاجزی کئے ہوئے حتیٰ کہ تو ان امیدوں کو پالے جو کسی نے تیرے لئے لگا رکھی ہیں۔

فکل ذی صاحب یوماً مفارقه. و کل زاد وان أبقیته فان.

پس ہر دوست رکھنے والا ایک دن اس سے بچھڑے گا اور ہر توشہ خواہ تو اس کو کسی طرح باقی رکھ مگروہ ختم ہونے والا ہے۔

والخیر والشر مجموعان فی قرن. (بکل ذلک یأتیک الجدید ان.

خیر اور شر ایک ہی زمانے میں ساتھ ساتھ ہیں ہر ایک اپنا اپنا صلہ رکھتا ہے۔

یہ اشعار سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شاعر مجھے پالیتا تو ضرور مسلمان ہو جاتا۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ اگر میں اس کو پالیتا تو یہ ضرور مسلمان ہو جاتا۔ الزھد للبیھقی ابن عساکر

ابوجہل

۳۷۸۷۷۔۔۔ مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: پہلا پہلا دن جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا میں اُبوجہل کے ساتھ مکے میں جارہا تھا، ہم کو رسول اللہ ﷺ ملے۔ آپ ﷺ نے اُبوجہل کو فرمایا: اے اُبوالحکم! اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کی طرف آجاؤ۔

میں تجھے اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ ابوجہل بولا: اے محمد! تو ہمارے خداؤں کو برا بھلا کہنے سے باز نہیں آئے گا؟ تو یہی چاہتا ہے نا کہ ہم گواہی دے دیں کہ تو نے ہم کو رسالت پہنچادی، لے ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو نے ہم کو رسالت پہنچادی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ واپس ہوگئے۔

پھر ابوجہل میری طرف متوجہ ہوا اور بولا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ یہ (محمد ﷺ) جو کہہ رہا ہے وہ حق (سچ) ہے (ﷺ) لیکن بات یہ ہے کہ قصی (حضور کے جدامجد) کی اولاد نے کہا تھا: حجابت (بیت اللہ کی دربانی) کے مناصب ہمارے اندر رہیں گے، ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے آگے چل کر) کہا: (بیت اللہ کو آنے والے زائرین کی) مہمان نوازی ہماری ہوگی۔

ہم نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر (آگے چل کر) انہوں نے کہا: ندوہ (کچہری اور سرپنچی یعنی سرداری) ہمارے اندر رہے گی، ہم نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا: سقایہ (ماء زمزم یعنی حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری) ہماری ہوگی، ہم نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے بھی کھلایا اور ہم نے بھی کھلایا (یعنی ہم دونوں خاندانوں نے سخاوت کی اور اپنے اپنے اموال خرچ کئے) حتیٰ کہ سواروں میں مقابلے ہونے لگے تو اب یہ لوگ کہہ اٹھے ہیں کہ ہمارے اندر نبی آگیا ہے۔ اللہ کی قسم! ایسا میں ہرگز نہیں کروں گا (کہ ان کی یہ بڑائی تسلیم کرلوں)۔

مصنف ابن ابی شیبہ

مطعم والد جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۷۸۷۹۔۔۔ عن سفیان عن الزھری عن محمد بن جبیر عن أبیہ، حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق ارشاد فرمایا: اگر مطعم زندہ ہوتے اور وہ مجھ سے ان کے بارے میں بات کرتے تو میں ان سب کو چھوڑ دیتا۔

راوی سفیان کہتے ہیں، مطعم کا نبی اکرم ﷺ کے ہاں بڑا مرتبہ تھا اور وہ لوگوں میں سب سے اچھے مرتبے اور احسان کرنے والے شخص تھے۔

شعب الایمان للبیھقی

باب......مختلف جماعتوں کے فضائل

مطلق جماعت کے فضائل

۳۷۸۸۰......(مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھے بتاؤ سب سے افضل ایمان والے کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ملائکہ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو واقعی ایسے ہیں یہ ان کا حق ہے اور وہ کیوں نہ ہوں ایسے، کیونکہ اللہ نے ان کو ایک مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ بتاؤ! لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ انبیاء کرام علیہم السلام جن کو اللہ نے اپنی رسالت اور نبوت سے نوازا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی ایسے ہی ہیں اور یہ ان کا حق ہے اور وہ کیوں نہ ہوں ایسے جب کہ اللہ پاک نے ان کو ان کا رتبہ عطا فرمایا ہے۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! وہ شہداء جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ شہید ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے ہی ہیں، اور یہ ان کا حق ہے اور وہ ایسے کیوں نہ ہوں جب کہ اللہ عزوجل نے ان کا اکرام کیا ہے کہ ان کو انبیاء کے ساتھ شہادت سے نوازا ہے، بلکہ ان کے علاوہ بتاؤ۔

تب لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (آپ ہی بتائیے) وہ کون ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ لوگ جو ابھی دوسرے لوگوں کی پشتوں میں ہیں اور میرے بعد آئیں گے، وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا اور وہ میری تصدیق کریں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا۔ وہ ورق معلق (لٹکا ہوا ورق یعنی قرآن) دیکھیں گے اور جو کچھ اس میں ہوگا اس پر عمل کریں گے۔ پس یہ لوگ سب سے افضل ایمان والے ہوں گے۔ ابن راھویہ، ابن زنجویہ، مسند البزار، مسند ابی یعلی، الضعفاء للعقیلی، المرھبی فی فضل العلم، مستدرک الحاکم وتعقبہ ابن حجر فی اطرافہ بأن

کلام:...... مذکورہ روایت محل کلام ہے، حافظ ابن حجر اپنی کتاب اطراف میں فرماتے ہیں مذکورہ روایت کا راوی محمد بن أبی حمید متروک الحدیث ہے۔

اور المطالب العالیہ میں ہے کہ محمد ضعیف الحدیث ہے اور سئی الحفظ (کمزور یادداشت والا) ہے۔ امام بزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: درست بات یہ ہے کہ یہ روایت زید بن اسلم سے مرسلاً مروی ہے۔

۳۷۸۸۱......(مسند جابر بن عبداللہ بن الرأب السلمی الانصاری) رسول اللہ ﷺ نے مسجد بنی معاویہ میں تین دعائیں فرمائیں، آپ کی دو دعائیں مقبول ہوگئیں مگر ایک کا انکار کردیا گیا۔ آپ نے سوال کیا کہ اللہ پاک ان کی امت کو بھوک سے ہلاک نہ کردے اور ان کا دشمن ان پر غالب نہ آجائے تو یہ دعائیں قبول ہوگئیں۔ آپ نے دعا کی کہ ان کے آپس میں لڑائی جھگڑے نہ ہوں تو یہ دعا قبول نہ ہوئی۔ الکبیر للطبرانی

۳۷۸۸۲......جابر بن عتیک، مطرف سے روایت کرتے ہیں، مطرف کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جان لے! اللہ کے بندوں میں سے قیامت کے روز بہترین لوگ حمد کرنے والے ہوں گے اور جان لے کہ اہل اسلام کا ایک گروہ لوگوں سے قتال کرتا رہے گا۔ رواہ ابن جریر

۳۷۸۸۳......(مسند حذیفۃ بن الیمان) رسول اللہ ﷺ حرہ بنی معاویہ کی طرف نکلے اور میں آپ کے نشانات قدم کی تلاش میں پیچھے نکل لیا۔ آپ حرۃ پہنچ کر چاشت کی نماز میں مصروف ہوگئے اور آٹھ رکعات چاشت کی ادا فرمائیں اور خوب لمبی لمبی رکعات پڑھیں۔ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور فرمایا: اے حذیفہ! شاید میں نے تم کو لمبے انتظار میں ڈال دیا! میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ سے اس نماز میں تین دعائیں کی تھیں۔ دو تو اللہ پاک نے عطا فرمادیں اور ایک کو منع فرمادیا۔ میں نے سوال کیا تھا کہ میری امت پر کوئی غیر (کافر) غالب نہ ہوجائے۔ اللہ پاک نے یہ دعا قبول فرمائی۔ اور میں نے یہ سوال کیا کہ اللہ پاک میری امت کو قحط سالیوں میں

ہلاک نہ کردے، اللہ پاک نے میری یہ مراد بھی پوری فرمادی اور میں نے یہ جو سوال کیا کہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑے نہ ہوں، اس کو اللہ پاک نے منع فرمادیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن مردویہ

۳۷۸۸۴ ..... کریب روایت کرتے ہیں مرۃ البہزی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں سے ایک جماعت حق پر قائم رہے گی، جو بھی ان سے برسر پیکار ہوگا وہ اس پر غالب رہے گی، وہ ان دشمنوں کے درمیان برتن کی طرح ہوگی حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ اسی حال پر رہیں گے۔ مرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ جماعت کن لوگوں کی ہوگی اور یہ لوگ کہاں ہوں گے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ بیت المقدس کے اطراف واکناف میں ہوں گے۔

راوی کہتے ہیں: مجھے کسی نے بیان کیا ہے کہ رملۃ وہ ربوۃ ہے جو مغرب مشرق کی طرف جاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۸۵ ..... (مسند الحکم بن رافع بن سنان) عمر بن الحکم بن رافع بن سنان سے مروی ہے کہ مجھے میرے بعض بزرگوں یعنی والد اور چچا نے بیان کیا کہ ان کے پاس ایک ورقہ (کاغذ) تھا، جو ان میں جاہلیت کے زمانہ سے وراثت در وراثت چلا آرہا تھا حتیٰ کہ اسلام کا ظہور ہوگیا۔ جب نبی اکرم ﷺ مدینے تشریف لائے تو ہم لوگ وہ ورقہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے۔ وہ آپ کے سامنے پڑھا گیا اس میں لکھا تھا:

شروع اللہ کے نام سے جس کی بات سچی ہے اور ظالمین کی بات تباہی میں ہے۔ یہ اس امت کا ذکر ہے جو آخری زمانے میں آئے گی، وہ کمر پر ازاریں باندھیں گے، سارے اعضاء غسل میں دھوئیں گے، اپنے دشمنوں سے جنگ کے لئے سمندروں میں بھی گھسیں گے، ان کے اندر ایسی نماز ہوگی کہ اگر وہ قوم نوح میں ہوتی تو وہ پانی کے طوفان سے ہلاک نہ ہوتے اور اگر وہ قوم عاد میں ہوتی تو وہ ہوا سے ہلاک نہ کئے جاتے اور اگر وہ قوم ثمود میں ہوتی تو وہ چیخ سے ہلاک نہ ہوتے، اللہ کے نام سے، جس کا قول حق ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ورقے کو قرآن شریف کے اوراق کے درمیان رکھ دو۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۸۸۶ ..... (مسند معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور خوب لمبی نماز پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج آپ نے نماز بہت لمبی کردی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ڈر اور شوق کی نماز تھی۔ اور میں نے اللہ سے اپنی امت کے لئے (اس نماز میں) تین دعائیں کی تھیں۔ اللہ نے دو دعائیں تو قبول فرمالیں اور ایک رد فرمادی۔ میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ میری امت پر کوئی غیر دشمن مسلط نہ فرمائے اللہ پاک نے میری یہ دعا قبول فرمائی، نیز میں نے دعا کی کہ ان کو (طوفان نوح کی طرح) بالکل غرق نہ کردے، اللہ پاک نے یہ دعا بھی قبول فرمائی۔ نیز میں نے اللہ سے یہ دعا بھی کی تھی کہ ان کے درمیان آپس میں لڑائی جھگڑے نہ ہوں لیکن یہ دعا رد کردی گئی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی

۳۷۸۸۷ ..... عمیر بن ہانی سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین کو قائم رکھے گا ان کی مخالفت کرنے والا ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور نہ ان کو رسوا کرنے والا کچھ زک پہنچا سکے گا حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آجائے اور وہ اسی حال پر قائم رہیں گے دوسرے الفاظ روایت کے یہ ہیں کہ وہ لوگوں پر کامیاب وکامران رہیں گے۔

راوی عمیر بن ھانی فرماتے ہیں: پھر مالک بن یخامر کھڑے ہوئے اور بولے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ ملک شام میں ہوں گے۔ مسند احمد، الشاشی، یعقوب بن سفیان، مسند ابی یعلی، ابن عساکر، البغوی

۳۷۸۸۸ ..... یونس بن حلبیس الجهندی سے مروی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما منبر پر فرمایا کرتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

میری امت کا ایک گروہ حق پر لوگوں سے قتال کرتا رہے گا اور وہ لوگوں پر غالب رہے گا حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آجائے اور وہ اسی حال پر ہوں گے۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے پاک کرنے والا ہوں کافروں سے اور تیری اتباع کرنے والوں کو قیامت تک اوپر کرنے والا ہوں کافروں پر۔رواہ ابن عساکر

فائدہ: ...... آیت مذکورہ میں اسی جماعت کی وضاحت ہے جس کا ذکر حدیث میں آیا ہے کہ جن کے متعلق اللہ نے کتاب اللہ میں فرمایا کہ ان کو (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے بعد) عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے امت محمدیہ کے موحد مسلمانوں کو کافروں پر قیامت تک غالب رکھے گا۔

۳۷۸۸۹ ...... مسلم بن ھرمز سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے خطبے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

اس امت میں ایک جماعت اللہ کے امر (دین خلافت) پر قتال کرتی رہے گی ان کو رسوا کرنے والا ان کو کچھ نقصان پہنچا سکے گا اور نہ کسی کی دشمنی ان کو کچھ ضرر پہنچا سکے گی حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آئے وہ اس وقت تک اسی حال پر قائم رہیں گے۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور اے اہل شام! مجھے امید ہے کہ وہ جماعت تمہاری ہی ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۷۸۹۰ ...... مکحول رحمۃ اللہ علیہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

انہوں نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اے لوگو! علم سیکھنے کے ساتھ ہے، فقہ (تفقہ) سمجھ بوجھ کے ساتھ ہے اور اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین میں سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔ اور بے شک اللہ کے بندوں میں سے علم والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں، اور میری امت کا ایک گروہ حق پر رہے گا اور لوگوں پر غالب رہے گا، وہ مخالفت کرنے والوں کی پرواہ نہ کریں گے اور نہ مقابلہ کرنے والوں کو خاطر میں لائیں گے حتیٰ کہ اسی برتر حال پر رہتے ہوئے ان کے پاس اللہ کا فیصلہ آجائے گا۔رواہ ابن عساکر

۳۷۸۹۱ ...... نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر غالب رہے گا وہ اپنے مخالفین کی پرواہ نہ کریں گے حتیٰ کہ ان کو اللہ کا حکم آجائے۔حضرت نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جو شخص یہ کہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وہ بات کہہ رہا ہوں جو آپ ﷺ نے نہیں ارشاد فرمائی تو دیکھو اس بات کی تصدیق کتاب اللہ تعالیٰ میں ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"یاعیسیٰ انی متوفک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ" ابن ابی حاتم، ابن عساکر

۳۷۸۹۲ ...... ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایک ایسے آدمی کی شفاعت کی وجہ سے جو نبی بھی نہ ہوگا دو بڑے قبیلوں ربیعہ اور مضر جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

ایک کہنے والے نے کہا: ربیعہ مضر کے مقابلے میں کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جو کہہ رہا ہوں کہہ رہا ہوں۔(جس میں کوئی شک نہیں)۔مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۳۷۸۹۳ ...... حضر ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا جو ان کی مخالفت کریں گے ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے الأاصابھم من لاواء اور وہ کھانے والوں کے درمیان کھانے کی برتن کی طرح (قلیل) ہوں گے حتیٰ کہ ان کو اللہ کا فیصلہ آجائے اور وہ اسی حال پر ہوں گے۔لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا: بیت المقدس میں اور اس کے اطراف وجانب میں۔رواہ ابن جریر

۳۷۸۹۴..... اُبی ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اس اُمت کو قسطنطنیہ کی فتح میں آدھے دن سے زیادہ نہیں لگے گا، جب تو دیکھے گا کہ شام کی قیادت اہل بیت کا ایک آدمی کررہا ہے تو پس وہ قسطنطنیہ کی فتح کا وقت ہوگا۔ البیهقی فی البعث

۳۷۸۹۵..... مسند ابو جمعہ حبیب بن سباع) خالد بن دریک سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی ابو جمعہ سے عرض کیا: آپ ہمیں کوئی ایسی بات ذکر کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو! انہوں نے فرمایا: ہاں۔

میں تمہیں ایک اچھی بات سناتا ہوں۔ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کا کھانا تناول کیا، ہمارے ساتھ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم سے بھی بہتر کوئی ہے؟ کیونکہ ہم آپ کے روبرو اسلام لائے اور آپ کے ساتھ مل کر ہم نے جہاد کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں (تم سے بہتر) وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے، مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا، دوگتوں کے درمیان کتاب اللہ کو پائیں گے اور اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے وہ تم سے بہتر ہوں گے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، أبونعیم، ابن عساکر

۳۷۸۹۶..... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر غالب رہے گا ان کو لوگوں کی مخالفت کی پرواہ نہ ہوگی حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے۔

پھر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی یہ کہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وہ بات کہہ رہا ہوں جو آپ ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی تو اس کی تصدیق کتاب اللہ میں بھی ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یاعیسٰی انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ. ابن ابی حاتم، ابن عساکر

۳۷۸۹۷..... عبداللہ عامر بن قیس کندی سے مروی ہے، وہ حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کرے گا۔

پھر میرے لئے اپنی دونوں ہتھیلیوں سے تین مٹھیاں بھرے گا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ چاہے گا تو ان مٹھیوں میں میرے سارے مہاجرین کو اور کچھ اعرابیوں کو بھی بھرلے گا۔

البغوی، ابن النجار

۳۷۸۹۸..... عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ: یارسول اللہ! ان لوگوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی مگر وہ آپ کو دیکھ نہ سکے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے خوش خبری ہے، مزید ان کے لئے خوش خبری ہے۔ وہ لوگ ہم میں سے ہیں اور وہ لوگ ہمارے ساتھ ہوں گے۔ الحسن بن سفیان و أبونعیم

۳۷۸۹۹..... عبداللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بھائیوں سے ملنے کا شوق ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں، تم تو میرے صحابی (دوست اور ساتھی) ہو۔ میرے بھائی وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر مجھے دیکھے بغیر ایمان لائیں گے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کے ارشاد کی خبر دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے (ان کو) ارشاد فرمایا: کیا تو ایسے لوگوں کو محبوب نہیں رکھتا جن کو جب یہ خبر پہنچے گی کہ تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو وہ تجھ سے بھی محبت رکھنے لگیں گے پھر اللہ پاک بھی ان کو اپنا محبوب بنالیں گے۔

کلام:...... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکور روایت ضعیف ہے اور اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۳۷۹۰۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں جب وہ میرے

پاس حوض پر آئیں گے اور میں آب کوثر کے بھرے برتنوں کے ساتھ ان کا استقبال کروں گا اور ان کو جنت میں داخل ہونے سے قبل اپنے حوض سے پلاؤں گا۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تو میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو مجھ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا۔ الدیلمی وفیہ اسماعیل بن یحییٰ تیمی

کلام:...... مذکورہ روایت ضعیف الاسناد ہے۔

۳۷۹۰۱...... (مسند ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جس نے (جماعت سے) جدا راستہ اختیار کیا وہ جدا جہنم میں گرے گا۔ الترمذی غریب

کلام:...... مذکورہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۳۸۲ نیز الترمذی۔

۳۷۹۰۲...... ابن عمر اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے، فرمایا: اللہ سے ڈرو، اور صبر کرتے رہو حتیٰ کہ نیکوکار راحت پا جائے یا بدکار سے اس کو راحت مل جائے (موت کے ذریعے)، اور تم پر جماعت کا ساتھ لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک امت محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، اسنادہ صحیح) مذکورہ روایت صحیح السند ہے۔

۳۷۹۰۳...... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اس حال میں کہ اپنی کمر کی ٹیک چمڑے کے خیمے سے لگا رکھی تھی تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

آگاہ ہو جاؤ! جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔

پھر فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ پس اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ تم اہل جنت میں چوتھائی حصہ ہو جاؤ۔ لوگ نے عرض کیا: ہاں، یارسول اللہ! پھر فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ تم اہل جنت میں ایک تہائی ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنت کے اندر نصف تعداد میں ہوگے۔ تمہاری مثال اور امتوں کے مقابلے میں ایک کالے بال کی سی ہے جو سفید بیل میں ہو یا سفید بال کی ہے جو کالے بیل میں ہو۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... دیگر امتوں کی اکثر تعداد جہنم میں اور امت محمدیہ کی اکثر تعداد جنت میں ہوگی جس کی وجہ سے امت محمدیہ تنہا جنت میں دیگر جنتیوں کے مقابلے میں نصف تعداد میں ہوگی۔

۳۷۹۰۴...... حضرت حسن سے مروی ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ وہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ ہونے دے تو اللہ پاک نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔ رواہ ابن جریر

۳۷۹۰۵...... حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کسی امت کو انا للہ وانا الیہ راجعون کے کلمات نہیں ملے سوائے اس امت کے، کیا تو نے یعقوب علیہ السلام کا قول نہیں سنا: یا اسفیٰ علی یوسف ہائے افسوس! یوسف پر۔ (یعنی ہر ایسے موقع پر امت محمدیہ میں اناللہ منقول ہے)۔ شعب الایمان للبیہقی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض ضعیف راویوں نے اس کو ابن عباس سے نقل کیا ہے اور وہ اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے (جو درست نہیں ہے)۔

۳۷۹۰۶...... ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

میری امت امت مرحومہ ہے، آخرت میں اس پر عذاب نہیں کیا جائے گا اس کا عذاب دنیا ہی میں زلزلوں اور مصیبتوں کی شکل میں ہے۔ پس جب قیامت کا روز ہوگا اللہ پاک ہر (مسلمان) آدمی کو یاجوج ماجوج کفار میں سے ایک ایک آدمی دے دے گا اور کہا جائے گا یہ تیرا جہنم کا فدیہ ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! قصاص (بدلہ) کہاں گیا؟ تو آپ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا۔ رواہ ابونعیم

۳۷۹۰۷...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) أنبأنا أبو نصر محمد بن عبداللہ الکرینی حدثنا أبو بکر العاطرفانی املاء ثنا عبدالرحمن بن محمد بن ابراھیم اما دینی ثنا بن عقدة ثنا محمد بن عبداللہ بن أبی نجیح تنی علی بن حسان

القرشي عن عمه عبدالرحمن بن كثير عن جعفر بن محمد قال: قال أبو جعفر محمد بن علي

ابوجعفر محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے میرے دادا حسین بن علی نے اپنی گود میں بٹھایا اور مجھے فرمایا: تجھے رسول اللہ ﷺ نے سلام کہا تھا اور فرمایا کہ مجھے بھی (میرے والد) علی بن الحسین نے فرمایا تھا کہ مجھے (میرے دادا) علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گود میں بٹھایا اور مجھے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھے سلام کہا تھا۔

۳۷۹۰۸..... سہیل بن ابی زینب سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس تھا: انہوں نے مجھے فرمایا: اے ابوقلابہ! ہمیں کوئی حدیث بیان کرو تو میں نے عرض کیا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (خواب میں) میں نے دیکھا کہ (اے صحابہ!) میں تمہاری امامت کررہا ہوں اور مجھے بادلوں کے سایوں نے آگھیرا، میں آگے بڑھ گیا، مجھے پھر بادلوں نے آگھیرا میں پھر آگے بڑھ گیا۔

(اس کی تعبیر یہ ہے کہ) درحقیقت مجھ سے میری وہ امت آملی جو میرے بعد آئے گی۔

ان کے قلوب اوران کے عمال میرے اخلاق میں رنگے ہوں گے۔ (گویا دوزمانے یعنی تابعین اور تبع تابعین کےلوگ میرے نقش قدم پر ہوں گے۔)

یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا: اے ابوقلابہ!

تم نے آج سے پہلے ہم کو یہ حدیث سنا کر خوش کیوں نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۹۰۹..... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اوپر سے اترے اور جب آپ کا گذر بنی معاویہ کی مسجد پر ہوا تو وہاں داخل ہوگئے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرمائی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اپنے رب سے بہت دیر تک دعا کی۔ پھر فارغ ہوکر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ فرمانا، پروردگار نے میرا یہ سوال پورا فرمایا۔

نیز میں نے اللہ سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کیجیو، اللہ پاک نے میری یہ دعا بھی قبول فرمائی۔ اور میں نے اللہ پاک سے یہ سوال کیا تھا کہ ان کے درمیان جنگ وجدال نہ ہو تو اللہ پاک نے اس سے منع فرمادیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسلم، ابن خزیمہ، ابن حبان

۳۷۹۱۰..... (مسند سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شریح بن عبید حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے امید ہے کہ میری امت (قیامت کے روز) اپنے رب کے ہاں نصف یوم سے زیادہ عاجز نہ ہوگی (یعنی نصف یوم کے اندر اندر ان کا حساب کتاب نمٹ جائے گا)۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا: وہ نصف یوم کتنا (بڑا) ہوگا؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانچ سو سال کا۔ مسند احمد، ابو داؤد، نعیم بن حماد، مستدرک الحاکم، البعث للبیهقي، السنن لسعید بن منصور

کلام: ..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ حدیث کی سند شامی (روایت پر مبنی) ہے، وہ اس حدیث میں منفرد ہیں۔

۳۷۹۱۱..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے میرے رب نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے ایک لاکھ افراد کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اضافہ فرمائیے!

پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو بھر کر اشارہ فرمایا (یعنی اللہ پاک اپنی ایک مٹھی بھر کر میری امت کے لوگ جنت میں داخل فرمائے گا) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! مزید اضافہ فرمائیے! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک قادر ہیں اس بات پر کہ ہم (سب) کو ایک مٹھی میں جنت میں داخل فرمادیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمر نے سچ کہا۔ ابو نعیم، الدیلمی

۳۷۹۱۲..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کے لئے دعا فرمائی: اے اللہ! میری امت کے دلوں کو

اپنے دین کی طرف متوجہ فرما۔

اوراس کے علاوہ (ان کی جو خطائیں ہیں وہ) اپنی رحمت سے درگذر فرمادے۔الکبیر للطبرانی

۳۷۹۱۳... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں اپنے اصحاب سے کب ملوں گا؟ میں اپنے احباب سے کب ملوں گا؟ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے احباب نہیں ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم تو میرے صحابی ہو جب کہ میرے احباب (محبوب دوست) وہ ہیں جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا ہوگا مگر وہ مجھ پر ایمان لائیں گے، مجھے ان کی ملاقات کا شوق ہے۔ابو الشیخ فی الثواب

۳۷۹۱۴... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے چار لاکھ افراد کو جنت میں داخل فرمائے گا۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (ہماری تعداد میں) اضافہ فرمائیے۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا: (یعنی اللہ پاک اپنے دونوں ہاتھ بھر کر میری امت کے لوگ جنت میں داخل فرمادیں گے۔) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اور اضافہ فرمائیے۔آپ ﷺ نے پھر اشارہ فرمایا۔تب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! یہ کافی ہے تیرے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے چھوڑ عمر! تجھے کیا ہے اگر اللہ پاک ہم سب کو جنت میں داخل فرمادے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

اگر اللہ پاک چاہے تو اپنی ایک ہتھیلی سے ساری مخلوق کو جنت میں داخل فرمادے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمر نے سچ کہا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۹۱۵... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ حق ملک شام پر قتال کرتا رہے گا وہ قیامت تک غالب رہے گا اور پھر اپنے ہاتھ کے ساتھ ملک شام کی طرف اشارہ فرمایا۔رواہ ابن عساکر

۳۷۹۱۶... (ایضاً۔ابن النجار) کتب الی یوسف بن عبداللہ الدمشقی أنبانا أبو القاسم محمود بن الفرج بن ابی القاسم المقرئ الکرخی أنبانا ابوحفص عمر بن ابی بکر المقرئ أنبانا أبو الصفا تامر بن علی أنبانا منصور بن محمد بن علی الاصبھانی المذکر أنبانا محمد بن احمد بن ابراھیم القاضی ثنا محمد أیوب الرازی ثنا القعسی عن سلمة بن وردان عن ثابت البنانی عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی میں نے اپنے پروردگار عزوجل سے سوال کیا کہ اے اللہ! اے میرے آقا! میری امت کا حساب میرے ہاتھوں میں دے دے تا کہ ان کے عیوب پر میرے سوا کوئی مطلع نہ ہو۔تو اوپر سے آواز آئی اے احمد! وہ میرے بندے ہیں، میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں تجھے ان کے عیوب پر مطلع کروں۔ پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ! اے میرے آقا! میری امت کے گناہ گاروں کا کیا بنے گا؟ تو اوپر سے نداء آئی: اے احمد! جب میں رحیم ہوں اور تو شفاعت کرنے والا تو پھر ہمارے درمیان گناہ گار کہاں رہیں گے! تب میں نے عرض کیا: بس مجھے یہ کافی ہے، مجھے یہ کافی ہے۔

کلام:...... محمد بن علی کے متعلق المغنی میں ہے کہ وہ متہم ہے اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے زیادہ رجحان اس بات کا ہے کہ یہ حدیث ان کی موضوعات میں سے ہو۔

۳۷۹۱۷...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) صفوان ابدال بن عبداللہ بن صفوان سے مروی ہے کہ جنگ صفین کے دن ایک آدمی نے کہا:

اللّٰھم العن اھل الشام

اے اللہ اہل شام پر لعنت فرما۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: سارے اہل شام کو گالی نہ دو، کیونکہ شام میں ابدال بھی رہتے ہیں۔

ابن راهويه، الذهبي في عدن حديث الزهري، الدلائل للبيهقي

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذکورہ حدیث کا شاہد ہے ابوزریر غافقی کی حدیث سے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔ نیز ابن یونس نے تاریخ مصر میں بھی اس کو روایت کیا ہے۔

۳۷۹۱۸ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، ارشاد فرمایا کہ میری امت میں بہترین لوگ پانچ سو رہتے ہیں اور چالیس ابدال۔ پس نہ پانچ سو کم ہوتے ہیں اور نہ چالیس۔ جب بھی ابدال میں سے کوئی مرتا ہے تو اللہ پاک پانچ سو والوں میں سے نکال کر چالیس ابدال کی تعداد کو پورا فرما دیتا ہے، پس اس طرح نہ پانچ سو کم ہوتے ہیں اور نہ چالیس۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں بتائیے ان کے اعمال کیا ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کرتے ہیں اور اپنے ساتھ برائی کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں اور جو مال اللہ نے ان کو دے رکھا ہے اس کے ذریعے وہ دوسروں کی غمخواری کرتے ہیں اور اس بات کی تصدیق کتاب اللہ میں بھی ہے:

والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين.

اور (وہ لوگ) غصہ کو پی جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگذر کرنے والے ہیں اور اللہ پاک احسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

رواه ابن عساكر

۳۷۹۱۹ ... رجاء بن حیوۃ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے اہل عراق! اہل شام کو گالی مت دو۔ بے شک ان میں ابدال رہتے ہیں۔

ان میں سے جب بھی کوئی مرتا ہے اللہ پاک اس کی جگہ دوسرا ابدل دیتے ہیں۔

رجاء فرماتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے رجاء! بیسان کے باشندوں میں مجھے دو نیک لوگوں کا بتا، کیونکہ اللہ پاک نے بیسان کو دو ابدال رکھنے کی فضیلت بخشی ہے۔ وہ دو ایسے افراد ہوں جنہوں نے جھوٹ موٹ پرہیزگاری کا لبادہ نہ اوڑھا ہو اور نہ وہ ائمہ پر طعن تشنیع کرنے والے ہوں کیونکہ ایسے لوگوں کو اللہ پاک ابدال کا درجہ نہیں دیتا۔

ابن منده في غرائب شعبة، أخرجه ابن عساكر من طريق رجاء

۳۷۹۲۰ ... حارث بن حرمل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اہل شام کو گالی گلوچ نہ کرو، کیونکہ ان میں ابدال ہیں، اور حارث کہتے ہیں (یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اے رجاء! مجھے اہل بیسان میں سے دو نیک شخص بتا، کیونکہ مجھے خبر ملی ہے کہ اللہ نے اہل بیسان میں ابدال میں سے دو نیک شخص رکھتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک نہیں مرتا مگر اللہ پاک اس کی جگہ دوسرا ابدل دیتا ہے، پھر فرمایا: اور مجھے کسی بناوٹی اور ائمہ کو طعن کرنے والے کا نہ بتانا کیونکہ ایسے دونوں گروہوں میں سے ابدال نہیں ہوتے۔

رواه ابن عساكر

باب ...... قبائل کے فضائل میں

مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین

۳۷۹۲۱ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: ہم ایک دن طلوع شمس کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عن قریب میری امت کے کچھ لوگ قیامت کے دن اس حال میں آئیں گے کہ ان کا نور سورج کی روشنی کی طرح

ہوگا۔ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ لوگ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فقراء مہاجرین، جن کے ذریعے مشکلات کو دفع کیا جاتا ہے (جنگوں میں اور مشکل مواقع پر) اور ان میں سے کوئی مرتا ہے تو اپنی آرزوئیں اپنے سینے میں لے کر چلا جاتا ہے۔ یہ روئے زمین کے اطراف واکناف سے قیامت کے روز اکٹھے ہوں گے۔ رواہ ابن النجار

۳۷۹۲۲ (مسند عبداللہ بن عمر) کیا تو جانتا ہے پہلے گروہ کو جو میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟ یہ فقراء مہاجرین ہوں گے جو قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آئیں گے اور اس کا دروازہ کھلوائیں گے، جنت کا خازن ان سے پوچھے گا: کیا تمہارا حساب کتاب ہو چکا ہے؟ تو وہ کہیں گے: ہم سے کس چیز کا حساب ہوگا، ہمیشہ تو ہمارے کاندھوں پر تلوار لٹکی رہی اور اسی حال میں ہم مر گئے۔ چنانچہ ان کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ پس وہ اس میں چالیس سال تک قیلولہ کرتے رہیں گے لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے قبل۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی

۳۷۹۲۳ ....حضرت ابن عمر رحمۃ اللہ علیہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے پوچھا: مہاجرین اولین اور آخرین میں کیا فرق ہے؟ انہوں نے فرمایا: دو قبلوں کا۔ یعنی جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے وہ مہاجرین اولین میں سے ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین

۳۷۹۲۴ ... (مسند صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عثمان بن محمد بن الزبیری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کسی خطبے میں ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم ہمارا اور انصار کا حال ایسا ہے جیسا کسی نے کہا:

جزی اللہ عنا جعفراً حین أشرفت. بنا نعلنا للواطئین فزلت

اللہ ہماری طرف سے جعفر کو جزائے خیر دے، جب ہمارے جوتے روندنے کے لئے اٹھے تو پھسل گئے، انہوں نے تھکنے سے انکار کر دیا، اور اگر ہماری امید بر آتی ہمارے سفر سے تو ہماری جوتیاں تھک جاتیں۔ ابن ابی الدنیا فی الا شراف

۳۷۹۲۵ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں حج کے دنوں میں لوگوں سے ملتے کھڑے ہوئے اور عرب کے ایک ایک قبیلے کے پاس جا کر دعوت دینے لگے، لیکن کوئی ایسا قبیلہ نہیں ملا جو آپ کی دعوت کو قبول کرتا حتیٰ کہ اللہ پاک نے انصار کے اس قبیلے کو کھڑا کر دیا اور ان کو یہ سعادت بخش دی اور ان کو یہ کرامت وعزت نصیب ہوئی کہ انہوں نے حضور ﷺ اور مہاجرین کو ٹھکانا دیا اور ان کی مدد کی، پس اللہ پاک ان کو ان کے نبی کی طرف سے جزائے خیر دے۔ البزار وحسنہ

۳۷۹۲۶.. ..حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اسلام کو انصار کے ساتھ عزت دے، جن کے ذریعے تو نے دین کو قائم کیا اور انہوں نے مجھے ٹھکانا دیا اور میری مدد کی اور وہ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔ اور یہ لوگ سب سے پہلے جنت کے صحن میں داخل ہوں گے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۹۲۷.... (مسند بریدۃ بن الحصیب الاسلمی) ذوالیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:
اے انصار کے گروہ! کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے حکم نہیں دیا تھا کہ تم صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ سے آملو۔ الکبیر للطبرانی عن رجل

۳۷۹۲۸.... (مسند جبیر بن مطعم) عن محمد بن یوسف الجمال عن سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا کرتے تھے: چلو ہمارے ساتھ بنی واقف کے پاس بصیر (آنکھوں والے) کی زیارت کر کے آئیں۔
سفیان کہتے ہیں بنی واقف انصار کا ایک قبیلہ تھا اور اس میں ایک نابینا شخص تھا۔ شعب الایمان للبیہقی

۳۷۹۲۹..... (ایضاً) عن ابی عمرو عن سفیان عن عمرو عن محمد بن جبیر بن مطعم..... محمد بن جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے اصحاب کو فرمایا کرتے تھے: چلو ہمارے ساتھ بصیر کی طرف جو بنی واقف میں رہتا ہے، اس کی زیارت کر کے آئیں۔ شعب الایمان

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مرسل ہونا جیسا کہ اس حدیث میں ہے زیادہ درست ہے۔

۳۷۹۳۰..... نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرمایا کرتے تھے: چلو چلیں بنی واقف میں، بصیر کی زیارت کر کے آئیں۔

سفیان کہتے ہیں: بنی واقف انصار کا ایک قبیلہ تھا اور بصیر ان میں ایک نابینا شخص تھا۔ الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم

۳۷۹۳۱..... (مسند جابر بن عبداللہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے سے قبل دو سال تک ہم مدینہ منورہ میں مسجدیں تعمیر کرتے رہے اور نماز قائم کرتے رہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۳۲..... حضرت جابر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوش آمدید اے جویبر! (جابر کو پیار سے جویبر فرماتے ہوئے) (پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انصار کی جماعت! اللہ! تمہیں جزائے خیر دے، جب لوگوں نے مجھے دھتکار دیا تھا تب تم لوگوں نے مجھے ٹھکانا دیا اور جب لوگوں نے مجھے رسوا کر دیا تب تم نے میری مدد کرتے آگے بڑھے پس اللہ تم کو جزائے خیر دے اے انصار کے گروہ!

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: بلکہ اللہ آپ کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے، آپ کی بدولت اللہ نے ہم کو اسلام کی ہدایت بخشی اور آپ کے طفیل اللہ نے ہم کو جہنم کے گڑھے سے نکالا اور آپ (کی شفاعت) کے طفیل ہم جنت کے بلند درجات پانے کی امید رکھتے ہیں۔ رواہ الدیلمی

۳۷۹۳۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: نقباء (ہجرت سے پہلے حضور ﷺ کو مدینے آنے کی دعوت دینے والے) سب کے سب انصار تھے۔ انہی میں سے براء بن معرور بھی تھے جو بنی سلمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۹۳۴..... حارث بن زیاد الساعدی (انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ میں غزوۂ خندق کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (آپ ﷺ لوگوں سے ہجرت (مدینہ) پر بیعت لے رہے تھے۔ ہمیں یہ خیال ہوا کہ آپ لوگ بیعت کے لئے بلا رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! اس کو بھی ہجرت پر بیعت فرما لیجئے۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: کس کو؟ میں نے عرض کیا: یہ میرا چچا زاد ہے حوط بن یزید یا یزید بن حوط فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم سے (ہجرت پر) بیعت نہیں لے سکتا، کیونکہ لوگ تو ہجرت کر کے تمہاری طرف (مدینے) آتے ہیں جب کہ تم ہجرت کر کے ان کے پاس نہیں جاتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! (تم) انصار سے کوئی شخص محبت نہیں کرتا مگر وہ ضرور اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ پاک اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ اور کوئی شخص انصار سے بغض نہیں رکھتا مگر وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ پاک بھی اس سے بغض (نفرت) رکھتے ہوں گے۔

مسند احمد، التاریخ للبخاری، ابن ابی خیثمہ، أبو عوانة، البغوی، الکبیر للطبرانی، أبو نعیم

۳۷۹۳۵..... زید بن ثابت (انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادة (انصار کے سردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے بیٹے کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں بیٹھو یہاں، اور ان کو اپنی دائیں طرف جگہ عنایت فرمائی اور فرمایا انصار کو مرحبا ہو۔

اور انہوں نے اپنے بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بیٹے کو فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ وہ بیٹھ گیا۔ پھر اس کو فرمایا: قریب آجا، وہ قریب ہو گیا اور پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی انصار میں سے ہوں، اور انصار کے بچوں میں سے ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ آپ کو عزت بخشے جیسے آپ نے ہم کو عزت بخشی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میرے عزت دینے سے قبل ہی اللہ نے تم کو عزت سے نواز دیا تھا۔ تم میرے بعد (اپنے آپ کے ساتھ زیادتی اور اوروں کی) ترجیح دیکھو گے لہٰذا تم صبر کا دامن تھامے رکھنا حتیٰ کہ حوض پر مجھ سے آملو۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... مذکورہ روایت کی سند میں عاصم بن عبدالعزیز اشجعی ہے جس کے متعلق خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ قوی راوی نہیں ہے۔

۳۷۹۳۶...... سہل بن سعد الساعدی (انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے، انہوں نے حجاج کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے حجاج! کیا تو ہمارے متعلق رسول اللہ ﷺ کی وصیت کو یاد نہیں رکھتا؟ حجاج نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے تمہارے متعلق کیا وصیت فرمائی تھی؟ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ انصار کے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور ان کے بروں کے ساتھ درگذر کا معاملہ کیا جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۹۳۷...... عیسیٰ بن سبرۃ اپنے والد کے واسطے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یاد رکھو! نماز بغیر وضو کے نہیں ہے اور اس شخص کا وضو نہیں ہے جو اللہ کا نام نہ لے۔ اور یاد رکھو! وہ اللہ پر ایمان نہیں لایا جو مجھ پر ایمان نہیں لایا اور وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے انصار کا حق نہیں پہنچانا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۹۳۸...... مہاجر بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کو فرمایا: میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کا خیال رکھنا۔ خلیفہ عبدالملک نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ فرمایا:

انصار کے اچھے لوگوں کو قبول کرو اور بروں سے درگذر کرو۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید بن السکن کے شوہر تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۹۳۹...... حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مقام جعرانہ میں قیدیوں وغیرہ کو تقسیم کیا تو قریش وغیرہ عرب کے لوگوں کو عطیے عطا کئے، جن میں سے انصار کو کچھ نہ ملا۔ جس کی وجہ سے چہ میگوئیاں بڑھ گئیں اور طرح طرح کی باتیں پھیلنے لگیں حتیٰ کہ ان میں سے ایک نے یہ تک کہا: حاصل کلام رسول اللہ اپنی قوم والوں سے جا ملے ہیں۔ حضور پاک ﷺ نے سعد بن عبادۃ کو (جو انصار کے سردار تھے) پیغام بھیج کر بلوایا اور پوچھا: یہ کیا باتیں ہیں جو مجھے تمہاری قوم کی طرف سے پہنچ رہی ہیں اور بہت زیادہ پھیل گئی ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جو باتیں آپ کو پہنچی ہیں واقعۃً ہو رہی ہیں۔ حضور پاک ﷺ نے پوچھا: اور ان باتوں میں تمہارا کیا کردار ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں بھی اپنی قوم ہی کا ایک فرد ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا غصہ بڑھ گیا اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنی قوم کے لوگوں کو جمع کرو اور ان کے علاوہ کوئی اور آدمی نہ ہو۔ چنانچہ حضرت سعد نے قیدیوں کے میدانوں میں سے ایک میدان میں اپنی انصار قوم کے لوگوں کو اکٹھا کیا اور خود وہاں دروازے پر کھڑے ہو گئے اور صرف اپنی قوم کے لوگوں کو چھوڑتے تھے صرف مہاجرین کے چند لوگوں کو چھوڑا تھا اور (اکثر) لوگوں کو واپس کر دیا تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے غصہ آپ کے چہرہ مبارک پر عیاں تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے جماعت انصار! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا تھا پھر تم کو اللہ نے ہدایت بخش دی؟ انصار کہنے لگے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غصے اور اس کے رسول کے غصے سے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا میں نے تم کو تنگدست نہیں پایا تھا پھر اللہ نے تم کو غنی و مالدار کر دیا؟ انصار پھر بولے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جواب کیوں نہیں دیتے؟ انصار بولے: اللہ اور اس کے رسول کے اس سے زیادہ ہم پر احسانات اور فضل ہیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کا غصہ کافور ہو گیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو اور اس میں کچھ جھوٹ نہ ہوگا: کہ ہم نے آپ کو دھتکارا ہوا پایا تھا پھر ہم نے آپ کو ٹھکانا دیا اور دوسرے لوگوں نے آپ کو جھٹلا دیا تھا لیکن ہم آپ کی تصدیق کی اور آپ تنگدست تھے ہم نے آپ کی غمخواری کی، آپ رسوا ہو چکے تھے ہم نے آپ کی مدد کی۔ یہ سن کر انصار رو پڑے اور کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول کے ہم پر بہت احسانات اور انعامات ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دنیا کا مال دیکھتے ہو جو میں کسی قوم کو دے کر ان کو اسلام کے لئے نرم کرنا چاہتا ہوں جب کہ تم کو اسلام کے حوالہ کرتا ہوں۔ اگر یہ سارے لوگ ایک

وادی یا گھاٹی میں چل پڑیں تو میں تمہاری وادی اور گھاٹی میں ہی چلوں گا۔ تم میرے لئے بدن سے ملے ہوئے کپڑے ہو اور لوگ اوپر کا (زائد) لباس ہیں۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی میں سے ہوتا۔

پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں آپ کی بغلوں کے نیچے والا حصہ دیکھ رہا تھا پھر آپ ﷺ نے دعا کی:

اللھم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار

اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اور لوگ تو بکریاں اور اونٹ اپنے ساتھ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ساتھ اپنے گھروں کو لے جاؤ۔ یہ سن کر انصار رو پڑے حتیٰ کہ ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں اور پھر وہ کہتے ہوئے لوٹے رضینا باللہ ربا وبرسولہ حظا ونصیبا

ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور رسول ہمارے حصے میں آئے ہم اس پر راضی اور خوش ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۴۰ عبداللہ بن رباح سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا میں تمہارے متعلق حدیثوں میں سے ایک حدیث نہ بتاؤں؟ پھر فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے انصار کو فرمایا تھا: اے انصار کی جماعت! انصار لوگوں نے عرض کیا:

لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے یہ کہا تھا کہ آدمی کو (یعنی رسول کو) اپنی (وطن کی) بستی کی چاہت آگئی ہے اور اپنے خاندان کی محبت (اور طرف داری) پیدا ہو گئی ہے؟ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے یہ بات ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرگز ایسا نہیں ہے، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں تمہارے پاس ہجرت کر کے آیا اب زندگی تمہارے ساتھ ہے اور موت بھی تمہارے ساتھ ہے۔ یہ سن کر انصار آپ کی طرف بڑھے اور رونے لگے اور بولے: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم نے جو کہا تھا وہ محض ہماری اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ بدگمانی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہاری معذرت قبول کرتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۴۱ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ حنین کے اموال غنیمت میں سے سو اونٹ اقرع بن حابس کو دیئے اور سو اونٹ عیینہ بن حصن کو دیئے۔ انصار کے چند لوگوں نے آپس میں کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے اموال غنیمت ایسے لوگوں کو دے رہے ہیں جن کے خون سے ہماری تلواریں ٹپک رہی ہیں یا ان کی تلواروں سے ہمارے خون ٹپک رہے ہیں۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی۔ آپ ﷺ نے ان کو پیغام بھیج کر بلوایا وہ حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں صرف ہمارا ایک بھانجا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کی بہن کا بیٹا بھی انہی میں شمار ہوتا ہے۔ پھر فرمایا:

کیا تم نے ایسا ایسا کہا تھا؟ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اور لوگ تو بکریاں اور اونٹ اپنے ساتھ لے جائیں اور تم محمد کو اپنے گھروں میں لے جاؤ؟

انصار نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور لوگ دثار ہیں (یعنی اوپر کا زائد کپڑا) اور انصار شعار ہیں (بدن سے ملا ہوا اصل کپڑا)۔ انصار میری جماعت ہیں اور میرے رازدار ہیں۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک آدمی ہوتا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۴۲ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے (آنے سے پہلے) کچھ غلہ مسلمانوں میں تقسیم کیا تھا۔ (یہاں آنے کے بعد) ان سے ایک گھر والوں کا کسی نے ذکر کیا کہ وہ انصار کے بنی ظفر قبیلے کے لوگوں کا گھر ہے اور وہ حاجت مند بھی تھے اور اس گھر والوں میں اکثر اہل خانہ کی تعداد عورتوں کی ہے (لیکن ان کو آپ نے مال نہیں دیا) چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت اسید رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے اسید! تم نے ان کو چھوڑ دیا گویا (اپنے آپ والا حصہ فراموش کر دیا)

حتیٰ کہ ہمارے ہاتھوں میں جو مال تھا وہ ختم ہوگیا۔ اب جب تم دوبارہ سنو کہ ہمارے پاس مال آیا ہے تو مجھے اس گھر والوں کا یاد دلانا۔ چنانچہ بعد میں پھر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خیبر سے مال آیا جو جو یا کھجوریں تھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں مال تقسیم فرمایا اور انصار کو خوب دیا اور اس محروم گھر میں بھی مال عطا کیا اور خوب دیا۔ چنانچہ حضرت اسید بن حضیر نے بطور شکریہ کے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ آپ کو بہترین جز (آئے خیر) عطا فرمائے۔ میں جانتا ہوں بے شک تم لوگ صبر والے پاک دامن لوگ ہو اور عن قریب حکومت کے معاملے اور تقسیم میں میرے بعد اپنے اوپر اوروں کی ترجیح دیکھو گے۔ پس تم صبر کرتے رہنا۔ حتیٰ کہ تم حوض پر مجھ سے آملو۔ (الکامل لا بن عدی، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر

۳۷۹۴۱ ..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے اپنا سر باندھا ہوا تھا۔ (شاید سر میں درد ہوگا)۔ باہر آپ سے انصار نے ملاقات کی۔ ان کے ساتھ ان کے بچے اور نوکر بھی تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ بے شک انصار نے (نصرت اور شہادت کے ساتھ) اپنا حق ادا کردیا جوان پر لازم تھا اور (پھر دوسروں سے فرمایا اور) تم پر باقی رہ گیا ہے۔ پس تم لوگ انصار کے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھائی برتنا اور ان کے بروں کے ساتھ درگذر کا معاملہ کرنا۔ رواہ الدیلمی

۳۷۹۴۴ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

یا رسول اللہ! ہم نے کوئی قوم انصار کے سوا ایسی نہیں دیکھی جو مال کے زیادہ ہوتے وقت خوب خرچ کرنے والی ہو اور جب مال کم ہو تب بھی بہت اچھے طریقے سے غم خواری کرنے والی ہو۔ اور ہم مدینے آئے تو ان لوگوں نے ہماری مشقت کو اپنے اوپر لے لیا جب کہ فائدے (اور پھلوں) میں انہوں نے ہم کو شریک کرلیا۔ اب ہمیں خوف ہے کہ کہیں وہ سارا اجر ہی نہ لے اڑیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہر حال تم نے جو بھی ان کی تعریف کی ہے اور ان کے لئے جو دعا دی ہے۔ یہ ان کا بدلہ نہیں ہوسکتی۔

ابن جریر، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی

۳۷۹۴۵ ..... (مسند عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی) عباد بن تمیم حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ جب حنین کی جنگ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال غنیمت سے نوازا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ مال غنیمت ان لوگوں میں تقسیم کردیا۔ (جو نو مسلم تھے یا ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے اور) ان کی دلداری مقصود تھی۔ اور انصار کو کچھ مال نہ دیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگوں کو مال ملا ہے اور وہ محروم کردیئے گئے ہیں اس کا اثر انہوں نے اپنے دلوں میں لیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان انصار لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

اے انصار! کیا میں نے تم کو گمراہی کی حالت میں نہیں پایا تھا پھر اللہ نے میری بدولت تم کو راہ ہدایت نوازی؟ اور کیا تم آپس میں ٹکڑے ٹکڑے نہیں تھے پھر اللہ نے میری بدولت تم کو جمع کیا؟ اور کیا تم پہلے تنگدست نہیں تھے پھر اللہ نے تم کو میری بدولت مالدار کیا؟

اور حضور پاک ﷺ جب بھی کوئی ایسا سوال فرماتے تو انصار آواز دیتے! اللہ اور اس کے رسول کے اس سے زیادہ ہم پر احسانات ہیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ میری بات کا جواب کیوں نہیں دیتے تو انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پھر وہی جواب عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کے اس سے زیادہ ہم پر احسانات ہیں۔

پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو: ہم نے یہ کیا، یہ کیا۔ پھر فرمایا: کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو بکریاں اور اونٹ اپنے ساتھ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔ اگر ہجرت پیش نہ آتی تو میں انصار ہی کا ایک آدمی ہوتا۔ اور (سنو!) اگر سب لوگ کسی ایک وادی میں جائیں گے تو میں انصار کی وادی اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔

بے شک انصار اندر کا اصل کپڑا ہیں اور دوسرے دثار (اوپر کا زائد) کپڑا ہیں۔ اور اے انصار! بے شک تم میرے بعد ترجیح (بے انصافی) دیکھو گے پس صبر کرتے رہنا حتیٰ کہ حوض پر آکر مجھ سے ملاقات کرلو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۴۶ ..... (مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے، ایک چادر زیب تن تھی اور ایک کالی دھبے دار پٹی سے

اپنے سر مبارک کو باندھا ہوا تھا آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم بڑھتے جارہے ہو اور انصار کم ہوتے جارہے ہیں حتیٰ کہ وہ (ایک دن) کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے۔ پس جو لوگ ان کے حاکم بنیں وہ ان کے نیکوں کی پذیرائی کریں اور ان کے خطا کاروں سے درگذر کریں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۴۷..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کا ایک قبیلہ تھا ان کو رسول اللہ ﷺ کی دعا لگی ہوئی تھی چنانچہ ان میں سے جب کوئی آدمی مرتا تو بادل آکر اس کی قبر کو سیراب کیا کرتا تھا۔ پھر ان میں سے ایک غلام مرگیا، مسلمانوں نے کہا آج ہم رسول اللہ ﷺ کے اس قول کو دیکھتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ کسی قوم کا مولی (غلام) انہی میں سے (شمار) ہوتا ہے۔

چنانچہ جب اس کو دفن کیا گیا تو بادل آیا اور اس کی قبر پر بھی برسا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۹۴۸..... (مسند انس رضی اللہ عنہ) رسول اکرم ﷺ نے انصار کی عورتوں یا بچوں کو کسی شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو ان کو ارشاد فرمایا: اللہ جانتا ہے تم (انصاری لوگ مجھے تمام انسانوں سے زیادہ محبوب ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۴۹..... (ایضاً) عمرو بن مرة سے مروی ہے کہ میں نے ابوحمزة سے سنا کہ انصار نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہر نبی کے پیروکار ہوتے تھے اور آپ کے پیروکار ہم ہیں، آپ یہ دعا بھی فرمادیجئے ہم میں سے (اور ہماری اولاد میں سے بھی) اللہ پیروکار بنادے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی کہ ان میں سے ان کے پیروکار بنادے۔

عمرو بن مرہ کہتے ہیں: میں نے یہ بات عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کو ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: اس بات کی خواہش (ان کے) مُعَمن (یعنی عمدہ لوگوں) نے کی تھی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۵۰..... (مسند انس رضی اللہ عنہ) حضور ﷺ کے مرض الوفات میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا: اپنی (انصار) قوم کو (میرا) سلام کہنا، بے شک وہ پاک دامن اور صبر کرنے والے لوگ ہیں۔ رواہ ابونعیم

۳۷۹۵۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ کے پاس بحرین سے مال آیا۔ مہاجرین اور انصار سب کو خبر ہوگئی تو سب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ آگے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طویل روایت ذکر فرمائی (جس کے آخر میں) حضور اکرم ﷺ نے انصار کو ارشاد فرمایا: بے شک میں تم کو خوب جانتا ہوں کہ تم لوگ مصیبت (اور پریشانی) کے وقت (مدد کرنے کے لئے) بڑھ جاتے ہو اور لالچ (یعنی مال کی تقسیم) کے وقت گھٹ جاتے ہو۔ العسکری فی الامثال

۳۷۹۵۲..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جریر رضی اللہ عنہ سفر میں میرے ساتھ تھے اور وہ میری خدمت کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے دیکھا چنانچہ میں جس انصاری کو دیکھوں گا اس کی خدمت کرکے رہوں گا۔ (البغوی فی البیھقی فی ابن عساکر

مہاجرین اور انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۳۷۹۵۳..... نوفل بن عمارۃ سے مروی ہے حارث بن ہشام اور سہیل بن عمرو (قریش مکہ کے بڑے لوگوں اور سرداروں میں سے تھے مگر تاخیر سے اسلام لائے یہ) دونوں امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں کے درمیان میں تھے، پھر مہاجرین اور انصار حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے فرماتے! ادھر آجاؤ اے سہیل، کبھی حارث کو فرماتے: ادھر آجاؤ اے حارث۔ یوں ان دونوں کو پیچھے ہٹاتے رہے اور انصار بھی آتے رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کو ان سے پیچھے کرتے رہے حتیٰ کہ وہ دونوں سب لوگوں کے آخر میں ہوگئے۔ پھر جب دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو حارث بن ہشام نے سہیل بن عمرو کو فرمایا: دیکھا تو نے ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوا ہے؟ سہیل نے ان کو فرمایا: او

اللہ کے بندے! عمر پر کوئی ملامت نہیں۔ ہمیں چاہئے ہم اپنے آپ کو ملامت کریں۔ اسلام کی دعوت پھیلی تو اور لوگ جلدی اس کی طرف لپک لئے اور ہمیں دعوت ملی تو ہم سے تاخیر ہوگئی۔

چنانچہ یہ دونوں حضرات پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! آج جو آپ نے برتاؤ کیا ہم نے دیکھ لیا اور ہمیں بھی معلوم ہوگیا کہ ہم خود پیچھے رہ گئے ہیں تو اب کوئی صورت ہے کہ ہم اس فضیلت کو پالیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معرکہ روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

اس کے علاوہ مجھے اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ چنانچہ دونوں (جہاد کے لئے) شام چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ہجرت کرنے لگے تھے تو انہوں نے حارث بن ہشام کو دعوت ہجرت دی تھی۔ انہوں نے قبول نہ فرمائی، اسی طرح صلح حدیبیہ کے وقت سہیل بن عمرو کافروں کی طرف سے معاہدہ کرنے والے تھے۔

۳۷۹۵۴...... (مسند انس رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللهم اصلح الانصار والمهاجرة

اے اللہ مہاجرین اور انصار کے معاملات کو درست فرما۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۵۵...... (ایضاً) حضور ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ نماز میں آپ کے قریب مہاجرین اور انصار کھڑے ہوں۔ المصنف عبدالرزاق

اہل بدر رضی اللہ عنہم

۳۷۹۵۶...... (مسند صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) **الامام الدارقطني في الافراد حدثنا أبوبكر احمد بن موسىٰ بن العباس بن مجاهد المقرى ثنازيد بن اسمٰعيل الصائغ ثنا محمد بن كثير الكوفي ثنا الحارث بن حصيرة عن جابر الجعفي عن غنم بن جديم عن رجل من أرحب يقال له عقبة بن حمير قال:**

عقبہ بن حمیر ارحبی کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

جنگ بدر کے حاضرین کو جنت کی خوشخبری دے دو۔

کلام:...... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذکورہ روایت ابوبکر کی حدیث سے ضعیف ہے۔ عقبہ الارحبی کے سوا اور کسی سے یہ روایت منقول نہیں ہے۔

اسی طرح عقبہ سے اس کو روایت کرنے میں بھی صرف حارث بن حصیرۃ آتے ہیں، نیز امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس طرح اس کو ہمارے شیخ کے علاوہ کسی اور سے نقل نہیں کیا گیا۔ سوائے ابن عساکر انہوں نے اس کو ہمارے شیخ سے نقل کیا ہے۔

۳۷۹۵۷...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: حاطب بن ابی بلتعہ (بدری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اہل مکہ کو خط لکھا۔ جس کی اللہ پاک نے اپنے نبی کو اطلاع دے دی۔ حضور ﷺ نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس خط کو لانے کے لئے بھیجا۔ دونوں نے قاصد عورت کو ایک اونٹ پر پالیا اور اس کے بالوں سے خط کو برآمد کیا اور وہ خط لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس خط کو لے کر حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا اور فرمایا: اے حاطب! کیا تو نے یہ خط (ان کو) لکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ علیہ السلام نے پوچھا:

کس بات نے تجھے اس پر مجبور کیا؟ جواب دیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں اللہ اور اس کے رسول کا خیر خواہ ہوں، مگر بات یہ ہے کہ اہل مکہ میں میں کمزور آدمی ہوں اور میرے بال بچے وہیں ان میں رہتے ہیں۔

مجھے اس بات کا ڈر رہا کہ کہیں وہ ان پر آگ نہ بھڑکا ئیں تو میں نے سوچا میں ان کو ایسا خط لکھتا ہوں جس سے اللہ اور اس کے رسول کا بھی کچھ نقصان نہ ہو اور شاید میرے گھر والوں کو اس کا کچھ فائدہ پہنچ جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی تلوار کھینچ کر عرض کیا: یا رسول اللہ!

میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ اس نے کفر کیا ہے۔ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے کیا معلوم اے ابن الخطاب! شاید اللہ پاک اہل بدر سے مخاطب ہوا ہو اور فرمایا ہو: تم جو چاہے کرو میں نے تمہاری بخشش کردی ہے۔ (البزار، ابن جریر، مسند ابی یعلی، الشاشی، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، الضیاء للمقدسی، البرقانی فرماتے ہیں صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں اس کی تخریج آئی ہے۔)

۳۷۹۵۸ ... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں حاطب بن ابی بلتعہ کی گردن اڑا دوں، اس نے (رازداری کا خط لکھ کر) کفر کرلیا ہے؟ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے کیا معلوم اے ابن الخطاب! شاید اللہ پاک اہل بدر سے ہم کلام ہوا اور فرمایا ہو: تم جو چاہو کرو بے شک میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔ الاوسط للطبرانی

۳۷۹۵۹ ... (مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) زہرۃ، ابوسلمہ اور محمد اور مہلب اور طلحہ سے روایت کرتے ہیں، یہ حضرات فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلا پہلا وظیفہ تقسیم فرمایا تو یہ سن پندرہ ہجری کا سال تھا۔

چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صفوان بن امیہ کو وظیفہ دینے کے لئے بلایا۔ صفوان نے پہلے دیکھ لیا تھا کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بدر کو اور ان کے بعد فتح مکہ تک والوں کو وظائف تقسیم کئے تھے وہ زیادہ تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صفوان بن امیہ کو فتح مکہ والوں میں شامل کر کے پہلے والوں سے کم وظیفہ دیا چنانچہ صفوان نے اسی وجہ سے قبول کرنے سے انکار کردیا اور بولے اے امیر المومنین! میں اس بات کو تسلیم نہیں کرسکتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ عزت والا ہے اور اسی وجہ سے میں اپنے سے کم حیثیت یا اپنے مثل لوگوں سے کم وظیفہ بھی قبول نہیں کرسکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے ان کو جو وظائف دیئے ہیں ان کے اسلام میں سبقت اور پہل کرنے کی وجہ سے دیئے ہیں نہ کہ حسب ونسب کی وجہ سے۔ تب حضرت صفوان بولے! ہاں تب ٹھیک ہے۔

پھر ان کو جو دیا جا رہا تھا وہ وصول کرلیا اور بولے: وہ لوگ اپنے وظیفوں کے اہل ہیں۔ سیف بن عمر

۳۷۹۶۰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے سہل بن حنیف کی نماز جنازہ پڑھائی تو (بجائے چار تکبیروں کے) چھ تکبیریں کہیں اور ارشاد فرمایا:

یہ بدر کے شرکاء میں سے تھے (اس لئے ان پر چھ تکبیریں کہیں)۔ البخاری، الطحاوی

۳۷۹۶۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور ارشاد اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعلق دو باتوں میں سے ایک اختیار کرلیجئے یا تو بدر کے کافر قیدیوں کو قتل کردیجئے یا ان کا فدیہ اس شرط پر لے ... آئندہ سال اتنے ہی آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم قتل ہوں گے (جتنے ابھی قیدی ہیں)؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم فدیہ لیں گے ... کرتے ہیں۔ الترمذی وقال حسن غریب، النسائی، الصحیح لابن حبان، السنن لسعید بن منصور

۳۷۹۶۲ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر کافر قیدیوں کے متعلق اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو ان کو قتل کردو اور اگر چاہو تو ان کا فدیہ (بدلے کی رقم) لے لو اور پھر ان کی تعداد کے بقدر تم میں سے لوگ شہید ہوں گے۔

چنانچہ (ستر کافر قیدیوں کے بدلے ستر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے اور) ستر شہید ہونے والوں میں سے آخری شہید ہونے والے صحابی ثابت بن قیس تھے جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیہقی، الضیاء للمقدسی

۳۷۹۶۳ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو خط لکھا اور اس میں ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ ان سے جنگ کے لئے آنے والے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو (بذریعہ وحی) اس عورت کے متعلق آگاہ کیا گیا جو مذکورہ خط لے کر جا رہی تھی۔

لہٰذا آپ ﷺ نے اس عورت کی طرف (دوصحابیوں کو) بھیجا۔ اورانہوں نے اس کے سر کے بالوں میں سے وہ خط برآمد کرلیا۔ پھر حضور ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہوکرارشادفرمایا:

اے حاطب! کیا تم نے یہ کام کیا ہے؟ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ مگر یارسول اللہ! میں نے ایسا کام رسول اللہ ﷺ کو دھوکہ دینے کے لئے کیا اور نہ مجھ میں منافقت ہے۔ بے شک مجھے خوب یقین ہے کہ اللہ عزوجل اپنے رسول کو غالب کرکے رہیں گے اوران کے (دین و) حکومت کو مکمل فرما کررہیں گے۔ مگر بات یہ ہے کہ ان کافرین مکہ کے درمیان میں ایک کم حیثیت آدمی ہوں اور میرے اہل خانہ ان کے درمیان رہتے ہیں، اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ ان کے ساتھ کچھ تعلق بنالوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: میں اس کی گردن نہ اڑادوں؟

حضور اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا تو بدر کے شریک آدمی کو قتل کرنا چاہتا ہے؟

تجھے کیا معلوم شاید اللہ پاک نے اہل بدر سے ہم کلام ہوا ہو اور فرمایا ہو کہ تم جو چاہے کرو۔ مستدرک الحاکم

۳۷۹۶۴ ...... (مسند رافع بن خدیج) عبادیۃ بن رافع اپنے دادا رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یا کوئی اور فرشتہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ لوگ اپنے درمیان شرکاء بدر کو کیسا سمجھتے ہو؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (شرکاء بدر) ہم میں سے بہترین لوگ ہیں۔ فرشتے نے عرض کیا: اسی طرح فرشتوں میں سے جو فرشتے بدر کی جنگ میں شریک ہوئے وہ ہمارے درمیان بہترین فرشتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۶۵ ..... (ایضاً) رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن ارشادفرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کوئی بچہ ایسے چالیس فقیہ لوگوں کے درمیان پیدا ہو جو اللہ کی اطاعت پر عمل کرتے ہوں اور تمام گناہوں سے بچتے ہوں اور پھر وہ بچہ (انہی صفات کے ساتھ جئے اور) اس عمر تک پہنچ جائے جو بڑھاپے کی رذیل ترین (گھٹیا) عمر ہو یا ایسی عمر کو پہنچ جائے جب وہ بھول بسر کر ہر چیز سے انجان بن جائے حالانکہ کبھی وہ (سب کچھ) جانتا تھا تب بھی وہ تم بدریوں میں سے کسی ایک تک اس رات کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا۔

نیز حضور ﷺ نے ارشادفرمایا: بے شک وہ ملائکہ جو بدر میں حاضر تھے ان کی فضیلت آسمان میں دوسرے فرشتوں سے زیادہ تھی۔

الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۳۷۹۶۶ ...... (مسند رفاعہ بن رافع الزرقی) حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ لوگ اپنے درمیان بدریوں کو کیسا شمار کرتے ہو؟ حضور ﷺ نے ارشادفرمایا: مسلمانوں میں سے افضل یا فرمایا:

مسلمانوں میں سے بہترین۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح ہم فرشتوں میں سے جو بدر میں حاضر ہوئے ان کا بھی فرشتوں میں ایسا ہی رتبہ ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابونعیم

۳۷۹۶۷ ...... (مسند سعد مولیٰ (غلام) حاطب رضی اللہ عنہ) حاطب رضی اللہ عنہ کے غلام سعد رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا حاطب اہل جہنم میں سے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشادفرمایا: جہنم میں ہرگز ایسا کوئی شخص داخل نہیں ہوسکتا جو جنگ بدر یا بیعت رضوان میں شامل ہوا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۹۶۸ ...... (مسند عبداللہ بن ابی اوفی) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور ﷺ سے شکایت کی۔ حضور ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے خالد! تو اہل بدر میں سے کسی آدمی کو کیوں تنگ کرتا ہے؟ اگر تو احد پہاڑ سونے کا خرچ کرے تب بھی ایسے شخص کے عمل کو نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ لوگ مجھے کچھ کچھ کہتے ہیں تو میں بھی ان کو جواب دے دیتا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو ارشادفرمایا: تم لوگ خالد کو اذیت نہ دو، بے شک وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں جو اللہ پاک نے کفار پر برسائی ہے۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۳۷۹۶۹ ...... حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خالد بن ولید رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے خالد! کسی بدری صحابی کو اذیت نہ دے۔ اگر تو احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرلے اس کے عمل کو نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ لوگ میرے متعلق بحث کرتے ہیں تو میں بھی ان کو جواب دے دیتا ہوں۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خالد کو ایذاء نہ دو بے شک وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اور وہ تلوار اللہ نے کفار پر برسادی ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... مذکورہ روایت محل کلام ہے: المعلۃ: ۱۴۷۔

۳۷۹۷۰ ... (مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد! آپ کے اصحاب میں سے آپ کے نزدیک افضل کون ہے؟

فرمایا: وہ لوگ جو بدر میں حاضر تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح وہ ملائکہ ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے تھے وہ ہمارے ہاں آسمانوں میں سے سب سے افضل ملائکہ ہیں۔ ابن بشران

۳۷۹۷۱ ..... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اہل بدر تین سو تیرہ تھے اور مہاجرین ان میں سے چھہتر تھے اور جنگ بدر ۱۷ رمضان جمعہ کی رات کو پیش آئی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹۷۲ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ (کشیدگی کی) بات تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اور میرے اصحاب کا کیا معاملہ ہے؟ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ دو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کردے تو وہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک دن کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ..... مذکورہ روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع: ۵۰۸۰۔

۳۷۹۷۳ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف اور خالد بن الولید کے درمیان کچھ بات بڑھ گئی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابن عوف! مجھ پر فخر نہ کرو اس بات پر کہ تم ایک دو دن مجھ سے پہلے اسلام لائے ہو۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو میری خاطر چھوڑ دو۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرلے تو وہ میرے صحابہ کی چادر کو نہیں پہنچ سکتے۔ راوی کہتے ہیں: پھر بعد میں عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ بات بڑھی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ نے مجھے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے متعلق منع فرمایا تھا اب یہ زبیر رضی اللہ عنہ ان کو گالی دے رہے ہیں! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (دونوں) اہل بدر ہیں اور آپس میں ایک دوسرے پر حق رکھتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۹۷۹ موسیٰ بن عقبہ بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور نماز میں ان پر سات تکبیریں کہیں چونکہ وہ بدری صحابی تھے۔ السنن للبیہقی

کلام: ..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اسی طرح منقول ہے مگر یہ غلط ہے کیونکہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد ایک طویل مدت تک جیتے تھے۔

قریش

۳۷۹۷۵ ... اسماعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی قوم کو جمع کرو۔ میں نے پوچھا: کیا بنی عدی کو؟

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں قریش کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے ان کو جمع کیا۔ یہ بات انصار اور مہاجرین کے کانوں میں پڑ گئی۔ سب نے کہا:

ضرور قریش کے متعلق وحی اتری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اپنی قوم والوں جمع کرلیا ہے، کیا ان کو آپ کے پاس لے کر آؤں یا آپ باہران کے پاس تشریف لائیں گے؟ حضور اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ میں ہی ان کے پاس جاتا ہوں۔ چنانچہ آپﷺ نکل کران کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا: کیا تم میں تمہارے علاوہ لوگ بھی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ہمارے حلیف، ہمارے بھائی بند اور ہمارے غلام ہیں۔ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے حلیف (دوستی کا معاہدہ رکھنے والے) ہم ہی میں سے ہیں اور ہمارے غلام بھی ہم میں سے ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا: کیا تم سن رہے ہو (سنو)! قیامت کے روز تم میں سے میرے دوست صرف متقی اور پرہیزگار ہی ہوں گے۔ یاد رکھو! میں ایسی صورت حال ہرگز نہ پاؤں کہ قیامت کے روز اور لوگ تو اعمال لے کر آئیں اور تم گناہوں کا بوجھ لے کر آؤ۔ اللہ کی قسم! اللہ کی طرف سے میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا۔

پھر ارشاد فرمایا: قریش امانت دار ہیں۔ جو ان پر بدی کے ساتھ پیش آئے اللہ اس کو منہ کے بل جہنم میں گرادے گا۔ یہ بات آپﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی۔ ابوعبداللہ محمد بن ابراهيم بن جعفر اليزدی فی اماليه وهو معروف من رواية اسماعيل بن عبيد بن رفاعه عن ابيه عن جده رفاعة بن رافع وسيأتی فی محله)

۳۷۹۷۶ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: قریش اس مال (اور حکومت کے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ جب ان کو مال ملتا ہے تو وہ پھیلتا ہے اور ان کے علاوہ لوگوں کو ملتا ہے تو نہیں پھیلتا۔ ابراهيم بن سعد

۳۷۹۷۷ ... (مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین قریش کے لوگوں پر دوسرے شہروں میں جانے پر پابندی عائد کردی تھی الا یہ کہ کوئی مقررہ مدت تک کے لئے اجازت لے کر جائے۔ چنانچہ قریش نے اس کی شکایت کی۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (لوگوں کے سامنے) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

خبردار! سنو اسلام ایک اونٹ کی مانند ہے جو پہلے بچہ تھا، پھر وہ ثنائی (دودانتوں والا) ہوا پھر رباعی (چاردانتوں والا) ہوا پھر سداسی (چھ دانتوں والا) ہوا پھر بازل (نویں سال میں داخل) ہوگیا اور اونٹ کی یہ عمر (جوانی والی) نقصان ہی لاتی ہے۔

اب اسلام جوان ہو چکا ہے اور سنو قریش چاہتے ہیں کہ اللہ کے مال کو دوسرے بندوں کے مقابلے ہتھیالیں۔ خبردار! ابن الخطاب کے زندہ ہوتے ہوئے ایسا ہونا ناممکن ہے۔ میں حرۃ گھاٹی (مدینے سے نکلنے کے راستے) پر کھڑا ہوں اور قریش کو ان کی گردنوں اور کمروں سے پکڑ رہا ہوں۔

جہنم میں اوپر نیچے گرنے سے بچانے کے لئے۔ سیف، ابن عساکر

۳۷۹۷۸ ... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت تک نہیں مرے جب تک کہ قریش نے ان کو تھکا نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدینے میں روک دیا تھا اور تمام (قریش) کو وہیں رہنے کی تاکید کردی تھی (۱) آپ رضی اللہ عنہ ان کو فرماتے تھے: مجھے اس امت پر سب سے بڑا خطرہ تمہارے دوسرے علاقوں میں منتشر ہوجانے کا ہے۔

چنانچہ اگر ان محصورین مدینے میں سے کوئی آپ سے کسی جہاد میں شرکت کی اجازت چاہتا تو اس کو ارشاد فرماتے: تجھے حضور اکرمﷺ کے ساتھ غزوہ میں شرکت کا موقع ملا ہے جو تیرے (درجے بلند کرنے کے) لئے کافی ہے۔ اور آج کے زمانے میں غزوہ میں شرکت کرنے سے تیرے لئے زیادہ مناسب یہ ہے کہ تو دنیا کو نہ دیکھے اور نہ دنیا تجھے دیکھے۔

چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے ان کا راستہ خالی کردیا اور وہ دنیا میں پھیل گئے اور لوگ بھی (اوروں

سے) کٹ کٹ کران سے ملنے لگے۔ محمد اور طلحہ کہتے ہیں: یہ پہلی کمزوری تھی جو اسلام میں داخل ہوئی اور اس سال کا پہلا فتنہ یہی تھا۔

سیف، ابن عساکر

۳۷۹۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حکام قریش میں سے ہوں گے۔ ان کے بہترین لوگ اپنی بہتری پر رہنے والے ہیں اور ان کے برے لوگ بھی اپنی خصلت پر رہنے والے ہیں۔ اور قریش کے بعد جاہلیت کے سوا کچھ نہیں۔

نعیم بن حماد و ابن السنی کتاب الاخوۃ

اور یہ معاملہ دوسرے اہل مکہ کے ساتھ نہ تھا۔

۳۷۹۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا:

خبردار سن لو! حاکم وقت قریش میں سے رہیں جب تک وہ تین باتوں کو قائم رکھیں جب بھی فیصلہ کریں عدل کریں، جب بھی عہد و پیمان کریں پورا کریں اور جب بھی ان سے رحم کی اپیل کی جائے وہ رحم کریں پس جو ایسا نہ کریں ان پر اللہ کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

مسند ابی یعلی

۳۷۹۸۱..... اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے مقام جحفہ پر خطاب کے دوران فرمایا: لوگو! کیا میں تمہیں، تمہاری جانوں سے زیادہ عزیز نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں گا، اور تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا: قرآن اور اپنی اولاد کے بارے میں، قریش سے آگے نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور نہ ان سے پیچھے رہنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے، قریش کے ایک آدمی کی طاقت دو کے برابر ہے اور نہ قریش سے سمجھ بوجھ کا مقابلہ کرنا وہ تم سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ اگر مجھے قریش کے متکبر ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں بتادیتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا کیا مرتبہ ہے۔ قریش کے اچھے لوگ اچھے انسان ہیں اور قریش کے برے لوگ برے انسان ہیں۔

حلیۃ الاولیاء وفیہ ابراھیم بن الیسع واہ

۳۷۹۸۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قریش عرب کے امام و رہنما ہیں ان کے نیک لوگ، نیک لوگوں کے اور ان کے برے لوگ برے لوگوں کے رہنما ہیں، سو ہر ایک کا حق ہے اور ہر حقدار کو اس کا حق دو۔ ابن ابی عاصم فی السنۃ

۳۷۹۸۳..... حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے مصاحف (قرآن مجید) صرف قریش اور ثقیف کے نوجوان لکھا کریں۔ ابو نعیم، مسند الحارث بن الحارث الغامدی

۳۷۹۸۴..... قاضی شریح سے روایت ہے کہ مجھے ابوامامۃ، حارث بن حارث، عمرو بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فقہا کی ایک جماعت میں بتایا، کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کو پکارا اور جمع کیا، پھران کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: کہ ہر نبی کو اس کی امت میں مبعوث کیا جاتا رہا اور مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا، پھر ایک ایک شخص سے اقرار لینے لگے یہاں تک کہ ان کے آباء واجداد تک کا نسب بیان کیا، پھر فرمانے لگے: اے فلاں! اپنی فکر کرو میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ آپ اس معاملہ میں حضرت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک پہنچے ان سے بھی وہی بات کہی۔

اس کے بعد فرمایا: اے قریش کی جماعت! میں ہرگز ایسے لوگ نہ پاؤں جو میرے پاس آئیں اور وہ جنت کی طرف لے جائے جا رہے ہوں اور تم میرے پاس دنیا کو کھینچ رہے ہو۔ اے اللہ! میں قریش کو اپنی امت کی اصلاح شدہ چیزوں میں فساد کی اجازت نہیں دیتا، پھر فرمایا: آگاہ رہو! تمہارے بہترین رہنما، بہترین لوگ ہیں، اور قریش کے برے لوگ، برے انسان ہیں، اچھے لوگ اچھوں کے اور برے لوگ بروں کے تابع ہوتے ہیں۔ بخاری فی تاریخہ، ابن عساکر

۳۷۹۸۵..... عبداللہ بن مطیع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے موقعہ پر فرماتے سنا: آج کے بعد کسی قریشی کو قیامت تک باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔ ابن ابی شیبہ، مسلم

۳۷۹۸۶..... حضرت نابغہ جعدی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ایسا نہیں کہ قریش حکمران بنے ہوں اور انصاف نہ کیا ہو، ان

سے رحم کی اپیل کی گئی ہو اور رحم نہ کیا ہو، اور بات کی ہو تو سچ نہ بولا ہو، اور وعدہ کیا ہو تو پورا نہ کیا ہو میں اور باقی انبیاء گنہگاروں کے لئے پیشرو ہیں۔الزبیر بن بکار وثعلب فی امالیہ و ابن عساکر

۳۷۹۸۷..... (مسند رافع بن خدیج) رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا: میرے پاس اپنی قوم کو جمع کرو، آپ نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے گھر کے پاس جمع کیا اور وہ لوگ دروازے پر تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آکر کہنے لگے یارسول اللہ! آپ ان کے پاس جائیں گے یا میں انہیں آپ کے پاس لے آؤں؟ آپ نے فرمایا: میں ہی ان کے پاس جاتا ہوں چنانچہ آپ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: کیا تم میں کوئی اور تو نہیں؟ وہ کہنے لگے، جی ہے، ہم میں ہمارے حلیف ہمارے بھانجے اور ہمارے (آزاد کردہ) غلام ہیں، آپ نے فرمایا: ہمارے حلیف ہمارے بھانجے اور ہمارے غلام ہم میں شامل ہیں۔

فرمایا: تم لوگ سنتے ہو کہ تم میں پرہیز گار لوگ میرے دوست ہیں، اگر تم وہ ہو تو بہت اچھی بات ہے ورنہ دیکھو غور کرو! (ایسا نہ ہو کہ) لوگ قیامت کے روز اعمال لائیں اور تم ایسے بوجھ لاؤ جنہیں اپنی پیٹھوں پر لادے چلے آ رہے ہو، اور میں تم سے چہرہ پھیر لوں، پھر آپ نے کھڑے کھڑے ہی دونوں ہاتھ بلند کئے اور وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا: لوگو! قریش والے صابر و امانتدار ہیں! تو جس نے ان کے لئے پریشانی اور مصائب تلاش کئے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز منہ کے بل گرائے گا، آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

ابن سعد، بخاری فی الادب والبغوی، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن اسمعیل بن عبیداللّٰہ بن رفاعہ بن رافع عن ابیہ عن جدہ

۳۷۹۸۸..... (مسند رفاعہ بن رافع الزرقی) رسول اللہ ﷺ نے قریش کو جمع کر کے فرمایا: کیا تم میں کوئی اور ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: کوئی نہیں صرف ہمارے بھانجے، ہمارے آزاد کردہ غلام اور ہمارے حلیف ہیں فرمایا: تمہارے بھانجے تمہی میں شامل ہیں، تمہارے حلیف اور تمہارے آزاد کردہ غلام بھی تم میں شامل ہیں، بےشک قریشی سچے اور امانتدار ہیں جس نے ان کے لئے کوئی مصیبت تلاش کی اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل گرائے گا۔الشافعی، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الشاشی، طبرانی فی الکبیر، ضیاء بن مقدس کلام الضعیفہ ۱۶۷۱

۳۷۹۸۹..... اسی طرح اسمعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا رفاعہ بن رافع سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریشی امانتدار ہیں، جس نے ان کے لئے مصائب تلاش کئے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل گرائے گا۔آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

رواہ ابن جریر

۳۷۹۹۰..... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش سے فرمایا: یہ دین اس وقت تک تم میں رہے گا اور تم ہی اس کے والی وارث ہوگے جب تک تم نے ایسی چیزیں ایجاد نہ کی ہوں جس کی وجہ سے وہ تمہارے ہاتھ سے نکل جائے، اور ایک روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ اسے تم سے چھین لے گا۔سو جب تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تم پر اپنی بری مخلوق مسلط کردے گا، وہ تمہیں ایسے ختم کریں گے جیسے (لکڑی) دستے کو چھیلا جاتا ہے۔ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۳۷۹۹۱..... (مسند ابی موسیٰ) فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک (گھر کے) دروازے پر کھڑے ہوئے جس میں قریش کی ایک جماعت تھی فرمایا: یہ دین قریش میں رہے گا۔رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۹۹۲..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قریش کی ہلاکت تم تاخیر سے پاؤگے کیونکہ یہ سب سے پہلے ہلاک ہونے والے ہیں، یہاں تک کہ ڈھیر ان میں جوتا ملے گا تو کہا جائے گا: اس جوتے کو اٹھالو یہ قریش کا جوتا ہے۔رواہ ابو نعیم

۳۷۹۹۳..... (مسند علی) حضرت سعد سے روایت ہے کہ ایک شخص قتل ہوگیا آپ ﷺ سے کسی نے کہہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کرے، وہ قریش سے بغض رکھتا تھا۔رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۹۹۴..... زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر ایک قریشی شخص قتل کیا تو فرمایا: آج کے بعد کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا، صرف عثمان کے قاتل سے ایسا سلوک کیا جائے گا، اسے قتل کر دینا، اگر اسے قتل نہ کر سکو تو اسے بکری کی طرح ذبح ہونے کی اطلاع دے دو۔ابن عدی، ابن عساکر

۳۷۹۹۵..... (مسند انس) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ کسی انصاری کے گھر میں تھے، آپ ﷺ نے دروازے کی چوکھٹیں پکڑ کر فرمایا: قائدین قریش سے ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۹۹۶..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز ہم سے خطاب کیا، فرمایا: لوگو! قریش کو اپنا مقتدا اور رہنما بنانا خود ان سے آگے نہ ہونا، ان سے سیکھنا اور انہیں کچھ نہ سکھانا، قریش کے ایک آدمی کی طاقت دو مردوں کے برابر ہے، ایک قریشی کی امانتداری دو آدمیوں کے برابر ہے لوگو! میں تمہیں اپنے قریبی رشتہ دار علی بن ابی طالب کے ساتھ محبت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، جو میرے بھائی اور چچازاد ہیں، کیونکہ ان سے صرف مومن محبت کرے گا اور منافق نفرت کرے گا، سو جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

رواہ ابن النجار

کلام:...... ذیل اللآلی ۶۲۔

۳۷۹۹۷..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم انصار کے کسی گھر میں تھے، اتنے میں ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ہم میں سے ہر شخص اپنی جگہ سے پیچھے ہٹ گیا تاکہ آپ اس کے پاس تشریف فرما ہوں، آپ دروازے میں ہی کھڑے ہو گئے چوکھٹ پر ہاتھ رکھ کر آپ نے فرمایا: مقتدا قریش سے ہیں، ہم پر ان کا حق ہے اور ان پر تمہارا حق ہے جب تک وہ تین چیز پر عمل پیرا رہیں گے۔ انصاف سے فیصلے کریں، وعدے پورے کریں، اور رحم کی درخواست کی جائے تو رحم کریں، تو جو کوئی ان میں سے یہ کام نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ رواہ ابن جریر

''اولادِ ہاشم''

۳۷۹۹۸..... (مسند عثمان) سالم بن ابوالجعد سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ بنی ہاشم کی عزت کیا کرتے تھے۔

(خطیب فی الجامع) چونکہ بنی ہاشم نے اس وقت بھی رسول اکرم ﷺ کا ساتھ دیا جب کہ یہ سب لوگ اسلام سے سرفراز نہیں ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ شعب ابی طالب میں محصور و نظر بند رہے۔ عامر تقی ندوی

۳۷۹۹۹..... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں سے رشتہ داروں کا حصہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب میں تقسیم کیا، پھر میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے پاس چل کر آئے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ کے یہ ہاشمی بھائی، آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جو انہیں فضیلت دی ہے ہم اس کا انکار نہیں کرتے (لیکن) دیکھیں! آپ نے ہمارے بھائیوں بنی عبدالمطلب کو ہمیں محروم رکھ کر انہیں دیا ہے جب کہ نسب میں ہم اور وہ یکساں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جاہلیت اور اسلام میں میرا ساتھ نہیں چھوڑا (مصنف ابن ابی شیبہ) اور ایک روایت میں ہے: انہوں نے جاہلیت و اسلام میں میرا ساتھ نہیں چھوڑا، بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ایک ہیں اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملالیں۔ رواہ ابونعیم

''ھذیل''

۳۸۰۰۰..... (مسند الصدیق) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ بہترین جگہیں جنہوں نے اونٹوں کی گردنوں کو بوجھل کر دیا ہے وہ ھذیل کی عورتیں ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

”عنزۃ“

۳۸۰۰۱..... (مسند عمر) حنظلۃ بن نعیم سے روایت ہے کہ ان سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تمہارا کس قبیلہ سے تعلق ہے؟ تو انہوں نے کہا: عنزۃ سے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کہ عنزہ یہاں کا قبیلہ ہے ان کے خلاف بغاوت کرنے والوں کی مدد کی جائے گی۔
مسند احمد، ابو یعلی طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور

”ربیعۃ“

۳۸۰۰۲..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے نہ سنا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ فرات کے کنارے ربیعہ قبیلہ کے نصاریٰ (عیسائیوں) کی وجہ سے دین کو مضبوط کرے گا، تو میں وہاں جو عربی بھی دیکھتا اسے قتل کردیتا یا وہ مسلمان ہوجاتا۔
ابو عبیدہ، نسائی، ابو یعلی والشاشی وابن جریر، سعید بن منصور

۳۸۰۰۳..... اسی طرح خالد بن معدان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لکھا ایک لشکر بھیجو اور اس کا جھنڈا ربیعہ قبیلے کے کسی شخص کو دو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: وہ لشکر شکست نہیں کھائے گا، جس کا جھنڈا ربیعہ کے کسی شخص کے پاس ہو۔ ابو احمد الدھقانی فی الثانی من حدیثہ ورجالہ ثقات

”قیس“

۳۸۰۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ قیس عرب کے جنگجو لوگ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۰۵..... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! قیس کو ذلیل کر کیونکہ ان کی ذلت اسلام کی عزت ہے اور ان کی عزت وغلبہ اسلام کی ذلت وکمزوری ہے۔ رواہ ابن عساکر

”العرب“

۳۸۰۰۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے سے ٹیک لگا کر فرمایا: علی! میں تمہیں عربوں سے خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ البزار، طبرانی

”اولاد اسد“

۳۸۰۰۷..... شعبی سے روایت ہے کہ بنی اسد کی چھ عادتیں ایسی ہیں جو مجھے کسی عربی قبیلہ میں نظر نہیں آتیں، اللہ تعالیٰ نے اس قبیلہ کی ایک عورت سے اپنے نبی (رسول اللہ ﷺ) کی شادی کرائی، دونوں کے درمیان سفیر جبرائیل امین تھے، اور اسلام میں سب سے پہلا جھنڈا عبدالرحمن بن جحش اسدی کے لئے باندھا گیا، اور پہلی غنیمت جو اسلام میں تقسیم کی گئی وہ عبداللہ بن جحش کی غنیمت تھی، اور ان میں سے ایک شخص جو جھک کر چلتا تھا اور جنتی ہے وہ عکاشہ بن محصن اسدی ہیں۔ اور سب سے پہلی بیعت ابوسنان عبداللہ بن وھب نے کی، وہ کہنے لگے: یارسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھائیے میں بیعت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کس بات پر؟ عرض کیا: جو آپ کے دل میں ہے، آپ نے فرمایا: میرے دل میں کیا ہے؟

عرض کیا: فتح یا شہادت، آپ نے فرمایا: ہاں، چنانچہ آپ نے انہیں بیعت کیا، پھر لوگ بیعت کرنے لگے اور ساتھ ساتھ کہہ رہے تھے: ابوسنان کی بیعت کے مطابق، اور وہ سات مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ ابن عساکر وسندہ صحیح

”اشعری“

۳۸۰۰۸..... یعلی بن اشدق عبداللہ بن جراد سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہم روانہ کی جس میں قبیلہ ازد اور اشعری تھے تو یہ لوگ صحیح سلامت اور غنیمت لے کر لوٹے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے پاس، قبیلہ ازد اور اشعری آئے ہیں جن کے چہرے اچھے اور منہ خوشبودار ہیں وہ نہ خیانت کرتے ہیں اور نہ بزدلی سے کام لیتے ہیں۔

ابونعیم وقال هذا وهم وصوابه: عبدالله بن جراد انه قال بعث رسول الله ﷺ سرية

۳۸۰۰۹ ... (مسند انس) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک قوم آئے گی جن کے دل نرم ہوں گے چنانچہ اشعری آئے اور ان میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو وہ لوگ اشعار پڑھنے لگے: ہم کل، دوستوں سے ملیں گے، محمد (ﷺ) اور ان کی جماعت سے ملیں گے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

”بنوسلمۃ“

۳۸۰۱۰..... جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بنی سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جد بن قیس، باوجود یہ کہ ان میں بخل کی صفت ہے اور بخل سے بڑھ کر کون سی بیماری ہوگی! بلکہ تمہارا سردار سفید رنگ والا بشر بن البراء ہے۔ رواہ ابونعیم

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۸۔

”بیعت عقبہ والے“

۳۸۰۱۱ .. (مسند حذیفہ بن یمان) ابوطفیل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور بیعت عقبہ والے کسی شخص کے درمیان کوئی رنجش ہوگئی، فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں بتاؤ کہ بیعت عقبہ والے کتنے افراد تھے؟ تو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: ہمیں بتایا جاتا تھا کہ وہ چودہ افراد تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی ان لوگوں میں تھا وہ پندرہ آدمی تھے، اور میں اللہ تعالیٰ کی گواہی دے کر کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جماعت ہیں دنیا میں بھی اور (آخرت میں) اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو، اور دو اور افراد کو شمار نہیں کیا۔

”بنوامیہ“

۳۸۰۱۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: یہ حکومت بنی امیہ میں رہے گی جب تک ان کے درمیان دو تیر نہ ٹکرائے، اور جب دو تیر ٹکرا گئے تو پھر قیامت تک ان سے نکل جائے گی۔ رواہ ابونعیم

۳۸۰۱۳..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر دین کے لئے ایک آفت ہے اور اس دین کی آفت بنی امیہ ہے۔

نعیم ابن حماد فی الفتن

۳۸۰۱۴ ... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی امیہ کو منبروں پر دیکھا تو آپ کو ناگوار گزرا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی بھیجی کہ انہیں تو دنیا ہی ملی ہے چنانچہ آپ کی آنکھ ٹھنڈی ہوگئی۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" اور جو خواب ہم نے آپ کو دکھایا وہ لوگوں کے لئے آزمائش ہے"۔ ابن ابی حاتم وابن مردویہ، فی الدلائل، ابن عساکر

"بنو اسامۃ"

۳۸۰۱۵ ... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو اسامہ مجھ سے اور میں ان سے تعلق رکھتا ہوں، جیسا تم ان کے لئے مناسب سمجھو ان کی قدر دانی کرو اور انہیں فضیلت دو۔ دارقطنی فی الافراد

بنی مدلج

۳۸۰۱۶ ... خالد بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عسفان میں کھڑے ہوئے، تو ایک شخص کہنے لگا: کیا آپ کو بنی مدلج کی عقلمند عورتوں اور اونٹوں کے چمڑوں کی ضرورت ہے؟ اور لوگوں میں بنی مدلج کا ایک شخص تھا جس نے آپ کے چہرے سے یہ بات جانچ لی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کا دفاع کرنے والا بہترین شخص وہ ہے جو دفاع میں گناہ کی حد تک نہ پہنچے۔ طبرانی، ابونعیم

اسلم وغفار

۳۸۰۱۷ ... (مسند خفاف بن ایماء الغفاری) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی جب دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھایا تو فرمایا: قبیلہ اسلم اللہ اسے محفوظ رکھے، قبیلہ غفار اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے، پھر (ہم سے) مخاطب ہو کر فرمانے لگے: یہ میں نے نہیں کہا لیکن اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۱۸ ... (مسند سلمۃ بن الاکوع) ایاس بن سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے لوگ بیمار پڑ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیہات میں چلے جاؤ وہ عرض کرنے لگے: ہم واپس لوٹنا پسند نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ہمارے دیہاتی ہو اور ہم تمہارے شہری، تم جب ہمیں بلاؤ گے تو ہم تمہیں جواب دیں گے اور ہم جب تمہیں بلائیں گے تو تم جواب دو گے تم جہاں بھی رہو مہاجر ہو۔ رواہ ابونعیم

فارس

۳۸۰۱۹ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: جب تم مشرق کی جانب سے سیاہ پرچم آتے دیکھو تو فارس کے ان لوگوں کی عزت کرو، کیونکہ ہماری حکومت ان کے ساتھ ہے۔ ابونعیم، فیہ داؤد ابن عبدالجبار الکوفی متروک

"ازد وبکر بن وائل"

۳۸۰۲۰ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چار سو مرد اور چار سو قبیلہ ازد کے گھرانے کے لوگ آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازدیوں کو خوش آمدید، جن کے چہرے سب لوگوں سے اچھے ان کے دل سب سے بہادر، اور امانت میں سب سے عظیم ہیں، تمہارا شعار یا مبرور ہے۔ ابن عدی، ابن عساکر

جنگ میں مجاہدین جو (شارٹ کٹ) مختصر نام آپس میں استعمال کرتے ہیں اسے شعار کہا جاتا ہے یہ لوگ "یا مبرور" استعمال کرتے تھے۔

عامر تقی ندوی

۳۸۰۲۱ ...... (مسند عبدالرحمٰن بن معاویہ) ابوعمران محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اور انہیں شرف صحابیت حاصل ہے فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت دیکھی جو آئی تھی فرمایا: قبیلہ ازد مسلمان ہوگیا، ان کے چہرے خوبصورت، منہ میٹھے، اور ملاقات کے زیادہ مخلص ہیں، اور گھوڑوں کا ایک ریوڑ آتے دیکھا، تو فرمایا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے عرض: کیا قبیلہ بکر بن وائل ہے فرمایا: اے اللہ! ان کے شکستوں کو جوڑ، اور ان کے منتشر لوگوں کو پناہ دے اور ان میں سے کسی سائل کو (خالی ہاتھ) واپس نہ بھیج۔

رواہ الدیلمی

"مزینہ"

۳۸۰۲۲ ...... سعد بن ابی الغادیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ گزرا، فرمایا: کس (قبیلہ) کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: مزینہ کا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی تو دوسرا جنازہ گزرا، فرمایا: یہ کس کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: مزینہ کا پھر تھوڑی دیر تشریف فرما ہوئے کہ تیسرا جنازہ گزرا، فرمایا: یہ کس کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: مزینہ کا، فرمایا: عنقریب قبیلہ مزینہ دیکھ لے گا کہ اس کے جن نوجوانوں نے ہجرت کی جو اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت یافتہ تھے وہ جلد ختم ہو جائیں گے، مزینہ دیکھ لے گا کہ دجال کا زمانہ ان میں سے کوئی بھی نہیں پائے گا۔ ابن عساکر وقال غریب جدا، لم اکتبہ الا من ھذاالوجہ

مضر جن کا تعلق بنی عدنان سے تھا ان کے دو بیٹے تھے، قیس اور الیاس، ان میں سے الیاس کی اولاد، خندف کے نام سے بھی مشہور تھی جو الیاس کی بیوی کا نام تھا، الیاس کی اولاد میں، طابخہ، مدرکہ اور قمعہ تھے طابخہ کی اولاد میں مزینہ، ضبہ اور تمیم تھے۔ جزیرۂ عرب عامر تقی ندوی

"جہینۃ"

سبا کے دو بیٹے تھے کہلان اور حمیر اور حمیر کے چار بیٹے تھے شعبان، زید الجمہور، مساکسک اور قضاعہ (تابعہ) پھر قضاعہ کے چھ بیٹے تھے، (۱) مہرہ، (۲) جرم، (۳) جہینہ، (۴) تنوخ، (۵) عذرہ، اور نہد۔ حوالہ بالا عامر تقی ندوی

۳۸۰۲۳ ...... مسند بشر بن عرفطۃ بن خشخاش الجہنی انہیں بشیر بھی کہا جاتا ہے ان سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے قبائل کو اسلام کی دعوت دی، تو قبیلہ جہینہ اور ان کے پیروکار ہزار کی تعداد میں آئے، انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ اور جنگوں میں حاضر رہے، تو بشر بن عرفطۃ نے اپنے اشعار میں کہا:

فتح کی صبح ہم نے حضرت محمد ﷺ کے پاس، لوگوں کے آگے ہزار کی تعداد میں پیش پیش تھے، ہم نے مردوں کی تعداد میں اضافہ کردیا، ہم نے اپنے سے پہلے ہزار کی تعداد میں مسلمان ہونے والے نہ پائے، یہ باعزت عرش والے کی نعمت ہے سو ہمارے رب نے ہمیں ہدایت دی اور ہم پر اپنا فضل وکرم کیا، ہم سخت زمین میں محمد ﷺ کے سامنے (لڑتے ہوئے) ایسے لشکروں کو تلواروں سے مارر ہے تھے جو سرکش اور زیادہ ظالم تھے، جب ہم ان تلواروں کو جنگ کے لئے سونت رہے تھے تو وہ نیاموں سے باہر تھیں یا ان سے خون ٹپک رہا تھا، حنین کے روز کی سختی میں ہم موجود تھے وہ دن موت لانے والا تاریک تھا، محمد ﷺ کے اردگرد ہمیں ایسے لشکر لے کر چلے جنہوں نے صرف نشانزدہ چتکبرے گھوڑے پائے تھے۔ ابن ابی الدنیا فی المغازی والحسن بن سفیان ویعقوب بن سفیان، والبغوی، وقال: اسنادہ مجھول، ابونعیم، خطیب فی المؤتلف، ابن عساکر

۳۸۰۲۴ ...... شعبی سے روایت ہے کہ سب سے پہلے نبی ﷺ کے ساتھ جہینہ نے قبیلوں کو جمع کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

”بنی عامر“

۳۸۰۲۵ ...... (مسند ابی جحیفۃ) ہم بطحاء میں رسول اللہ ﷺ کے سرخ خیمہ میں آپ کے پاس آئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا: بنی عامر (کے لوگ ہیں) فرمایا: خوش آمدید! تم میرے لوگ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

”حمیر“

۳۸۰۲۶　عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے کسی کھجور کے درخت سے ٹیک لگا کر فرمایا: آج مجھ سے جو بھی اپنے نسب کے بارے میں پوچھے گا میں اسے اس کے نسب والوں کے ساتھ ملا دوں گا۔ تو ہم لوگ دیکھتے ہوئے گردنیں بلند کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا: آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: عمرو بن مرہ ہوسکتا ہے یہاں سے ایک قوم آئی جن سے تم ہو، تو جب بھی کوئی آتا تو میں ان کی طرف لپکنے کی کوشش کرتا، تو رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین بار فرمایا: وہ نہیں ہیں۔ پھر میری قوم سامنے ہوئی، تو آپ نے فرمایا: وہ یہی ہیں، میں ان کی طرف لپکا، میں نے کہا: یہ قوم کس (جد) سے ہے؟ انہوں نے کہا: حمیر تو عمرو بن مرہ اس پر قائم رہے۔ رواہ ابن عساکر

نوح علیہ السلام کے تین بیٹے، حام، سام، اور یافث تھے، سام سے آرام اور ارفخشد پیدا ہوئے ان سے ابرہیم اور قحطان پیدا ہوئے، قحطان سے سبا اور سبا سے کہلان اور حمیر پیدا ہوئے۔ عامر تقی ندوی

”قضاعہ“

(حمیر کے چار بیٹے تھے، شعبان، قضاعہ (بتابعہ) زید الجمہور اور سکاسک۔

۳۸۰۲۷ ... عمرو بن مرۃ جہنی سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں کوئی معد سے ہو تو کھڑا ہو جائے، میں اٹھا تو فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، میں نے عرض کیا: ہم کس (جد) سے ہیں؟ فرمایا: تم شہور نسب قضاعہ بن مالک بن حمیر سے ہو جو لوگوں میں اجنبی نہیں۔ الشاشی، ابن عساکر وسندہ حسن

ملے جلے قبائل

۳۸۰۲۸ ... عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سکون، سکاسک مدینہ کے بالائی حصہ کے آس پاس کے لوگوں، اور ردمان کے بادشاہوں کے لئے دعا کی۔ ابن عساکر، ابو یعلی

۳۸۰۲۹ ...... عبدالرحمن بن ابی بکرۃ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے: آپ کے ہاتھ پر قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کی چوریاں کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ بھلا اگر قبیلہ اسلم غفار اور جہینہ، بنی تمیم، بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر ہو جائیں تو پھر نقصان اور خسارہ اٹھائیں گے، وہ کہنے لگے جی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ ان سے بہت بہتر ہیں۔ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۳۰ ...... (اسی طرح) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ اگر جہینہ، اسلم اور غفار، بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعۃ سے اچھے ہوں، آپ نے آواز بلند کی۔ لوگوں نے کہا: وہ نقصان اور خسارے میں رہے، آپ نے فرمایا: یقیناً وہ بنی تمیم بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعۃ سے بہتر ہیں۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد، بخاری، مسلم

۳۸۰۳۱۔۔۔(مسند ابی ہریرۃ) رسول اللہ ﷺ کے پاس قبائل کا ذکر ہوا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ھوازن کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: پھول ہے جو انتہائی سرخ ہوتا ہے، لوگوں نے عرض کیا: بنی عامر کے بارے کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: چمکدار اونٹ ہے جو درخت کی شاخیں کھاتا ہے، لوگوں نے عرض کیا: تمیم کے بارے کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمیم سے بھلائی کا ارادہ کیا ہے، وہ ثابت قدم، بڑی کھوپڑیوں والے عقل سے بھرے ہوئے، زمین پر پھیلے ہوئے سرخ پہاڑ کی مانند ہیں۔ لوگوں میں سے جس نے ان کا قصد کیا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، آخری زمانہ میں دجال کے لئے سب سے سخت ہوں گے۔ الرامھرمزی فی الامثال ورجالہ ثقات

۳۸۰۳۲۔۔۔حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: خلافت قریش میں، قضاء وفیصلہ انصار میں، اذان حبشہ میں، تحقیق قضاعہ میں اور جلدی یمنیوں میں اور امانت داراز دیوں میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۰۳۳۔۔۔حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا، عرب کی ایک جماعت آپس میں فخر کر رہی تھی، مجھے رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت دی، میں اندر آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ابودرداء! یہ شور کیسا ہے؟ جو میں سن رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: یہ کچھ عرب ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحن میں فخر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابودرداء جب فخر کرو تو قریش پر کرو، اور تعداد میں تمیم پر، اور لڑائی میں قیس پر فخر کرنا، آگاہ رہنا، ان کے چہرے کنانہ، ان کی زبانیں اسد، اور ان کے گھڑسوار قیس ہیں، ابودرداء! اللہ تعالیٰ کے بہت سے گھڑسوار آسمانوں میں ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنے دشمنوں سے جنگ کرتا ہے اور وہ فرشتے ہیں اور (اس کے) بہت سے گھڑسوار اس کی زمین میں ہیں جن سے وہ اپنے دشمنوں سے جنگ کرتا ہے اور وہ "قیس" ہے، ابودرداء! آخری شخص جو دین کا دفاع کرے گا جب کہ دین کا صرف نام اور قرآن کے صرف حروف رہ جائیں گے وقیس کا ہوگا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! قیس میں سے کس قبیلہ سے ہوگا فرمایا: سلیم سے۔

ابن عساکر وقال: غریب جدا، ابن ابی شیبہ

باب۔۔۔۔۔۔جگہوں کے فضائل

مکہ۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اس کی شان وعظمت میں اضافہ فرمائے

۳۸۰۳۴۔۔۔موسیٰ بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مکہ آتے ارکان ادا کر چکنے کے بعد فرماتے: (مکہ!) تو ٹھہرنے اور قیام کا گھر نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۰۳۵۔۔۔طلق بن حبیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکہ والو! اللہ تعالیٰ کے حرم کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! جانتے ہو اس شہر میں کون رہتا تھا؟ اس میں فلاں کے بیٹے رہتے تھے تو انہوں نے اس کے حرم کو حلال کرلیا تو وہ ہلاک کردیئے گئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا عرب کے قبائل کا ذکر کیا، پھر فرمایا: میں کسی گناہ کی جگہ دس برائیاں کروں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ یہاں حرم میں ایک گناہ بھی کروں۔

ابن ابی شیبہ، ابن حبان

۳۸۰۳۶۔۔۔خثیم سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آنے اور آپ مروۃ میں لوگوں میں جائیداد تقسیم کر رہے تھے، عرض کرنے لگے: امیر المومنین! میرے اور میری اولاد کے لئے ایک جگہ مخصوص کردیں، فرماتے ہیں: حضرت عمر نے ان سے چہرہ پھیرلیا اور فرمایا: یہ اللہ کا حرم ہے یہاں کا مجاور اور باہر سے آنے والا برابر ہیں۔ رواہ ابن سعد

۳۸۰۳۷۔۔۔(اسی طرح) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں کسی جگہ ستر گناہ کروں یہ مجھے مکہ میں ایک غلطی کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۳۸۰۳۸۔۔۔(اسی طرح) ابن الزبیر سے روایت ہے فرمایا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: مسجد حرام کی نماز دوسری مسجدوں

میں پڑھی جانے والی نماز کے مقابلہ میں ہزار درجہ افضل ہے صرف رسول اللہ ﷺ کی مسجد کیونکہ اس کی، اس کے مقابلہ میں سو درجہ فضیلت ہے۔
سفیان بن عیینه فی جامعه

۳۸۰۳۹۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے زمین میں اللہ کی سب سے محبوب جگہ کا علم ہے اور وہ بیت اللہ اور اس کا اردگرد (یعنی حرم) ہے۔ الفاکھی

۳۸۰۴۰۔۔۔۔۔عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام مخزومی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج کے دوران دیکھا آپ ﷺ اپنی سواری کو روک کر ٹھہرے ہوئے تھے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! تو اللہ کی سب سے بہتر زمین ہے۔
ابن سعد، ابن عساکر

۳۸۰۴۱۔۔۔۔۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما، ہمارے دائیں بائیں اور ہمارے حجاز میں برکت عطا فرما، تو آپ کے سامنے ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمارے عراق میں، آپ نے اس کی طرف کوئی التفات نہیں کیا، جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے اسی طرح کی دعا کی، تو وہی شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمارے عراق میں، تو آپ علیہ السلام نے اسے کوئی جواب نہ دیا، جب تیسرا روز ہوا، تو وہی شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمارے عراق! تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا، وہ شخص روتا ہوا چل دیا، آپ علیہ السلام نے اسے بلایا اور فرمایا! کیا تم عراقی ہو؟ وہ عرض کرنے لگا: جی ہاں! فرمایا: میرے والد ابراہیم علیہ السلام نے ان کے خلاف بددعا کرنا چاہی تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ ایسا نہ کریں، کیونکہ میں نے ان لوگوں میں اپنے علم کے خزانے رکھے اور ان کے دلوں میں رحمت کو بسا دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۴۲۔۔۔۔۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سب سے پہلے کون سی مسجد زمین میں بنائی گئی؟ فرمایا: مسجد حرام، میں نے عرض کیا: پھر کون سی؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ، میں نے عرض کیا ان کے دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے؟ فرمایا چالیس سال، فرمایا: پھر جہاں تمہیں نماز کا وقت ہو جائے تو وہیں پڑھ لینا وہی مسجد ہے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۳۸۰۴۳۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (مکہ) حرم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس روز سے حرمت عطا فرمائی جس دن آسمانوں و زمین کو پیدا فرمایا، اور یہ دو پہاڑ رکھ دیئے، یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا، اور میرے لئے صرف دن کی گھڑی بھر حلال ہوا، نہ اس کے کانٹے توڑے جائیں، نہ اس کے شکار کو بدکایا جائے، اور نہ حلال کے لئے اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ گری پڑی چیز کوئی اٹھائے ہاں جو اعلان کرنے والا ہو، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول! مکہ والے اذخر گھاس کے بغیر گزارا نہیں کر سکتے، جو ان کے لوہاروں اور ان کے گھروں کے کام آتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں سوائے اذخر کے۔
رواہ ابن ابی شیبه

۳۸۰۴۴۔۔۔۔۔ابوجعفر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب پہلے آتے تو مقام ابطح میں اترتے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۳۸۰۴۵۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں میں دو وادیاں بہترین ہیں، ایک مکہ کی اور دوسری ہندوستان کی وادی جس میں آدم علیہ السلام اترے جہاں سے خوشبو لائی جاتی ہے جو خوشبو تم لگاتے ہو، اور لوگوں میں دو وادیاں بری ہیں، احقاف کی وادی اور حضر موت کی وادی جسے برھوت بھی کہتے ہیں اور لوگوں کے لئے بہترین کنواں زمزم کا ہے اور برا کنواں، برھوت کا ہے وہیں کفار کی ارواح جمع ہوتی ہیں۔
الازرقی و ابن ابی حاتم

۳۸۰۴۶۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکہ والو! اپنے گھروں کو دروازے نہ بناؤ تاکہ باہر سے آنے والا جہاں چاہے اتر پڑے۔
مسدد و ابن ز نجویه فی الاموال

۳۸۰۴۷۔۔۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاجیوں کے سامنے مکہ کے گھروں کو بند کرنے سے منع فرمایا، کیونکہ وہ جس گھر کو فارغ پاتے ہیں اس کے بارے میں متردد ہوتے ہیں۔ ابو عبید و ابن زنجویه و عبد بن حمید

کعبہ

۳۸۰۴۸..... (مسند الصدیق) حضرت ابوہریرۃ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمان دیا کہ اس سال کے بعد کوئی قریشی بیت اللہ کا ننگے ہو کر طواف کرے اور نہ اس سال کے بعد کوئی مشرک طواف کرنے پائے۔

دسنہ فی الایمان

۳۸۰۴۹..... عبدالرحمن بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کے ایام میں مکہ میں کھڑے ہو کر فرمایا: یمن والو! دو ظلمتوں سے پہلے ہجرت کر لو ایک جبشی جو نکل کر میری اس جگہ تک پہنچ جائیں گے۔ نعیم بن حماد

۳۸۰۵۰..... عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی یزید لیثی سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بیت اللہ کے آس پاس کوئی دیوار نہیں تھی، لوگ بیت اللہ کے اردگرد نمازیں پڑھتے، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ خلافت ہوا آپ نے اس کے آس پاس دیوار بنادی، عبیداللہ فرماتے ہیں: اس کی دیوار چھوٹی تھی، جسے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بنایا۔ بخاری

فاکہی فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ اور صدیق اکبر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں مسجد حرام گھروں سے گھری ہوئی تھی جب لوگوں کے لئے تنگی ہوئی تو حضرت عمر نے اسے وسیع کر دیا اور اس کے اردگرد معمولی لمبائی کی دیوار بنادی، دیواروں پر چراغ رکھے جاتے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور وسعت کر دی، پھر حضرت عبداللہ بن زبیر نے وسعت کی، اس کے بعد ابوجعفر منصور اور پھر اس کے بیٹے مہدی نے وسعت کی۔

علی تھانوی

۳۸۰۵۱..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کعبہ کے دروازے پر خطبہ دیا فرمایا: جو بھی اس گھر کے پاس آئے اور اسے صرف نماز کے لئے اٹھنا پڑے، یہاں تک کہ وہ حجر اسود کا استلام کر لے تو اس کے سابقہ گناہوں کے لئے کفارہ بن جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۵۲..... حسن بصری سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے ارادہ کیا کہ کعبہ میں ہر زرد سفید چیز تقسیم کر دوں، تو مجھ سے ابی بن کعب نے کہا: آپ کے لئے ایسا کرنا ٹھیک نہیں، میں نے کہا کیوں؟ تو وہ بولے: کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مال کی جگہ بیان کر دی اور رسول اللہ ﷺ نے اسے برقرار رکھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تم نے سچ کہا۔ عبدالرزاق والازرقی فی اخبار مکة

۳۸۰۵۳..... ابو نجیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہر سال بیت اللہ کا غلاف اترواتے اور اسے حاجیوں میں تقسیم کر دیتے۔ الازرق، عبدالرزاق

۳۸۰۵۴..... ابن المسیب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب وہ بیت اللہ کو دیکھتے فرماتے سنا: اے اللہ! تو سلامتی دینے والا ہے تیری طرف سے سلامتی ہے تجھ تک سلامتی ہے اے ہمارے رب! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

ابن سعد ابن ابی شیبہ، الازرقی، بیہقی

۳۸۰۵۵..... عبدالعزیز بن ابی داؤد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: اے قریش کی جماعت! سبزہ زاروں سے مل جاؤ وہ تمہارے دودھ کو زیادہ بڑھانے اور تمہارے بوجھوں کو بہت کم کرنے کا باعث ہے۔ اور فرماتے: میں مکہ میں کوئی غلطی کروں وہ مجھے ان ستر غلطیوں سے جو مکہ سے باہر کروں زیادہ گراں بار لگتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۰۵۶..... حسن سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن الخطاب نے کعبہ کا ذکر کر کے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ تو صرف پتھر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے زندوں کے لئے بطور قبلہ نصب فرمایا ہے اور ہمارے مردے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ المروزی فی الجنائز

۳۸۰۵۷..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص اس گھر (بیت اللہ) کی طرف گیا، اور صرف اس کے پاس نماز اور حجر اسود کے استلام (چومنے) کے لئے اٹھا تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ مٹا دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۰۵۸..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سب لوگوں کے چلے جانے کے بعد صرف تین دن (مکہ) قیام کرو۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۵۹..... (اسی طرح) مالک بن دینار سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے بصرہ میں جس نے ایک گھر سجایا وہ خضیراء مجاشع بن مسعود السلمی کی بیوی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے خاوند کو لکھا: مجھے پتہ چلا ہے کہ خضیراء نے کعبہ کی طرح ایک گھر سجایا ہے میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ جیسے ہی تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے اور تم وہاں موجود ہو تو اس گھر کی توہین کرنا، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ بیھقی فی شعب الایمان

۳۸۰۶۰..... حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ بصرہ میں ایک عورت ہے جسے خضیراء کہا جاتا ہے اس نے ایک گھر آراستہ کیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا: حمد وصلاۃ کے بعد! مجھے اطلاع ملی ہے کہ خضیراء نے ایک گھر سجایا ہے جب تمہیں میرا یہ خط ملے تو اس کی توہین کرنا اللہ تعالیٰ اس کی توہین کرے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ عبدالرزاق، بیھقی

۳۸۰۶۱..... نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ملی کہ عبداللہ بن عمر کی بیوی صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کمروں کو منقش کپڑوں وغیرہ سے ڈھانپ رکھا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پھاڑنا چاہا، ان لوگوں کو پتہ چلا تو انہوں نے وہ کپڑے اتار لئے، جب حضرت عمر تشریف لائے تو کچھ بھی نہ پایا، فرمانے لگے: لوگوں کو ہمارے پاس جھوٹی خبریں لانے سے کیا ملتا ہے؟ عبدالرزاق، بیھقی

۳۸۰۶۲..... مسند عمر ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت اللہ پر قبطی غلاف چڑھاتے تھے۔ الجندی فی فضائل مکۃ

۳۸۰۶۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے قریش سے فرمایا: کہ تم سے پہلے اس گھر کے ذمہ دار عمالقہ تھے تو انہوں نے اس کے بارے میں سستی کی اور اس کی عظمت نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا۔ پھر ان کے بعد جرہم اس کے ذمہ دار بنے تو انہوں نے بھی کسلمندی سے کام لیا اور اس کی عظمت نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی ہلاک کر دیا، سو تم نہ سستی کرنا اور نہ اس کی بے حرمتی کرنا۔

الازرقی وابن خزیمۃ بیھقی فی الدلائل

۳۸۰۶۴..... قتادہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہم سے ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے: اے قریش کی جماعت! اس گھر کے تم سے پہلے کچھ لوگ ذمہ دار ہوئے پھر جرہم کے افراد اس کے ذمہ دار ہوئے تو انہوں نے اس کے رب کی نافرمانی کی، اور اس کے حق کی ناقدری کی، اور اس کی حرمت کو حلال کر لیا، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا، پھر تم لوگ قریش کی جماعت! اس کے ذمہ دار ہوئے، سو تم اس کے رب کی نافرمانی نہ کرنا، اور نہ اس کی حق تلفی کرنا اور نہ اس کی حرمت کو حلال سمجھنا، اس میں ایک نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسری سو جگہوں کی نماز سے افضل ہے اور جان لو! کہ اس میں گناہوں کی بھی یہی مقدار ہے۔ ابن ابی عروبۃ

۳۸۰۶۵..... (اسی طرح) ابو نجیح سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت مال سے کعبہ پہ کتان کے سفید باریک کپڑے کا غلاف چڑھایا، آپ اس کے بارے میں مصر لکھتے تو وہاں یہ کپڑے تیار کئے جاتے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کے بعد (بھی یہی طریقہ جاری رکھا) پھر جب امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دور آیا تو آپ نے دو غلاف چڑھائے، ایک قبطی کپڑا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا، اور ریشم کا کپڑا، چنانچہ ریشم کا غلاف دس محرم کے روز چڑھایا جاتا اور کتان کا باریک سفید قبطی غلاف رمضان کے آخر میں چڑھایا جاتا۔ الازرقی

۳۸۰۶۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب جرہم کے بعد بیت اللہ منہدم ہو گیا تو قریش نے اس کی تعمیر کی، پھر جب انہوں نے حجر اسود رکھنے کا ارادہ کیا تو اس کے رکھنے میں ان کا جھگڑا ہو گیا کہ اسے کون رکھے، اس کے بعد اس پر اتفاق ہو گیا کہ جو شخص سب سے پہلے اس دروازے سے داخل ہو گا (وہی حجر اسود رکھے گا) تو رسول اللہ ﷺ باب بنی شیبہ سے داخل ہوئے، آپ نے ایک کپڑا منگوایا اور اپنے ہاتھ سے اس میں حجر اسود رکھا، اور ہر قبیلہ کے سردار سے فرمایا کہ وہ کپڑے کے کنارے کو پکڑ کر اوپر اٹھائے پھر آپ نے دیوار میں وہ پتھر رکھ دیا۔

حاکم، الدورقی

۳۸۰۶۷..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ارمینیہ سے متوجہ ہوئے آپ کے ساتھ سکینہ تھی جو بیت اللہ کی نشاندہی کر رہی تھی جیسے مکڑی اپنا گھر بناتی ہے آپ نے سکینہ کے نیچے سے کھدائی کی۔ آپ نے بنیادوں کو ظاہر کیا ان میں ایک بنیاد تیس آدمیوں سے کم حرکت نہیں کرتی تھی۔

سفیان بن عیینہ فی جامعہ، سعید بن منصور وعبد بن حمید، وابن المنذر وابن ابی حاتم والازرقی، حاکم

یعنی تین مضبوط چٹانیں تھیں کہ انہیں سرکانے کے لئے تیس آدمی درکار ہوتے۔

۳۸۰۶۸.. حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابراہیم (بیت اللہ کی تعمیر کے لئے) متوجہ ہوئے اور فرشتہ، سکینہ اور لٹورا رہنما تھے، تو انہوں نے ایسے گھر بنایا جیسے مکڑی گھر بناتی ہے، آپ نے اس کی وہ بنیادیں جو ظاہر ہوئیں وہاں سے اونٹ کی پسلیوں جیسی کھدائی کی، اس چٹان کو حرکت دینے کے لئے تیس آدمی درکار تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا: اٹھو اور میرے (احکام کی بجا آوری کے) لئے گھر تعمیر کرو، عرض کیا: میرے رب! کہاں؟ فرمایا: ہم تمہیں دکھادیں گے، اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا جس میں سے ایک سر ابراہیم علیہ السلام سے گفتگو کرنے کہنے لگا: ابراہیم! تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ اس بادل کی مقدار نشان لگاؤ، چنانچہ آپ اسے دیکھتے گئے اور اس کے اندازے سے نشان لگاتے گئے، تو اس سر نے آپ سے کہا: کیا آپ نے نشان لگا لئے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، تو وہ بادل چھٹ گیا، تو آپ نے زمین پر بنی بنیادوں کو صاف کیا، یوں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تعمیر کی۔ رواہ الازرقی

۳۸۰۶۹ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو عرض کیا: میرے رب! میں نے تعمیر کر دی، اب ہمیں ہماری عبادت کے طریقے بتائیں اور انہیں ظاہر کریں اور ہمیں سکھادیں، تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا جنہوں نے آپ کو حج کرایا۔ ابن جریر فی تفسیرہ

۳۸۰۷۰ (مسند حویطب بن عبدالعزی) ابن ابی نجیح اپنے والد حویطب بن عبدالعزی سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں کعبہ کے صحن میں بیٹھے تھے تو ایک عورت بیت اللہ میں آکر اپنے خاوند سے پناہ طلب کرنے لگی، اتنے میں اس کا خاوند آگیا اس نے (اسے کھینچ کر مارنے کے لئے) اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو وہ خشک ہو گیا میں نے اسے جاہلیت میں دیکھا کہ اس کا ہاتھ شل ہو چکا تھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۸۰۷۱ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اس گھر میں آل زبیر کے ایک شخص کے ہاتھوں آگ لگ گئی۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۰۷۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: زمین میں حجر اسود اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کی طرح ہے جس نے اسے چھوا گویا وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتا ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

۳۸۰۷۳ .. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو فرشتوں کی آپ سے ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگے: آدم! کیا آپ نے حج کر لیا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہ بولے: ہم نے آپ سے دو ہزار سال پہلے حج کر لیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

”ذیل فضائل کعبہ“

۳۸۰۷۴ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ تھام کر فرمایا: اگر تمہاری قوم میں (اس بات کی) [illegible] تعمیر کو گرا کر دوبارہ اس کی تعمیر کرتے وقت) مقام حجر کو اس کے ساتھ ملادیتا کیونکہ یہ اسی کا حصہ ہے لیکن تمہاری قوم نے اس کی بنیاد [illegible] اور تنگ ہونے دور میں اس کے دو دروازے بنادیتا، اور اسے زمین کے ساتھ ملادیتا تمہاری قوم نے اس کا دروازہ اس لئے اونچا رکھا کہ جسے وہ چاہیں اسے داخل کریں اور میں اس کے خزانے خرچ کر دیتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۷۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ان کا ہاتھ تھام کر فرمایا: اگر تمہاری قوم نئی نئی کفر سے تائب نہ ہوئی ہوتی تو میں کعبہ کو گرا کر پھر سے اس کی تعمیر کرتا۔ اور اس جیسا مفہوم ذکر کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۷۶...... (مسند السائب بن خباب) فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو عثمان بن طلحہ سے فرماتے سنا جب آپ انہیں کعبہ کی چابی دے رہے تھے: لو! پھر چابی غائب کردی، فرماتے ہیں اسی وجہ سے چابی غائب ہوجاتی ہے۔ طبرانی فی الکبیر

۳۸۰۷۷...... زھری سے روایت ہے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے ان سے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عثمان بن طلحہ سے فرماتے سنا جب آپ انہیں کعبہ کی چابی دے رہے تھے، "لو" پھر آپ نے چابی غائب کردی، فرماتے ہیں اسی وجہ سے چابی گم ہوجاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۷۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری قوم نے بیت اللہ کی شان میں کوتاہی کی، اگر ان کا زمانہ شرک قریب نہ ہوتا تو میں ان کی چھوڑی ہوئی عمارت کو اس سے ملا دیتا، اگر تمہاری قوم کی رائے اسے تعمیر کرنے کی ہو تو میرے پاس آنا میں تمہیں بتاؤں گا کہ انہوں نے کیا چھوڑا تھا، تو آپ نے انہیں وہ جگہ دکھائی جو سات ہاتھ کے قریب تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں زمین سے ملے ہوئے اس کے دو دروازے بنا دیتا جن میں ایک مشرق کی جانب ہوتا اور دوسرا مغرب کی جانب، تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم نے اس کا دروازہ اونچا کیوں رکھا ہے؟ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: اس بات کی عزت حاصل کرنے کے لئے کہ جسے وہ چاہیں صرف وہی داخل ہو، جب وہ کسی ایسے شخص کو بلاتے جس کا داخل ہونا انہیں ناگوار گزرتا تو جب وہ زینے پر داخل ہونے کے لئے چڑھتا تو یہ لوگ زینہ چھوڑ دیتے اور وہ گر پڑتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۷۹...... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور اسے (عوام کے لئے) کھولا آپ نے اپنے ہاتھ میں چابی لی پھر لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے: کیا کوئی بولنے والا ہے، کیا کوئی بات کرے گا؟ تو حضرت عباس اور بنی ہاشم کے لوگوں نے گردنیں بلند کیں کہ ہوسکتا ہے کہ آپ انہیں سقایہ (پانی پلانے کی خدمت) کے ساتھ چابی ان کے حوالے کردیں، آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ سے فرمایا: ادھر آؤ، وہ آئے اور آپ نے چابی ان کے ہاتھ میں رکھ دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۸۰...... ابن سابط سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ کو چابی کپڑے کے پیچھے سے دی۔ ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ

۳۸۰۸۱...... زھری سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ کو چابی دیتے ہوئے فرمایا: عثمان! اسے چھپا کر رکھنا، حضرت عثمان ہجرت کے لئے نکلے، اور شیبہ کو اپنا نائب بنا گئے تو انہوں نے بیت اللہ کو ڈھانپ رکھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۸۲...... (مسند علی) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: میرا کعبہ میں اس مال کو چھوڑنا (اس لئے ہے) تاکہ میں اسے (حسب ضرورت) لے کر اللہ تعالیٰ اور بھلائی کی راہ میں تقسیم کروں، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ان کی بات سن رہے تھے، آپ نے فرمایا: ابن ابی طالب آپ کی کیا رائے ہے؟ اللہ کی قسم! اگر آپ میری حوصلہ افزائی کریں تو میں ایسا ہی کروں گا، تو حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا: کیا آپ اسے ہم پر خرچ کریں گے، جب کہ اس کا مالک آخری زمانہ میں ایک شخص ہوگا، جس کا رنگ گندمی سا اور وہ لمبا ہوگا، پھر حضرت عمر نے اپنی تقریر جاری رکھی اور نبی ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ کو کعبہ کے گڑھے سے ستر ہزار سونے کی اوقیہ ملی تھیں جو بیت اللہ میں ہدیہ کی جاتی تھیں، اور علی بن ابی طالب نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اگر آپ اس مال سے اپنی جنگوں میں امداد حاصل کرلیں تو بہتر ہے، لیکن آپ نے اسے نہیں چھیڑا، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے بھی اسے نہیں چھیڑا۔ رواہ الازرقی

۳۸۰۸۳...... خالد بن عرعرۃ سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو چاہو مجھ سے پوچھو! لیکن صرف نفع یا نقصان کی بات پوچھو! تو ایک شخص کہنے لگا: امیر المومنین! بکھرنے والی کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا ناس! ہو، میں نے تمہیں نہیں کہا کہ مجھ سے نفع یا نقصان کی چیز کے متعلق پوچھو! یہ ہوائیں ہیں، وہ کہنے لگا: بوجھ اٹھانے والی کیا ہیں؟ فرمایا: یہ بادل ہیں، وہ کہنے لگا: نرمی سے چلنے والی کیا ہیں؟ فرمایا: یہ

کشتیاں ہیں، وہ کہنے لگا: حکم سے تقسیم کرنے والے کون ہیں؟ فرمایا: یہ فرشتے ہیں، وہ کہنے لگا: چل کر پیچھے ہٹ جانے والے کون ہیں؟ فرمایا: یہ ستارے ہیں، وہ کہنے لگا: اونچی چھت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آسمان، وہ کہنے لگا: آباد گھر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آسمان میں ایک گھر ہے جسے ضراح کہا جاتا ہے وہ بلندی میں کعبہ کے بالکل سامنے ہے آسمان میں اس کی عزت وحرمت ایسی ہی ہے جیسے زمین میں بیت اللہ کی عزت وحرمت ہے اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جن کی پھر کبھی باری نہیں آئے گی۔

وہ شخص کہنے لگا: امیر المومنین! مجھے اس گھر کے بارے میں بتائیں! فرمایا: یہ پہلا گھر ہے جسے لوگوں کے لئے بنایا گیا، فرمایا: اس سے پہلے بھی دنیا میں گھر تھے اور نوح علیہ السلام ان گھروں میں رہتے تھے، لیکن یہ پہلا گھر ہے جسے لوگوں کے لئے بنایا گیا اور اس میں برکت رکھی گئی اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت کا سامان رکھا گیا۔ وہ کہنے لگا: مجھے اس کی تعمیر کے متعلق بتائیں! فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میرے لئے گھر بناؤ۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام گھبرا گئے، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک ہوا بھیجی جسے سکینہ، اور خجوج کہا جاتا ہے اس کی دو آنکھیں اور ایک سر تھا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جب وہ سکینہ چلے تو چلیں، اور جہاں ٹھہرے تو ٹھہر جائیں، پھر وہ چلتے چلتے بیت اللہ کی جگہ تک جا پہنچی اور اس پر حوض کے باقی ماندہ پانی کی طرح منڈلانے لگی اور وہ بیت المعمور کی سیدھ میں تھی، جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو قیامت تک نہیں لوٹیں گے، پھر حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام اس کی تعمیر کرنے لگے، روزانہ ایک دیوار بناتے، جب دھوپ تیز ہو جاتی تو پہاڑ کے سائے میں آجاتے، جب (مخصوص) پتھر رکھنے کی باری آئی تو حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل سے فرمایا: میرے پاس ایسا پتھر لاؤ جسے میں لوگوں کے لئے نشانی کے طور پر رکھوں۔ حضرت اسمٰعیل نے وادی کا رخ کیا اور ایک پتھر اٹھا لائے حضرت ابراہیم نے اسے چھوٹا سمجھ کر پھینک دیا، اور فرمایا کوئی اور پتھر لاؤ، حضرت اسمٰعیل (پتھر لینے) چلے گئے اتنے میں حضرت جبرائیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس حجر اسود لے کر اترے، اور اسمٰعیل بھی آگئے، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس وہ آچکا جس نے مجھے تمہارے پتھر کے لئے نہیں چھوڑا، (یعنی تم پتھر پھینک دو اس کی جگہ حجر اسود لگانا ہے) پھر آپ نے بیت اللہ بنایا، اور یہ لوگ بیت اللہ کا طواف کرتے رہے اور وہاں نمازیں پڑھتے رہے یہاں تک کہ فوت ہو گئے اور ان کا زمانہ ختم ہو گیا، پھر بیت اللہ گر گیا۔

بعد میں عمالقہ نے اس کی تعمیر کی وہ بھی اس کا طواف کرنے لگے یہاں تک کہ وہ بھی مر گئے اور ختم ہو گئے، خانہ کعبہ گر گیا، پھر قریش نے اس کی تعمیر کی، جب حجر اسود رکھنے کا موقعہ آیا تو ان میں اختلاف ہو گیا، تو وہ کہنے لگے: جو سب سے پہلے دروازے سے آئے گا (وہ حجر اسود رکھے گا) تو نبی ﷺ آئے لوگ کہنے لگے: امین آگیا، آپ نے کپڑا بچھایا اور پتھر اس کے درمیان میں رکھ کر قریش کے سرداروں سے فرمایا کہ ہر شخص کپڑے کا ایک گوشہ پکڑ لے (انہوں نے اوپر اٹھایا) آپ نے اپنے ہاتھ سے پتھر رکھا۔

الحارث وابن راهويه والصابوني في المائتين. بيهقي وروى بعضه الازرقي، حاكم

۳۸۰۸۴ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں اور اسامہ بن زید قریش کے بتوں کے پاس جاتے اور انہیں خراب کر دیتے تھے یہ لوگ کہتے پھرتے ہمارے معبودوں سے یہ کس نے ایسا سلوک کیا ہے چنانچہ وہ آتے اور انہیں دودھ اور پانی سے دھوتے۔

ابن راهويه وهو صحيح

''حرم''

۳۸۰۸۵ (مسند عمر) عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ حرم کی گھاس کاٹ رہا ہے آپ نے فرمایا: کیا تجھے پتہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے؟ اس نے اپنی ضرورت کا شکوہ کیا تو آپ کا دل نرم پڑ گیا اور اسے کچھ (دراہم) دینے کا حکم دیا۔ سعيد بن منصور

۳۸۰۸۶......حضرت عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے مکہ کے حمام کے بارے میں بکری کا فیصلہ کیا۔
رواہ عبدالرزاق

۳۸۰۸۷......عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منیٰ میں لوگوں سے خطاب کر رہے تھے آپ نے پہاڑ پر ایک شخص کو دیکھا جو درخت کاٹ رہا تھا، آپ نے اسے بلایا، اور فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں کہ مکہ کا نہ درخت کاٹا جائے نہ خلال کے لئے اس کی شاخ توڑی جائے، اس نے کہا: کیوں نہیں لیکن مجھے اس کام پر ایک کمزور اونٹ نے مجبور کیا ہے آپ نے اسے ایک اونٹ پر سوار کر کے فرمایا: دوبارہ ایسا نہ کرنا، اور اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا۔ سعید بن ابی عروبة فی المناسک، بیهقی

۳۸۰۸۸......نافع بن عبدالحارث سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ آئے اور دارالندوۃ میں جمعہ کے روز داخل ہوئے اور وہاں سے جلد مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کیا آپ نے بیت اللہ کے کھونٹے پر اپنی چادر رکھی اس پر کوئی کبوتر آ بیٹھا آپ نے اسے اڑایا پھر وہ اس پر بیٹھا تو ایک سانپ نے اس پر جھپٹا مارا اور اسے مار ڈالا، آپ نے جب جمعہ کی نماز پڑھ لی تو میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پاس آئے، آپ نے فرمایا: میرے بارے آج فیصلہ کرو جو کچھ میں نے کیا ہے! میں اس گھر میں داخل ہوا اور مسجد جلدی جانے کا ارادہ کیا اور میں نے اپنی چادر اس کھونٹے پر ڈال دی، اس پر کوئی کبوتر بیٹھا میں نے خدشہ محسوس کیا کہ کہیں اسے اپنی بیٹ سے خراب نہ کر دے، وہ دوسرے کھونٹے پر جا بیٹھا اسے ایک سانپ نے جھپٹ کر مار ڈالا، میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے اسے اس کی محفوظ جگہ سے اڑایا ہے اور جس جگہ وہ بیٹھا وہاں اس کی موت تھی، میں (نافع بن عبدالحارث) نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: سفید رنگ کی بکری جس کے دانت نکل آئے ہوں اس کے بارے آپ کا کیا خیال ہے اس کا ہم امیرالمومنین کے لئے ضمان کے طور پر فیصلہ کر دیں؟ حضرت عثمان نے فرمایا: میری بھی یہی رائے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا حکم دے دیا۔ الشافعی، بیهقی

۳۸۰۸۹......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر مجھے حرم میں (اپنے والد) خطاب کا قاتل بھی مل جائے تو جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائے میں اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔ عبد بن حمید وابن المنذر والازرقی

۳۸۰۹۰......(اسی طرح) عبید بن عمیر اللیثی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ منیٰ میں خطبہ دے رہے آپ نے پہاڑ پر ایک شخص کو درخت کاٹتے دیکھا اسے بلا بھیجا، فرمایا: کیا تمہیں پتہ نہیں کہ حرم کا نہ درخت کاٹا جاتا ہے اور نہ خلال کے لئے اس کی شاخ توڑی جاتی ہے؟ وہ بولا: کیوں نہیں، لیکن مجھے اس کام پر ایک کمزور اونٹ نے مجبور کیا ہے آپ نے اسے ایک اونٹ کا بوجھ دے کر فرمایا دوبارہ ایسے نہ کرنا۔
سعید بن ابی عروبہ فی المناسک

۳۸۰۹۱......(اسی طرح) عبید بن عمیر سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک شخص کو حرم کا درخت کاٹتے دیکھ لیا، فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ وہ بولا: میرے پاس خرچ نہیں ہے، حضرت عمر نے فرمایا: یہ تو حرام ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے، وہ کہنے لگا: میں تنگدست ہوں میرے پاس خرچ نہیں ہے، حضرت عمر نے اسے خرچہ دیا اور اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا۔
عبیداللہ بن محمد بن حفص العیشی فی حدیثہ

۳۸۰۹۲......(اسی طرح) عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حرم کا درخت اپنے اونٹ پر بیٹھے کاٹتے دیکھا، اس سے فرمایا: اللہ کے بندے! یہ اللہ کا حرم ہے تمہارے لئے یہاں ایسا کرنا مناسب نہیں، وہ شخص کہنے لگا: امیرالمومنین! مجھے علم نہیں تھا، آپ خاموش ہو گئے۔ سفیان بن عیینہ فی جامعہ والازرقی

۳۸۰۹۳......(اسی طرح) زہری عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں: کہ ابراہیم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام کو دکھانے کے لئے حرم کے پتھر نصب کئے، پھر کسی نے انہیں حرکت نہیں دی یہاں تک کہ جب قصی کا زمانہ آیا تو انہوں نے ان کی تجدید کی، پھر کسی نے انہیں حرکت نہیں دی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا دور آیا آپ نے فتح مکہ کے سال تمیم بن اسد خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا، انہوں نے ان پتھروں کی تجدید کی، پھر کسی نے انہیں حرکت نہیں دی یہاں تک جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو آپ نے قریش کے چار افراد بھیجے،

جو دیہات میں رہتے تھے انہوں نے حرم کے پتھروں کو نئے پتھروں میں تبدیل کر کے نصب کیا، ان میں مخرمہ بن نوفل سعید بن یربوع المخزومی، حویطب بن عبدالعزی اور ازھر بن عبدعوف الزھری شامل ہیں۔ رواہ الازرقی

۳۸۰۹۴..... (اسی طرح) حسن بن عبدالرحمن بن حاطب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن لوگوں کو حرم کے پتھروں کی تجدید کے لئے بھیجا تھا آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ دیکھیں جو وادی حرم میں پڑتی ہے تو وہاں پتھر رکھ دیں اور اس پر نشان لگا کر اسے حرم کا حصہ بنادیں، اور جو وادی حل میں پڑتی ہے اسے حل کا حصہ بنادیں۔

فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو آپ نے حج کے لئے قافلہ بھیجا، اور عبدالرحمن ابن عوف کو روانہ فرما کر انہیں حرم کے پتھروں کی تجدید کا حکم دیا، عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریش کا ایک گروہ روانہ فرمایا، جن میں حویطب بن عبدالعزی، عبدالرحمن بن ازھر شامل تھے، سعید بن یربوع کی نظر حضرت عمر کی خلافت کے آخری دور میں ختم ہو چکی تھی اور مخرمۃ بن نوفل کی نظر بھی حضرت عثمان کے دور خلافت میں چلی گئی تھی، یہ حضرات ہر سال حرم کے پتھروں کی تجدید کرتے تھے، جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے تو آپ نے مکہ کے گورنر کو خط لکھا کہ وہ حرم کے پتھروں کی تجدید کرے۔ رواہ الازرقی

۳۸۰۹۵..... (اسی طرح) عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو حرم کا درخت کاٹ کر اپنے اونٹ کو کھلا رہا تھا، آپ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے آؤ! چنانچہ اسے لایا گیا، فرمایا: اللہ کے بندے! کیا تجھے علم نہیں کہ مکہ حرام ہے نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کے شکار کو بدکایا جائے، اور نہ اس کا لقطہ اٹھایا جائے ہاں جو اس کی تشہیر کرے؟ وہ کہنے لگا: امیر المومنین! مجھے اس کام پر صرف اس کمزور اونٹ نے برانگیختہ کیا ہے جسے میں چارا کھلا رہا ہوں مجھے خدشہ تھا کہ یہ مجھے منزل تک نہیں پہنچائے گا، میرے پاس نہ توشہ ہے اور نہ خرچ، آپ کا دل نرم پڑ گیا باوجودیکہ آپ نے اسے سزا دینے کا ارادہ کرلیا تھا پھر آپ نے اس کے لئے صدقہ کے ایک اونٹ کا حکم دیا جو آٹے سے لدا ہوا تھا، وہ اسے عطا کر دیا، اور فرمایا: پھر ہرگز حرم کا کوئی درخت کاٹنے کے لئے نہ لوٹنا! فی المداراۃ

۳۸۰۹۶..... عبیداللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے حرم کے پتھر جبرائیل علیہ السلام کے بتانے پر نصب کئے، پھر اسمٰعیل علیہ السلام نے اس کی تجدید کی، پھر قصی نے ان کی تجدید کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی تجدید کرائی، عبیداللہ فرماتے ہیں: جب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا، آپ نے قریش کے چار افراد بھیجے، جن میں مخرمہ بن نوفل، سعید بن یربوع، حویطب بن عبدالعزی اور ازھر بن عبدعوف شامل تھے انہوں نے حرم کے پتھر نصب کئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۹۷..... عمرو بن عبدالرحمن بن عوف اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے انصار کے لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس فتح مکہ کے دن آیا اور آپ مقام (ابراہیم) میں بیٹھے تھے اس نے آپ کو سلام کیا اور کہنے لگا: اللہ کے نبی! میں نے نذر مانی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور مومنین کے لئے مکہ فتح کر دیا تو میں ضرور بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا، اور یہاں قریش میں ایک شخص جو شام کا رہنے والا ہے مجھے ملا ہے جو آتے جاتے میرا حافظ ہوگا، آپ ﷺ نے فرمایا، یہیں نماز پڑھ لو، پھر اس نے چوتھی مرتبہ اپنی بات دہرائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: جاؤ اس میں نماز پڑھو، اس ذات کی قسم! جس نے محمد (ﷺ) کو حق دے کر بھیجا ہے اگر تم نے یہاں نماز پڑھ لی تو تمہاری بیت المقدس میں پڑھی جانے والی نماز کے عوض ادا ہو جائے گی۔ عبدالرزاق وقال ابن جریج، اخبرت ان ذلک الرجل سوید بن سوید

۳۸۰۹۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو حرم کے پتھر رکھنے کی جگہ بتائی تو آپ نے وہ پتھر رکھ دیئے پھر قصی بن کلاب نے ان کی تجدید کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی تجدید کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۹۹..... مرہ ھمدانی سے روایت ہے فرمایا: میں مسجد (حرام) کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھتا تھا ایک شخص عبداللہ کے پاس آکر کہنے لگا: میں بھی ان کے پاس تھا بتائیں ایک شخص اس مسجد میں ہر ستون کے پاس نماز پڑھتا ہے اپنی نماز پوری کرنے تک وہ یہی کرتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۰۰..... زہری سے روایت ہے فرمایا: جس نے کسی کو حرم میں قتل کیا تو اسے حرم میں قتل کیا جائے گا اور جس نے حل میں قتل کیا اور پھر حرم میں

داخل ہوگیا تو اسے حل کی طرف نکال کر قتل کیا جائے گا، یہی طریقہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق
۳۸۱۰۱...... محمد بن الاسود بن خلف اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں حرم کے پتھر نصب کرنے کا حکم دیا۔ البزار، طبرانی فی الکبیر

مقام ابراہیم علیہ السلام

۳۸۱۰۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مقام (ابراہیم) رسول اللہ ﷺ اور میرے والد کے زمانہ میں بیت اللہ سے ملا ہوا تھا، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے جدا کر دیا۔ بیهقی، سفیان ابن عیینه فی جامعه
۳۸۱۰۳...... حبیب بن ابی الاشرس سے روایت ہے فرمایا: ام نہشل کا سیلاب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بندھ باندھنے سے پہلے بالائی مکہ میں ہوتا تھا اس نے مقام ابراہیم کو بہا دیا پھر پتہ نہ چلا کہ وہ کس مقام پر تھا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: اسکی جگہ کون جانتا ہے؟ مطلب بن ابی وداعۃ نے کہا: امیر المومنین! میں جانتا ہوں، میں نے اس کا اندازہ اور پیمائش مقاط (مضبوط بٹی ہوئی رسی سے) سے کی ہے اور مجھے اس کے بارے میں اندیشہ تھا حجر اسود سے یہاں تک اور رکن سے اس تک اور کعبہ کے سامنے سے، آپ نے فرمایا: وہ میرے پاس لے آؤ! چنانچہ وہ لائے اور اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے پاس بندھ باندھ دیا۔
سفیان فرماتے ہیں یہی بات ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ مقام ابراہیم بیت اللہ کے دامن میں تھا، اب وہ جس جگہ ہے وہی اس کی جگہ ہے اور لوگ جو کہتے ہیں: کہ وہاں اس کی جگہ تھی، تو صحیح نہیں۔ رواہ الازرقی
۳۸۱۰۴...... کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعۃ سہمی اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ سیلاب مسجد حرام میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بالائی بندھ باندھنے سے باب بنی شیبہ کبیر سے داخل ہوتے تھے، تو سیلاب کبھی مقام ابراہیم کو اپنی جگہ سے بلند کر دیتے اور کبھی کعبہ کے سامنے لے آتے، یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ام نہشل سیلاب آیا، اور مقام ابراہیم کو اس کی جگہ سے بہا کر لے گیا اور وہ مکہ کے نچلے مقام میں ملا، پھر اسے لا کر کعبہ کے پردوں سے باندھ دیا گیا اور اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا گیا، آپ رمضان کے مہینہ میں گھبرائے ہوئے آئے، اس کا نشان مٹ چکا تھا سیلاب نے اسے مٹا دیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بلایا، آپ نے فرمایا: میں اس بندے کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جسے اس مقام ابراہیم کا علم ہے! تو مطلب بن ابی وداعۃ نے کہا: امیر المومنین! مجھے اس کا علم ہے، مجھے اس کا خدشہ تھا تو میں نے رکن کی جگہ سے اس کی جگہ تک کو ناپ لیا، اور اس کی جگہ سے حجر اسود تک اور اس کی جگہ سے زمزم تک کو مقاط (مضبوط بٹی ہوئی رسی) سے ماپ لیا تھا وہ میرے پاس گھر میں ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: میرے پاس بیٹھو اور مقام ابراہیم منگوانے کا حکم دیا، چنانچہ وہ آپ کے پاس بیٹھ گئے اور مقام ابراہیم لایا گیا، اسے لمبائی میں رکھا گیا تو اسے اس کی جگہ تک برابر پایا، آپ نے لوگوں سے پوچھا اور ان سے مشورہ لیا، لوگوں نے کہا: ہاں! یہی اس کی جگہ ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اچھی طرح جانچ لیا اور آپ کے نزدیک وہ ثابت ہوگیا تو اسے نصب کرنے کا حکم دے دیا، اور مقام ابراہیم کے نیچے ایک عمارت بنا کر اسے موڑ دیا تو وہ آج تک اپنی رسی کی جگہ پر ہے۔ رواہ الازرقی
۳۸۱۰۵...... ابن ابی ملیکۃ سے روایت ہے فرمایا: کہ مقام ابراہیم جس جگہ آج ہے یہی اس کی جگہ زمانہ جاہلیت، عہد نبوی اور صدیقی دور میں تھی البتہ دور فاروقی میں سیلاب اسے بہا کر کعبہ کے سامنے لے گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کی موجودگی میں اسے پیمائش کر کے واپس رکھا۔ رواہ الازرقی
۳۸۱۰۶...... مجاہد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کس شخص کو مقام ابراہیم کی جگہ کا علم ہے؟ حضرت ابو وداعۃ بن ضبیرہ سہمی نے فرمایا: امیر المومنین! مجھے اس کا علم ہے، میں نے اسے دروازے تک، رکن حجر اسود تک اور رکن اسود تک اور زمزم تک ماپا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (مقام ابراہیم) لاؤ چنانچہ آپ نے اسے جس جگہ وہ آج ہے ابووداعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیمائش کے مطابق

اپنی جگہ واپس رکھ دیا۔ رواہ ابن سعد

۳۸۱۰۷..... مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کا ہاتھ تھاما ہوا تھا جب آپ مقام ابراہیم کے پاس پہنچے تو عرض کیا: یہ ہمارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کی جگہ ہے جہاں وہ نماز پڑھتے تھے؟ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ہاں، عرض کیا: کیا ہم اسے نماز کی جگہ نہ بنالیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کردی: مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۳۸۱۰۸..... مجاہد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیں۔

ابن ابی داؤد فی المصاحف

۳۸۱۰۹..... مجاہد سے روایت ہے کہ مقام ابراہیم بیت اللہ سے جڑا ہوا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ اسے بیت اللہ سے جدا کردیں تا کہ لوگ اس کے پاس نماز پڑھا کریں، تو نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا، تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کردی، مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو! ابن ابی داؤد

''زمزم''

۳۸۱۱۰..... (مسند عمر) ابن المعزی سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ ابن عیینہ کے پاس تھے کہ ایک شخص آکر کہنے لگا: ابو محمد! کیا آپ لوگ یہ یقین نہیں کرتے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ آب زمزم ہر بیماری کے لئے شفا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، تو وہ کہنے لگا: میں نے اسے پیا ہے تا کہ آپ مجھے دوسو احادیث سنائیں، انہوں نے فرمایا: بیٹھو! پھر اسے دوسو احادیث سنائیں، (ابن المعزی) فرماتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو فرماتے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں اسے قیامت کی پیاس کے لئے پیتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۱۱۱..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے (چچا) عباس سے کہا: ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ سے حجابہ (کعبہ پر غلاف چڑھانے کی خدمت) طلب کریں، آپ نے فرمایا: میں تمہیں اس سے بہتر خدمت عطا کروں گا اور وہ سقایہ (پانی پلانے) کی خدمت ہے نہ تم اس کے لئے مصیبت بنو اور نہ وہ تمہارے لئے۔

ابن سعد، ابن راھویہ و ابن من یع والبزار، ابویعلی و ابن جریر و صححہ، حاکم، سعید بن منصور

۳۸۱۱۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آب زمزم کا ایک ڈول اس میں سے نکال کر کھڑے ہوکر پیا۔

ابن عدی، خطیب فی المتفق

۳۸۱۱۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: اپنا ڈول اس چشمہ کی طرف بھرنے کے لئے رکھ جو بیت اللہ یا رکن کے قریب ہے کیونکہ وہ جنت کی نہر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۱۴..... معمر سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک شخص زمزم کے کنوئیں میں گر کر مر گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے چشمے بند کرکے اسے خالی کرنے کا حکم دیا، کسی نے کہا: اس میں ایک سوت ہمارے قابو سے باہر ہے آپ نے فرمایا: وہ جنت کی نہر ہے پھر آپ نے انہیں ریشم واون کی منقش چادر عنایت کی جس سے اس کا منہ بند کردیا پھر اس کا پانی نکالا گیا، یہاں تک کہ اس میں کسی قسم کی بدبو باقی نہ رہی۔

رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۱۵..... ام معبد سے روایت ہے فرمایا: میرے خیمہ کے قریب سے سہیل زہیر کا غلام گزرا جس کے پاس پانی کے دو مشکیزے تھے، میں نے اس سے کہا: یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا: کہ نبی ﷺ نے میرے آقا زہیر کو خط بھیجا ہے جس میں وہ ان سے آب زمزم طلب فرمارہے ہیں اور میں اس لئے جلدی چل رہا ہوں تا کہ مشکیزے خشک نہ ہوجائیں۔ الفاکھی فی تاریخ مکۃ

۳۸۱۱۶..... حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جس دن بیت اللہ کا طواف کیا آپ حضرت

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: ہمیں پانی پلایئے! حضرت عباس نے فرمایا: یارسول اللہ کیا ہم آپ کو وہ پانی نہ لائیں جو ہم نے بیت اللہ میں رکھا ہے؟ کیونکہ اس پانی میں زیادہ ہاتھ لگتے رہتے ہیں، آپ نے فرمایا: کہ ہمیں بھی وہ پانی پلایئے جو آپ لوگوں کو پلاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو پانی پلایا آپ نے اپنی پیشانی پر چھڑکا، پھر اور پانی منگوایا اور اس میں ملاکر پیا، پھر اور پانی منگوایا اور اسے ملاکر نوش فرمایا، اور یہ پانی مشکیزوں میں تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۱۷..... عبداللہ بن زریر غافقی سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زمزم کی حدیث بیان کرتے سنا فرمایا: ایک دفعہ عبدالمطلب حجر میں سوئے تھے انہوں نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا ہے: برہ کوکھودو! انہوں نے کہا: برہ کیا؟ پھر خواب ختم ہوگیا، یہاں تک کہ جب اگلا دن ہوا آپ اپنی اسی جگہ سوئے تو پھر خواب میں ان سے کوئی کہہ رہا ہے، مصونہ کوکھودو! انہوں نے کہا: مصونہ کیا ہے؟ پھر خواب ختم ہوگیا، پھر جب اگلا دن ہوا تو آپ اپنی اسی جگہ سوئے تو خواب میں کوئی ان سے کہہ رہا ہے طیبہ کوکھودو! انہوں نے کہا: طیبہ کیا ہے؟ پھر ختم ہوگیا، جب اگلا دن ہوا تو آپ اپنی اسی جگہ آئے اور سوگئے خواب میں کوئی دن سے کہہ رہا: زمزم کھودو! انہوں نے کہا: زمزم کیا ہے؟ اس نے کہا: جو نہ خشک ہوگا اور نہ اس کی مذمت ہوگی، پھر اس نے اس کی جگہ بتائی، آپ اٹھے اور کھودنے لگے یہاں تک کہ اس کا سراغ لگالیا، قریش کہنے لگے: عبدالمطلب یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے زمزم کھودنے کا حکم دیا گیا، جب وہ ظاہر ہوگیا اور لوگوں نے اسے مقام طتی میں اسی دکھ لیا تو کہنے لگے: عبدالمطلب! اس میں تمہارے ساتھ ہمارا حق بھی ہے، یہ ہمارے باپ اسمٰعیل کا راز ہے، آپ نے فرمایا: یہ تمہارے لئے کیسے ہے؟ مجھے تم سے علیحدہ اس کے ساتھ خصوصیت دی گئی ہے، وہ کہنے لگے: ہم تمہارے ساتھ مقدمہ لڑیں گے؟ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے: وہ کہنے لگے: ہمارے اور تمہارے درمیان بنی سعد بن ھذیم کی کاہن عورت حاکم ہوگی، جو شام کے بالائی حصہ میں رہتی ہے عبدالمطلب بنی امیہ کے کچھ لوگوں کے ہمراہ چل پڑے، اور قریش کے ہر قبیلہ سے کچھ لوگ روانہ ہونے، اس وقت حجاز وشام کے درمیان والی زمین بے آب وگیاہ تھی چلتے چلتے یہ لوگ ان علاقوں کے کسی میدان میں پہنچے تو عبدالمطلب اور ان کے ساتھیوں کا پانی ختم ہوگیا اور انہوں نے مرنے کا یقین کرلیا، پھر لوگوں سے پانی مانگا، وہ کہنے لگے: ہم تم لوگوں کو پانی نہیں دے سکتے ہمیں بھی تمہاری مصیبت کا ڈر ہے۔

عبدالمطلب نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: ہماری رائے آپ کی رائے کے تابع ہے، آپ نے کہا: میری رائے تو یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی قبر کھودنے لے، جب بھی تم میں سے کوئی مرجائے گا تو اسے اس کے ساتھی دفن کردیں گے یہاں تک کہ آخری شخص کو اس کا ساتھی دفن کردے گا، تو ایک آدمی کا نقصان تم سب کے نقصان سے کم ہے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالا ہے اب ہم سفر نہیں کریں گے، ہم یہیں (پانی) تلاش کریں گے شاید اللہ تعالیٰ ہمیں عاجزی کی وجہ سے سیراب کردے آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: چلو! وہ اور آپ چل پڑے، جب آپ اپنی اونٹنی پر بیٹھے اور وہ آپ کو لے کر اٹھی تو اس کے پیر کے نیچے سے ایک چشمہ پھوٹ پڑا، جس کا پانی میٹھا تھا، آپ نے اپنی اونٹنی بٹھادی آپ کی ساتھیوں نے بھی اپنی اونٹنیاں بیٹھادیں، پانی پیا اور خوب سیراب ہوگئے، پھر (سفر کے) ساتھیوں کو بلایا، آؤ پانی پی لو، اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانی دیا ہے، چنانچہ وہ آئے اور خود بھی پیا اور جانوروں کو سیراب کیا، پھر (خود ہی) کہنے لگے: عبدالمطلب! اللہ کی قسم! تمہارے حق میں فیصلہ ہوگیا ہے جس ذات نے تمہیں اس صحرا میں پانی دیا ہے اسی نے تمہیں زمزم سے سیراب کیا ہے، چلو وہ چشمہ تمہارا ہی ہے، ہم تم سے نہیں جھگڑیں گے۔ ابن اسحاق فی المبتداء والازرقی، بیهقی فی الدلائل

سقایہ..... حاجیوں کو آب زمزم پلانے کی خدمت

۳۸۱۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ سقایہ پر تشریف لائے اور فرمایا: ہمیں پانی پلاؤ، تو ابن عباس نے ان سے کہا: کیا ہم آپ کو ستو والا پانی نہ پلائیں؟ کیونکہ اس پانی سے لوگ پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں سے لوگ پیتے ہیں مجھے بھی وہیں سے پلاؤ۔ رزین

۳۸۱۱۹..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ حدیث جو آپ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (طواف کرکے) واپس آئے آپ نے زمزم کے پانی کا ڈول منگوایا، اس سے وضو کر کے فرمایا: اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنے سقایہ سے رکے رہو، اگر ایسی بات نہ ہوتی کہ تم اس پر غالب آجاؤ گے تو یہ تمہارے ساتھ ختم ہو جاتا۔ رواہ الازرقی

۳۸۱۲۰ (مسند ازھر) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میرا اور محمد بن الحنفیۃ کا سقایہ میں جھگڑا ہو گیا، تو طلحہ بن عبید اللہ، عامر بن ربیعہ، ازھر بن عبدعوف اور مخرمہ بن نوفل نے گواہی دی کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے روز یہ خدمت حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کی تھی۔ البغوی وفی اسنادہ الواقدی

''طائف''

۳۸۱۲۱ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میرا کوئی کمرہ مقام رکبہ (ذات عرق اور عمرہ کے درمیان) پر ہو وہ مجھے شام میں دس کمروں سے زیادہ محبوب ہے۔ مالک

مدینہ منورہ کے باسی پر افضل صلوٰۃ وسلام

۳۸۱۲۲ .... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے مدینہ پسند فرمایا، جس کی زمین کم اناج والی اور اس کا پانی کھارا ہے صرف یہ پھل (شیریں) ہیں۔ اور اس میں انشاء اللہ دجال اور طاعون کی بیماری داخل نہیں ہوگی۔ الحارث

۳۸۱۲۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مدینہ میں نرخ چڑھ گیا اور فاقہ بڑھ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبر سے کام لو اور خوشخبری پاؤ، کیونکہ میں نے تمہارے مد اور صاع کے لئے برکت کی دعا کی ہے سو کھاؤ اور جدا جدا ہو کر مت کھاؤ کیونکہ ایک شخص کا کھانا دو کے لئے کافی ہے اور دو کا، چار کے لئے، اور چار کا، پانچ اور چھ کے لئے کافی ہے، جماعت میں برکت ہے، جس نے مدینہ کی مصیبت اور سختی پر صبر کیا میں قیامت کے روز اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا، اور جو اس سے جو کچھ اس میں دل اچاٹ کر کے نکلا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر اس میں مکین تبدیل کر دے گا۔ اور جس نے اسے نقصان پہنچانا چاہا اللہ تعالیٰ اسے یوں پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

البزار وقال تفردبه عمرو بن دينار البصری وهولين

۳۸۱۲۴..... بشر بن حرب سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس فرماتے سنا: اے اللہ! ہمارے مدینے ہمارے صاع مد اور دائیں بائیں کو بابرکت بنا، پھر آپ نے مشرق کی جانب رخ کر کے فرمایا: اس طرف سے شیطان کا سینگ نکلے گا، اسی جانب سے زلزلے، فتنے اور چیخنے والے ظاہر ہوں گے۔ رنة فی الايمان ورجاله موثوقون غير انی اظن ان انسخة سقط منها لفظة"ابن" فان الحديث معروف عن ابن عمر لا عن عمر خصوصا ان فی اسنادهع عن بسر بن حرب قال سمعت عمر، وبشر بن حرب قالع سمعت: عمر فرکره وقالع کذا قال والصواب ابن عمر فحمدت الله عزوجل

۳۸۱۲۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے خطبہ دیا، فرمایا: جو شخص یہ لکھتا ہے کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس تحریر کے سوا کچھ ہے جسے ہم پڑھتے ہیں تو اس نے جھوٹ بولا، اس تحریر میں اونٹوں کی عمریں اور قصاص کی تفصیلات ہیں، نیز اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام عیر اور ثور کے درمیانی علاقہ کو حرم قرار دیا ہے۔ ابن ابی شیبه، مسند احمد

۳۸۱۲۶..... (مسند عمر) عبدالکریم بن ابی المخارق سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدامہ بن مظعون کے غلام سے فرمایا: تم ان لکڑ ہاروں کے نگران ہو جسے تم دیکھو کہ وہ مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیانی علاقہ سے لکڑی کاٹ رہا ہے اس کا کلہاڑا اور رسی لے لو، وہ کہنے لگے: اس کے دونوں کیا ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا نہیں یہی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۲۷......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: کہ انہوں نے جب مسجد میں اضافہ کا ارادہ کیا تو منبر کو وہیں رکھا جہاں وہ آج ہے اور کھجور کے تنے کو دفن کر دیا کہ مبادا اس کی وجہ سے کوئی فتنہ میں مبتلا ہو۔ السلفی فی انتخاب حدیث القراء

۳۸۱۲۸......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت مکہ میں اموال نہ بناؤ (بلکہ) اپنے دار الہجرت مدینہ میں بناؤ کیونکہ آدمی کا دل اپنے مال سے لگا ہوتا ہے۔ عبدالرزاق فی امالیہ، بیہقی فی السنن

۳۸۱۲۹......اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن عیاش بن ربیعہ سے فرمایا: کیا تم یہ بات کہنے والے ہو: کہ مکہ مدینہ سے بہتر ہے؟ تو وہ آپ سے کہنے لگے: یہ اللہ کا حرم اور اس کی (طرف سے) امن کی جگہ ہے اور اسی میں اس کا گھر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے حرم، اس کے امن اور اس کے گھر کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔

مالک والزبیر بن بکار فی اخبار المدینہ، ابن عساکر

۳۸۱۳۰......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے یہاں تک کہ ہم مقام حرہ میں سعد بن ابی وقاص کے نالے کے پاس پہنچ گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کا پانی لاؤ، جب آپ وضو کر چکے تو قبلہ رخ کھڑے ہو کر آپ نے تکبیر بلند کی اور فرمایا: اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام آپ کے بندے اور خلیل تھے انہوں نے آپ سے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی ہے، میں محمد تیرا بندہ اور رسول ہوں میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ان کے مد اور صاع میں ایسی ہی برکت عطا فرما جیسی آپ نے اہل مکہ کو عطا کی ہے برکت کے دو برکتیں۔ مسند احمد، ترمذی وقال: صحیح وابن خزیمہ، ابن حبان

۳۸۱۳۱......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) صرف قرآن اور یہ (حکمنامے کی) تحریر لکھی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقام عیر اور ثور کا درمیانی علاقہ حرم ہے نہ اس کی شاخ توڑی جائے، نہ اس کا شکار بدکایا جائے، اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے ہاں جو اعلان کرے وہ (اٹھا سکتا ہے) اور نہ کوئی شخص اس میں جنگ کے لئے ہتھیار اٹھا کر چل سکتا ہے، نہ اس کا کوئی درخت کاٹا جائے ہاں کوئی اپنے اونٹ کے چارے کے لئے کاٹے تو اجازت ہے، سو جس نے کوئی نئی بات (یا کام دین کی صورت میں) ایجاد کیا، یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ نہ اس کی نفل عبادت قبول ہے اور نہ فرض، مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے جس کی ان کا ادنیٰ شخص بھی کوشش کرے، جس نے کسی مسلمان کے ذمہ کو توڑا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں لعنت ہے اس کی نفل عبادت قبول ہے نہ فرض۔ ابوداؤد طیالسی، عبدالرزاق، مسند احمد بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی نسائی، ابویعلی، ابن خزیمہ وابوعوانہ والطحاوی ابن حبان، بیہقی فی السنن

۳۸۱۳۲......(اسی طرح) مرۃ ھمدانی سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے سامنے ایک تحریر پڑھی جو ایک انگلی کے بقدر (لمبی) تھی اور رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے نیام میں تھی اس میں لکھا تھا: ہر نبی کا ایک حرم ہوتا ہے اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں، جس نے اس میں کوئی (نیا کام) ایجاد کیا یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کی نفل عبادت قبول ہے اور نہ فرض۔

حلیۃ الاولیاء

۳۸۱۳۳......ابوحسان سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی (اہم) کام کا حکم دیتے تو لوگ جواباً کہہ دیتے: ہم نے یوں کر لیا ہے، آپ فرماتے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، کسی نے آپ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کسی چیز کی وصیت کی ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے علاوہ کوئی خاص وصیت نہیں کی صرف آپ کی چند باتیں ہیں جو میں نے آپ سے سن (کر لکھی) رکھی ہیں اور وہ میری تلوار کے نیام میں ایک تحریر کی صورت میں محفوظ ہیں فرماتے ہیں ہم آپ سے اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے وہ تحریر نکالی اس میں لکھا تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو جگہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، نہ اس کی نفل عبادت قبول ہے اور نہ فرض، اور اس میں لکھا تھا: ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور میں مدینہ کو اس کے دونوں حروں اور اس کی چراگاہ کے درمیانی علاقوں کو حرم قرار دیتا ہوں نہ اس کی شاخ توڑی جائے، نہ اس کا شکار بھگایا جائے، اور نہ گری پڑی چیز اٹھائی

جائے ہاں جو اعلان کرنا چاہے، اور سوائے اونٹ کے چارے کے لئے، اس کا درخت کاٹا جائے۔ اور نہ جنگ کے لئے اس میں اسلحہ کے ساتھ چلا جائے۔ اور اس میں تھا: مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے بدلے ہیں، ان کے ذمہ کی ان کا ادنیٰ شخص کوشش کرے، اور وہ اپنے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے ایک ہاتھ کی مانند ہیں، خبردار! کسی کافر کے بدلہ میں کوئی مسلمان نہ قتل کیا جائے اور نہ کسی ذمی کو اس کے عہد ذمیت میں مارا جائے۔

ابن جریر، بیهقی فی الدلائل

۳۸۱۳۴۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں مدینہ کو اس کے دونوں پہاڑوں (عیر اور ثور) کے درمیان ایسے ہی حرم قرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۳۵ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ آنے والے ہر قافلہ کے لئے کانٹے دار درخت اور دوسری چیزیں حرام قرار دیں، آپ نے فرمایا: ہاں جو گمشدہ چیز کا اعلان کرے یا کسی ضرورت کے لئے نئی الاٹھی لے لے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۳۶۔۔۔ (اس طرح) ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس سے اسلام پر بیعت لی، اگلے دن وہ بخار میں مبتلا ہو کر آیا، کہنے لگا: یارسول اللہ! میری بیعت واپس لے لیں، آپ ﷺ نے انکار کر دیا، پھر وہ مسلسل آپ کے پاس تین دن آتا رہا اور ہر بار یہی کہتا رہا: یارسول اللہ! میری بیعت واپس لیجئے، آپ ﷺ نے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو خراب کو ختم کرتی اور عمدہ کو خالص کر دیتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۳۷۔۔۔ حارث بن رافع بن مکیث جہنی سے روایت ہے کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کہ میری بکریاں اور غلام ہیں وہ غلام بکریوں پر یہ ڈوڈی والا پھل گراتے ہیں جو ببول کا پھل ہے۔ تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں کبھی نہیں، رسول اللہ ﷺ کی چراگاہ کا نہ درخت جھاڑا جائے اور نہ کاٹا جائے البتہ ہلکا سا جھاڑ لیا کرو جس سے صرف پتے ہی گریں، پھر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے بند حدود حرم کے درخت کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۳۸۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو شمال جنوب کے اطراف سے ایک منزل حرم قرار دیا ہے۔

رواہ ابن جریر

۳۸۱۳۹۔ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے مدینہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ کے نبی نے مدینہ کو دو اطراف سے حرم قرار دیا ہے۔ عبدالرزاق وابن جریر

۳۸۱۴۰۔۔۔ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ کا ذکر کرتے سنا آپ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور میں مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۴۱۔۔۔ (مسند زید بن ثابت) شرحبیل ابو سعد سے روایت ہے کہ وہ بازاروں میں داخل ہوئے اور وہاں کسی پرندے کا شکار کر لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے تو وہ پرندہ ان کے پاس تھا انہوں نے آپ کا کان مروڑ کر فرمایا: کمبخت! چھوڑ و اسے کیا تمہیں پتہ نہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ کے دونوں اطراف کے درمیانی علاقہ کو حرم قرار دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۴۲۔۔۔ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دونوں جانبوں میں شکار اور درخت کو حرم قرار دیا ہے۔

عبدالرزاق وابن جریر

۳۸۱۴۳۔۔۔ سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ ان کا گھوڑا مقام عقیق میں ان کی سواری سے عاجز پڑ گیا، اور یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی بھیجی ہوئی جماعت میں تھے، وہ آپ کے پاس سواری طلب کرنے آ گئے رسول اللہ ﷺ ان کے لئے اونٹ تلاش کرنے لگے، جو آپ کو صرف ابوجہم بن حذیفہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملا، آپ نے ان سے سودا کیا وہ عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ بھاؤ تاؤ نہیں کرتا، آپ جسے چاہیں سوار کر دیں، آپ نے اونٹ لیا اور لے کر چل پڑے جب مقام اہاب پر پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب آبادی یہاں تک پہنچ جائے گی، اور کچھ ہی عرصہ بعد شام فتح ہوگا تو اس شہر کے لوگ وہاں جائیں گے جنہیں اس کی آب وہوا اور خوشحالی اچھی لگے گی،

چنانچہ وہ ان کی آبادی میں چلیں گے، لیکن اگر وہ جانیں تو مدینہ ان کے لئے بہتر ہے ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے (برکت کی) دعا کی اور میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اور ہمارے مدینہ میں ایسی برکت دے جیسے مکہ والوں کو برکت دی۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۱۴۴　　حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عنقریب مدینہ کی طرف اونٹوں پر اناج نہیں لایا جائے گا اس کے باسیوں کا اناج یہیں سے پیدا ہوگا، جس کی جائیداد، کھیتی یا مویشی ہوں وہ آسمان کے کناروں تلے ان کے پیچھے چلتا رہے گا، جب تمہیں سلع (پہاڑ) پر آبادی نظر آنے لگے تو اس (بات) کا انتظار کرنا، (جو میں نے تم سے کہی ہے)۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۱۴۵　　(مسند سمرۃ بن جندب) رسول اللہ ﷺ (یہ) دعا کیا کرتے تھے اے اللہ! ہماری زمین میں اس کی برکت، خوبصورتی اور سکون رکھ دے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۱۴۶　　سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی طرف اشارہ کرتے فرمایا: یہ امن والا حرم ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۴۷　　سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی نے رسول اللہ ﷺ سے مدینہ کے متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا: امن والا حرم ہے، امن والا حرم ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۴۸　　عبادہ زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دونوں اطراف کے درمیانی علاقہ کو ایسے ہی حرم قرار دیا جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ حرم قرار دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۴۹　　حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو دونوں کناروں کے درمیان حرم قرار دیا، مجھے اگر اس درمیانی علاقے میں ہرن مل جائیں تو میں انہیں خوفزدہ نہ کروں، اور آپ نے مدینہ کے اردگرد بارہ میل تک کے علاقے کو چراگاہ بنایا۔

رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۵۰　　حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے یہاں تک کہ جب آپ حرم کے نالے پر پہنچے تو فرمایا: اے اللہ! تیرے بندے اور رسول ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اے اللہ! میں مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان والے علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۵۱　　حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا اے اللہ! میں نے مدینہ کو اس طرح حرم بنانا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۵۲　　(مسند ابی ہریرۃ) سعید بن المسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر میں مدینہ میں ہرن چرتے دیکھ لوں تو انہیں خوفزدہ نہ کروں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، مدینہ کے دونوں اطراف کے مابین حرم ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۵۳　　حبیب ھذلی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے مدینہ کے دونوں اطراف کے مابین علاقہ کو حرم قرار دیا ہے۔ پھر آپ نے بنی حارثہ سے فرمایا اور وہ لوگ حرہ کے دامن میں آباد تھے، اے بنی حارثہ! مجھے تم لوگ حرم مدنی سے باہر نظر آتے ہو!؟ پھر فرمایا: بلکہ تم اسی میں ہو، بلکہ تم اسی میں ہو۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۵۵　　سعید المقبری حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے دونوں اطراف کا درمیانی علاقہ حرم ہے نہ اس کے کانٹے توڑے جائیں اور نہ اس کے شکار کو بدکایا جائے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۵۷　　حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی علیہ السلام جب مدینہ میں داخل ہوئے تو فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے مدینہ میں جماؤ اور اچھا رزق پیدا فرما۔ رواہ الدیلمی

۳۸۱۵۸　　حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: اللہ کے نبی اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! ہمارے صاع و مد میں برکت

فرما، اور مکہ مدینہ میں برکت نازل فرما، ہمارے جنوب وشمال میں برکت عطا فرما، لوگوں میں سے ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے نبی! ہمارے عراق میں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا، اور فتنے پھوٹیں گے، اور سختی مشرق میں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۱۵۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو مدینہ بخار کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ وبائی زمین تھی، چنانچہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ کو یہ بیماری اور مصیبت پہنچی، (جبکہ) اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نبی سے دور رکھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان سے سنی باتیں عرض کیں، میں نے کہا: وہ بخار کی شدت کی وجہ سے بہکی بہکی باتیں کررہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ ہمارے لئے ایسے ہی چہیتا بنادے جیسے تو نے ہمارے لئے مکہ کو محبوب بنایا ہے بلکہ اس سے زیادہ، اور ہمارے مد وصاع میں برکت عطا فرما، اور اس کی وبا مقام میعہ منتقل کردے۔ ابن اسحاق

۳۸۱۶۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے فرمایا: جزیرۂ عرب میں دو دین باقی نہیں رہیں گے، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدت پوری کردی (یعنی آپ کی موت واقع ہوگئی) تو جزیرے کے ہر طرف کے عوام وخواص مرتد ہوگئے، یہودیت ونصرانیت لوگوں میں سرایت کرگئی مدینہ اور اس کے گردنواح میں نفاق پھیل گیا، دین کو روکنے لگے اور مسلمان ایسے رہ گئے جیسے جاڑے کی تاریک رات میں بارش زدہ بکریاں کسی درندوں والی زمین میں ہو۔ جس حصہ میں بھی لوگوں نے شورش کی میرے والد کے دروازے تک جا پہنچے اور اس کے صحن کے قریب ہوگئے۔ اگر مضبوط پہاڑ میرے والد سے اٹھوائے جاتے تو میرے والد انہیں نہ اٹھاتے۔ سیف بن عمر

۳۸۱۶۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ جب بھی سفر سے واپس آتے تو مدینہ کو جھانک کر دیکھ کر فرماتے: اے عمدہ اور تمام شہروں کے سردار۔ (رواہ الدیلمی) جیسے رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء کے سردار ہیں اسی طرح آپ کی ہر چیز دیگر تمام چیزوں کی سردار ہے چاہے شہر ہو یا قبر۔ عامر تقی ندوی

۳۸۱۶۲..... حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مدینہ کو ایسے ہی حرم بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا، اس میں جنگ کے ہتھیار اٹھا کر نہ چلا جائے، جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی، یا کسی بدعتی کو جگہ دی، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کی نفل عبادت قبول اور نہ فرض۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۶۳..... زید بن اسلم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اسے ایسا ہی پگھلا دے جیسے آگ تانبے کو ڈھال دیتی ہے، جیسے پانی میں نمک اور دھوپ میں چربی پگھل جاتی ہے۔ مصنف عبد الرزاق

۳۸۱۶۴..... سہل بن ابی امامہ سے روایت ہے کہ ابن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: شاید تم لوگ مدینہ کے گردونواح میں شکار کھیلتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، فرمایا: ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو دونوں اطراف سے حرم قرار دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۶۵..... عباد بن اوس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب سے مدینہ میں (شکار پر) تیراندازی کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: مدینہ میں نہیں البتہ مدینہ سے باہر کرسکتے ہو رسول اللہ ﷺ نے اسے دونوں اطراف سے حرم قرار دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۶۶..... (مسند علی) حسن سے روایت ہے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تلوار کے نیام سے ایک تحریر نکال کر فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی مجھے وصیت ہے، اس میں (لکھا) تھا: کہ ہر نبی کا حرم ہوتا ہے اور میں مدینہ کو ایسے ہی حرم قرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا، اس میں ہرگز جنگ کے لئے ہتھیار اٹھا کر نہ چلا جائے، جس نے کوئی نئی چیز ایجاد کی (جس کا تعلق دین سے بتائے یا دکھائے) تو اس کے لئے وبال ہے اور جس نے کوئی بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کی نفل عبادت قبول ہے اور نہ فرض۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۶۷..... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مقام عتیق میں ایک شخص کو درخت کاٹتے اور اس کے کانٹے جھاڑتے دیکھا تو اس کا کلہاڑا لے کر اسے پیٹا اور ڈانٹا دھمکایا، وہ غلام اپنے مالکوں کے پاس جا کر انہیں اطلاع کرنے لگا، وہ لوگ حضرت سعد کے پاس آکر کہنے لگے: وہ غلام ہمارا تھا آپ نے اس سے جو کچھ چھینا ہے اسے لوٹا دیجئے، آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

سنا: جو مدینہ کی منزل درمنزل مسافت میں درخت کاٹتا یا جھاڑتا دکھائی دے تو اس کا سامان تمہارا ہے لہٰذا میں وہ چیز واپس کرنے کا نہیں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے (پیشگی) عطا کی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۱۶۸ ...(اس طرح) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ کو دونوں اطراف میں ایسے ہی حرم قرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے (لہٰذا) اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، (جو لوگ مدینہ سے کوچ کر کے جانے لگے ہیں) ان کے لئے مدینہ بہترین (جگہ) ہے اگر وہ سمجھیں، جو مدینہ والوں سے برائی کا سوچے گا اللہ تعالیٰ اسے آگ میں تانبے اور پانی میں نمک کی طرح پگھلا دے گا۔ رواہ ابن جریر

۳۸۱۶۹ ...(مسند الارقم) عثمان بن ارقم حضرت ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیت المقدس جانے کا سامان تیار کیا، جب وہ اپنی تیاری سے فارغ ہوئے تو نبی ﷺ کو الوداع کہنے آئے۔ آپ نے فرمایا: کسی کام یا تجارت کی غرض سے جا رہے ہو؟

عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! یہ ارادہ نہیں ہے، البتہ بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کا ارادہ ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز اس کے علاوہ کی مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے ہاں جو نماز مسجد حرام میں پڑھی جائے۔ چنانچہ وہ بیٹھ گئے اور نہیں نکلے۔ مسند احمد والباوردی، ابن قانع، طبرانی فی الکبیر، ابو نعیم، حاکم، سعید بن منصور

۳۸۱۷۰ (مسند اسامہ) ایک شخص سرسبز وشاداب علاقے سے (مدینہ) آیا تو اسے بخار ہو گیا (عدم برداشت کی وجہ سے) واپس پلٹ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں یہ امید رکھتا ہوں کہ اس (مدینہ) کے جاسوس ہم سے آگا ہی نہ پائیں۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد والرویانی، طبرانی فی الکبیر ضیاء فی المختار

۳۸۱۷۱ ...(مسند انس) عاصم احول سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، یہ حرم ہے، اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرم قرار دیا ہے، اس کی شاخ نہ توڑی جائے، جس نے ایسا کیا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

”وادی عقیق“

۳۸۱۷۲ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ معرس میں تھے آپ نے فرمایا: مجھے عطا کیا گیا اور مجھ سے کہا گیا: تم ایک بابرکت وادی میں ہو یعنی وادی عقیق میں۔ بخاری فی تاریخہ

یہ مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کی طرف آتی ہے مدینہ سے مکہ آنے والے قافلے پہلے اسی میں سے گزرا کرتے تھے یہ وادی عقیق اس وادی عقیق کے علاوہ ہے جو شہر مدینہ منورہ سے ملی جنوب ومغرب سے شمال ومغرب کی طرف جاتی ہے اور مدینہ منورہ کی کسی زمانہ میں تفریح گاہ تھی۔

جزیرۃ العرب

۳۸۱۷۳ ...نیز حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وادی عقیق میں محو خواب ہوئے فرماتے ہیں: جب میں بیدار ہوا تو مجھ سے کہا جانے لگا: کہ تم ایک برکت والی وادی میں ہو۔ ابن عدی فی الکامل، ابن عساکر

البقیع

بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جس کا اصل نام بقیع الغرقد ہے، یہ قبرستان بننے کے وقت غرقد کی جھاڑیوں کا خطہ تھا، اس میں تقریباً دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدفون ہیں بقیع کی لمبائی ۵۰۰ فٹ اور چوڑائی ۳۳۳ فٹ ہے۔ جزیرۃ العرب

۳۸۱۷۴ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے بقیع میں حضرت عثمان بن مظعون دفن کئے گئے پھر ان کے بعد

ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ۔ابن ابی شیبہ، بخاری فی تاریخہ، ابن عساکر

مسجد قباء

مدینہ سے جنوب مغربی سمت تقریباً دو۲ میل کے فاصلے پر ایک آبادی ہے اس میں بڑی شادابی ہے اور مختلف پھلوں میووں کے باغات ہیں اور یہیں وہ مسجد ہے جو اسلام کی سب سے پہلی مسجد کہلاتی ہے۔ سفر ہجرت میں حضور ﷺ کی یہ آخری منزل تھی اس کے بعد آپ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تھے۔

۳۸۱۷۵　یعقوب بن مجمع بن جاریہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اگر مسجد قبا آسمان کے کسی کنارے پر بھی ہوتی تو ہم لوگ وہاں بھی اپنی سواریاں پہنچا دیتے۔ المصنف عبدالرزاق

۳۸۱۷۶ ... یعقوب بن مجمع فرماتے ہیں: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد قبا میں ہوئے تو فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس مسجد میں ایک نماز پڑھوں یہ مجھے بیت المقدس میں چار نمازیں پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے، بیت المقدس میں ایک نماز پڑھنے کے بعد۔ اگر یہ مسجد کسی کنارے پر بھی ہوتی تو ہم لوگ اونٹوں کو مارتے مارتے وہاں تک پہنچ جاتے۔ المصنف عبدالرزاق

۳۸۱۷۷　ولید بن کثیر ایک شخص سے روایت کرتے ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد قبا تشریف لائے تو ابویلی کو حکم دیا کہ وہ عورتوں سے بچنا اور شاخ سے مسجد میں جھاڑو دینا اور فرمایا: اگر یہ مسجد کسی کنارے یا کسی شہر میں ہوتی پھر بھی ہمارے مناسب تھا کہ ہم لوگ اس تک پہنچ جاتے۔ مسدد

۳۸۱۷۸ ... جریر سے روایت ہے فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ہمارے ساتھ قبا والوں کے پاس چلو ہم انہیں سلام کرنا چاہتے ہیں: چنانچہ آپ ان کے پاس گئے، انہیں سلام کیا، انہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا، پھر آپ نے فرمایا: اے اہل قبا! میرے پاس اس حرے سے پتھر لاؤ، آپ کے پاس بہت سے پتھر جمع ہوگئے آپ کے پاس ایک نیزہ تھا آپ نے ان کے قبلہ کی لکیر کھینچی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک پتھر لے کر رکھا، اس کے بعد فرمایا: ابوبکر! ایک پتھر لاؤ اور اسے اس پتھر کے ساتھ رکھ دو۔ پھر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: عمر! پتھر لو اور اسے ابوبکر کے پتھر کے پاس رکھ دو۔ اس کے بعد (لوگوں کی طرف) متوجہ ہوئے فرمایا: عثمان! پتھر لو اور اسے عمر کے پتھر کے ساتھ رکھ دو، پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر آخری شخص کو دیکھ کر فرمایا: ہر ایک شخص اس لکیر کے قریب جہاں چاہے پتھر رکھ دے۔ طبرانی فی الکبیر

۳۸۱۷۹　زرعہ بن عمرو مولی الخباب سے روایت ہے فرمایا: جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ہمیں قبا والوں کے پاس لے چلو! ہم انہیں سلام کرنا چاہتے ہیں، جب ان کے پاس پہنچے انہیں سلام کر کے فرمانے لگے: اہل قبا! اس حرے سے میرے پاس پتھر لاؤ، چنانچہ آپ کے پاس پتھر جمع ہوگئے۔ اس کے بعد آپ نے ان کے قبلہ کی لکیر کھینچی، اور ایک پتھر لے کر لکیر پر رکھ دیا پھر فرمایا: ابوبکر! پتھر لو اور اسے میرے پتھر کے ساتھ رکھ دو، انہوں نے ایسا ہی کیا پھر ارشاد فرمایا: عمر! پتھر لو اور اسے ابوبکر کے پتھر کے قریب رکھ دو، انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر فرمایا: عثمان! پتھر لو اور اسے عمر کے پتھر کے پاس رکھو، انہوں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد آپ لوگوں کی طرف آخر تک متوجہ ہوئے فرمانے لگے: ہر شخص جہاں چاہے اس لکیر پر پتھر رکھ دے، اور ایک روایت میں ہے: جو جہاں چاہے اس لکیر پر پتھر رکھ دے۔

الدیلمی، ابن عساکر

۳۸۱۸۰　(مسند عبداللہ بن عمر) رسول اللہ ﷺ قبا پیدل اور سوار ہو کر تشریف لاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۸۱　حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے اس مسجد یعنی مسجد قبا میں نماز پڑھی اس کا ثواب ایک عمرہ جتنا ہے۔ رواہ ابن النجار

احد

۳۸۱۸۲۔۔۔حضرت عروۃ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جبل اُحد نظر آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔
المصنف عبدالرزاق

۳۸۱۸۳۔۔۔حضرت عروہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی احد کو دیکھتے تو فرماتے: یہ پہاڑ ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔
رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۸۴۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمیں جبل احد نظر آیا اور ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ المصنف عبدالرزاق

۳۸۱۸۵۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: احد جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر واقع ہے جب تم اس پر آؤ تو اس کے درخت (کا پھل) کھاؤ اگرچہ اس کے کانٹے ہی کیوں نہ ہوں۔ بیھقی فی السنن

بیت المقدس

۳۸۱۸۶۔۔۔عبید بن آدم سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے سنا: تمہارے خیال میں میں کہاں نماز پڑھوں؟ انہوں نے کہا: اگر آپ میری بات پر عمل کرتے ہیں تو چٹان کے پیچھے نماز پڑھوں یوں سارا قدس آپ کے آگے ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا: تم نے یہودیت کی مشابہت کی نہیں، البتہ میں وہاں نماز پڑھوں گا جہاں نبی ﷺ نے نماز پڑھی، چنانچہ آپ قبلہ کی جانب آگے بڑھے اور نماز پڑھی، پھر آپ (واپس) آئے اور اپنی چادر بچھا کر اس میں گرے پڑے تنکے سمیٹے اور لوگوں نے بھی جھاڑوں سا (دے کر) صفائی کی۔ مسند احمد، ضیاء فی المختارہ

۳۸۱۸۷۔۔۔قتادہ وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضرت کعب احبار سے فرمایا: تم مدینہ منتقل نہیں ہوتے؟ اس میں رسول اللہ ﷺ کی ہجرت گاہ اور آپ کی قبر ہے! تو کعب کہنے لگے: امیر المومنین! میں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پائی ہے کہ شام زمین میں اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے اور اس میں اس کے بندوں کا خزانہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۱۸۸۔۔۔حمزہ بن عبد کلال سے روایت ہے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شام، اپنے پہلے سفر کے بعد روانہ ہوئے، جب آپ اس کے قریب پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ اس میں طاعون پھیلا ہوا ہے، آپ سے آپ کے ساتھیوں نے کہا: واپس لوٹ جائیں اور اس میں نہ گھسیں! طاعون کے ہوتے ہوئے اگر آپ وہاں چلے گئے تو ہمیں نظر نہیں آتا کہ آپ وہاں سے نہ آسکیں گے۔ چنانچہ آپ مدینہ پلٹ آئے، آپ نے یہ رات گزاری میں لوگوں میں سے آپ کے سب سے زیادہ نزدیک تھا، آپ جب اٹھے تو میں بھی آپ کے پیچھے اٹھ کھڑا ہوا، میں نے سنا آپ فرما رہے تھے: اگرچہ میں شام کے قریب پہنچ چکا (پھر بھی) مجھے واپس لے چلو کیونکہ اس میں طاعون ہے، میرا یہاں سے لوٹ جانا میری موت کو مؤخر نہیں کرے گا، اور نہ میرا آنا میری موت کو جلد لاسکتا ہے۔

سنو! اگر مدینہ آجاتا اور اپنی ضروری حاجات سے فارغ ہو جاتا، پھر میں چل پڑتا یہاں تک کہ شام میں داخل ہو جاتا، پھر حمص میں ٹھہرتا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز شام سے ستر ہزار لوگ ایسے اٹھائے گا کہ نہ ان کا حساب ہوگا اور نہ انہیں عذاب ہوگا، ان کے اٹھائے جانے کی جگہ زیتون کے درختوں کے درمیان ہے اور اس کی دیوار اس کی سرخ ہموار زمین میں ہے۔

مسند احمد، والشاشی، طبرانی فی الکبیر حاکم، خطیب فی تلخیص المتشابہ، ابن عساکر، قال الذھبی منکر جدا، واوردہ ایضا، ابن الجوزی فی الواھیات وقال لا یصح فیہ ابوبکر بن سلیمان بن عبداللہ العدوی متروک

کلام ... متعلقہ ۳۹۳

۳۸۱۸۹ اسلم سے روایت ہے فرمایا: شام محفوظ جگہ ہے جب کوئی لشکر یمن سے یا ان لوگوں سے جو مدینہ اور یمن سے ہو آئے اور ان میں سے کوئی شام کو اختیار کر لیتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش مجھے ابدال کا پتہ چلتا کیا ان کے پاس سے سواریاں گزری ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۱۹۰ محمد طلحہ اور سہل سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبیدۃ کولکھا: جب تم انشاء اللہ دمشق سے فارغ ہو جاؤ تو عراقیوں کی طرف بھیج دینا کیونکہ میرے دل میں یہ بات آئی ہے کہ تم لوگ اسے فتح کر لوگے۔ پھر تم اپنے بھائیوں کو پالوگے اور ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کروگے، حضرت عمر مدینہ میں لوگوں کے پاس سے گزرنے کے لئے کھڑے ہو گئے، کیونکہ ان لوگوں نے اپنے شہروں سے آپ کی طرف سفر کیا تھا، پس جب جماعت شام کی طرف روانہ فرماتے تو ارشاد فرماتے: کاش مجھے ابدال کا پتہ چلتا کیا ان نے پاس سے قافلے گزرے ہیں یا نہیں، اور جب کوئی جماعت عراق کی جانب بھیجتے تو فرماتے: کاش مجھے پتہ چل جاتا کہ اس لشکر میں کتنے ابدال ہیں!

رواہ ابن عساکر

۳۸۱۹۱ حمید بن عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے بیان کیا گیا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیت المقدس میں داخل ہوئے تو فرمایا: لبیک اللھم لبیک (میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں)۔ ابن راھویہ، بیہقی

۳۸۱۹۲ ... سے نقل کرتے ہیں فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام آئے آپ نے ... میں بیت المقدس ... آپ ... (... مسجد ... تھی)

۳۸۱۹۳ (مسند ...) ... سے روایت ہے فرمایا: جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المقدس کی چٹان سے ... مسلط کر دیا تو فرمایا: جب تک اس پر تین بار بارش نہ پڑ جائیں اس پر نماز نہ پڑھنا۔

ابو بکر الواسطی فی فضائل بیت المقدس

۳۸۱۹۴ ... سے روایت ہے فرمایا ایک شخص نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیت المقدس جانے کی اجازت طلب کی، آپ نے اس سے فرمایا جاؤ تیاری کرو، جب تیاری مکمل ہو جائے تو مجھے بتانا، چنانچہ سامان تیار کر چکنے کے بعد وہ آپ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: اسے عمرہ بنا لو، راوی کا بیان ہے: آپ کے پاس سے دو شخص گزرے اور آپ صدقے کے اونٹ پیش کر رہے تھے، آپ نے ان دونوں سے پوچھا: تم دونوں کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہنے لگے: بیت المقدس سے، آپ نے انہیں درے مارے اور کہا: بیت اللہ کی طرح حج ہے؟ وہ کہنے لگے: ہم گزرتے تھے۔ الازرقی

۳۸۱۹۵ ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر ہم لوگ آپ کے بعد زندگی آزمائش میں مبتلا ہوں تو آپ ہمیں کہاں (رہنے) کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بیت المقدس کو نہ چھوڑنا شاید اللہ تعالیٰ تجھے ایسی اولاد دے جو صبح و شام اس مسجد کی طرف جائیں اور ایک روایت میں ہے: شاید تیرے لئے ایسی اولاد کا اتفاق ہو جو صبح و شام اس مسجد کی طرف جائیں۔

... احمد فی الزوائد سمویہ والبغوی والباوردی وابن شاھین وابن نافع، طبرانی فی الکبیر، ابو نعیم ...

... فی المختار

۳۸۱۹۶ (مسند ... بن سلمۃ) عروہ بن رویم ... میں سے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک گروہ آکے کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے قریب تھے اور ہم گناہ اور زنا کیا کرتے تھے (اب چونکہ اسلام کی وجہ سے ہم پر پابندیاں ہیں) اس لئے ہمیں خصی بننے کی اجازت دیجئے آپ علیہ السلام نے ان کے سوال کو ناپسند کیا یہاں تک کہ یہ بات آپ کے چہرے سے محسوس کی جانے لگی، پھر دوسری جماعت آ کر کہنے لگی: اللہ کے رسول! ہم جاہلیت کے قریب تھے ... ہو جاتے تھے اب ہمیں ... میں بیٹھنے کی

اجازت دیجئے، ہم روزے رکھیں گے اور قیام کیا کریں گے یہاں تک کہ ہمیں موت آجائے، آپ علیہ السلام کوان کے سوال سے خوشی ہوئی جس کے آثار آپ کے چہرہ پر محسوس کئے گئے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: عنقریب تم لشکر روانہ کروگے اور تمہارے لوگ ذمی ہوں گے تمہیں خراج دیں گے اور ایک زمین اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرے گا اس کا کچھ حصہ سمندر کے کنارے ہوگا، جس میں شہر اور محلات ہوں گے جسے یہ زمانہ ملے اور وہ اپنے آپ کوان شہروں میں سے کسی شہر یا ان محلات میں سے کسی محل میں موت آنے تک روک سکے تو ایسا ہی کرے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۱۹۷ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کی اس مسجد میں نماز افضل ہے یا بیت المقدس میں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری اس مسجد کی ایک نماز بیت المقدس کی چار نمازوں کے برابر ہے البتہ وہ نماز کی بہترین جگہ ہے وہ حشر نشر کی زمین ہے۔ لوگ ضرور ایسا زمانہ دیکھیں گے کہ ایک کمان کی وسعت وکشادگی جہاں سے بیت المقدس دکھائی دے وہ پوری دنیا سے افضل اور بہتر ہوگی۔ الرویانی، ابن عساکر

۳۸۱۹۸ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی باندی سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے بتایئے! آپ نے فرمایا: وہ حشر ونشر کی زمین ہے اس میں جاؤ نماز پڑھو، وہاں کی ایک نماز دوسری جگہ کی ہزار نمازوں کے برابر ہے، عرض کیا: اگر ہم وہاں نہ جاسکیں تو کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: وہ زیتون کا تیل منگوالے اور اسے چراغ میں ڈال لے تو جس کی طرف اس کا ہدیہ کیا گیا گویا اس نے اس میں نماز پڑھی ہے۔ مسند احمد ابن زنجویہ، ابو داؤد

۳۸۱۹۹ عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بیت المقدس میں ہدایت کی بیعت ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۰۰ (مسند عمر) ہیثم بن عمار سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے دادا کو فرماتے سنا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے شام والوں کی زیارت کی آپ نے جابیہ میں پڑاؤ کیا دمشق میں طاعون تیزی سے پھیل رہا تھا، آپ نے دمشق جانے کا ارادہ کیا تو آپ کے ساتھیوں نے آپ سے کہا: کیا آپ کو علم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں طاعون پھیل جائے تو اس سے مت بھاگو اور جہاں وہ ہو وہاں نہ جاؤ! اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ جو اصحاب النبی ﷺ آپ کے ساتھ تھے وہ خوش تھے جنہیں کبھی بھی طاعون کی بیماری نہیں ہوئی۔ اس وقت آپ نے ایک شخص جدیلہ سے روانہ فرمایا جو ابھی تک اس میں داخل نہیں ہوا تھا، اور آپ بیت المقدس کی طرف چل پڑے اور صلح سے اسے فتح کرلیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت المقدس میں آئے آپ کے ساتھ کعب احبار تھے، آپ نے فرمایا: ابواسحاق! چٹان کی جگہ تمہیں معلوم ہے؟ وہ کہنے لگے: اس دیوار سے جو جہنم کی وادی کے اتنے اتنے قریب ہے ایک گز ناپ لیں، اور وہ ڈھیر ان ہے پھر اسے کھودیں تو آپ کو وہ مل جائے گی، چنانچہ لوگوں نے کھودی تو وہ ظاہر ہوگئی، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب سے فرمایا: تمہاری رائے کے مطابق ہم سجدہ گاہ کہاں بنائیں؟ انہوں نے کہا: چٹان کے پیچھے بنالیں یوں آپ موسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کے قبلوں کو جمع کرلیں گے، آپ نے فرمایا: تم نے یہودیت کی مشابہت کی، ابواسحاق! اللہ کی قسم! سب سے بہتر سجدہ گاہ آگے والی ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ جگہ مسجد کے اگلے حصہ میں بنائی۔ اہل عراق کو پتہ چلا کہ آپ نے اہل شام کی زیارت وملاقات کی ہے انہوں نے آپ کو خط لکھا جس میں آپ سے ملاقات وزیارت کی ایسے درخواست کررہے تھے جیسی ملاقات آپ نے اہل شام سے کی۔ آپ نے جانے کا قصد کرلیا تو کعب نے آپ سے کہا: امیرالمومنین! میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپ اس میں داخل ہوں، آپ نے فرمایا: کیوں؟ وہ کہنے لگے، اس میں نافرمان جنات، ہاروت اور ماروت ہیں جو لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور اس میں شر کے دسویں حصہ کا نواں حصہ ہے اور ہر خطرناک بیماری ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے وہ سب سمجھ تو سمجھ آگیا جو تم نے ذکر کیا صرف خطرناک بیماری سمجھ نہیں آئی وہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگے: مال کی کثرت جس کا کوئی علاج نہیں، چنانچہ آپ وہاں نہیں گئے۔

رواہ ابن عساکر

شام

۳۸۲۰۱۔۔۔حارث بن حرمل سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب نے فرمایا: اے اہل عراق! اہل شام کو برا بھلا نہ کہو! کیونکہ ان میں ابدال ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۰۲۔۔۔تمام رازی نے "معارۃ الدم" کتاب میں فرمایا: ہم سے ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم اذرعی نے بیان کیا فرماتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس پر مجھے بھروسہ ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے ولید بن مسلم کے حوالہ سے وہ ابن جریج سے وہ عروہ بن رویم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ سے ایک شخص نے دمشق کے آثار وعلامات کے متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا: اس میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام قاسیون ہے وہاں حضرت آدم کے بیٹے (قابیل) نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا تھا، اور اس کے نچلے حصہ میں ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے، اور اسی جگہ میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کو یہود (کے شر) سے پناہ دی۔

جو بندہ بھی روح اللہ کی جگہ پر آئے غسل کرے نماز پڑھے دعا کرے اللہ تعالیٰ اسے ناکام واپس نہیں کرے گا، ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمیں اس کی کیفیت بیان کردیجئے۔ فرمایا: وہ دمشق نامی شہر کی پست زمین میں ہے، مزید میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ایسا پہاڑ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا ہے اور اسی میں میرے (جدامجد) ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے، تو جو کوئی اس جگہ آئے وہ دعا سے عاجز نہ ہو (ضرور دعا کرے) ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! کیا یحییٰ علیہ السلام کی بھی کوئی جائے پناہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، اس میں یحییٰ علیہ السلام اس سے محفوظ ہوئے تھے اور قوم عاد کا ایک شخص غار میں محفوظ ہوا تھا جو آدم علیہ السلام کے مقتول بیٹے کے خون کے پیچھے ہے اسی میں الیاس علیہ السلام اپنی قوم کے بادشاہ سے محفوظ ہوئے تھے، اسی میں ابراہیم، لوط، موسیٰ، عیسیٰ اور ایوب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے نماز پڑھی تھی، سو وہاں دعا کرنے سے عاجز نہ ہونا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے "مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا"

ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمارا رب دعا سنتا ہے یا اس کی کیا کیفیت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں پوچھیں تو میں قریب ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ (فی هذا الاسناد علتان: الرجل المبهم وتدليس الوليد بن مسلم وانا اخشى ان يكون هذا الحديث موضوعا. قداخرجه ابن عساكر فادخل بين محمد بن احمد بن ابراهيم وبين الوليد، ثنا هشام بن خالد رواه تمام. فلم يذكر هشاماوقال تمام: والاشهر عن معاوية، واخرجه ابو الحسن علي بن محمد بن شجاع الربعي في فضائل الشام، انبانا ابو القاسم عبدالرحمن بن عمر الامام ثنا يعقوب الاذرعي ثنا محمد بن احمد بن ابراهيم ثنا هشام بن خالد عن الوليد بن مسلم عن ابن جريج عن عروة عن ابيه قال سمعت علي بن ابي طالب يقول :سمعت رسول الله وساله رجل عن الاثارات بدمشق فذكره)

۳۸۲۰۳۔۔۔(مسند جابر بن عبداللہ) عن عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم عن عمرو بن جابر الحضرمی فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو دمشق میں رہا اس نے نجات پائی" میں (عبدالرحمٰن) نے کہا: کیا یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا میں اپنی رائے سے تمہیں حدیث بیان کررہا ہوں؟ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۰۴۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر تھے آپ نے شام کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: اے اللہ! ان کے دل متوجہ کر، اے اللہ! ان کے دل متوجہ کر، اور عراق کی طرف دیکھ کر ایسا ہی فرمایا، اور ہر طرف رخ کر کے یہی فرمایا، نیز فرمایا: یا اللہ! ہمیں زمین کے پھل عطا فرما، ہمیں ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا کر، اور فرمایا: مومن کی مثال اس ڈنٹھل کی سی ہے جو کبھی گرتا ہے اور کبھی سیدھا ہوجاتا ہے اور کافر کی مثال مضبوط درخت کی سی ہے جو برابر سیدھا رہتا اور پتہ بھی نہیں چلتا کہ گرجاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۰۵ ..... سلیمان تیمی بہز بن حکیم سے وہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے کوئی بہتر فیصلہ فرمائیں! آپ نے فرمایا: شام میں رہو۔ دارقطنی فی الافراد، ابن عساکر، وقال دارقطنی، هذا من رواية الا کابر عن الا صاغر سلیمان تیمی اکبر من بهز بن حکیم قدلقی انس بن مالک

۳۸۲۰۶ ..... حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے فتح کرنے والا ہے اور تمہیں قدرت دینے والا ہے تو ایک شخص نے عرض کیا: مجھے بہتر حکم دیجئے! فرمایا، شام کو نہ چھوڑنا، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا بہترین شہر ہے اس میں اس کے برگزیدہ بندے چنے جاتے ہیں۔ رواه ابن عساكر

۳۸۲۰۷ ..... واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ لشکر روانہ کریں گے، ایک لشکر یمن میں ایک شام میں ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں ہوگا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نوجوان آدمی ہوں اگر مجھے وہ زمانہ مل جائے تو آپ مجھے کہاں کا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: شام، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ زمین ہے اس میں اپنے برگزیدہ بندے لے جاتا ہے، اگر تم نہ چاہو تو یمن میں رہو، اس کے تالابوں سے سیراب ہونا، اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اس کے باسیوں کی طرف سے کافی ہے۔ طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر

۳۸۲۰۸ ..... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس ٹکڑوں سے قرآن مجید جمع کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: شام کے لئے خوشخبری ہو، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسے کیوں؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ رحمٰن تعالیٰ کے فرشتے اس پر اپنے پر کھولے ہوئے ہیں۔ ابن ابی شیبه، مسند احمد، ترمذی، حسن غریب، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیهقی، ضیاء فی المختارة

۳۸۲۰۹ ..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ شام اور اس میں رہنے والے رومیوں کا ذکر ہونے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عنقریب شام فتح کرکے اس پر غالب آجاؤ گے، اور اس کے سمندر کے کنارے ایک قلعہ پاؤ گے جسے ''انفہ'' کہا جاتا ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ وہاں سے بارہ ہزار شہید اٹھائے گا۔

ابن عساکر وقفل عن الاوزاعی انه قال. حدیث جدید

۳۸۲۱۰ ..... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے، شام کے لئے خوشخبری ہو! ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اس پر ڈالی ہوئی ہے۔ رواه ابن عساكر

۳۸۲۱۱ ..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم لشکر تیار کروگے، ایک لشکر شام میں، ایک یمن میں ایک عراق میں اور ایک مصر میں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ہمارے لئے بہتر (جگہ کا) فیصلہ فرمائیے! فرمایا: شام، عرض کیا ہم خیموں، مویشیوں والے لوگ ہیں شام نہیں جاسکتے، آپ نے فرمایا، جس کا دل نہ چاہے، اور ایک روایت میں ہے جو شام نہ جاسکتا ہو وہ اس کے یمن سے جاملے اور اس کے حوضوں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اس کے باسیوں کی طرف سے کافی ہوگیا ہے۔

رواه ابن عساكر

۳۸۲۱۲ ..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: شام، دارالاسلام کا وسط ہے۔ رواه ابن عساكر

۳۸۲۱۳ ..... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے شام کا ذکر کرکے فرمایا: حشر ونشر کی زمین ہے۔

ابویعلی، ابن عساکر

۳۸۲۱۴ ..... (مسند سہل بن سعد الساعدی) عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! کیونکہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے تو وہ تمہیں شام کی روٹی اور زیتون سے سیر کردے گا۔

الرویانی، ابن عساکر

۳۸۲۱۵ ..... (مسند شداد بن اوس) محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے فرمایا میں نے اپنے والد کو اپنے دادا شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے سنا، پھر وہ بیٹھے، پھر اٹھے پھر بیٹھے پھر کہنے لگے: یارسول اللہ! مجھ پر زمین تنگ ہورہی، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ شام اور بیت

المقدس فتح ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ، اور انشاء اللہ تم اور تمہاری اولاد تمہارے بعد وہاں کے امام ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۱۶۔۔۔۔۔محمد بن عبدالرحمن بن شداد بن محمد بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا شداد بن اوس کی روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جان کنی کے عالم میں تھے، آپ نے فرمایا: شداد تمہاری کیسی حالت ہے؟ عرض کیا: دنیا تنگ لگ رہی ہے، آپ نے فرمایا: تم پر تنگ نہیں ہوگی، شام اور بیت المقدس فتح ہوگا تم اور تمہاری اولاد انشاء اللہ ان لوگوں میں امام ہوں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۱۷۔۔۔۔۔عبداللہ بن حوالہ الازدی سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے تحریر لکھ دیجئے اور ایک روایت میں ہے: میرے لئے پسند کر لیجئے، کوئی شہر جس میں میں رہوں اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ زندہ رہیں گے تو میں آپ کی قربت پر کسی چیز کو پسند نہ کرتا، آپ نے فرمایا: شام، اور تین بار فرمایا، آپ علیہ السلام کو جب میری شام کے بارے میں ناپسندیدگی نظر نہ آئی تو فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ شام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے شام! میرا (رحمت کا) ہاتھ تجھ پر ہے اے شام! تو میری پسندیدہ جگہ ہے میں تجھ میں اپنے بہترین بندے داخل کروں گا، تو میرے انتقام کی تلوار اور میرے عذاب کا کوڑا ہے تو زیادہ ڈرانے والی اور تیری طرف محشر ہوگا۔

اور میں نے معراج کی رات ایک سفید ستون دیکھا، گویا وہ موتی ہے جسے فرشتے اٹھائے ہوئے تھے، میں نے کہا: تم نے کیا اٹھا رکھا ہے؟ وہ کہنے لگے: اسلام کا ستون ہے، ہمیں اسے شام میں رکھنے کا حکم ہے، اور ایک دفعہ میں سورہا تھا کہ میں نے ایک کتاب دیکھی ایک روایت میں ہے کتاب کا ستون دیکھا، جو میرے تکئے کے نیچے سے اچک لیا گیا، میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو چھوڑ دیا ہے میں نے اس کے پیچھے اپنی نظر دوڑائی تو وہ ایک نور تھا جو میرے سامنے چھایا ہوا تھا، یہاں تک کہ شام میں رکھ دیا گیا۔

حضرت ابن حوالہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے پسند فرمائیں، فرمایا: شام اور جو شام میں نہ جانا چاہے وہ اس کے یمن میں چلا جائے، اور اس کے حوضوں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور شام کے باسیوں کی طرف سے کافی ہے۔

ابن عساکر وفیہ صالح بن رستم ابوعبدالسلام مجهول وقال فی المیزان، روی عنه ثقتان فخفت الجهالة

۳۸۲۱۸۔۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے ہم نے آپ سے فقر و عریانی اور بے سروسامانی کی شکایت کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ! اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں بہتات سے زیادہ قلت کا زیادہ خوف ہے، اللہ کی قسم! تم میں یہ چیز برقرار رہے گی یہاں تک کہ تمہارے لئے فارس، روم اور حمیر کی زمین فتح ہوگی یہاں تک کہ تین لشکر ہوں گے، ایک لشکر شام میں، ایک عراق میں، اور ایک یمن میں ہوگا، یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ انہیں کم سمجھے گا۔

حضرت ابن حوالہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! شام کون جا سکتا ہے وہاں مینڈھیوں والے رومی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ ضرور تمہیں فتح کرائے گا اور اس کا تمہیں خلیفہ بنائے گا۔ یہاں تک کہ ان کی ایک جماعت جن کی مینڈھیں سفید اور ان کی گدیاں منڈی ہوئی ہوں گی کھڑے ہو کر تمہارے حبشی آدمی پر سایہ کریں گے۔ وہ (حبشی) انہیں جو حکم دے گا وہ کریں گے، اور اب وہاں ایسے مرد ہیں جن کی نظروں میں تم اونٹوں کی چونتڑوں میں پائے جانے والی چیچڑیوں سے زیادہ حقیر ہو۔

حضرت ابن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے پسند کریں اگر مجھے وہ زمانہ مل جائے؟ آپ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام پسند کرتا ہوں، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ علاقہ ہے اور اسی کی طرف اس کے برگزیدہ بندے چنے جاتے ہیں۔ اے اہل یمن، شام کو نہ چھوڑنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ زمین شام ہے جو نہ چاہے وہ اس کے یمن میں چلا جائے اور اس کے حوضوں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اس کے باسیوں کا ذمہ دار ہے۔ الحسن بن سفیان، حلیة الاولیاء، ابن عساکر

۳۸۲۱۹۔۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، آپ نے فرمایا: ابن حوالہ! اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم اس فتنہ کو دیکھو گے جو زمین کے اطراف میں پھیل رہا ہوگا گویا وہ گائے کے سینگ ہیں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: شام کو نہ چھوڑنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۰..... ضمرہ، ثور کی سند سے حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اے اہل شام فخر کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دائیں بائیں فتنے پھینک دیئے ہیں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں ایک فتنہ میں ڈالے گا جس سے تمہارے قدم اکھڑ جائیں گے، ضمرہ ابن شوذب سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم لوگ شام کا تذکرہ کررہے تھے، میں نے ابوسہل سے کہا: کیا آپ کو یہ بات معلوم نہیں کہ وہاں ایسے ایسے فتنے ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، لیکن وہاں جو فتنے ہوں گے وہ دوسری جگہوں کی بنسبت آسان ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۱..... حضرت عبداللہ بن حوالہ ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا کہ ہم لوگ پیدل غنیمت حاصل کریں ہم واپس آگئے اور کچھ بھی حاصل نہ ہوا، آپ نے ہمارے چہروں سے عیاں مشقت کو بھانپ لیا ہمارے درمیان کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا: اے اللہ! انہیں میرے حوالے نہ کر کہ میں ان سے کمزور پڑ جاؤں اور نہ انہیں ان کے حوالے کر کہ یہ عاجز ہو جائیں اور نہ لوگوں کے حوالے کر کہ انہیں مخصوص کرلیں (کہ یہ فقیر لوگ ہیں)

پھر فرمایا: ضرور شام وروم اور فارس فتح ہوں گے، یا فرمایا: روم وفارس، یہاں تک کہ تم میں سے ایک شخص کے اتنے اتنے اونٹ ہوں گے اتنی بکریاں ہوں گی، یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو سو دینار دیئے جائیں گے تو وہ انہیں بھی کم سمجھے گا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر یا کھوپڑی پر رکھ کر فرمایا: ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت پاک زمین میں آگئی ہے تو اس وقت زلزلے، غم پریشانیاں اور دوسرے بڑے بڑے کام قریب ہوں گے، اور قیامت اس دن لوگوں کے اس سے زیادہ نزدیک ہوگی جیسے یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کی ہمیشہ مدد کی جاتی رہے گی ہر پھینکنے کی جگہ پھینکی جائے گی، جدھر کا رخ کریں گے ان کی مدد ہوگی، لوگوں میں سے جو ان کی مدد چھوڑ دے گا ان کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا وہ اہل شام ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۳..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام میں رہنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۴..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت جہاں کا بھی رخ کرے گی اس کی مدد کی جائے گی، لوگوں میں سے جو ان کی مدد ترک کرے گا ان کا کچھ بگاڑ نہ سکے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (قیامت) آجائے ان میں اکثر شام والے ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۵..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ اچانک معاذ بن جبل یا سعد بن معاذ آئے، رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا: مجھے ان کے چہرہ میں اچھی خبر معلوم ہورہی ہے، وہ آئے آپ کو سلام کرکے کہنے لگے: یارسول اللہ! مژدہ لیجئے کسری قتل ہوگیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: اللہ تعالیٰ کسری پر لعنت کرے، پھر فرمایا: سب سے پہلے فارس والے ہلاک وفنا ہوں گے پھر عرب اور ان کے پیچھے والے پھر اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: صرف یہاں کے کچھ لوگ رہ جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ نیند سے گھبرا کر بیدار ہوئے آپ پر کپکپی طاری تھی، میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کو کیا ہوا ہے؟ فرمایا: میرے تکیہ کے نیچے سے اسلام کا ستون کھینچ لیا گیا جس سے مجھے وحشت ہوئی، پھر میں نے اپنی نگاہ دوڑائی تو اسے شام کے وسط میں گاڑ دیا گیا، مجھ سے کہا گیا: اے محمد! (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اور اپنے بندوں کے لئے شام کو پسند کیا ہے اس نے اسے تمہارے لئے عزت، حشر، مضبوطی اور یاددھانی کا باعث بنایا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی چاہے گا اسے شام میں ٹھہرائے گا اور اسے اس میں سے حصہ دے گا اور جس سے برائی کو دوچار کرے گا وہ اپنے ترکش سے تیر نکال لے گا۔ اور وہ شام کے درمیان لٹکا ہوا ہے اسے تیر مارے تو وہ دنیا وآخرت میں سلامت نہیں رہے گا۔ ابن عساکر وفیہ الحکم بن عبداللہ متروک

۳۸۲۲۷..... عبداللہ بن مساحق سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم لوگ لشکر تیار کرو گے تو ایک شخص کہنے لگا: یارسول

اللہ! میرے لئے پسند فرمائیے! فرمایا: شام میں رہنا، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جگہ ہے اس میں اس کے بہترین بندے ہیں۔ جس کا وہاں جی نہ لگے وہ اس کے یمن میں چلا جائے اور اس کے حوضوں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام واہل شام کا والی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لشکر تیار کروگے ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! میرے لئے جگہ پسند کریں، آپ نے فرمایا: شام سے نہ نکلنا، اس واسطے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جگہ ہے۔ اور اس میں اس کے بہترین بندے ہیں، سو جس کا جی نہ چاہے وہ اس کے یمن میں چلا جائے اس کے حوضوں سے سیراب ہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اہل شام کا کفیل ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۹..... ضحاک سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا میں نے ان سے پوچھا میں کہاں پڑاؤ ڈالوں، آپ نے فرمایا: اصحاب رسول اللہ ﷺ کی پہلی جماعت رسول اللہ ﷺ کے حکم سے شام میں اترے پھر خاص کر حمص میں، تم دیکھو جس جگہ وہ تھے وہاں چلے جاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی پھر رخ موڑ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت نازل فرما، ہمارے مد وصاع میں برکت عطا کر، اے اللہ! ہمارے حرم میں ہمارے شام اور یمن میں برکت نازل فرما! ایک شخص کہنے لگا: عراق (میں بھی) یارسول اللہ! آپ کچھ نہ بولے، آپ نے پھر کہا، اے اللہ! ہمارے مدینہ میں ہمارے مد وصاع میں برکت نازل فرما، اے اللہ! ہمارے حرم، شام اور یمن میں برکت دے، ایک شخص کہنے لگا: عراق، یارسول اللہ! آپ کچھ نہ بولے. پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے مدینہ میں ہمارے مد وصاع میں برکت عطا کر، اے اللہ! ہمارے حرم، شام اور یمن میں برکت نازل فرما، وہ شخص کہنے لگا: یارسول اللہ! عراق، آپ نے فرمایا: وہاں سے شیطان کا لشکر ظاہر ہوگا اور فتنے پھوٹیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام ویمن میں برکت نازل فرما! ایک شخص کہنے لگا: یارسول اللہ! ہمارے مشرق میں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہاں سے شیطان کا لشکر ظاہر ہوگا اور وہاں شر کے دسویں کا نواں حصہ ہے۔ مسند احمد، ابن عساکر

۳۸۲۳۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان کی ایک باندی آ کر کہنے لگی: مجھ پر زمانہ کی سختیاں بڑھ گئی ہیں (آب وہوا ناموافق ہے) میں عراق جانا چاہتی ہوں، آپ نے فرمایا: تم شام جو محشر کی جگہ ہے وہاں کیوں نہیں جاتی! پگلی! صبر کر، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جس نے مدینہ کی تکالیف اور مصائب پر صبر کیا میں اس کی شفاعت کروں گا یا قیامت کے روز اس کا گواہ ہوں گا، اور ایک روایت میں ہے جو بھی مدینہ کی تکالیف اور مصیبتوں پر صبر سے کام لے گا میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا یا اس کی گواہی دوں گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اہل شام ہلاک ہوجائیں گے تو میری امت میں کوئی بھلائی نہ رہے گی۔ اور میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی وہ اپنے مخالف اور مدد ترک کرنے والے کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے اور وہ اسی حالت پر ہوں گے آپ شام کی طرف اشارہ کررہے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۴..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ضرور لوگ ایک ایسا زمانہ پائیں گے کہ زمین پر جو مومن بھی ہوگا وہ شام میں چلا جائے گا۔ یعقوب بن سفیان، ابن عساکر، ثم رواہ ابن عساکر من وجه آخر عن ابن عمر وقال: لیس بالمحفوظ والمحفوظ الموقوف

۳۸۲۳۵..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب قیامت سے پہلے حضر موت کے علاقے عدن کے سمندر سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: شام میں رہنا۔ رواہ ابن ابی شیبه

۳۸۲۳۶..... حسن سے روایت ہے کہ شام حشر نشر کی زمین ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۷......حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم لوگ ایسی جگہ ہو جہاں بابل وحیرہ کے درمیان زبانیں مخلوط ملی جلی ہیں۔ بھلائی کے دسویں کا نواں حصہ شام میں اور دسواں حصہ اس کے علاوہ جگہ میں ہے اور شر کے دسویں کا نواں حصہ اس کے علاوہ میں اور دسواں حصہ اس میں ہے، تم ایسا زمانہ پاؤ گے کہ آدمی کا پسندیدہ مال اس کی سرخ اونٹنیاں ہوں گی جن پر وہ شام کی طرف نقل مکانی کرے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۸......حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: خیر کو دسیوں حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے نو حصے شام میں اور دسواں اس کے علاوہ کی زمین میں ہے اور شر کے دسیوں حصے کئے گئے ہیں۔ نو حصے ان علاقوں میں اور دسواں حصہ شام میں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۹......حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک لشکر شام میں ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا، ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا: یارسول اللہ! میرے لئے انتخاب فرمائیے! آپ نے فرمایا: شام میں رہنا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اہل شام کا ذمہ دار ہے۔ طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر، قال: ورواہ ابن ابی عاصم مختصراً: ان اللّٰہ توکل لی بالشام واھلہ

۳۸۲۴۰......عطاء بن السائب سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن الحضرمی ایام بن اشعث کو تقریر کرتے سنا فرمارہے تھے: اہل شام! خوشخبری ہو کیونکہ مجھے فلاں شخص نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے آخر میں ایک جماعت ہوگی جنہیں پہلے لوگوں کی طرح اجر وثواب ملے گا۔ وہ فتنہ پردازوں سے جنگ کریں گے اور خلاف شرع بات کی مخالفت کریں گے اور وہ لوگ تم ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۱......حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے: لوگو! عنقریب تمہارے کئی لشکر (پھیلے) ہوں گے، ایک لشکر شام میں ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا۔ تو ابن حوالہ کہنے لگے: یارسول اللہ! اگر مجھے وہ زمانہ مل جائے تو میرے لئے (جگہ کا) انتخاب فرمائیے! آپ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام کا انتخاب کرتا ہوں، کیونکہ وہ مسلمانوں کے لئے بہتر اور اللہ تعالیٰ کی زمین کا پسندیدہ حصہ ہے وہاں اس کی مخلوق میں سے برگزیدہ بندے چنے جاتے ہیں، جس کا جی نہ چاہے وہ اس کے یمن میں چلا جائے اور اس کے حوضوں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام واہل شام کی ذمہ داری لی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۲......حضرت عرباض بن ساریہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک دن لوگوں میں کھڑے ہو کر اور ایسی گہری نصیحت کی جس سے دل دہل گئے اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تمہارے اسلحہ سے لیس لشکر ہوں، ایک لشکر شام میں ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا، حضرت عبداللہ بن حوالہ اٹھ کر کہنے لگے: یارسول اللہ! اگر میں اس زمانہ کو پالوں تو میرے لئے انتخاب فرمائیے، آپ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام کا انتخاب کرتا ہوں، کیونکہ وہ دارالاسلام کا ستون اور اللہ تعالیٰ کی زمین کا پسندیدہ حصہ ہے، اس کی طرف اس کی مخلوق میں برگزیدہ بندے چن کر لائے جاتے ہیں، رہے تم! تو تمہارے لئے یمن بہتر ہے اس کے تالابوں سے سیراب ہو! اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام واہل شام کا ذمہ دار ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۳......زھری سے روایت ہے فرمایا: جب جنگ ہوگی تو دمشق روم کے مسلمانوں کے لئے پناہ گاہ ہوگی۔ اور روم کی جنگوں کی علامت یہ ہے کہ جب دمشق میں مغرب کی جانب چار میل کے فاصلے پر ایک شہر بنایا جائے گا جو ایک بنیاد پر ہوگا، اور دمشق کی جانب جلد کوچ ہوگا وہی اس روز مسلمانوں کا شہر ہے جسے غسانی کے علاوہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، جو شطرجانہ سے نکلے گا اور پناہ گاہ اس روز مکہ ہوگی، اور اس کے لئے بنی عباس کے کچھ لوگ باقی ہوں گے، اور پناہ گاہ جبل خلیل اور لبنان ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۴......مکحول سے روایت ہے فرمایا: رومی ضرور شام میں چالیس روز بگاڑ پیدا کریں گے جس سے صرف دمشق اور عمان محفوظ ہوں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۵......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور ہم نے اسے اور لوط کو اس زمین کی طرف نجات دی جس میں ہم نے برکتیں رکھی ہیں" فرمایا: یہ شام ہے اور ہر میٹھا پانی بیت المقدس کی چٹان سے نکلا کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۶......عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر کی اپنے والد سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! تمہارے لئے شام فتح ہوگا، سوتم

دمشق نامی شہر میں ٹھہرے رہنا، کیونکہ وہ شام کا بہترین شہر ہے اور غوطہ نامی زمین میں مسلمانوں کا شہر ہوگا وہی ان کی پناہ گاہ ہے۔

رواہ ابن النجار

''عسقلان''

۳۸۲۴۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: میں جہاد کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: شام اور اہل شام میں رہنا، پھر شام میں سے عسقلان کو نہ چھوڑنا، اس واسطے کہ جب میری امت میں (فتنے کی) چکی چلے گی تو وہاں کے لوگ راحت وعافیت میں ہوں گے۔ رواہ الدیلمی

۳۸۲۴۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں، آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: شام سے نہ نکلنا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ذمہ داری لی ہے، کیونکہ اور ایک روایت میں ہے۔ جب میری امت میں (جنگوں کی) چکی چلے گی، عسقلان والے راحت وعافیت میں ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۹..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عسقلان میں ٹھہرا رہے گا اس کا زمانہ (گردش کرنے سے) سویا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی محراب پر فرشتے مقرر کئے ہیں جو اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور نمازیوں کے ساتھ جنت کی طرف جمع کئے جائیں گے۔ رواہ ابن النجار

۳۸۲۵۰..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ایک دن قبرستان والوں کا ذکر کررہے تھے آپ نے ان کے لئے استغفار کیا اور بہت زیادہ استغفار کیا، آپ علیہ السلام سے اس بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: مقبرے والے عسقلان کے شہداء ہیں۔ انہیں جنت کی طرف ایسے لے جایا رہا ہے جیسے دلہن کو اس کے خاوند کی طرف لے جایا جاتا ہے۔

ابویعلی، خطیب فی المتفق والمفترق وقال: قال الخطیب: ھذحدیث غریب، لا اعلم حدث به غیر بشیر ابن میمون الواسطی، یکنی ابا صیفی وقد اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات وقال: بشیر لیس بشیء

''جزیرۃ العرب''

عالم عربی دو براعظموں میں پھیلا ہوا ہے ایشیا اور افریقہ، اس کا ایشائی حصہ جزیرہ نمائے عرب اور بعض دوسرے شمالی ملکوں پر مشتمل ہے، جزیرہ نمائے عرب، عربوں کا اصل وطن اور عربی نسلوں کا اصل منبع ہے جزیرہ نمائے عرب کو مجازاً جزیرۃ العرب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کے شمال سے شمال مشرق تک دریائے فرات بہتا ہے اور اس کے شمال مغرب میں دریائے عاصی ہے۔ جزیرۃ العرب سید محمد رابع ندوی

۳۸۲۵۱..... حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہود ونصاریٰ کو تین دن سے زیادہ مدینہ میں نہ چھوڑو، اس عرصہ میں وہ اپنا سامان بیچ لیں، اور فرمایا: جزیرہ عرب میں دو دین جمع نہیں ہوں گے۔ ابوعبید فی کتاب الاموال، ابن ابی شیبہ

۳۸۲۵۲..... ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت غور وخوض کیا یہاں تک کہ انہیں یقین واطمینان ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہی) فرمایا ہے: جزیرۂ عرب میں دو دین جمع نہیں ہوں گے، پھر آپ نے یہودان خیبر کو جلاوطن کیا۔

مالک فی المؤطا مرسلا، وھو موصول فی الصحیحین، بیھقی

۳۸۲۵۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے (کچھ ایام) پہلے فرمایا: جزیرۂ عرب میں دو دین باقی نہیں رہیں گے۔ رواہ ابن النجار

۳۸۲۵۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عرب کی سرزمین میں دو دین نہیں چھوڑے جائیں گے، دین

اسلام کے ساتھ ہے۔ابن جریر فی تھذیبہ

۳۸۲۵۵۔ (مسند ابی عبیدۃ) نبی ﷺ کا آخری کلام (جو میں نے سنا) یہ تھا: نجران اور حجاز کے یہودیوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو۔اور جان لو! کہ وہ لوگ سب سے برے ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔مسند احمد، ابویعلی

۳۸۲۵۶۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میرے بعد اس کام کے نگران بنے تو نجران والوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا۔ابن ابی نعیم

یمن

یمن جزیرۂ عرب جنوب مغربی جانب سعودیہ، عمان خلیج عدن اور بحر احمر کے درمیان واقع ہے اس کا دارالحکومت ضعاء ہے، اس کے مشہور شہر، عدن، نغر، الحدیدۃ، صعدہ، المکلا، الشیخ عثمان، اب، زبید، مأرب ہیں اور اس کا جزیرہ سقطری ہے، شاہان سبا کے زمانہ میں ۷ قبل مسیح میں یہ ملک مشہور ہوا۔۵۸۔۶۳۰ھ میں اسلام یمن میں پہنچا۔المنجد فی الاعلام

۳۸۲۵۷۔ سعید بن عمر قرشی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ یمنی ساتھی دیکھے جن کے کجاوے چمڑے کے تھے، آپ نے فرمایا: جو اصحاب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ مشابہ جماعت دیکھنا چاہے وہ انہیں دیکھ لے۔ھناد

۳۸۲۵۸۔ عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے زمانہ جاہلیت بھی پایا ہے اور ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ یمن میں تشریف لائے تو ہم نے اسلام قبول کرلیا۔رواہ ابونعیم

۳۸۲۵۹۔ (مسند خزرج) رسول اللہ ﷺ نے یمن کی جانب دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! ان کے دل متوجہ کر اور ہمارے مد وصاع میں برکت دے۔

ترمذی، حسن غریب، طبرانی فی الکبیر عن زید بن ثابت

۳۸۲۶۰۔ (نیز) رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! ان کے دل متوجہ فرما! اور عراق کی جانب دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! ان کے دل متوجہ فرما، اور شام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اللہ! ان کے دل متوجہ فرما، اور ہمارے صاع و مد میں برکت دے۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، عن زید بن ثابت

۳۸۲۶۱۔ ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا: ایمان (والے دل) وہاں ہیں، اور سختی سنگدلی چرواہوں میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا وہ ربیعہ و مضر ہیں۔ابویعلی، ابن عساکر

''مصر''

عربی حکومت جو افریقہ کے شمال مشرق میں، فلسطین، خلیج عقبہ اور بحر احمر کے درمیان مشرق میں، سوڈان کے جنوب میں اور لیبیا کے مغرب میں واقع ہے اس کا دارالحکومت ''قاہرہ'' ہے۔المنجد فی الاعلام

۳۸۲۶۲۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں مصر پر فتح عطا فرمائے گا۔تو اس میں زیادہ (تعداد والا) لشکر بنانا، وہ لشکر زمین کا بہترین لشکر ہوگا، حضرت ابوبکر آپ سے عرض کرنے لگے: ایسا کیوں یارسول اللہ!؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ وہ اور ان کی بیویاں قیامت تک فوج میں ہوں گی۔

ابن عبدالحکم فی فتوح مصر، ابن عساکر، وفیہ لهیعة عن الاسود بن مالک الحمیری عن بحر بن داخر المعافری ولم ار للاسود ترجمة الا ان ابن حبان ذکر فی الثقات الزیروی عن بحر بن داخر ووثق بحراً

''عمان''

جزیرہ عرب کے جنوب مشرق میں، خلیج عمان، بحر عربی پر متحدہ عرب امارات، سعودیہ اور ربع خالی اور یمن کے درمیان واقع ہے اس کا دارالحکومت مسقط ہے۔ایضا

۳۸۲۶۳..... (مسند الصدیق) زبیر بن خریت، ابولبید سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص طاحیہ سے ہجرت کر کے نکلا جس کا نام ''بیرح بن اسد'' تھا وہ نبی ﷺ کی وفات کے کچھ دن بعد مدینہ پہنچا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھا تو اسے مسافر سمجھ کر اس سے فرمایا: تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہنے لگا: عمان سے، فرمایا: کیا تم عمانی ہو؟ وہ کہنے لگا: جی ہاں، آپ نے (جھٹ سے) اس کا ہاتھ پکڑا اور سیدھا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے آئے، فرمایا: (ابوبکر!) یہ شخص اس زمین سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے! آپ علیہ السلام فرمارہے تھے۔ میں ایک ایسی زمین جانتا ہوں جس کا نام عمان ہے اس کے کنارے سے سمندر (بحر احمر) بہتا ہے، وہاں ایک عربی قبیلہ ہے اگر ان کے پاس میرا قاصد آئے تو نہ اسے تیر ماریں گے اور نہ اس پر سنگ باری کریں گے۔

مسند احمد، ابو نعیم وقال، احمد: انما هو: سمعت. یعنی ابا بکر، وقال یزید بن هارون، سمعت بالرفع یعنی عمر، قال ابن کثیر: روایة النصب وجعله فی مسند الصدیق اولی، وقال الامام علی بن المدینی رواه فی مسند الصدیق ثم قال: هذا اسناد منقطع من ناحیة ابی لبید واسمه لمازه بن زیار الجهضمی فانه لم یلق ابابکر ولا عمر وانما له رؤیة لعلی وانما یحدث عن کعب بن سور وضر به من الرجال، قال ابن کثیر: وهو من الثقات: ورواه ابویعلی ایضاً فی مسند الصدیق

الکوفہ

دریائے فرات کے ساتھ مغربی جانب عراق کا شہر، اس کی بنیاد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنگ قادسیہ کے بعد رکھی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنا پایہ تخت بنایا اور اسی میں آپ شہید ہوئے۔ عباسیوں نے بغداد کی تہذیب وتاسیس سے پہلے اسے دارالحکومت بنالیا، بصرہ کی ٹکر کا علمی مرکز رہا ہے۔ موجودہ دور میں امریکہ نے وہاں ستم وبربریت کا بازار گرم کررکھا ہے۔المنجد فی الاعلام

۳۸۲۶۴..... نافع بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کو خط لکھا: لوگوں کے سرداروں کی جانب (یہ خط ہے)۔ابن سعد، ابن ابی شیبه

۳۸۲۶۵..... شعبی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کو خط لکھا (جس کا مضمون تھا) عرب کے سر کی جانب۔

ابن سعد، ابن ابی شیبه

۳۸۲۶۶..... عامر شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کی طرف خط لکھا: مسلمانوں کے سر کی طرف۔

ابن سعد، حاکم

۳۸۲۶۷..... شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا کہ مسلمانوں کے لئے ایک دار ہجرت اور جہاد کی منزل فرودگاہ بناؤ چنانچہ حضرت سعد نے انصار کے ایک شخص جن کا نام حارث بن سلمہ تھا روانہ کیا انہوں نے ان لوگوں کے لئے اس دن کوفہ کی جگہ کا انتخاب کیا، حضرت سعد وہاں اترے، مسجد کا نقشہ کھینچا اور دیگر جگہوں کے نقشے کھینچے۔ شعبی فرماتے ہیں: کہ کوفہ کے درمیان خزامی، شیح، بابونہ اور گل لالہ اگتا تھا، اور عرب جاہلیت میں اسے ''خد العذاری'' ۔دوشیزہ کے رخسار کہتے تھے، وہ لوگ چلے پھرے پھر انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا، آپ نے انہیں جواباً لکھا: اسی جگہ پڑاؤ ڈالو! چنانچہ لوگ وہاں سے منتقل ہوگئے۔رواه ابن ابی شیبه

۳۸۲۶۸ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کوفہ والے اللہ کا نیزہ، ایمان کا خزانہ، عرب کی کھوپڑی ہیں۔ وہ ان کی سرحدوں کو خراب کریں گے اور شہروں کو بڑھائیں گے۔ ابن شیبة، وابن سعد

۳۸۲۶۹ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے اہل کوفہ نے تھکا دیا، نہ کسی گورنر کو پسند کرتے ہیں اور نہ کوئی گورنر انہیں پسند کرتا ہے۔

ابو عبید في الغریب وابرھیم بن سعد في مشیخته والمحاملي في امالیه

۳۸۲۷۰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کوفہ والے مجھ پر غالب آ گئے! میں مومن کو ان کا گورنر بناتا ہوں تو وہ کمزور پڑ جاتا ہے اور کسی شوخ چشم کو ان کا گورنر بناؤں تو وہ بھی مزید فاجر ہو جاتا ہے۔ ابو عبید

”قزوین“

قزوین، ایران، ترکمانستان، کازاخستان، روس، جورجیا اور آذربائیجان کے درمیان ایک سمندر کا نام ہے، اس کا پرانا نام ”بحر الخزر“ تھا، یہیں ایران کا مشہور شہر برز پہاڑ کے دامن میں بحر قزوین کے جنوب میں واقع ہے۔ المنجد في الاعلام

۳۸۲۷۱ (مسند ابن عمر) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے روزانہ سو مرتبہ قزوین کے مردوں تاجروں اور ان کے شہداء کے لئے رحمت بھیجتے ہیں۔

الرافعي عن ابن مسعود

کلام:..... التنزیہ ج ۲ ص ۶۱، ذیل اللآلی ۹۱۔

”جگہوں کا جامع بیان“

۳۸۲۷۲ (مسند عمر) محمد بن سیرین کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: (بڑے) شہر سات ہیں، مدینہ شہر، شام شہر، مصر، جزیرہ، بحرین، بصرہ اور کوفہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۷۳ (نیز) محمد بن سیرین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ شہر ہیں، مکہ، مدینہ، بصرہ، کوفہ، مصر، شام، جزیرہ اور بحرین۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۷۴ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جمیل الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں کے علاوہ کسی کی طرف رخت سفر نہ باندھا جائے، مکہ کی مسجد (حرام) میری یہ مسجد (نبوی) اور بیت المقدس کی مسجد۔

رواہ ابو نعیم

۳۸۲۷۵ حسن سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت دے، اللہ! ہمارے شام میں برکت دے، ہمارے یمن میں برکت دے، آپ سے ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! عراق میں، اس واسطے کہ اس میں ہمارا غلہ اور ہماری ضرورت (کا سامان) ہے، آپ خاموش ہوگئے، پھر وہ شخص یہی بات کہنے لگا آپ خاموش رہے، پھر فرمایا: یہاں سے شیطان کے دو سینگ نمودار ہوں گے، وہیں سے زلزلے اور فتنے پھوٹیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۷۶ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کوفہ میں ہر شخص خوش عیش زندگی گزارتا ہے ان کا ادنیٰ آدمی بھی فرات کا پانی پیتا اور سائے تلے بیٹھتا ہے۔ ھناد

۳۸۲۷۷ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زمین پانی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا بھیجی اس نے زمین کو پونچھ دیا، تو زمین پہ جھاگ ظاہر ہوئی، اللہ تعالیٰ نے اسے چار حصوں میں بانٹ دیا، ایک ٹکڑے سے کعبہ پیدا کیا، دوسرے سے مدینہ، تیسرے سے بیت المقدس، اور چوتھے سے کوفہ پیدا کیا۔ ابو بکر الواسطي في فضائل بیت المقدس

''جگہوں کے ذیل میں''

۳۸۴۷۸ ... معرور بن سوید سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ (زادھما اللہ شرفا) میں تھا آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، تھوڑی دیر کے بعد آپ نے کچھ لوگ دیکھے جو کسی مسجد میں نماز پڑھنے لگے آپ نے ان سے پوچھا: وہ کہنے لگے: یہ ایک مسجد ہے جس میں نبی ﷺ نے نماز پڑھی تھی، آپ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کے آثار کو عبادت گاہیں بنا لیا، جو کوئی ان مساجد میں سے کسی مسجد کے قریب سے گزرے تو اگر نماز کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھ لے ورنہ وہاں سے گزر جائے۔ رواہ عبدالرزاق

بری جگہیں ...... عراق

۳۸۴۷۹ (مسند عمر) ابومجلز سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر شہر جانے کا ارادہ کیا، تو کعب نے آپ سے کہا: ہم عراق نہیں جائیں گے کیونکہ وہاں فتنے کا دسواں کا نواں حصہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۸۴۸۰ (نیز) ابوادریس سے روایت ہے فرمایا ہمارے پاس شام میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، فرمایا: میں عراق جانا چاہتا ہوں، تو کعب احبار نے آپ سے کہا امیر المومنین! میں آپ کو اس سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، آپ نے فرمایا: تم اسے کس وجہ سے ناپسند کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: وہاں شر کا نودہائی حصہ ہے۔ (اور ہر عاجز کرنے والی بیماری، نافرمان جن اور ہاروت وماروت ہیں، وہیں ابلیس نے انڈے دیئے اور بچے نکالے۔ رواہ ابن عساکر

''اصحاب الحجر''

صالح علیہ السلام کی قوم ''ثمود'' حجاز اور شام کے درمیان وادی قریٰ تک جو میدان نظر آتا ہے یہ سب اس قوم کا مسکن ہے اور آج کل ''فج الناقۃ'' کے نام سے مشہور ہے۔ قصص القرآن

۳۸۴۸۱ محمد بن ابی کبشہ انماری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب وہ غزوۂ تبوک میں تھے لوگوں نے اصحاب حجر کی طرف جلدی کی، ان کے گھروں میں داخل ہوئے، رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی آپ نے حکم دیا، اعلان کیا گیا: نماز باجماعت تیار ہے، میں آپ کے پاس آیا آپ نے اپنے اونٹ کو روکا ہوا تھا، آپ علیہ السلام فرما رہے تھے: تم لوگ کیسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو: وہ قوم جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوا؟ ایک شخص نے پکار کر کہا: یارسول اللہ! ان پر تعجب کرنے کے لئے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ تعجب انگیز بات نہ بتاؤں؟ تمہی کا ایک شخص تم سے پہلے اور بعد کے لوگوں کی باتیں بیان کرتا ہے، استقامت اختیار کرو، راہ راست پر رہو، اللہ کو تمہارے عذاب کی ذرا بھی پروا نہیں، اور عنقریب اللہ تعالیٰ ایسی قوم لائے گا، جو اپنے سے کسی چیز کو نہ ہٹائیں گے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۴۸۲ (مسند عبداللہ بن عمر) جب رسول اللہ ﷺ حجر سے گزرے تو فرمایا: ان لوگوں کی بستیوں میں مت جاؤ جنہوں نے اپنے آپ پر (شرک کا) ظلم کیا ہے ہاں اگر گزرو تو روتے ہوئے (ایسا نہ ہو) کہ تمہیں بھی ان جیسا عذاب پہنچے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر ڈھانپا، اور جلدی سے گزرے یہاں تک کہ وادی سے پار ہو گئے۔ عبدالرزاق، مسلم کتاب الزھد

”بربر“

یونانی تصور ارسطا طالیس کے مطابق جزیرہ نمائے یونان میں بسنے والی ہم مذہب، ہم زبان اور ہم تمدن یونانی شہری مہذب وتہذیب یافتہ ہیں ان کے علاوہ باقی دنیا کے لئے ”بربر“ (یعنی) بربریت پسند ہیں۔ (نگارشات ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم ج۱ص۴۴۸) عموماً اس کا اطلاق برقہ سے محیط تک کے شمالی افریقہ کے باشندوں پر ہوتا ہے یہ لوگ رومیوں کے دور سے اس نام سے مشہور ہوئے۔ المنجد فی الاعلام

۳۸۲۸۳ ... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: شر کو ستر حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ان میں سے انہتر حصے بربر میں اور ایک حصہ باقی لوگوں میں ہے۔ نعیم بن حماد

۳۸۲۸۴ ... (مسند انس) میں رسول اللہ ﷺ سے ملا میرے ساتھ ایک بربری غلام تھا آپ نے فرمایا: ان لوگوں کے پاس مجھ سے پہلے ایک نبی آیا تھا، انہوں نے اسے ذبح کر کے اسے پکایا اس کا گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پی گئے۔

نعیم ابن حماد فی الفتن، وفیه یحییٰ بن سعید العطار قال ابن حبان: یروی الموضوعات عن الاثبات

۳۸۲۸۵ .... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے صدقہ کرنے کا ایک شخص کو حکم دیا اور اس سے فرمایا: اس میں سے کسی بربری کو نہ دینا اگر چہ اس میں سے کتوں کو ڈال دینا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

”رستاق“

براعظم کی جانب، فارسی لفظ ہے۔ المصباح المنیر الفیومی ج ۱ ص ۲۴۲

۳۸۲۸۶ .... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رستاق جہنم کی باڑ ہے نہ اس کی کوئی حد (شرعی) ہے نہ جمعہ نہ جماعت، ان کے بچے بے غیرت اور ان کے جوان شیطان اور ان کے بوڑھے جاہل ہیں وہاں مومن مردار سے زیادہ بدبودار (برا سمجھا جاتا) ہے۔ رواہ الدیلمی

”زمانوں کی فضیلت“

سردی کا موسم

۳۸۲۸۷ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سرما عبادت گزاروں کے لئے غنیمت ہے۔

ابن ابی شیبه، مسند احمد فی الزهد، حلیة الاولیاء

”رجب“

۳۸۲۸۸ .... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب رجب کا مہینہ آتا آپ فرماتے: اے اللہ! ہمیں رجب وشعبان میں برکت دے اور رمضان تک (امن وصحت سے) پہنچادے۔ اور جب شب جمعہ ہوتی تو فرماتے: یہ روشن رات ہے اور جمعہ کا دن خوبصورت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۲۹ ... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی جب رجب کا مہینہ ہوتا فرماتے: اے اللہ! ہمیں رجب

وشعبان میں برکت دے اور رمضان تک پہنچا دے۔ رواہ ابن النجار

''پندرہویں شعبان کی رات''

۳۸۲۹۰ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، آپ ﷺ پندرہویں شعبان کی رات سجدہ کی حالت میں دعا کرتے رہے تھے: میں تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ طلب کرتا ہوں، اور تیری ناراضگی سے تیری رضا مندی کی پناہ چاہتا ہوں، اور تجھ سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ذات عظیم ہے' اور فرمایا: مجھے جبرائیل نے کہا کہ میں ان کلمات کو اپنے سجدوں میں کہا کروں، میں نے انہیں سیکھ لیا اور سکھا دیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۹۱ عطاء بن یسار سے روایت ہے فرمایا: جب پندرھویں شعبان ہوتی ہے تو فرشتہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک مرنے والوں کے نام لکھ لیتا ہے۔ آدمی ظلم کرتا ہے تجارت کرتا ہے عورتوں سے نکاح کرتا ہے جب کہ اس کا نام زندوں (کی فہرست) سے مٹا کر مردوں (کی فہرست) میں لکھ لیا جاتا ہے لیلۃ القدر کے بعد اس سے بڑھ کر کوئی رات افضل نہیں، اللہ تعالیٰ (کی رحمت کا) آسمانی دنیا کی طرف نزول ہوتا ہے، تو مشرک، کینہ ور اور قطع رحمی کرنے والے کے علاوہ ہر (بخشش طلب کرنے والے) کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ ابن شاهين في الترغيب

۳۸۲۹۲ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ جب شعبان کی پہلی رات ہوتی ہے تو ملک الموت کے لئے اس وقت سے لے کر اگلے سال کے اسی وقت تک کے ان لوگوں کے نام لکھ دیئے جاتے ہیں (جنہوں نے مرنا ہے اور) اس نے ان کی روح قبض کرنی ہے، آدمی عورتوں سے نکاح کرتا ہے اس کے اولاد ہوتی ہے اس کی تعمیرات ہوتی ہیں، اور پودے اگاتا، کھلے بندھوں گناہ کرتا ہے جب کہ اس کا نام زندوں میں نہیں ہوتا۔

ابن زنجويه

۳۸۲۹۳ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو پندرھویں شعبان کی رات دیکھا آپ نے قیام کیا اور بارہ رکعتیں ادا فرمائیں، پھر نماز سے فراغت کے بعد بیٹھے اور چودہ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھی، چودہ بار قل ھو اللہ احد پڑھا، چودہ مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھی، ایک مرتبہ آیت الکرسی اور لقد جاء کم رسول من انفسکم والی آیت پڑھی، آپ جب نماز و دعا سے فارغ ہوئے میں نے آپ سے اس کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: جو کچھ تم نے (مجھے کرتے دیکھا) جس نے اس طرح کیا اس کے لئے بیس مقبول حج اور بیس سال کے مقبول روزے رکھنے کا ثواب ہے اور اگر اس روز اس نے روزے کی حالت میں صبح کی تو اس کے لئے دو سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہے ایک گزشتہ اور ایک آئندہ سال کا۔ بيهقي وقال منكر وفي رواية مجهولون. قال ويشبه ان يكون هذا الحديث موضوعا واخرجه الجوزقاني في الاباطيل وابن الجوزي في الموضوعات وقال: موضوع واسناده مظلم

کلام:...... التنزیہ ج ۲ ص ۹۳۔۹۴ اللآلی ج ۲ ص ۶۰ الموضوعات ج ۲ ص ۱۳۰۔

''یوم جمعہ، شب جمعہ اور لیلۃ القدر''

۳۸۲۹۴ عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت ہے فرمایا: جس کی جمعہ کے روز یا لیلۃ القدر میں وفات ہوئی اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور عذاب قبر سے بچایا جائے گا۔ بيهقي في كتاب عذاب القبر

۳۸۲۹۵ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کا شب جمعہ رات کے ابتدائی حصہ سے آخری حصہ تک اور باقی راتوں میں رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمان دنیا کی طرف نزول ہوتا ہے پھر ایک فرشتہ کو حکم دیتے ہیں جو اعلان کرتا ہے: کوئی مانگنے والا ہے جسے میں عطا کروں؟ کوئی توبہ کرنے والا ہے جس کی توبہ قبول کروں؟ کوئی مغفرت کا طلب گار ہے جس کی میں مغفرت کروں؟ اے خیر کے متلاشی آگے بڑھ اور اے شر کے جویاں باز آ۔ دار قطني في احاديث النزول

”محرم کا مہینہ“

۳۸۲۹۶ ... (مسند عثمان) زھری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سال کا آغاز محرم ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۹۷ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ دس محرم کا روزہ رکھتے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۹۸ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں آپ کے پاس بیٹھا تھا وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! رمضان کے بعد آپ ﷺ مجھے کس مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے رمضان کے بعد کسی مہینہ کا روزہ رکھنا ہے تو محرم کا روزہ رکھو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اسی میں دوسروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ الدارمی، ترمذی وقال: حسن غریب، عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزوائد، ابویعلی، بیھقی

”یوم نیروز“

نیروز، نوروز ماہ فروردین کی پہلی تاریخ، جس روز سورج نقطہ حمل پر آتا ہے اور بائیس مارچ کے مطابق ہوتی ہے یہ ایرانیوں کی عید کا دن ہے۔
حسن اللغات فارسی

۳۸۲۹۹ ... (مسند علی) مسعر تیمی سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کسی نے نیروز کے دن ایک جام میں فالودہ ہدیہ میں بھیجا، آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ نیروز کا دن ہے، آپ نے فرمایا: ہمارا نیروز ہر روز پانی سے ہوتا ہے۔
ابن الانباری فی المصاحف ورواہ ابن سیرین

”دس ذی الحجہ ..... عید قربان“

۳۸۳۰۰ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی نیک عمل دس ذی الحجہ کے عمل سے عظیم اور پاکیزہ نہیں، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! نہ وہ بھی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال و جان لگا کر جہاد کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: نہ وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان مال سے جہاد کرے، ہاں وہ جو اپنی جان مال واپس نہ لے۔ ابن زنجویہ

۳۸۳۰۱ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اعمال کا ذکر چھڑ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس عشرہ سے بڑھ کر کسی دن کا عمل افضل نہیں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نہ جہاد اس سے بڑھ کر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ جہاد، البتہ آدمی اپنی جان مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگا دے۔ رواہ ابن النجار

”حیوانات، نباتات اور پہاڑوں کے فضائل“

”گھوڑے“

۳۸۳۰۲ ... قادسیہ میں شریک ایک شخص سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ قادسیہ سے واپس ہوئے ہم میں سے کوئی شخص رات کے وقت اپنی گھوڑی جنوا رہا تھا صبح ہوئی اس کا بچھیرا اسے بہت اچھا لگا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا آپ نے لکھا: اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں عطا

کیا ہے اس میں بہتری پیدا کرو کیونکہ کام میں سستی ہورہی ہے۔(ھناد) یعنی لوگوں میں مالی مشغولی بڑھ رہی ہے اور رغبت آخرت میں سستی ہورہی ہے۔

۳۸۳۰۳ ..... (مسند عتبہ) رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی دموں (کے بال) ایال اور ماتھے کے (بال) کاٹنے سے منع فرمایا ہے رہے ان کے ایال تو اس میں ان کی گرمی کا باعث ہے اور رہیں ان کی دمیں تو وہاں کی جھاڑن ہے اور رہیں ان کی پیشانیاں تو کیونکہ خیر ان کی پیشانیوں میں باندھ دی گئی ہے۔ الرامھرمزی فی الامثال

''مرغ''

۳۸۳۰۴ ..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرغ چیخا، اور نبی ﷺ کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے ایک شخص کہنے لگا: اللہ! اس پر لعنت کر! تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے گالی نہ دو کیونکہ یہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔ بیھقی و ابن النجار

ٹڈی

۳۸۳۰۵ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ٹڈی کے پروں پر سریانی زبان میں لکھا ہے: میں اللہ ہوں ٹڈی کا رب اور اس کا خالق ہوں، جب میں چاہتا ہوں تو کسی قوم کو عذاب دینے کے لئے اسے بھیجتا ہوں۔ رواہ ابن النجار

۳۸۳۰۶ ..... (نیز) محمد بن علی سے روایت ہے فرمایا: مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: یہ جو ٹڈی کے پروں پر سیاہ سیاہ نقطے ہیں یہ سریانی میں لکھا ہے میں اللہ ہی تمام جہانوں کا الہٰ و معبود ہوں متکبروں کی گردنیں توڑنے والا میں نے ٹڈی کو پیدا کیا، اور میں نے اسے اپنا ایک لشکر بنایا ہے میں اس کے ذریعہ اپنے (نافرمانوں) بندوں میں سے جسے چاہتا ہوں ہلاک کردیتا ہوں۔ الختلی فی الدیباج

۳۸۳۰۷ ..... حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا: ٹڈی کے پر پہ کیا لکھا ہے؟ فرمایا: میں نے اپنے والد سے پوچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے مجھ سے فرمایا: ٹڈی کے پر پہ لکھا ہے: میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی دعا وعبادت کے لائق نہیں، میں ٹڈی کا رب ہوں اس کا رازق ہوں، جب چاہتا ہوں اس کے کسی قوم کا رزق بنا کے بھیج دیتا ہوں اور جب چاہتا ہوں کسی قوم پر عذاب بنا کے بھیج دیتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر و اسمعیل بن عبدالغفار الفارسی فی الرابعین، بیھقی فی شعب الایمان

''بکریاں''

۳۸۳۰۸ ..... ام راشد حضرت ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اپنی بہن) ام ھانی کے ہاں تشریف لائے آپ نے انہیں کھانا پیش کیا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے آپ کے ہاں برکت نظر نہیں آتی؟ حضرت ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا یہ برکت نہیں؟ آپ نے فرمایا: میری یہ مراد نہیں، آپ کی کوئی بکری نہیں۔ ابن ابی شیبہ، ومسدد

۳۸۳۰۹ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام ھانی سے فرمایا: کیا تمہاری بکریاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: بکریاں رکھ لو اس میں برکت ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۸۳۱۰ ..... (مسند عبدالمطلب بن ربیعہ) ابواسحاق، عبدۃ بن حزن نصری سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس اونٹوں اور بکریوں والے آپس میں فخر کرنے لگے: اونٹوں والوں نے کہا: اے بکریوں کے چرواہو! کیا تم لوگ کوئی چیز پسند کرتے ہو یا کسی چیز کا شکار کرتے ہو؟ یہ چند بکریاں ہیں انہیں تمہارا کوئی شخص چراتا ہے پھر انہیں ختم کردیتا ہے یوں اونٹوں والوں نے انہیں خاموش کردیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام مبعوث ہوئے انہوں نے بکریاں چرائیں، موسیٰ علیہ السلام کی بعثت ہوئی انہوں نے بکریاں چرائیں، میں مبعوث ہوا میں نے بھی اپنے گھر والوں کی مقام اجیاد پر بکریاں چرائیں، یوں بکریوں والے ان پر غالب رہے۔

ابن عساکر وقال رواہ بندار عن ابی داؤد عن شعبہ عن ابی اسحاق فقال: نصر بن حزن، قال شعبہ قلت لابی اسحاق! أنصر ادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم

۳۸۳۱۱۔۔۔۔(مسند علی) ابن جریر، مقدمی، اسحاق الفروی، عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ اپنے والد کے دادا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے گھر میں دودھ والی بکری ہوگی اللہ تعالیٰ اسے اس (بکری) کا رزق دے گا، اس کے گھر میں برکت ہوگی اور روزانہ اس کی پاکیزگی ہوگی، ایک منزل فقر و فاقہ میں سے دور چلا جائے گا، اور جس کے گھر میں دودھ والی دو بکریاں ہوں گی اللہ اسے ان دونوں کا رزق دے گا اور فقر اس سے دو منزل دور چلا جائے گا، روزانہ اس کی دو دفعہ پاکیزگی ہوگی۔ اور جس کے گھر میں دودھ والی تین بکریاں ہوں گی، اللہ تعالیٰ اسے ان کا رزق دے گا اور اس کے گھر میں تین برکتیں ہوں گی، روزانہ اس کی تین مرتبہ پاکیزگی ہوگی، اور فقر اس سے تین منزلیں دور منتقل ہوگا۔

قال ابن جریر: هذا خبر عندنا صحيح سنده وتعقب بان اسحاق وعيسى ضعيفان

''کبوتر''

۳۸۳۱۲۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ کو سرخ اور بھورے رنگ کے کبوتر دیکھنا اچھا لگتا تھا۔

ابن حبان فی الضعفاء وابن السنی وابو نعیم معاص فی الطب

مکڑی

۳۸۳۱۳۔۔۔۔(مسند الصدیق) دیلمی مسند الفردوس میں فرماتے ہیں: میں اور جس نے یہ حدیث کہی: اور فرمایا: میں نے جب سے اپنے شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن احمد مراغی، المطہر بن محمد بن جعفر اصبا ہن میں سنا میں اس (مکڑی) سے محبت کرتا ہوں، ان دونوں نے فرمایا: ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں جب سے ہم نے اپنے شیخ ابو سعید اسمٰعیل بن علی بن حسین سمان سے سنا فرماتے ہیں میں اسے پسند کرتا ہوں جب سے میں نے احمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن حفص الصوفی سے سنا، وہ فرماتے ہیں، میں اس سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے ابوبکر محمد بن محمود فارسی بلخ کے زاہد و عابد سے سنا، فرماتے ہیں میں اس سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے ابو سہل میمون بن محمد بن یونس فقیہہ سے سنا، فرماتے ہیں: میں اس سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے ابراہیم بن محمد سے سنا، وہ فرماتے ہیں میں اس سے اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے احمد بن عباس حضرمی سے سنا وہ فرماتے ہیں یہ مجھے اس وقت سے محبوب ہے جب سے میں نے عبدالملک بن قریب اصمعی سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں اس وقت سے اسے پسند کرتا ہوں جب سے میں نے ابن عون سے سنا وہ فرماتے میں نے جب سے محمد بن سیرین سے اس وقت سے میں اس سے محبت کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں: میں اس وقت سے اس سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں اس وقت سے اس سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں اس وقت سے اس مکڑی سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے مکڑی کو اچھا بدلہ دے کیونکہ ابوبکر اس نے مجھ پر اور تم پر غار (کے دہانے) میں جالا تنا جس کی وجہ سے مشرکین نے نہ ہمیں دیکھا نہ ہم تک پہنچ سکے دیلمی فرماتے ہیں: میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے سنا اور وہ بھی جو اس حدیث کو بیان کرتا ہے۔

پسو

۳۸۳۱۴ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ہمیں پسوؤں سے تکلیف ہوئی، ہم نے انہیں برا بھلا کہا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں گالی نہ دو کیونکہ یہ کیا ہی اچھا کیڑا ہے جس نے تمہیں اللہ کے ذکر کے لئے بیدار کیا۔
طبرانی فی الاوسط

کلام: ......التنزیہ ۲۹۰ الشذرہ ۱۱۱۳۔

۳۸۳۱۵ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں پسوؤں نے اذیت پہنچائی تو ہم انہیں گالی گلوچ کرنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پسوؤں کو گالی نہ دو، بہترین کیڑا وہ ہے جس نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیدار کیا ہے، تو ہم نے یہ رات تہجد پڑھنے میں گزاری۔ عقیلی فی الضعفاء وابن الجوزی فی الواھیات

۳۸۳۱۶ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے اس کیڑے یعنی پسو میں برکت دے جس نے ہمیں نماز کے لئے جگایا۔ رواہ الدیلمی

کیکڑا

۳۸۳۱۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یہ کیکڑے جو ساحل سمندر پر ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں موج کے حوالے کیا ساحل (انہیں) نہیں ڈبوتا۔ رواہ ابن عساکر

لبان، صنوبر، کندر

۳۸۳۱۸ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص (چچا) علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر نسیان (بھولنے کی بیماری) کی شکایت کرنے لگا، آپ نے فرمایا: لبان استعمال کیا کرو اس واسطے کہ اس سے دل مضبوط ہوتا اور نسیان ختم ہوجاتا ہے۔
ابن السنی وابو نعیم معاً فی الطب، خطیب فی الجامع

''انار کا رس''

۳۸۳۱۹ ......(مسند علی) اسد، جعفر بن محمد سے وہ اپنے آباؤ واجداد سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انار کھایا کرو، کیونکہ اس کے ہر دانے میں جنت کا پانی ہے اس کا جو دانہ معدہ میں داخل ہوتا ہے وہ دل کو منور کرتا اور چالیس (دن) رات شیاطین سے محفوظ رکھتا ہے۔ ابو الحسن علی بن الفرج الصقلی فی فوائدہ وفی سندہ مجاھیل

۳۸۳۲۰ (نیز) مکحول، بشر بن عطیہ حضرت علی سے آپ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا: انار کھایا کرو، اسے اس کی چربی سمیت کھالیا کرو، کیونکہ وہ معدہ کو رنگتا ہے اس کا جو دانہ جو آدمی کے پیٹ میں جاتا، اس کا دل منور کردیتا ہے اور چالیس روز شیاطین کے وسوسے سے محفوظ رکھتا ہے۔ الصقلی المذکور وفیہ مجاھیل

کلام: ......التنزیہ، ج ۲ ص ۲۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۴۱۔

۳۸۳۲۱ ......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میٹھا انار کھایا کرو کیونکہ یہ معدہ کی خوشبو ہے۔ خطیب فی الجامع

۳۸۳۲۲ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب انار کھاؤ تو اس کی چربی سمیت کھاؤ کیونکہ وہ معدہ کو رنگتا ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزوائد، والدینوری وابن السنی وابو نعیم معا فی الطب، بیھقی فی شعب الایمان

۳۸۳۲۳ مرجانہ سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انار کھاتے دیکھا، آپ اس کے گرتے دانوں کو تلاش کر رہے تھے اور کھا رہے تھے۔ بیھقی فی شعب الایمان

''کھجور''

۳۸۳۲۴ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے، فرمایا: اے محمد (ﷺ) تمہاری بہترین کھجور برنی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۸۳۲۵ (مسند عمر) شعبی سے روایت ہے فرمایا: قیصر روم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا: کہ میرے قاصد آپ کے ہاں سے ہو کر آتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کی طرف ایک درخت ہے جس میں کوئی خیر نہیں، وہ درخت گدھے کے کانوں کی طرح ظاہر ہوتا ہے پھر وہ سفید موتی کی طرح ہو جاتا ہے پھر وہ سبز زمرد جیسا ہو جاتا ہے اس کے بعد یاقوت کی مانند ہو جاتا ہے، پھر اس پہ پھل لگتا ہے اور پک جاتا ہے تو اچھے فالودے کی طرح ہو جاتا ہے جسے کھایا جائے، اس کے بعد وہ خشک ہو کر مقیم کی حفاظت (جان) اور مسافر کا توشہ بن جاتا ہے، اگر میرے قاصدوں نے مجھے سچ نہیں کہا تو میرے خیال میں وہ جنت کا درخت ہے۔

آپ نے اسے جواب تحریر کیا: تمہارے قاصدوں نے تم سے سچ کہا ہے ہمارے یہ درخت وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کے لئے اس وقت اگایا تھا جب انہیں عیسیٰ علیہ السلام کا حمل تھا۔ ابن عساکر والسلفی فی انتخاب حدیث القراء

۳۸۳۲۶ ..... (مسند جزء السدوسی) حفص بن المبارک، بنی سدوس کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جنہیں ''جزء'' کہا جاتا ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس یمامہ کی کھجوریں لائے، تو آپ نے فرمایا: یہ کون سی کھجوریں ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جذامی، فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے جذامی میں برکت دے۔ رواہ ابو نعیم

۳۸۳۲۷ ..... (مسند عبداللہ بن الاسود) محمد بن عمر اپنے والد سے دادا سے وہ اپنے دادا عبداللہ بن الاسود سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بستی سے بنی سدوس کے وفد میں حاضر ہوئے، میرے پاس جذامی کھجوریں تھیں، میں نے وہ کھجوریں آپ کے سامنے ایک چمڑے کے دسترخوان پر بکھیر دیں آپ نے کھجوریں اپنی مٹھی میں لے کر فرمایا: یہ کون سی کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کیا: جذامی، آپ نے فرمایا: اے اللہ ہمارے لئے جذامی میں برکت دے، جس باغ سے یہ نکلیں اس میں اور اس باغیچہ میں جس سے یہ نکلیں۔

رواہ الدیلمی

۳۸۳۲۸ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: یہ دو پاکیزہ چیزیں ہیں: کھجور اور دودھ۔ الرمھرمزی

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۷۱۔

حرف قاف

اس میں چار کتابیں ہیں، قیامت، قصاص، قصص، ساجھے پر مال کی تجارت۔

کتاب القیامۃ ...... از قسم اقوال

اس کے دو باب ہیں۔

باب اول ...... قیامت سے پہلے پیش آنے والے امور

اس کی چار فصلیں ہیں۔

فصل اول ...... قیامت کے قریب قائم ہونے کے بارے میں

۳۸۳۲۹..... میں اور قیامت دونوں ایک سانس (کی طرح) مبعوث ہوئے البتہ میں اس سے آگے نکل گیا جیسے یہ انگلی اس سے آگے ہے آپ نے اپنی شہادت اور درمیان والی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ ترمذی، عن المستورد

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۳۳۹۔

۳۸۳۳۰...... میں اور قیامت ایسے بھیجے گئے۔ مسند احمد، بیھقی، ترمذی، عن انس، مسند احمد بیھقی عن سھل بن سعد

۳۸۳۳۱...... میں قیامت کے بہاؤ میں بھیجا گیا۔ الحاکم فی الکنی عن ابی جبیرۃ

۳۸۳۳۲...... میری اور قیامت کی مثال میدان کے دو گھوڑوں کی طرح ہے، میری اور قیامت کی مثال اس شخص کی طرح جسے اس کی قوم نے لشکر سے پہلے (دشمن کی تفتیش کے لئے) بھیجا ہو، جب اس نے خوف محسوس کیا کہ (دشمن کا لشکر) اس سے پہلے نکل جائے گا، تو وہ اپنے کپڑے کو ہلا کر پکارتا ہے، تم آگئے آگئے، میں وہی ہوں میں وہی ہوں۔ بیھقی فی شعب الایمان عن سھل بن سعد

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۲۵۲۔

۳۸۳۳۳...... دنیا (کی عمر) سات ہزار سال ہے اور میں اس کے آخری ہزار میں ہوں۔

طبرانی فی الکبیر والبیھقی فی الدلائل عن الضحاک بن زمل

۳۸۳۳۴...... قیامت قریب آگئی اور وہ ان کے قریب ہوتی جارہی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۸۳۳۵...... قیامت قریب آگئی اور لوگوں کی حرص دنیا بڑھ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور ہورہے ہیں۔ حاکم عن ابن مسعود

۳۸۳۳۶...... لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں جب کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اللہ کی قسم! (اس) زمین پر آج جو جاندار بھی ہے اس پر سو سال آئیں گے۔ مسند احمد، مسلم، عن جابر

۳۸۳۳۷...... مومنوں کے لئے قیامت کا وقت ظہر سے عصر تک (کی طرح) ہوگا۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:...... کشف الخفاء ۳۲۰۰۱۔

۳۸۳۳۸...... اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو ابھی بوڑھا نہیں ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔ مسلم عن انس، ابوداؤد عن المغیرۃ وعن عائشہ

۳۸۳۳۹...... معراج کی رات میری ابراہیم وموسیٰ علیھما السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے آپس میں قیامت کا ذکر کیا، سب نے اس کا حل

ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا، آپ نے فرمایا: مجھے اس کا کوئی علم نہیں، پھرانہوں نے اس کا حل موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: آپ نے فرمایا: مجھے اس کا کوئی علم نہیں، پھر اس کا حل عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا، آپ نے فرمایا: اس کے وقوع کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں، اور مجھے میرے رب (اللہ تعالیٰ) نے جو وصیت کی، کہ دجال نکلے گا، اور میرے پاس دو شاخیں ہوں گی، جب وہ مجھے دیکھے گا تو تانبے کی طرح پگھلے گا، جب وہ مجھے دیکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردے گا، یہاں تک درخت اور پتھر پکار کر کہے گا:

اے مسلمان! میرے تلے کافر چھپا ہے آؤ اسے قتل کرو۔ یوں اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردے گا، پھر لوگ اپنے شہروں اور وطنوں کا رخ کریں گے اس وقت یاجوج وماجوج نکلیں گے وہ ہر اونچی جگہ سے پھسل رہے ہوں گے، وہ ان کے شہروں میں پھیل جائیں گے، جس چیز کے پاس آئیں گے اسے ختم کردیں گے، جس پانی پر ان کا گزر ہوگا اسے پی ڈالیں گے اس کے بعد لوگ میرے پاس آئیں گے، ان کی شکایت کریں گے میں اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے بددعا کروں گا، پس اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کردے گا، اور ماردے گا یہاں تک کہ زمین ان کی بدبو سے بدبودار ہو جائے گی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ بارش نازل کرے گا، جو ان کے جسموں کو بہا کر لے جائے گی اور بالآخر انہیں سمندر میں پھینک دے گی، پھر پہاڑ اڑیں گے اور زمین چمڑے کی طرح پھیلا دی جائے گی، تو مجھے میرے رب نے جن باتوں کی وصیت کی کہ جب ایسا ہو تو پھر قیامت ایسے واقع ہوگی جیسے کسی حاملہ عورت کا وقت ولادت پورا ہو جائے اس کے گھر والے نہ جانتے ہوں کہ کب رات یا دن میں اچانک انہیں اپنی ولادت کی خبر دے دے۔

مسند احمد، ابن ماجه، حاکم عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۴۷۰۹۔

۳۸۳۴۰......زمین پر جو جاندار بھی ہے اس پر سو سال گزریں گے۔ ترمذی عن جابر

۳۸۳۴۱......سو سال نہیں گزریں گے اور زمین پر کوئی جاندار جو آج ہے، باقی رہے۔ مسلم عن ابی سعید

۳۸۳۴۲......آج جو جاندار زمین پر ہے اس پر سو سال گزریں گے، اور وہ اس دن زندہ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، عن جابر

۳۸۳۴۳......ہر امت کا ایک وقت مقرر ہے اور میری امت کا سو سال ہے، جب میرے امتیوں پر سو سال گزر جائیں گے تو جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے وہ آجائے گی۔ طبرانی فی الکبیر عن المستورد ابن شداد

کلام:......ضعیف الجامع ۱۹۲۲۔

۳۸۳۴۴......بھلا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا! سو سال کی انتہا پر جو بھی زمین پر ہے ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔

مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عمر

۳۸۳۴۵......اللہ تعالیٰ کی ایک (مخلوق) ہوا ہے جسے اللہ تعالیٰ سو سال پورا ہونے پر بھیجے گا جو ہر مومن کی روح قبض کرے گی۔

ابویعلی والرویانی وابن قانع، حاکم والضیاء عن بریدة

۳۸۳۴۶......جو کوئی قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے اسے چاہئے کہ وہ یہ آیت پڑھ لے "اور جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب آسمان پھٹ پڑے گا۔ اور جب آسمان میں شگاف ہو جائے گا" مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابن عمر

الاکمال

۳۸۳۴۷......تم لوگ اور قیامت یوں ہو (ان دو انگلیوں کی طرح) (مسند احمد، حاکم عن انس) میں اور قیامت ایسے بھیجے گئے ہیں۔ جیسے یہ دو ہیں آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، بخاری مسلم، ترمذی، الدارمی، ابن حبان، عن انس، ابن بریده، مسند احمدوهناد طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن جابر بن سمرة، مسند احمد، بخاری، مسلم ابن حبان، عن سهل بن سعد، طبرانی فی الکبیر عن المستورد، بخاری، ابن ماجه وهناد عن ابی هریرة، ابن

ماجہ وابن سعد، عن جابر بن عبداللہ، البغوی عن ابی جبیرۃ الانصاری عن اشیاخ من الانصار

۳۸۳۴۹..... میں اور قیامت ان دو کی طرح بھیجے گئے ہیں ہوسکتا ہے وہ مجھ سے سبقت لے جائے۔

مسند احمد، وسمویہ، سعید بن منصور عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ

۳۸۳۵۰..... میں اور قیامت یوں بھیجے گئے ہیں جیسے یہ (انگلی) اس کے قریب ہے، ہوسکتا ہے وہ مجھ سے سبقت لے جائے۔

مسند احمد، سمویہ، سعید بن منصور عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ

۳۸۳۵۱..... میں اور قیامت یوں بھیجے گئے ہیں جیسے یہ اس کے قریب ہے ہوسکتا ہے وہ مجھ سے سبقت لے جاتی۔

مسند احمد، هناد عن ابی جحیفة

۳۸۳۵۲..... میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں میں اس سے یوں سبقت لے گیا جیسے یہ (انگلی) اس (انگلی) سے سبقت لے گئی ہے۔

طبرانی فی الکنی عن ابی جبیرة بن الضحاک الانصاری

۳۸۳۵۳..... لوگ مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، آج زمین پر جو جاندار بھی موجود ہے اس پر سو سال گزریں گے۔ ابن حبان عن انس

۳۸۳۵۴..... لوگوں پر سو سال نہیں گزریں گے کہ زمین میں کوئی آنکھ حرکت کرنے والی ہو۔ عن ابن مسعود

۳۸۳۵۵..... صدی نہیں گزرے گی اور زمین پر کوئی باقی رہے۔

الحسن بن سفیان وابن شاهین وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، حاکم وابن عساکر عن سفیان ابن وهب الخولانی

۳۸۳۵۶..... سو سال نہیں ہوں گے کہ زمین پر کوئی آنکھ جھپکنے والی ہو۔ حاکم عن ابن مسعود

۳۸۳۵۷..... ہجرت کے سو سال نہیں گزریں گے کہ تم میں سے کوئی آنکھ جھپکنے والی ہو۔ بیهقی فی البعث عن انس

۳۸۳۵۸..... سو سال نہیں گزریں گے کہ کوئی آنکھ جھپکنے والی ہو۔ نسائی عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ

۳۸۳۵۹..... اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! تمہاری باقی دنیا اتنی ہی رہ گئی ہے جتنا تمہارا یہ دن رہ گیا ہے اور مسلمان بہت تھوڑے دکھائی دیں گے۔ سمویہ، ضیاء عن انس

فصل ثانی..... "جھوٹوں اور فتنوں کا ظہور"

۳۸۳۶۰..... میری امت (دعوت) میں کذاب و دجال (نما) انسان ہوں گے (جن کی تعداد) ستائیس ہوگی، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی (جو نبوت کا دعویٰ کریں گے) میں ہی خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ مسند احمد، طبرانی والضیاء عن حذیفة

۳۸۳۶۱..... ایک دفعہ میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے، مجھے ان کی بڑی اہمیت معلوم ہوئی، خواب میں ہی مجھ پر وحی ہوئی کہ انہیں پھونک مارو، ان دونوں کو پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، تو میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ یہ میرے بعد دو جھوٹے ظاہر ہوں گے، سو ان میں سے ایک اسود العنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔ بیهقی، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی هریرة، بخاری عن ابن عباس

۳۸۳۶۲..... اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے ضرور توڑی جائیں گی، گمراہ کن بادشاہ ہوں گے اور اس کے بعد ضرور تین دجال ظاہر ہوں گے۔

حاکم عن حذیفة)

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۶۵۸۔

۳۸۳۶۳..... جب تک ستر جھوٹے ظاہر نہیں ہو جاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۲۵۸۔

۳۸۳۶۴ قبل از قیامت بہت سے جھوٹے ہوں گے ان سے ہوشیار رہنا۔مسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرة

۳۸۳۶۵ ۔۔۔میں دنیا کی مٹی کی تعداد کے برابر گواہی دیتاہوں کہ مسلیمہ بڑا جھوٹا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن وبر الحنفی

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۰۸۳۔

۳۸۳۶۶ ۔۔۔ثقیف میں ایک جھوٹا اور خونی ہوگا۔ترمذی، عن ابن عمر طبرانی فی الکبیر عن سلامة بنت الحر

۳۸۳۶۷ ۔۔۔ثقیف میں ایک بے حد جھوٹا اور خونی ہوگا۔مسلم عن اسماء بنت ابی بکر

۳۸۳۶۸ سب سے پہلا شخص جو میری سنت کو بدل دے گا وہ بنی امیہ کا ہوگا۔وہ یزید ہے۔(ابو یعلی عن ابی ذر) یہ کسی راوی کا ادراج ہے۔

۳۸۳۶۹ ۔۔۔قیامت سے کچھ ایام پہلے جہالت چھا جائے گی ،علم (علماء کے قتل وموت سے) اٹھ جائے گا،اوران ایام میں خون خرابہ بکثرت ہوگا۔

مسلم، بخاری، عن ابن مسعود وابی موسی

۳۸۳۷۰ ۔۔۔قیامت سے پہلے قتل کے ایام ہوں گے۔مسند احمد، طبرانی عن خالد بن الولید

الاکمال

۳۸۳۷۱ ۔۔۔۔۔قیامت سے پہلے بے حد جھوٹے ہوں گے،ان میں یمامہ کا والی،صنعاء کا حاکم عنسی،ان میں سے حمیر کا بادشاہ اوران میں سے دجال ہوگا جس کا فتنہ سب سے سخت ہوگا۔مسند احمد، عن جابر

۳۸۳۷۲ ۔۔۔تیس جھوٹوں کے ظاہر ہونے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی،ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا: کہ وہ نبی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن نعیم بن مسعود

۳۸۳۷۳ ۔۔۔جب تک دو گروہ آپس میں نہیں لڑیں گے قیامت قائم نہیں ہوگی،ان کے درمیان سخت خون خرابہ ہوگا،ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔اور جب تک تیس کے قریب دجال کذاب ظاہر نہیں ہو لیتے قیامت قائم نہیں ہوگی،ان میں کا ہر ایک اپنے تئیں گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔مسند احمد، مسلم، بخاری،ابوداؤد،ترمذی عن ابی هريرة

۳۸۳۷۴ ۔۔۔۔۔جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہیں ہو لیتے قیامت قائم نہیں ہوگی،ان میں مسلیمۃ کذاب،اسود عنسی اور مختار ہے عرب کے برے قبیلے،بنوامیہ،بنوحنیفہ،اور ثقیف ہیں۔ابن ابی شیبه، ابن عدی فی الکامل،عن الزهری

کلام:۔۔۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۳۵،المتناھیۃ ۲۷۴۔

۳۸۳۷۵ ۔۔۔۔۔جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہیں ہو لیتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ان میں سے آخری کانا بے حد جھوٹا ہے اس کی بائیں آنکھ بے نور ہوگی۔گویا وہ ابو یحییٰ کی آنکھ ہے۔الحدیث طولہ۔ابونعیم عن جابر بن سمرة

۳۸۳۷۶ ۔۔۔جب تک تیس دجال کذاب ظاہر نہیں ہو لیتے قیامت قائم نہیں ہوگی،ان میں سے ہر ایک یہ سمجھے گا کہ وہ نبی ہے سو جو کوئی یہ بات کہے اسے قتل کردو،جس نے ان میں سے کسی ایک کو ماردیا اس کے لئے جنت ہے۔

ابن عساکر عن العلاء بن زیاد العدوی قال حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرہ

۳۸۳۷۷ ۔۔۔۔جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہیں ہوجاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔وہ سب اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کے بارے میں جھوٹ بکیں گے۔

ابن ابی شیبه عن ابی هریرة

۳۸۳۷۸ ۔۔۔۔جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہیں ہوجاتے قیامت قائم نہیں ہوگی،ہر ایک کا وہم ہوگا کہ وہ قیامت سے پہلے نبی ہے۔

ابن ابی شیبه عن عبید بن عمرو اللیثی

۳۸۳۷۹ ۔۔۔دجال سے پہلے ستر سے کچھ اوپر دجال نکلیں گے۔نعیم بن حماد فی الفتن، ابویعلی عن انس

۳۸۳۸۰..... قیامت سے پہلے دجال ہے اور دجال سے پہلے تیس یا اس سے زیادہ جھوٹے دجال ہوں گے، ان کی نشانی کیا ہے؟ وہ تمہارے پاس ایسا طریقہ پیش کریں گے جس پر تم نہیں ہو گے، وہ اس طریقہ کے ذریعہ تمہارے طریقہ اور دین کو تبدیل کر دیں گے، جب تم انہیں دیکھو، تو ان سے اجتناب کرو، ان سے دشمنی کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۸۳۸۱..... قیامت سے تیس جھوٹے ہوں گے، ان میں سے اسود عنسی صنعاء کا والی اور یمامہ کا بادشاہ ہے۔ طبرانی ابن الزبیر

۳۸۳۸۲ قبل از قیامت بہت سے جھوٹے ہوں گے۔ طبرانی فی الکبری عن النعمان بن بشیر

۳۸۳۸۳..... قیامت سے پہلے بہت سے جھوٹے ہوں گے، ان میں حمیر کا بادشاہ ہے۔ ابن حبان، سعید بن منصور عن جابر بن عبداللہ

۳۸۳۸۴..... قیامت سے پہلے بہت سے جھوٹے ہوں گے، ان میں سے یمامہ کا والی، اسود عنسی، اور حمیر کا بادشاہ اور ان میں دجال ہے اس کا فتنہ سب سے بڑا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۳۸۳۸۵..... امابعد! اس شخص۔ یعنی مسیلمہ۔ کا حال تو تم نے اس کے حال میں کثرت کی، وہ تو تیس جھوٹوں سے بڑھ کر جھوٹا ہے۔ جو دجال سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ ہر شہر میں مسیح دجال کا رعب پہنچ جائے گا، صرف مدینہ محفوظ رہے گا۔ اس کے ہر نقب پر دو فرشتے ہوں گے جو اس سے مسیح دجال کی پشت کو ہٹائیں گے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی بکرۃ

۳۸۳۸۶..... محمد رسول اللہ کی طرف سے مسلیمۃ کذاب کی جانب: امابعد! زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے (اچھا) انجام متقین کا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن نعیم بن مسعود

۳۸۳۸۷..... آپ نے مسلیمہ کذاب سے فرمایا: اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا مانگو گے میں تمہیں یہ نہیں دوں گا، اپنے بارے میں تم ہرگز اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے نہیں بھاگ سکو گے، اور اگر پیٹھ پھیرو گے، اللہ تعالیٰ تجھے ضرور ہلاک کر دے گا۔ اور میں نے جو کچھ دیکھا وہ تمہارے بارے ہی دیکھا ہے (سونے کے دو کنگن والا خواب) اور یہ ثابت (میرا صحابی) تمہیں میری طرف سے جواب دے گا۔ بخاری عن ابن عباس

۳۸۳۸۸..... ثقیف سے دو جھوٹے نکلیں گے۔ ان میں کا دوسرا پہلے سے زیادہ شریر ہوگا وہ خونی ہے۔ ابن سعد عن اسماء بنت ابی بکر

۳۸۳۸۹..... ثقیف میں جھوٹا اور خونی ہوگا۔ نعیم بن حماد عن اسماء بنت ابی بکر

۳۸۳۹۰..... ثقیف سے تین نکلیں گے، کذاب، دجال اور خونی۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن اسماء بنت ابی بکر

۳۸۳۹۱..... ثقیف سے دو بڑے جھوٹے نکلیں گے ان میں کا دوسرا پہلے سے زیادہ برا ہوگا۔ اور وہ یہ خونی ہے۔

حاکم اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۳۸۳۹۲..... ثقیف سے خونی اور بے حد جھوٹا ظاہر ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

فصل ثالث...... ''قیامت کی بڑی نشانیاں''

۳۸۳۹۳..... جس سے اس کے بارے میں یعنی قیامت۔ سوال کیا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمہیں اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں: جب باندی اپنی مالکن کو جنم دے گی تو یہ اس کی علامت ہے، اور جب ننگے بدن ننگے پاؤں لوگوں کے سردار بن جائیں تو یہ اس کی علامت ہے، اور جب لوگ اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں تو یہ بھی اس کی علامت ہے (اس کا علم) ان پانچ غیب کی باتوں میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، (جو اس آیت میں جمع ہیں) اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ آیت (پڑھ لو)۔

مسند احمد، بیہقی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ مسلم، ابو داؤد، نسائی عن عمر، نسائی، عن ابی ھریرۃ وابی ذر معاً

۳۸۳۹۴..... جب باندی کو دیکھو کہ اس نے اپنی مالکن کو جنم دیا ہے اور عمارتوں کو لمبی لمبی عمارتیں بناتے دیکھو، اور ننگے پاؤں، بھوکے محتاج لوگوں کو عوام الناس کا سردار بنتے دیکھو تو یہ قیامت کی علامات اور اس کی نشانیاں ہیں۔ مسند احمد عن ابن عباس

۳۸۳۹۵...... جب تک وقت (زمانہ) گھٹنا شروع نہیں ہوجاتا قیامت قائم نہیں ہوگی، چنانچہ سال مہینہ جیسا، مہینہ، جمعہ جیسا اور جمعہ دن جیسا ہوجائے گا۔اور دن ایک گھڑی (گھنٹے) جیسا اور گھڑی آگ کے انگارے جیسی ہوجائے گی۔مسند احمد، ترمذی عن انس

۳۸۳۹۶...... جب تک فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہیں ہوجاتا جس پر لوگ باہم قتل وقتال کریں گے چنانچہ ان کے نو حصے قتل ہوں گے تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، طبرانی فی الکبیر عن ابی

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۷۷۱۔

۳۸۳۹۷...... جب تک فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہیں ہوجاتا جس پر لوگ قتل ہوں گے ہر سو میں سے ۹۹ قتل ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کہے گا: شاید میں ہی بچ جاؤں۔تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔مسلم عن ابی ہریرۃ

۳۸۳۹۸...... عنقریب فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔لوگ جب اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف چل نکلیں گے، تو جو لوگ اس کے پاس ہوں گے وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! اگر ہم نے انہیں چھوڑا تو اس سے لیتے لیتے سارا ہی لے آئیں گے پھر لوگ اس پر آپس میں کشت وخون کریں گے یہاں تک کہ ہر گروہ سے ننانوے فی صد لوگ قتل ہوں گے۔مسند احمد، مسلم عن ابی

۳۸۳۹۹...... عنقریب فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا جو وہاں ہوگا وہ اس سے کچھ بھی نہیں لے سکے گا۔بیہقی، ابوداؤد، عن ابی ہریرۃ

۳۸۴۰۰...... جب تک علم قبض، زلزلے بکثرت، وقت میں گھٹاؤ، فتنوں کا ظہور اور قتل وخون زیادہ نہیں ہوگا قیامت قائم نہیں ہوگی۔

بخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۳۸۴۰۱...... جب تک تم میں مال کی کثرت نہیں ہوجاتی قیامت قائم نہیں ہوگی وہ مال پانی کی طرح بہے گا۔اور مال والے کو فکر ہوگی کہ اس کی زکوۃ خیرات کون قبول کرے گا، چنانچہ وہ پیش کش کرے گا تو جس پر پیش کرے گا وہ کہہ دے گا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔بیہقی عن ابی ہریرۃ

۳۸۴۰۲...... جب تک دو بڑی جماعتیں جن کا دعویٰ ایک ہوگا آپس میں جنگ نہیں کریں گی قیامت قائم نہیں ہوگی، اور جب تک تیس کے قریب دجال بڑے جھوٹے ظاہر نہیں ہوں گے قیامت قائم نہیں ہوگی ان سب کا وہم ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ

۳۸۴۰۳...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک یہودیوں سے تمہاری جنگ نہیں ہوجاتی یہاں تک کہ جس پتھر کے پیچھے کوئی یہودی چھپا ہوگا وہ (اللہ کی قدرت سے) بول کر کہے گا: اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی (چھپا ہے) اسے قتل کردو۔بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ

۳۸۴۰۴...... جب تک ترکوں سے تمہاری لڑائی نہیں ہوتی قیامت قائم نہیں ہوگی، ان کی آنکھیں چھوٹی چہرے سرخ، ناکیں چپٹی ہوں گی، ایسے لگے گا کہ ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں۔اور جب تک تمہاری جنگ ایسی قوم سے نہیں ہولیتی جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی، اور تم میں سے کسی پہ وہ زمانہ ضرور آئے گا کہ اسے میرا دیکھنا (زیارت وملاقات) اس کے مال وعیال کی طرح محبوب ہوگا۔

بخاری مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۳۸۴۰۵...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمانوں کی ترکوں سے جنگ نہیں ہوجاتی ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے وہ اونی لباس پہنتے اور بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے۔مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۰۶...... جب تک تم عجم کے ان لوگوں سے نہیں لڑو گے جو خوز (اہواز وتستر کے علاقوں کے) اور کرمان (خراسان، بحر الہند عراق العجم اور سجستان کے درمیانی علاقوں کے رہنے) والے ہیں تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی، ان کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی، آنکھیں چھوٹی ہوں گی، گویا ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال ہے ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۰۷...... جب تک تمہاری چھوٹی آنکھوں والی، چوڑے چہرے والی، قوم سے جنگ نہیں ہوجاتی، ان کی آنکھیں گویا ٹڈی کی آنکھیں ہیں اور ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال کی طرح ہیں وہ بالوں کے بنے جوتے پہنتے ہوں گے۔وہ چمڑے کی ڈھالیں بناتے ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو کھجور کے درختوں سے باندھ دیں گے۔مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی سعید

۳۸۴۰۸..... قیامت کی یہ نشانی ہے کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے، اور یہ بھی قیامت کی نشانی ہے کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے، گویا ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں۔

مسند احمد، بخاری، ابن ماجه عن عمرو بن تغلب

۳۸۴۰۹ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہ (کافر ہونے کی وجہ سے) جہنمی ہوں گے۔

بخاری عن ابی هريرة

۳۸۴۱۰ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے، اور تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے گویا ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال ہیں۔ بیهقی، بخاری عن عمرو بن تغلب

۳۸۴۱۱ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا قیامت قائم نہیں ہوں گی، جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے، اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا کام نہ دے گا، جس نے پہلے سے ایمان قبول نہیں کیا۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، عن ابی هريرة

۳۸۴۱۲..... جب تک مال کی کثرت نہیں ہوگی اور بڑھتے بڑھتے بہے گا قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ آدمی اپنے مال کی زکوۃ نکالے گا تو اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں پائے گا، یہاں تک کہ عرب کی زمین شاداب اور نہروں سے بھر جائے گی۔ مسلم عن ابی هريرة

۳۸۴۱۳..... جب تک قبیلہ دوس کی عورتیں ذی الخلصہ کے اردگرد نہیں تھرکیں گے قیامت قائم نہیں ہوگی۔

ابن ماجه، مسند احمد، ۲۲ بیهقی عن ابی هريرة

۳۸۴۱۴..... جب تک قحطان سے ایک شخص نکل کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے نہیں ہانکے گا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ بیهقی عن ابی هريرة

۳۸۴۱۵..... جب تک میری امت سابقہ لوگوں کے کاموں پر عمل نہیں کرے گی قیامت قائم نہیں ہوگی۔ بالشت کے برابر بالشت اور ہاتھ کے برابر ہاتھ، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جیسے فارس اور روم کے لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہی لوگ ہیں۔ بخاری عن ابی هريرة

۳۸۴۱۶..... جب تک رومی اعماق یا دابق پر نہیں اتریں گے قیامت قائم نہیں ہوگی، پھر ان کی طرف مدینہ سے ایک لشکر نکلے گا جو اس دن روئے زمین سے بہتر لوگوں پر مشتمل ہوگا۔ جب وہ لڑائی کے لئے صفیں باندھیں گے تو روم کہیں گے: ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے لوگ قیدی بنائے ہیں، ہم ان سے جنگ کریں، تو مسلمان کہیں گے: نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ پھر وہ آپس میں جنگ کریں گے، ایک تہائی شکست کھائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کبھی توبہ قبول نہیں کرے گا، ایک تہائی قتل ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل شہید ہوں گے، اور ایک تہائی فتح پائیں گے، جو کبھی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوں گے، پھر وہ قسطنطنیہ فتح کریں گے، زیتون کے درخت کے ساتھ اپنی تلواریں لٹکا کر وہ آپس میں غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے، کہ اچانک شیطان ان میں چیخ کر کہے گا، کہ مسیح دجال تمہارے گھروں میں آچکا ہے، چنانچہ وہ نکلیں گے، اور یہ جھوٹ ہوگا جب وہ شام آئیں گے (اس وقت) دجال نکلے گا۔ (انہی ایام) وہ جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے، صفیں درست کر رہے ہوں گے، جب نماز قائم ہوگی تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (آسمان سے) اتریں گے، ان کی امامت کروائیں گے، جب اللہ کا دشمن انہیں دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے، اگر وہ اسے چھوڑتے تو پگھل جاتا یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے، لیکن اللہ تعالیٰ خود اسے قتل کرے گا اور انہیں اس کا خون اپنے نیزے پر لگا دکھائے گا۔

مسلم عن ابی هريرة)

تشریح:..... یعنی قتل تو عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہوگا نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف مجازی ہے جیسے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی، نبی علیہ السلام کے بارے میں منقول ہے۔

۳۸۴۱۷..... جب تک مسلمانوں کی یہودیوں سے جنگ نہیں ہو جاتی قیامت قائم نہیں ہوگی۔ پھر مسلمان انہیں قتل کریں گے، یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپے گا، تو درخت اور پتھر پکار کر کہے گا: اے مسلم! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے ہے اسے قتل

کرو اصرف غرقد نہیں بولے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔مسلم عن ابی ھریرۃ

۳۸۴۱۸ ... جب تک میری امت کے قبائل مشرکین سے نہیں مل جاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ بتوں کی پوجا کی جائے گی، اور میری امت میں تیس بڑے جھوٹے ہوں گے ہر ایک وہم کرے گا کہ وہ نبی ہے، میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

بیھقی، حاکم عن ثوبان

۳۸۴۱۹ ... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمانوں کا ادنیٰ مورچہ بولاء ہوگا، اے علی! تم زرد لوگوں سے لڑو گے اور جو تمہارے بعد ہوں گے وہ بھی ان سے لڑیں گے۔ یہاں تک کہ ان کی طرف اسلام کے افضل حجازی لوگ نکالے جائیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے وہ سبحان اللہ، اللہ اکبر کے ذریعہ قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ انہیں ایسی غنیمتیں ملیں گی کہ ان جیسی غنیمتیں نہیں ملی ہوں گی، یہاں تک وہ اترسہ میں غنیمتیں تقسیم کریں گے، ایک آنے والا آئے گا وہ کہے گا: مسیح دجال تمہارے شہروں میں نکل آیا ہے، خبردار! وہ جھوٹی بات ہوگی۔ اس پر عمل کرنے والا اور چھوڑنے والا دونوں نادم ہوں گے۔ابن ماجہ عن عمرو بن عوف

۳۸۴۲۰ جب تم لوگ اپنی مسجدوں کو مزین کرنے لگو اور اپنے قرآن میں زیور لگانے لگو گے تو تمہارے لئے ہلاکت ہے۔

الحکیم عن ابی الدرداء

۳۸۴۲۱ جب تم کسی قوم کے بارے میں سنو کہ وہ قریب کے علاقہ میں زمین میں دھنسادیئے گئے ہیں تو قیامت قریب ہے۔

مسند احمد والحاکم فی الکنی، طبرانی فی الکبیر عن بقیرۃ الھلالیۃ

۳۸۴۲۲ ... جب حکومت نااہلوں کے سپرد ہوگی تو قیامت کا انتظار کرو۔بخاری عن ابی ھریرۃ

۳۸۴۲۳ اللہ تعالیٰ یمن سے ایک ہوا بھیجے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی۔ جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض کرلے گی۔

حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۸۴۲۴ ... یہ قیامت کی علامت ہے کہ علم اٹھ جائے گا جہالت پھیل جائے گی، زنا عام ہوجائے گا، شراب پی جانے لگے گی، مرد ختم ہونا شروع ہوجائیں گے اور عورتیں باقی رہیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک نگران ہوگا۔مسند احمد، بیھقی ترمذی، ابن ماجہ عن انس

۳۸۴۲۵ یہ بھی قیامت کی علامت ہے کہ چھوٹوں سے علم تلاش کیا جائے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امیۃ الجمحی

۳۸۴۲۶ یہ قیامت کی علامت ہے کہ مسجد والے امامت کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈالیں گے، وہ نماز پڑھانے کے لئے کوئی نہ پائیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن سلامۃ بنت الحر

۳۸۴۲۷ ... یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ پچاس آدمی نماز پڑھیں گے ان میں سے کسی کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

ابو الشیخ فی کتاب الفتن عن ابن مسعود

۳۸۴۲۸ ... سب سے پہلے دائیں طرف والی زمین خراب ہوگی پھر دائیں جانب والی۔ابن عساکر عن جریر

۳۸۴۲۹ سب سے پہلے قریش ہلاک ہوں گے سب سے پہلے قریش میں میرے گھرانے کے لوگ ہلاک ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن العاصی

۳۸۴۳۰ ... سب سے پہلے قریشی فنا ہوں گے، اور قریشی میں سے بنی ہاشم فنا ہوں گے۔مسند احمد، بخاری عن ابن عمرو

۳۸۴۳۱ سب سے پہلے رکن اور قرآن اٹھالیا جائے گا، اور وہ خواب جو نیند میں دکھائی دے گی۔

الازرقی فی تاریخ مکۃ عن عثمان بن ساج بلاغا

۳۸۴۳۲ ... دوسو سال کے بعد (قیامت کی) علامات ظاہر ہوں گی۔ابن ماجہ حاکم عن ابی قتادۃ

۳۸۴۳۳ ... (قیامت کی) علامات (ایسے ظاہر ہوں گی) جیسے دھاگے میں پروئے ہوئے موتی ہوتے ہیں جب دھاگہ ٹوٹتا ہے ایک کے پیچھے دوسرا موتی نکل جاتا ہے۔مسند احمد، حاکم عن ابن عمر

۳۸۴۳۴.....رات دن یوں ہی گزرتے رہیں گے یہاں تک کہ لات وعزی کی پرستش کی جانے لگے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک اچھی ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کی روح قبض کرلے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا۔ پھر ایسے لوگ رہ جائیں گے جن میں ذرا خیرو بھلائی نہیں ہوگی اور وہ اپنے اباء واجداد کا دین اختیار کرلیں گے۔مسلم عن عائشة

۳۸۴۳۵.....اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر لوٹیں لگا کر کہے گا: اے کاش! میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا اسے دین کی فکر نہیں ہوگی صرف فتنہ ہوگا۔مسلم، ابن ماجه عن ابی هريرة

۳۸۴۳۶.....اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم اپنے حکمران کو قتل اور اپنی تلواروں سے نہیں مارو گے اور تمہارے برے لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہوں گے۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه عن حذيفة

کلام:.....ضعیف الترمذی ۳۸۳، ضعیف الجامع ۶۱۱۱۔

۳۸۴۳۷.....اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے، اور آدمی سے اس کے کوڑے کی گرہ اور اس کے جوتے کا تسمہ گفتگو کرے گا۔ اور اس کی ران اسے بتادے گی کہ اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کیا کیا۔مسند احمد، ترمذی، حاکم، ابن حبان عن ابی سعيد

۳۸۴۳۸.....رات دن اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ایک ایسا شخص مالک بن جائے گا۔ جسے جہجاہ کہا جائے گا۔

ابن ماجه، مسلم عن ابی هريرة

۳۸۴۳۹.....رات دن ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک شخص مالک بن جائے گا جس کا نام جہجاہ ہوگا۔

ترمذی، عن ابی هريرة

۳۸۴۴۰.....ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس میں آگئی ہے تو اس وقت زلزلے، فتنے اور بڑے حادثات قریب ہو جائیں گے، اور اس دن قیامت لوگوں کے اتنے قریب ہوگی جتنا میرا یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، حاکم عن ابن حوالة

۳۸۴۴۱.....عوف! قیامت سے پہلے چھ چیزیں یاد رکھنا: ایک میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر تم لوگوں میں ایک بیماری ظاہر ہوگی، جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد اور تمہیں شہید کرے گا اس کے ذریعہ تمہارے مال پاک کرے گا۔ پھر تم میں اموال کی بہتات ہوگی یہاں تک کہ آدمی کو سودینار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ ناراض ہوگا۔ اور ایک ایسا فتنہ ظاہر ہوگا جو ہر مسلمان کے گھر میں پہنچ جائے گا۔ پھر تم میں اور رومیوں کے درمیان صلح ہوگی پھر وہ بدعہدی کریں گے اس کے بعد وہ اسی جھنڈے لے کر تمہاری طرف نکلیں کے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

ابن ماجه، حاكم عن عوف بن مالك الاشجعی

۳۸۴۴۲.....لوگوں کو ایسا زمانہ دیکھنا پڑے گا کہ وہ گھڑی بھر کھڑے رہیں گے نماز پڑھانے کے لئے کوئی امام نہ پائیں گے۔

مسند احمد، ابن ماجه عن سلامة بنت الحر

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۲۰۸، ضعیف الجامع ۶۴۰۹۔

۳۸۴۴۳.....آخری زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جو دین کے ذریعہ لوگوں کو دھوکا دیں گے۔ وہ لوگوں کے لئے بھیڑ کی کھال کا لباس نرمی کے لئے پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں جیسے ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میری وجہ سے فریب خوردہ ہیں یا میرے سامنے جرأت کرتے ہیں؟ مجھے اپنی قسم! میں ان پر ایسا فتنہ مسلط کروں گا جو ان میں سے بردبار شخص کو حیران کردے گا۔

ترمذی عن ابی هريرة

کلام:.....القدسیۃ الضعیفۃ ۸۱۔

۳۸۴۴۴.....اسلام ایسے مٹ جائے گا جیسے کپڑے کے نقش ونگار مٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ بھی معلوم نہیں ہوگا کہ روزے، نماز، قربانی اور صدقہ کیا ہیں۔ اور ایک رات میں اللہ کی کتاب کو اٹھالیا جائے گا۔ کہ زمین پر اس کی ایک آیت بھی باقی نہیں رہے گی۔ اور لوگوں کی جماعتیں باقی

رہیں گی جن میں سے بے حد بوڑھا اور انتہائی بڑھیا ہوگی وہ کہیں گے: ہم نے اپنے آباء واجداد کو اس کلمہ لا الٰہ الا اللہ کو پڑھتے پایا تھا ہم بھی یہی پڑھتے ہیں۔ابن ماجه، حاکم، بيهقي والضياء عن حذيفه

۳۸۴۴۵..... (عوف!) قیامت سے پہلے چھ باتیں شمار کرنا۔ میری وفات، بیت المقدس کی فتح، جانوروں کی میری جو تم میں ایسے شروع ہوگی جیسے بکریوں کا قصاص ادا کیا جاتا ہے، پھر مال کی بہتات یہاں تک کہ آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے پھر وہ وہ (لینے کے لئے) ناراض ہوگا۔ پھر ایسا فتنہ ظاہر ہوگا جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہوگا۔ پھر تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی، اس کے بعد وہ بدعہدی کریں گے وہ تمہارے پاس اسی جھنڈوں تلے آئیں گے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار ہوں گے۔بخاری فی الخمس عن عوف بن مالک

۳۸۴۴۶..... قیامت سے پہلے ایسے فتنے ہوں گے جیسے تاریک رات کے حصے ہوتے ہیں ان میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا کچھ لوگ دنیا کی خاطر اپنا دین بیچ دیں گے۔ترمذی عن انس

۳۸۴۴۸..... مکروفساد پر صلح ہوگی۔ دل جیسے پہلے تھے ویسے نہ ہوں گے۔ پھر گمراہی کی دعوت دینے والے ہوں گے، اس دن اگر تمہیں زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفۃ (المسلمین) نظر آئے تو اس سے مل جانا، اگرچہ وہ تمہارا جسم سزا سے زخمی کردے اور تیرا مال لے لے، اور اگر وہ تجھے نظر نہ آئے تو زمین میں نکل جانا اگرچہ تمہاری موت اس حالت میں ہو کہ تم کسی درخت کا تنا چبار ہے ہو۔مسند احمد، ابو داؤد، عن حذیفة

۳۸۴۴۹..... قیامت سے پہلے کچھ ایام ہوں گے جن میں علم اٹھالیا جائے گا، جہالت اتر نا شروع ہو جائے گی قتل وخون بکثرت ہونے لگے گا۔

ابن ماجه عن ابن مسعود

۳۸۴۵۰..... قیامت سے پہلے تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہوگی۔ وہ تم سے بدعہدی کریں گے، تمہاری طرف اسی جھنڈوں تلے نکلیں گے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔ابن ماجه عن عوف بن مالک

۳۸۴۵۱..... تم لوگ رومیوں سے امن کی صلح کرو گے پھر تم اور وہ دونوں ان کے دشمن کا مقابلہ کرو گے، تم سلامت رہو گے اور غنیمت حاصل کرو گے، پھر تم ایسی شاداب جگہ میں آکر اترو گے جو ٹیلوں والی ہوگی۔ ایک رومی اٹھے گا اور صلیب بلند کر کے کہے گا: صلیب غالب ایک مسلمان اٹھ کر اسے قتل کردے گا یوں وہ قوم بدعہدی کرے گی پھر لڑائیاں ہوں گی، اس کے بعد وہ جمع ہو کر اسی جھنڈوں تلے تمہارے مقابلہ میں آئیں گے ہر جھنڈے تلے دس ہزار ہوں گے۔مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه ابن حبان عن ذمخمر

۳۸۴۵۲..... لوگوں پر دھوکے کے کئی سال آئیں گے جن میں جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا خیانت کرنے والے کے پاس امانت رکھی جائے گی اور امانتدار کو خائن سمجھا جائے گا۔ انہی سالوں میں رویبضہ بولے گا: لوگوں نے عرض کیا: رویبضۃ کون ہے؟ فرمایا: ایک گھٹیا شخص عوام کے معاملات میں گفتگو کرے گا۔مسند احمد، ابن ماجه، حاکم عن ابی هریرة

۳۸۴۵۳..... قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جو ہر ایماندار کی روح قبض کرلے گی۔حاکم عن عیاش بن ربیعة)

کلام:.......المعلۃ ۲۹۲۔

۳۸۴۵۴..... قیامت ہوگی اور رومی تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے۔مسند احمد، مسلم عن المستورد

۳۸۴۵۵..... چھ باتیں قیامت کی علامات ہیں: میری وفات، بیت المقدس کی فتح، آدمی کو ہزار دیئے جائیں گے پھر ان کے لینے سے ناراض ہوگا۔ ایک فتنہ جس کی گرمی ہر مسلمان کے گھر داخل ہوگی۔ ایسی موت لوگوں میں شروع ہوگی جیسے بکریوں کا قصاص دیا جاتا ہے اور رومی بدعہدی کریں گے اسی جھنڈوں تلے نکلیں گے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار ہوں گے۔مسند احمد، طبرانی عن معاذ

۳۸۴۵۶..... قیامت سے پہلے حضر موت سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی۔مسند احمد، ترمذی عن ابن عمر

۳۸۴۵۷..... میری امت ایسا زمانہ دیکھے گی جس میں قاری بکثرت ہوں گے اور دین کی سمجھ رکھنے والے فقہاء کم ہوں گے علم اٹھالیا جائے گا، قتل وخون خرابہ بڑھ جائے گا، پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا میری امت کے لوگ قرآن پڑھیں گے جوان کی ہنسلی سے آگے نہیں بڑھے گا، پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا اللہ سے شرک کرنے والا اپنی باتوں سے مومن سے جھگڑے گا۔طبرانی، حاکم عن ابی هریرة

۳۸۴۵۸.....لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ آدمی کو عاجز رہنے اور گناہ میں اختیار دیا جائے گا۔تو جو یہ زمانہ پائے وہ عاجزی کو گناہ کے مقابلہ میں اختیار کرے۔حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۹۴۔

۳۸۴۵۹.....مکہ والے نکلیں گے پھر (وادی) مکہ کو بہت تھوڑے لوگ عبور کریں گے اس کے بعد وہ بھر جائے گی پھر وہ اس سے نکلیں گے پھر کبھی بھی اس میں واپس نہ آئیں گے۔مسند احمد عن عمر

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۹۸۔

۳۸۴۶۰.....قیامت کے روز کچھ لوگ مغرب سے نکلیں گے وہ آئیں گے تو ان کے چہرے سورج کی روشنی کی طرح ہوں گے۔

مسند احمد عن رجل

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۹۹۔

۳۸۴۶۱.....میری امت کے کچھ لوگ ایک پست زمین میں اتریں گے جسے وہ بصرہ کہتے ہیں ایک نہر کے پاس جس کا نام دجلہ ہے اس پر ایک پل ہوگا، وہاں کے لوگ بکثرت ہوں گے اور وہ مسلمانوں کا شہر ہوگا، جب آخری زمانہ ہوگا تو بنی قنطوراء آئیں گے وہ ایک قوم ہوگی جن کے چہرے چوڑے، آنکھیں چھوٹی ہوں گی وہ نہر کے کنارے اتریں گے، تو وہاں کے لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایک گروہ گائیوں کی دمیں پکڑے گا اور جنگل کا رخ کرے گا وہ ہلاک ہوں گے۔ اور ایک گروہ، اپنے بچاؤ کا سامان کرے گا وہ کفر میں مبتلا ہوں گے اور ایک گروہ اپنے بچوں کو پیچھے چھوڑ کر جنگ کریں گے یہی شہداء ہوں گے۔مسند احمد، ابوداؤد عن ابی بکرۃ

۳۸۴۶۲.....قسطنطنیہ فتح ہو کر رہے گا اور اس کا امیر کیا ہی بہتر شخص ہوگا اور وہ لشکر کیا ہی بہتر ہوگا۔مسند احمد، حاکم عن بشر الغنوی

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۶۵۵ الضعیفۃ ۸۷۸۔

۳۸۴۶۳.....بڑی جنگ، قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا خروج سات مہینوں میں ہوگا۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن معاذ

کلام:.....ضعیف الترمذی ۳۹۰۔

۳۸۴۶۴.....تم ایسے چن لئے جاؤ گے جیسے ردی سے کھجوریں چن لی جاتی ہیں۔تمہارے نیک لوگ لازماً ختم ہو جائیں گے اور ضرور تمہارے برے لوگ باقی رہ جائیں گے سو اگر ہو سکے تو مر جاؤ۔ابن ماجہ، حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۸۷۴، ضعیف الجامع ۴۲۵۹۔

۳۸۴۶۵.....ہرگز قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہر قبیلہ اپنے منافقوں کو سردار بنادے۔طبرانی عن ابن مسعود

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۷۷۹۔

۳۸۴۶۶.....کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ میری بعد میری امت کیسے رہے گی! جب اس کے مرد متکبرانہ چال چلیں گے اور اسکی عورتیں فخر کریں گی، کاش مجھے پتہ لگ جائے، جب یہ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک گروہ اپنا سینہ اللہ کی راہ میں پیش کرے گا اور ایک گروہ غیر اللہ کے لئے کام کرنے والا ہوگا۔ابن عساکر عن رجل)

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۸۷۰۔

۳۸۴۶۷.....ایک قحطانی ضرور لوگوں کو اپنے عصا (لاٹھی) سے ہانکے گا۔طبرانی عن ابن عمر

۳۸۴۶۸.....فحاشی اور فحش گوئی، قطع رحمی، امانتدار کو خائن کہنا اور خائن کے پاس امانت رکھنا قیامت کی علامتیں ہیں۔

طبرانی فی الاوسط عن انس

۳۸۴۶۹.....چاند کا پھولنا قیامت کے قرب کی علامت ہے۔طبرانی عن ابن مسعود

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۱۸، المتناھیہ ۱۴۲۲۔

۳۸۴۷۰..... یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ چاند آمنے سامنے دکھائی دے، کوئی کہے گا: دوراتوں کے لئے ہے، مسجدوں کو راستہ بنالیا جائے، اوراچانک کی موت ظاہر ہونے لگے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:.......الشذرۃ ۱۰۳۲، کشف الخفائ ۱۵۴۵۔

۳۸۴۷۱..... عربوں کا ہلاک ہونا قرب قیامت کی علامت ہے۔ ترمذی عن طلحۃ ابن مالک

کلام:......ضعیف الجامع ۵۲۸۵۔

۳۸۴۷۲..... بارش کی کثرت، نباتات کی کمی، قراء کی بہتات اور فقہاء کی قلت، امراء (گورنروں) کی کثرت اور امانتداروں کی کمی، قرب قیامت کی علامت ہے۔ طبرانی عن عبدالرحمن بن عمرو الانصاری

کلام:......ضعیف الجامع ۵۲۸۴، النواضح ۱۹۲۵۔

۳۸۴۷۳..... وہ برے لوگ ہیں جن کی زندگی میں قیامت آئے۔ بخاری کتاب الفتن ج۹ ص ۶۰ عن ابن مسعود

۳۸۴۷۴..... جب تک دنیا کمینے کے بیٹے کمینے کو حاصل نہیں ہوجاتی ختم نہیں ہوگی۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۳۸۴۷۵..... لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جس میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا امین کو خائن اور خیانت کرنے والے کو دیانت دار سمجھا جانے لگے آدمی سے گواہی طلب نہ کی جائے پھر بھی گواہی دے، قسم نہ لی جائے پھر بھی قسم کھائے اور لئیم بن لئیم جس کا اللہ ورسول پر ایمان نہ ہو وہ دنیا کا نیک بخت آدمی بن جائے۔ طبرانی عن ام سلمۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۸۶۵۔

۳۸۴۷۶..... جب تک لئیم بن لئیم دنیا کا نیک بخت آدمی نہیں بن جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ مسند احمد، ترمذی والضیاء عن حذیفۃ

۳۸۴۷۷..... لوگ ایسا زمانہ پائیں گے کہ اس میں اپنے دین پر جمنے والا ہاتھ میں انگارے پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔ ترمذی عن انس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۶۷۔

۳۸۴۷۸..... قیامت سے چالیس سال پہلے مدینہ ویران ہوگا۔ فردوس عن عوف بن مالک

کلام:......ضعیف الجامع ۲۴۱۲۔

۳۸۴۷۹..... حبشہ کا باریک پنڈلیوں والا کعبہ کو خراب کرے گا۔ مسلم ترمذی عن ابی ھریرۃ

۳۸۴۸۰..... نیک لوگ ایک ایک کرکے ختم ہوجائیں گے، اور بے کار لوگ ایسے رہ جائیں گے جیسے جو اور کھجور کا بے کار حصہ رہ جاتا ہے جن کی اللہ کو ذرا پرواہ نہیں ہوگی۔ مسند احمد، بخاری عن مرداس الاسلمی

۳۸۴۸۱..... آخری زمانہ میں جاہل عبادت گزار اور فاسق (کھلے بندھوں گناہ کرنے والے) قاری ہوں گے۔ حلیۃ الاولیاء، حاکم عن انس

۳۸۴۸۲..... زمین کا بائیں طرف جلدی اور پھر بائیں جانب خراب ہوگی۔ طبرانی فی الاوسط حلیۃ الاولیاء عن جریر

کلام:.......اسنی المطالب ۱۸۴، ضعیف الجامع ۸۳۹۔

۳۸۴۸۳..... لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جس میں آدمی اپنی سونے کی زکوۃ لے کر پھرے گا پھر اسے وصول کرنے والا نہیں پائے گا۔ ایک آدمی نظر آئے گا جس کے پیچھے چالیس عورتیں لگی ہوں گی، مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے اس سے پناہ مانگ رہی ہوں گی۔

مسلم عن ابی موسیٰ

۳۸۴۸۴..... جب تک لوگ مسجدوں میں فخر نہیں کریں گے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابوداؤد عن انس

۳۸۴۸۵..... جب زمین میں اللہ، اللہ نہیں کہا جائے گا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، عن انس

۳۸۴۸۶..... برے لوگوں پر قیامت برپا ہوگی۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

۳۸۴۸۷..... قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص کسی قبر کے قریب سے گزر کر کہے: اے کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔

مسند احمد، بیهقی عن ابی هریرة

۳۸۴۸۸..... قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بیت اللہ کا حج نہیں کیا جائے گا۔ ابویعلی، حاکم عن ابی سعید

۳۸۴۸۹..... جب تک رکن اور قرآن نہیں اٹھالئے جاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ السجزی عن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۲۵۹۔

۳۸۴۹۰..... جب تک زہد و پرہیزگاری رواج اور تقویٰ تصنع و تکلف نہیں بن جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ حلیة الاولیاء عن ابی هریرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۲۶۱۔

۳۸۴۹۱..... اس امت کا پہلا گروہ بہترین ہے اور آخری حصہ برے لوگوں پر مشتمل ہے جن کا آپس میں اختلاف ہوگا اور وہ مختلف ٹولیوں میں بٹے ہوں گے، پس جس کا اللہ اور روز آخرت پہ ایمان ہے اسے اس کی موت آجائے اور وہ لوگوں سے ایسا برتاؤ کرے جیسے برتاؤ کا وہ ان سے خواستگار ہے۔

ابن حبان عن ابی مسعود

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۸۲۶۔

۳۸۴۹۲..... تین چیزیں ایسی ہیں جب تم انہیں دیکھ لو گے اس وقت آباد ویران اور ویران آباد ہو جائے گا، نیکی کو گناہ اور گناہ کو نیکی سمجھا جانے لگے، اور آدمی امانت کو یوں رگڑے جیسے اونٹ درخت کو رگڑتا ہے۔ ابن عساکر عن محمد بن عطیة السعدی

۳۸۴۹۳..... اسلام میں سب سے آخری بستی مدینہ ویران ہوگا۔ ترمذی عن ابی هریرة

کلام:..... ضعیف الترمذی ۸۲۱، اسنی المطالب ۳۔

۳۸۴۹۴..... آخری شخص جو مزینہ کے چرواہوں کو جمع کرے گا وہ مدینہ کا رخ کر کے اپنی بکریوں کو ہنکا رہے ہوں گے۔ تو اسے وحشی جانوروں سے بھرا پائیں گے جب ثنیة الوداع کے مقام پر پہنچیں گے تو دونوں منہ کے بل گر پڑیں گے۔ حاکم عن ابی هریرة

الاکمال

۳۸۴۹۵..... ابن مسعود! قیامت کی کچھ علامات اور شرطیں ہیں، آگاہ رہنا! یہ بھی قیامت کی علامات اور نشانیوں کا حصہ ہے کہ اولاد غیظ وغضب بن جائے، اور بارش گرم بن جائے، اور برے لوگ جلدی سے مرنے لگیں، ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا سمجھا جانے، ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت ونشانی ہے کہ بددیانت کو امانتدار اور امین کو خائن سمجھا جائے، ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ غیروں سے ناتا جوڑا جائے اور اپنوں سے ناتا توڑا جائے، یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ ہر قبیلہ اپنے منافق لوگوں کو سردار بنالے، اور ہر بازار اپنے برے لوگوں کو۔ ابن مسعود! کہ مومن قبیلہ میں درہم سے زیادہ ذلیل ہو جائے، ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ محرابیں مزین کی جائیں اور دل خراب ہوں۔ ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ مرد، مردوں سے اور عورتیں، عورتوں سے فائدہ اٹھائیں، ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ مسجدوں میں پائخانے کی جگہیں بنائی جائیں اور منبر اونچے بنائے جائیں۔ ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت ونشانی ہے کہ دنیا کے ویران علاقے آباد اور آباد ویران کئے جائیں، ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ آلات موسیقی ظاہر ہو جائیں، شرابیں پی جانے لگیں، ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ شرابیں پی جائیں، ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ پولیس والے، پیٹھ پیچھے طعن زن، نکتہ چین، عیب گیری کرنے والے بکثرت ہو جائیں، ابن مسعود! یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے کہ حرامزادوں کی تعداد بڑھ جائے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۸۴۹۶..... (قیامت کی) نشانیاں لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں جب لڑی ٹوٹ جائے تو یکے بعد دیگرے گرنا شروع ہوجاتے ہیں۔
حاکم عن انس

۳۸۴۹۷..... جب یہ امت نبیذ کے بدلے شراب، سوداگری کے بدلے سود، ہدیہ کے عوض رشوت کو حلال کرلے گی اور زکوۃ کو تجارت کا ذریعہ بنا لے گی اس وقت ان کی ہلاکت شروع ہوجائے گی۔ الدیلمی عن حذیفة

۳۸۴۹۸..... جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھ لے گی تو ان کی تباہی ہے جب ان میں ایک دوسرے پر لعن (۱) طعن شروع ہوجائے، وہ (۲) ریشم پہننے لگیں (۳) گانے بجانے والی رکھنے لگیں، (۴) شرابیں پئیں، (۵) مرد، مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے فائدہ اٹھانے لگیں۔
بیہقی من طریقین عن انس وقال: کل من الاسنادین غیر قوی غیر انه اذآ ضم بعضه الی بعضه اخذ قوة

۳۸۴۹۹..... جب عورتیں، عورتوں سے اور مرد، مردوں سے لذت اٹھانے لگیں تو اس وقت انہیں سرخ آندھی کی اطلاع دے دو جو مشرق کی جانب سے نکلے گی کچھ لوگوں کے چہرے بگاڑ دیئے جائیں گے کچھ کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرنے لگے تھے۔ الدیلمی عن انس

۳۸۵۰۰..... اس وقت تک دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک عورتیں عورتوں سے اور مرد، مردوں سے لطف اندوز نہیں ہوں گے، عورتوں کا آپس میں شرمگاہیں رگڑنا ان کا زنا ہے۔ الخطیب وابن عساکر عن ایوب بن مدرک بن العاء الحنفی عن مکحول عن واثلة عن انس، وایوب متروک
کلام:..... الضعیفہ ۱۶۰۲۔

۳۸۵۰۱..... جب (قیامت کا) زمانہ قریب ہوگا، تو عجمی لباس کی کثرت ہوجائے گی، مال وتجارت کی بہتات ہوگی، مالدار کی اس کے مال کی وجہ سے عزت کی جائے گی، فحاشی کھلے عام ہوگی، بچوں کی گورنری ہوگی، عورتیں تعداد میں بڑھ جائیں گی۔ بادشاہ ظالم ہوگا ناپ وتول میں کمی کی جائے گی اس وقت آدمی کے لئے اپنی اولاد کے مقابلہ میں کتے کا پلا پالنا بہتر ہوگا بڑے کی عزت ہوگی نہ چھوٹے پر شفقت، حرامزادے بکثرت ہوں گے۔

یہاں تک کہ ایک شخص راستہ کے درمیان میں عورت سے ہم آغوش ہوگا بھیڑیا دل لوگوں کو بھیڑ کی کھالیں پہنائیں گے، اور اس زمانہ میں اس کی واضح مثال مداہن (دوسروں سے متاثر ہوکر دین کی بات چھپانے والے) لوگ ہیں۔
طبرانی فی الکبیر، حاکم وتعقب عن منتصر بن عمارہ بن ابی ذر عن ابیه عن جده

۳۸۵۰۲..... جب تم لوگوں میں وہ چیزیں ظاہر ہوجائیں جو بنی اسرائیل میں ظاہر ہوئیں تمہارے بڑوں میں فحاشی پھیل جائے، اور حکومت تمہارے چھوٹوں کے ہتھے چڑھ جائے اور علم تمہارے کمینے لوگوں میں پہنچ جائے۔ (مسند احمد ابویعلی، ابن ماجہ عن انس فرماتے ہیں: کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم کب نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ترک کردیں؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا، اور ابویعلی کے الفاظ ہیں: جب تمہارے نیک لوگوں میں مداہنت عام ہوجائے، فحاشی تمہارے برے لوگوں میں پھیل جائے اور بادشاہت تمہارے کم سنوں میں اور فقہ تمہارے گھٹیا لوگوں میں منتقل ہوجائے اس وقت۔)

۳۸۵۰۳..... جب قیامت قریب ہوگی وقت کم ہونا شروع ہوجائے گا، سال مہینہ کی طرح مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ آگ میں انگارے کے جلنے کی طرح گزرے گا۔ ابویعلی عن ابی هریرة

۳۸۵۰۴..... جب تک وقت نہیں گھٹے گا قیامت قائم نہیں ہوگی سال، مہینے کی طرح مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن گھڑی کی طرح اور گھڑی انگارے کے جلنے کی طرح گزرے گی۔ مسند احمد، حلیة الاولیاء عن ابی هریرة

۳۸۵۰۵..... جب وقت کم ہونا شروع ہوگا تو تمہیں پے درپے کالے اونٹوں (کی طرح فتنوں) نے آگھیرنا ہے ایسے فتنے ہوں گے جیسے تاریک رات کے حصے۔ نعیم بن حماد فی الفتن، طبرانی فی الکبیر عن ابی هریرة وهو ضعیف

۳۸۵۰۶..... جب زمانہ میں بے برکتی ہوگی تو موت میری امت کے نیک لوگوں کو ختم کردے گی، جیسے تم میں سے کوئی طشت سے اچھی کھجوریں

چن لیتا ہے۔الرمهرمزی فی الا مثال عن ابی هريرة وفيه يحيى بن عبدالله بن عبدالله عن ابيه، قال احمد: ليس بثقة

۳۸۵۰۷..... جب تم مشرق یا اس کے دیہاتیوں کی جانب سے لوگوں کی آمد کا سنو جن کی شکل وصورت لوگوں کو بھلی لگتی ہے تو بس قیامت قریب ہے۔ نعيم بن حماد فی الفتن عن حفصة

۳۸۵۰۸..... جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرو، کسی نے عرض کیا: امانت کیسے ضائع کی جاتی ہے؟ فرمایا: جب حکومت نااہل کے سپرد کردی جائے تو پھر قیامت کے منتظر رہو۔ بخاری عن ابی هريرة

۳۸۵۰۹..... قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جو ہر مومن کی روح قبض کر لے گی۔ مسلم، حاكم، بخاری عن عياش بن ابی ربيعة

۳۸۵۱۰..... دجال سے پہلے دھوکے کے سال ہوں گے اس میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا، امانتدار کو بددیانت اور بددیانت کو امانت دار سمجھا جائے گا اور روبیضہ بھی انہی سالوں میں بولے گا، لوگوں نے عرض کیا روبیضہ کیا ہے؟ فرمایا: فاسق شخص جو لوگوں کے معاملات میں گفتگو کرے گا۔

مسند احمد عن انس

۳۸۵۱۱..... قیامت سے پہلے دھوکے کے سال ہوں گے، اس میں امین پر تہمت لگائی جائے گی اور بددیانت کو امین کا کہا جائے گا جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا، انہی سالوں میں روبیضہ بولے گا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! روبیضہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: بے وقوف جو عوام کے معاملات سلجھانے کے لئے گفتگو کرے گا۔ طبرانی فی الكبير والحاكم فی الكنى وابن عساكر عن عوف بن مالك الاشجعي

۳۸۵۱۲..... قیامت سے پہلے تاریک رات کے حصوں کی طرح فتنے ہوں گے، جن میں آدمی صبح مومن ہوگا شام کو کافر ہوگا، شام کو مومن اور صبح کافر ہوگا۔ ایک قوم دنیا کے تھوڑے حصے کے لئے اپنے اخلاق بیچ ڈالے گی۔

مسند احمد ونعيم بن حماد فی الفتن، حلية الاولياء عن النعمان بن بشير

۳۸۵۱۳..... قیامت سے پہلے تاریک رات کے پہروں کی طرح فتنے ہوں گے، جن میں آدمی صبح مومن، شام کو کافر، شام کو مومن اور صبح کافر ہوگا۔ ان میں کچھ لوگ دنیا کے مال کے بدلے اپنا دین بیچ دیں گے۔ طبرانی فی الكبير عن ابن عباس

۳۸۵۱۴..... قیامت سے پہلے خاص لوگوں کی سرداری ہوگی، تجارت عام ہو جائے گی یہاں تک کہ عورت تجارت میں اپنے خاوند کی مدد کرے گی۔ رشتے ناتے توڑے جائیں گے، جھوٹی گواہیاں، کتمان شہادت حق، (حق کی گواہی چھپانے) کا رواج ہوگا اور ظلم ظاہر ہوگا۔

مسند احمد، حاكم عن ابن مسعود

۳۸۵۱۵..... قیامت سے قبل خاص لوگ اپنے آپ کو حوالے کردیں گے۔ تجارت عام ہو جائے، یہاں تک کہ عورت اپنے خاوند کا تجارت میں ہاتھ بٹائے گی۔ اور آدمی اطراف زمین میں اپنا مال لے کر نکلے گا، واپس آئے گا تو کہے گا کہ مجھے کچھ نفع نہیں ہوا۔ حاكم عن ابن مسعود

۳۸۵۱۶..... قیامت سے پیشتر تاریک رات کے حصوں جیسے فتنے ہوں گے۔ بعض فتنے دھوئیں کی بدلیوں جیسے ہوں گے۔ ان میں آدمی کا دل ایسے مردہ ہو جائے گا جیسے اس کا بدن مردہ ہو جاتا ہے، صبح مومن ہوگا شام کو کافر، شام کو مومن اور صبح کافر ہوگا۔ کچھ لوگ دنیا کے مال کے بدلے اپنے اخلاق و دین کو فروخت کردیں گے۔ ابن سعد، مسند احمد طبرانی فی الكبير، حاكم عن الضحاك بن قيس

۳۸۵۱۷..... قیامت سے پہلے تین سال ہوں گے، پہلے سال میں آسمان اپنی تہائی بارش روک لے گا، اور زمین اپنی تہائی پیداوار کھینچ لے گی۔ اور دوسرے سال آسمان دو تہائی اپنی بارش سلب کرلے گا اور زمین دو تہائی نباتات روک لے گی۔ تیسرے سال آسمان سے بارش اور زمین کی نباتات رک جائے گی کوئی اونٹ اور گدھا باقی نہیں رہے گا، اگر وہ یعنی دجال نکل آیا اور میں تم میں زندہ رہا تو تم میں اس کا مقابلہ کروں گا ورنہ اللہ تعالیٰ ہر مومن کا میری طرف سے وارث ہے، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مومن کو زندہ رہنے کے لئے کیا چیز فائدہ دے گی؟ آپ نے فرمایا: جو فرشتوں کو فائدہ دیتی ہے، سبحان الله، الحمد لله اور لا اله الا الله کہنا۔ طبرانی فی الكبير عن اسماء بنت يزيد

۳۸۵۱۸..... مسیح دجال کے نکلنے سے پہلے قریب کے سال ہوں گے، ان میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا کہا جائے گا بددیانت کے پاس امانت رکھی جائے گی اور امین کو بددیانت سمجھا جائے گا۔ اور لوگوں کا گھٹیا آدمی ان کے فیصلوں میں بولے گا۔ نعيم بن حماد فی الفتن عن ابی هريرة

۳۸۵۱۹ ..... دجال سے پہلے دھوکے کے سال ہوں گے ان میں بارشیں بکثرت ہوں گی (مگر) پیداوار کم ہوگی سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا، بددیانت کو امانتدار اور امانتدار کو بددیانت سمجھا جائے گا، انہی سالوں میں رویبضہ بولے گا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ رویبضہ ..... کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی کسی کو پروانہ ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۳۸۵۲۰ ..... یہ قیامت کی علامت ہے کہ مال پھیل جائے، قلم عام ہوجائے، تجارت کی ریل پیل ہو، جہالت ظاہر ہوجائے، آدمی سودا گری کرے گا تو کہے گا: یہاں تک کہ میں بنی فلاں کے تاجر سے نہ گزر جاؤں، بڑے قبیلے میں کاتب ڈھونڈا جائے گا تو نہیں ملے گا۔

مسند احمد، نسائی عن عمرو بن تغلب

۳۸۵۲۱ ..... علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا عام ہوجانا قیامت کی علامت ہے۔ ابن النجار عن ابن عمر

۳۸۵۲۲ ..... آزمائش کی علامت اور قیامت کی نشانی یہ ہے کہ عقلیں مخفی ہوجائیں سمجھیں گھٹ جائیں قتل عام ہوجائے، نیکی و بھلائی کی نشانیاں ختم کردی جائیں، اور فتنے ظاہر ہوجائیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۸۵۲۳ ..... آزمائش کی علامت اور قیامت کی نشانی عقلوں کا مخفی ہونا، سمجھوں کا کم ہونا، حق کی علامات ختم کردی جائیں، ظلم و بربریت نمایاں ہوجائے۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن کثیر بن مرۃ مرسلاً

۳۸۵۲۴ ..... آپ نے تین مرتبہ فرمایا: عنقریب علم اٹھالیا جائے گا، زید بن لبید نے عرض کیا: ہم سے علم کیسے اٹھایا جائے گا جب کہ یہ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان موجود ہے ہم نے اسے پڑھا اور اسے ہمارے بیٹے اپنی اولاد کو پڑھائیں گے؟ آپ نے فرمایا: زید بن لبید! تمہیں تمہاری ماں گم پائے، میں تو تمہیں مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں سمجھتا تھا، کیا یہ یہود ونصاریٰ جو ہیں ان کے پاس تورات وانجیل ہے پھر انہیں کیا فائدہ ہوا؟ اللہ تعالیٰ علم کو اٹھا کر ختم نہیں کرے گا بلکہ حاملین علم (علماء) کو ختم کردے گا اللہ تعالیٰ اس امت میں سے جس عالم کی روح قبض کرکے کمی کرے گا تو اسلام میں ایک شگاف پڑجائے گا جو اس جیسے شخص کی بندش سے قیامت تک نہیں بند ہوگا۔ (ابن عساکر عن ابی شجرۃ

۳۸۵۲۵ ..... اللہ تعالیٰ علماء کی ارواح قبض کرلے گا، اوران سے علم قبض کرلے گا، پھر ایسی بدعات پیدا ہوں گی جو ایک دوسرے پر ایسے چڑھیں گی جیسے گدھی پر گدھا چڑھتا ہے ان میں بوڑھا شخص انتہائی کمزور ہوگا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۳۸۵۲۶ ..... رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب اٹھالی جائے گی پھر جس مسلمان کے سینے میں جو حرف وآیت ہوگی ختم کرلی جائے گی۔

الدیلمی عن حذیفۃ وابی ھریرۃ معاً

۳۸۵۲۷ ..... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک قرآن جہاں سے آیا وہاں نہ چلا جائے عرش کے اردگرد اس کی ایسی آواز ہوگی جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، تو رب تعالیٰ فرمائے گا: تجھے کیا ہوا؟ وہ عرض کرے گا: میں تیری ذات سے نکلا ہوں اور تیری طرف ہی لوٹتا ہوں، میری تلاوت تو کی جاتی تھی لیکن مجھ پر عمل نہیں ہوتا تھا، چنانچہ اس وقت قرآن اٹھالیا جائے گا۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۳۸۵۲۸ ..... فحاشی اور فحش گوئی، برا پڑوس، قطع رحمی، بددیانت کو امانت دار اور امین کو بددیانت سمجھنا قیامت کی علامت ہے۔ مومن کی مثال عمدہ سونے کے ٹکڑے کی طرح ہے جسے آگ میں جلایا جائے تو وہ اور خالص ہوجائے اور وزن میں بڑھ جائے اس میں کمی نہ ہو، اور مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے جس نے پاکیزہ چیز کھائی اور پاکیزہ چیز نکلی، خبردار! سب سے افضل شہید انصاف کرنے والے ہیں آگاہ رہو! سب سے افضل مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزیں چھوڑ دے، خبردار! سب سے افضل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ زبان سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں۔ خبردار! جتنا میرا حوض لمبا ہے اتنا ہی چوڑا ہے، (اس کا پانی) دودھ سے سفید، شہد سے میٹھا ہوگا۔ اس کے سونے چاندی کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ جس نے اس کا ایک گھونٹ پی لیا کبھی بھی پیاسا نہیں ہوگا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۳۸۵۲۹ ..... یہ قیامت کی علامت ہے کہ کمینہ ولد کمینہ دنیا کا مالک بن جائے، وہ مومن سب سے افضل ہے جو دو کریموں میں ہو۔

العسکری فی الامثال عن عمر درجالہ ثقات

۳۸۵۳۰.... جب تک دنیا کمینے بن کمینے کی نہیں ہو جاتی ختم نہیں ہوگی۔

مسند احمد،ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الکبیر عن ابی بردۃ بن نیار ، نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی بکر بن حزم مرسلا

۳۸۵۳۱.... رات دن ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ کمینہ بن کمینہ دنیا کا نیک بخت ترین انسان بن جائے۔

طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن انس

۳۸۵۳۲.... جب تک کمینے ولد کمینے کے لئے دنیا نہیں ہو جاتی ختم نہیں ہوگی۔طبرانی فی الکبیر عن انس

۳۸۵۳۳.... عنقریب کمینہ بن کمینہ دنیا کا نیک بخت ترین انسان ہوگا،اور اس دن سب سے افضل مومن وہ ہوگا جو دو پسندیدہ چیزوں کے درمیان ہوگا۔العسکری فی الا مثال والدیلمی عن ابی ذر وسندہ حسن

۳۸۵۳۴.... یہ قیامت کی علامت ہے کہ آباد جگہیں غیر آباد ہوں اور غیر آباد،آباد ہونے لگیں،اور لڑائی قربانی بن جائے،اور آدمی اپنی امانت سے ایسے رگڑ کھائے جیسے اونٹ درخت سے اپنا بدن رگڑتا ہے۔البغوی وابن عساکر عن عروۃ بن محمد بن عطیۃ عن ابیہ

۳۸۵۳۵.... یہ علامات قیامت کی ان علامتوں میں سے ہیں جو اس سے پہلے ہوں گی،آدمی گھر سے نکلے گا تو جونہی لوٹے گا تو اس کے جوتے اور اس کا کوڑا اسے بتادے گا کہ اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کیا کیا۔مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۳۸۵۳۶.... شام کی جانب زمین چالیس سالوں میں ویران ہوگی۔ابن عساکر عن عوف بن مالک

۳۸۵۳۷.... مدینہ تین بار بھونچال میں آئے گا پھر وہاں سے ہر منافق اور کافر نکل جائے گا۔طبرانی عن انس

۳۸۵۳۸.... قیامت کے قریب کثرت غشی طاری ہوگی،آدمی لوگوں کے پاس آکر پوچھے گا: آج صبح کیسے غشی طاری ہوئی؟ لوگ کہیں گے فلاں بے ہوش ہوا اور فلاں پر غشی طاری ہوئی۔مسند احمد، ابو الشیخ فی العظمۃ، حاکم عن ابی سعید

۳۸۵۳۹.... اے امت! تم میں چھ چیزیں پائی جائیں گی،تمہارے نبی (علیہ السلام) کی وفات،ان میں سے ایک ہے۔مال کی بہتات ہوگی یہاں تک کہ آدمی کو دس ہزار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ انہیں لینے میں ناراض ہوگا۔یہ دو ہوئیں۔اور ایسا فتنہ جو ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔تین۔اور موت جیسے بکریوں کا قصاص دیا جاتا ہے چار،اور تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی وہ تمہارے لئے نو ماہ عورت کے حمل کی مقدار تک جمع کریں گے پھر تم سے بدعہدی میں پہل کریں گے پانچ،اور شہر کی فتح،چھ،کسی نے عرض کیا کون سا شہر؟ فرمایا: قسطنطنیہ۔

مسند احمد، عن ابن عمرو

۳۸۵۴۰.... اے عوف! قیامت سے پہلے چھ چیزیں یاد رکھنا،سب سے پہلے میری وفات،پھر بیت المقدس کی فتح،پھر تم لوگوں میں ایک بیماری ظاہر ہوگی،جس سے تمہارے بچے اور تم خود شہید ہوگے اور اس کے ذریعہ تمہارے مال پاک کئے جائیں گے،پھر تم میں مال اتنا ہوگا کہ آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ ناراض ہوگا۔اور ایسا فتنہ جو تم میں برپا ہوگا ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگا،پھر تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی اور وہی بدعہدی کریں گے اس کے بعد وہ اسی جھنڈے لے کر نکلیں گے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار ہوں گے۔طبرانی نے یہ الفاظ مزید روایت کئے ہیں: اس دن مسلمانوں کا لشکر اس زمین میں ہوگا جسے غوطہ کہا جاتا ہے وہ دمشق نامی ملک میں ہوگی۔

ابن ماجہ، طبرانی، حاکم ونعیم بن حماد فی الفتن عن عوف ابن مالک الا شجعی، حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۸۵۴۱.... مسلمان جابیہ نامی زمین میں سکونت کے لئے ٹھہریں گے جہاں ان کے مال ومویشی بکثرت ہوں گے،پھر ان پر ایک خارش پھوڑے کی مانند بھیجی جائے گی جس میں ان کے اعمال پاکیزہ اور ان کے بدن شہید ہوں گے۔

ابویعلی وابن عساکر عن ابی امامۃ عن معاذ

۳۸۵۴۲.... جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا،البتہ میں تمہیں اس کی علامات بتادیتا ہوں،جب لونڈی اپنی مالکن کو جنم دے،تو یہ اس کی علامت ہے اور جب ننگے پیر بدن کے لوگ سردار بن جائیں تو یہ اس کی علامت ہے اور چرواہے جب اونچی عمارتیں بنانے لگیں تو یہ اس کی علامت ہے ان پانچ غیب کی چیزوں میں،جن کا علم صرف اللہ ہی کو ہے،بے شک اللہ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا: قیامت کب قائم ہوگی؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مسلم، ابو داؤد نسائی عن عمر، نسائی عن ابی ہریرۃ و ابی ذر معا، حلیۃ الاولیاء عن انس

۳۸۵۴۳......اسے (قیامت) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور اس کے وقت کو صرف اللہ ہی ظاہر کرے، البتہ میں تمہیں اس کی شرطوں اور اس سے پہلے پیش آنے والی باتوں کے متعلق بتا دیتا ہوں: اس سے پہلے فتنے اور ھرج ہوگا، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ھرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ حبشی زبان میں قتل ہے، اور لوگوں میں اجنبیت ڈال دی جائے گی کوئی (کسی کو) نہیں پہنچانے گا، لوگوں کے دل خشک ہو جائیں گے اور بے وقوف لوگ رہ جائیں گے جنہیں کسی نیکی کا پتہ ہوگا اور نہ کسی برائی کی پہچان۔ طبرانی فی الکبیر و ابن مردویہ عن ابی موسیٰ

۳۸۵۴۴......اس کا علم میرے رب کے پاس ہے اس کے وقت کو صرف وہی ظاہر کرے گا البتہ میں تمہیں اس کی علامات بتا دیتا ہوں اور جو کچھ اس سے پہلے پیش آئے گا۔ اس سے پہلے فتنہ اور ھرج ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں فتنے کا پتہ تو چل گیا ھرج کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: حبشی زبان میں قتل کو کہتے ہیں، اور لوگوں میں اجنبیت ڈال دی جائے گی کوئی پہچانا نہ جائے گا۔ (مسند احمد، سعید بن منصور عن حذیفہ فرماتے ہیں: کسی نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا آپ نے یہ ارشاد فرمایا اور حدیث ذکر کی۔)

۳۸۵۴۵...... جب تک ھرج کی کثرت نہیں ہوتی قیامت قائم نہیں ہوگی، کسی نے عرض کیا: ھرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: قتل۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی موسیٰ

۳۸۵۴۶......قیامت سے پہلے ھرج ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: ھرج کیا ہے آپ نے فرمایا: قتل وہ کفار کا قتل ہونا نہیں ہے بلکہ میری امت ایک دوسرے کو قتل کرے گی۔ یہاں تک کہ آدمی اپنے بھائی سے ملے گا تو اسے بھی مار ڈالے گا، اس زمانے کے لوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی، اور بے کار لوگ رہ جائیں گے وہ سمجھیں گے کہ ہم کسی دین پر ہیں جب کہ وہ کسی دین پر نہیں ہوں گے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، طبرانی ابن عساکر عن ابی موسیٰ

۳۸۵۴۷...... جب تک آدمی اپنے کو قتل نہیں کر لیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ حاکم فی تاریخہ عن ابی موسیٰ

۳۸۵۴۸...... جب تک عرب کی زمین نہری اور شاداب نہیں ہو جاتی قیامت قائم نہیں ہوگی، سوار مکہ اور عراق کے درمیان چلے گا اسے سوائے راستہ بھول جانے کے اور کسی چیز کا ڈر نہیں ہوگا، یہاں تک کہ ھرج بکثرت ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ھرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل۔

مسند احمد، عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۴۹...... جب تک عرب کی زمین نہری اور شاداب نہیں ہو جاتی قیامت قائم نہیں ہوگی۔ حاکم عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۵۰......میری امت کی ایک جماعت بصرہ نامی زمین میں ضرور اترے گی وہاں ان کی تعداد اور کھجوروں کے درخت بکثرت ہوں گے، پھر بنی قنطورا چوڑے چہرے والے آئیں گے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، یہاں تک کہ وہ ایک پل پر پڑاؤ کریں گے جسے دجلہ کہا جائے گا، اس کے بعد مسلمانوں کے تین گروہ بن جائیں گے ایک گروہ اونٹوں کو سنبھالے جنگلوں کا رخ کرلے گا اور وہیں ہلاک ہو جائے گا، ایک گروہ اپنی جان بچائے گا ان کا اور ان کا کفر برابر ہے، ایک گروہ اپنے اہل و عیال کو پیچھے چھوڑ کر جنگ کرے گا تو ان کے مقتولین شہداء ہوں گے اور باقیوں کو اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ مسند احمد فی البعث، عن ابی بکرۃ وسندہ لین

۳۸۵۵۱......عنقریب ترکوں کے گھوڑے جنہیں لگامیں پڑی ہیں نجد کی کھجور کے تنوں سے باندھے جائیں۔

ابن قانع، عن عامر بن واثلہ عن حذیفۃ بن اسید

۳۸۵۵۲......ایک قوم چھوٹی آنکھوں والی، چوڑے چہرے والی آئے گی گویا ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں وہ مسلمانوں کا درختوں کی جگہوں پر گھیراؤ کرلیں گے میں گویا انہیں دیکھ رہا ہوں انہوں نے اپنے گھوڑے مسجد کے ستونوں سے باندھ رکھے ہیں، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ترک۔ حاکم عن بریدۃ

۳۸۵۵۳......سب سے پہلے ہرقل کا شہر فتح ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۳۸۵۵۴۔۔۔ مسلمانوں کی جنگوں سے پناہ دمشق ہے اوران کا دجال سے بچاؤ کا سامان بیت المقدس ہے اوران کی یاجوج ماجوج سے پناہ کوہ طور ہے۔ابن ابی شیبه عن ابن الزاهرية مرسلاً

۳۸۵۵۵۔۔۔ فحاشی اور فحش گوئی قیامت کی علامت ہے۔طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن انس

۳۸۵۵۶۔۔۔ یہ قیامت کی علامت ہے کہ تم چرواہوں کو لوگوں کا سردار دیکھو گے، اور تم ننگے بدن ننگے پیر، بکریوں کے چرواہوں کو عمارتوں پر فخر کرتے پاؤ گے اور لونڈی اپنی مالکن اور مالک کو جنم دے۔الحارث، حلية الاولياء عن ابی هريرة

۳۸۵۵۷۔۔۔ یہ قیامت کی علامت ہے کہ بددیانت کو امانتدار اور امانتدار کو بددیانت سمجھا جائے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمرو

۳۸۵۵۸۔۔۔ برا پڑوس قیامت کی علامت ہے، قطع رحمی، تلواریں جہاد کرنے سے بے کار ہو جائیں، اور دنیا دین کے ساتھ مل جائے۔

الديلمی عن ابی هريرة

۳۸۵۵۹۔۔۔ یہ قیامت کی علامت ہے کہ نااہل شخص حکومت حاصل کرلے، اور گھٹیا آدمی بلند رتبہ پائے، اور بلند رتبہ کو گھٹایا جائے۔

نعيم بن حماد فی الفتن عن كثير بن مرة مرسلاً

۳۸۵۶۰۔۔۔ یہ قیامت کی علامت ہے کہ اولاد غصہ کا باعث ہو اور بارش گرمی کا باعث بنے اور برے لوگوں کے حوالے کام کردیئے جائیں، جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا، بددیانت کو امین اور امین کو خائن سمجھا جائے، ہر قبیلہ اپنے منافق لوگوں کو سردار بنالے، اور ہر بازار وہاں کے فاجر لوگوں کو بڑا بنالے۔محرابیں مزین کی جائیں گی اور دل ویران ہوں گے۔مرد، مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں، دنیا کی آباد جگہیں ویران ہوں اور ویران، آباد ہوں، فریب اور سود خوری ظاہر ہو جائے، آلات موسیقی، پازیب، شراب نوشی عام ہو جائے، پولیس والے نکتہ چین، اور عیب جو بکثرت ہو جائیں۔

بيهقی فی البعث وابن النجار عن ابن مسعود قال البيهقی: اسناده فيه ضعف الاان اكثر الفاظه قدروی باسانيه متفرقة

۳۸۵۶۱۔۔۔ قیامت جمعہ کے روز برپا ہوگی ہر جاندار جمعہ کے روز قیامت کے خوف سے سورج غروب ہونے تک اپنا سر اٹھاتا ہے۔

الديلمی عن ابی هريرة

۳۸۵۶۲۔۔۔ قیامت دن کے وقت قائم ہوگی۔حلية الاولياء عن ابی هريرة

۳۸۵۶۳۔۔۔ یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ تمہارے منبروں کے خطباء زیادہ ہو جائیں اور تمہارے علماء تمہارے حکمرانوں کی طرف مائل ہونے لگیں، پھر ان کے لئے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بتانے لگیں اور ان کے سامنے ان کا من پسند دین پیش کرنے لگیں، اور تمہارے علماء تمہارے درہم ودینار جمع کرنے کے لئے علم حاصل کریں اور قرآن کو تم لوگ تجارت کا ذریعہ بنالو۔الحديث۔الديلمی عن علی

۳۸۵۶۴۔۔۔ یہ قرب قیامت کی نشانی ہے کہ برے لوگ بلند رتبہ پائیں اور نیک لوگوں کو کم مرتبہ دیا جائے گفتگو (کے دروازے) کھولے اور عمل (کے) بند کئے جائیں اور قوم میں مثناۃ پڑھے اور اسے کوئی روکنے والا نہ ہو، کسی نے عرض کیا: مثناۃ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو چیز اللہ تعالیٰ کی کتاب کے سوا لکھی جائے۔طبرانی فی الكبير عن ابن عمرو

۳۸۵۶۵۔۔۔ یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ چاند آمنے سامنے دکھائی دیں۔طبرانی فی الاوسط، بيهقی فی شعب الايمان عن انس

کلام:۔۔۔ اسنی المطالب ۱۵۳۴۔

۳۸۵۶۶۔۔۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب تک فحاشی اور بخل ظاہر نہیں ہوتے، جب تک امین کو خائن اور خائن کو امین، نہ کہا جائے، جب تک وعول ہلاک اور تحوت ظاہر نہیں ہو جاتے قیامت قائم نہیں ہوگی، کسی نے عرض کیا: وعول اور تحوت کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: وعول سردار، اور تحوت ان کے دست نگر۔حاكم عن ابی هريرة

۳۸۵۶۷۔۔۔ اس وقت تک دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قرآن اس امت کے سینوں میں ایسے پرانا ہو جائے جیسے کپڑے پرانے ہوتے ہیں۔اور قرآن کے علاوہ چیزیں لوگوں کو زیادہ اچھی لگیں گی۔ان کا سارا کام صرف لالچ ہوگی جس کے ساتھ کوئی خوف نہیں ہوگا۔اگر اللہ کے حق

میں کوتاہی ہوئی تو اسے اس کا نفس امیدیں دلائے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف بڑھا تو کہے گا: امید ہے اللہ تعالیٰ مجھ سے درگذر کرے گا۔ لوگ بھیڑیا نما دلوں پر بھیڑ کی کھالیں پہنیں گے ان کے نزدیک وہ مداہن افضل ہوگا جو نہ نیکی کا حکم دے اور نہ برائی سے روکے۔

حلية الاولياء عن معقل بن يسار

۳۸۵۶۸... جب تک اس امت میں تین چیزیں ظاہر نہیں ہو جاتیں وہ اچھی شریعت پر قائم رہے گی، جب تک ان سے علم قبض نہیں کر لیا جاتا، اور ان میں حرام زادے بکثرت ہو جاتے اور ان میں سقاد ظاہر ہو جاتے، لوگوں نے عرض کیا: سقاد کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ انسان ہوں گے جن کا باہمی سلام ایک دوسرے پر لعن طعن ہوگا۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم وتعقب عن معاذ بن انس

کلام:...... الضعيفہ ۳۴۷، المتقر ۱۳۰۔

نوٹ:...... یہاں کتاب میں ۳۸۵۶۸ کے بعد ۳۸۵۷۰ لکھا ہے ہم نے اسی ترتیب کو برقرار رکھا تا کہ آگے سلسلہ احادیث میں نمبروں کی تبدیلی نہ کرنا پڑے۔ عامر سعی ندوی

۳۸۵۷۰... لوگوں کو ایک ایسا زمانہ بھی دیکھنا ہے جس میں آسمان سے بارش تو ہوگی لیکن زمین سے کوئی چیز نہیں اُگے گی۔ حاکم عن انس

۳۸۵۷۱... جب تک پہاڑ اپنی جگہ سے نہیں ٹل جاتے اور تم لوگ ایسے بڑے بڑے کام نہیں دیکھ لیتے جو تم نے پہلے نہیں دیکھے قیامت قائم نہیں ہوگی۔

طبرانی عن سمرة

۳۸۵۷۲... جب تک زمین میں اللہ اللہ نہیں کہا جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ اور ایک عورت جوتے کے ٹکڑے پر سے گزر کر کہے گی: اس کے لئے کبھی ایک مرد تھا، اور ایک مرد پچاس عورتوں کا ذمہ دار ہوگا، آسمان سے بارش ہوگی مگر زمین سے کچھ نہ اگے۔ حاکم عن انس

۳۸۵۷۳... کسی لا الٰہ الا اللہ کہنے والے پر قیامت قائم نہیں ہوگی۔ عبد بن حمید، ابن حبان عنه

۳۸۵۷۴... یہ قیامت کی علامت ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی۔ ابن النجار عن ابی ھریرة

۳۸۵۷۵... جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے گا اس پر قیامت برپا نہیں ہوگی۔ اور جو نیکی کا حکم دے گا اور برائی سے منع کرے گا اس کے سامنے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ ابن جریر، حاکم والخطیب عن انس والدیلمی والخطیب عن ابی ھریرة

۳۸۵۷۶... ہزار سال پہلے جب زمین میں کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا نہیں ہوگا قیامت قائم ہوگی۔

ابن جریر، حاکم فی تاریخه عن بریدة

۳۸۵۷۷... جب تک اللہ تعالیٰ کی کتاب کو عار، اسلام کو مسافر نہیں سمجھا جاتا، جب تک لوگوں میں دشمنی ظاہر نہیں ہو جاتی، جب تک علم نہیں اٹھا لیا جاتا، زمانہ پرانا نہیں ہو جاتا، انسان کی عمر کم نہیں ہو جاتی سال اور پھل کم نہیں ہو جاتے، جب تک بددیانت امانت دار اور امین خائن نہیں بن جاتے، جب تک جھوٹا سچا اور سچا جھوٹا نہیں سمجھا جاتا، جب تک قتل بکثرت نہیں ہو جاتے، جب تک اونچے اونچے کمرے نہیں بنائے جاتے، جب تک بچوں والیاں غمگین اور بانجھ خوش نہیں ہو جاتیں، جب تک زنا، حسد، بخل ظاہر نہیں ہو جاتا، لوگ ہلاک نہیں ہو جاتے، جب تک خواہش کی پیروی، اور گمان سے فیصلہ نہیں کیا جاتا، جب تک بارشیں بکثرت اور پھل کامیاب نہیں ہو جاتے۔

جب تک علم کھینچ لیا نہیں جاتا، اور جہل بہا دیا نہیں جاتا، اولاد ناراضگی اور سردی گرمی کا باعث ہوگی جب تک فحاشی کھلے بندوں نہیں کی جاتی۔ زمین جدا کی جائے گی، خطیب جھوٹ بیان کریں گے پس وہ میرا حق میری امت کے برے لوگوں کے لئے ثابت کریں گے پس جس نے ان کی تصدیق کی اور ان کی بات پر راضی ہوا وہ جنت کی مہک بھی نہیں پائے گا۔

ابن ابی الدنیا، طبرانی فی الکبیر وابو نصر السنجزی فی الا بانة وابن عساکر عن ابی موسیٰ ولا باس بسنده

۳۸۵۷۸... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پتھر چھپے ہوئے یہودی کی اطلاع دے، جس کے پیچھے کوئی مسلمان لگا ہوگا وہ اپنے سامنے پتھر کو دیکھے گا اور چھپ جائے گا، پتھر کہے گا: اللہ کے بندے! یہاں ہے جسے تو تلاش کر رہا ہے۔ طبرانی عن سمرة

۳۸۵۷۹... جب تک تم کسان نہیں بن جاتے اور یہاں تک کہ آدمی نبطی عورت کا قصد کرے گا اور معیشت کی وجہ سے اس سے شادی کرلے گا

اور اپنی چچازاد کو چھوڑ دے گا اسے دیکھے گا بھی نہیں۔قیامت قائم نہیں ہوگی۔طبراني عن ابي امامة
۳۸۵۸۰ جب تک ایسی قوم ظاہر نہیں ہوجاتی جو اپنی زبانوں سے ایسے کھانے گی جیسے اپنی زبان سے کھاتی ہے۔قیامت قائم نہیں ہوگی۔
مسند احمد، والخرائطي في مكارم الاخلاق،سعيد بن منصور عن سعد بن ابي وقاص
کلام:.....المعلة ۱۱۸۔
۳۸۵۸۱ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہیں لڑ لیتے جن کے چہرے کوئی ہوئی تلواروں کی طرح ہوں گے۔
الخطيب عن عمرو بن تغلب
۳۸۵۸۲ جب تک سینگ والا جانور بے سینگ سے نہیں لڑے گا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ابن النجار عن ابي هريرة
۳۸۵۸۳ جب تک فحاشی، قطع رحمی، بدپڑوسی، ظاہر نہیں ہوجاتی، جب تک بددیانت کو امین اور امین کو بددیانت سمجھا جائے، قیامت قائم نہیں ہوگی۔کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس دن مومن کیسے ہوگا؟ فرمایا: جیسے شہد کی مکھی جو گرے لیکن ٹوٹے نہیں، کھائے خراب نہ کرے اور پاکیزہ چیز نکالے۔یا جیسے سونے کا ٹکڑا جو آگ میں ڈالا جائے تو جل کر اور خالص ہوجائے۔الحاكم في الكنى، حاكم عن ابن عمرو
۳۸۵۸۴ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک سلام پہچان کی بنا پر ہو، مسجدوں کو راستہ بنالیا جائے، وہاں اللہ کے لئے سجدہ نہ کیا جائے، اور یہاں تک کہ لڑکا بوڑھے شخص کو دو چمڑوں کناروں میں ڈاک کے لئے بھیجے گا۔اور یہاں تک کہ تاجر دونوں کناروں تک پہنچ جائے گا تو کوئی نفع حاصل نہیں کرے گا۔طبراني في الكبير عن ابن مسعود
کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۴۳۔
۳۸۵۸۵ جب تک لوگ حیوانات کی طرح راستوں میں جفتی نہیں کریں گے قیامت قائم نہیں ہوگی۔طبراني في الكبير عن ابن عمر
۳۸۵۸۶ اے علی! اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک نہ بولے میں مسلمانوں کا ایک گروہ نہ ہو، تم لوگ ترکوں سے لڑو گے اور تمہارے بعد کے اہل ایمان بھی ان سے جنگ کریں گے عمدہ مومنین اہل حجاز جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے ان کی طرف نکلیں گے انہیں اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی پروا نہیں ہوگی۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے ذریعہ قسطنطنیہ اور رومیہ پر فتح دے دے گا، اس کا قلعہ گر جائے گا اور انہیں بہت سا مال ہاتھ لگے گا کہ اس جیسا مال انہیں کبھی نہیں ملا، یہاں تک کہ وہ لوگ ڈھالوں میں غنیمت تقسیم کررہے ہوں گے کہ کوئی پکار کر کہے گا: اہل شام! تمہارے شہروں اور بچوں میں مسیح دجال نکل آیا ہے، تو لوگ مال سے ہاتھ کھینچ لیں گے، تو ان میں سے کوئی تو لے گا اور کوئی چھوڑ دے گا، لینے والا بھی نادم ہوگا اور چھوڑنے والا بھی، پھر وہ کہیں گے: یہ اعلان کرنے والا کون تھا؟ اور انہیں اس کا پتہ نہیں ہوگا۔پھر کوئی کہے گا: ایک جماعت لد کی جانب بھیجو اگر مسیح دجال نکل چکا ہے تو تمہارے پاس اس کی خبر لے آئے گی۔چنانچہ وہ لوگ آئیں گے اور وہاں کچھ نہیں دیکھیں گے اور لوگوں کو خاموش پائیں گے، پھر وہ کہیں گے: اس اعلان کرنے والے صرف ہمیں اطلاع دی، پس پختہ ارادہ کرو اور سیدھی راہ اختیار کرو پھر ہم سب اکٹھے لد کی طرف نکلیں اگر وہاں مسیح دجال ہوا تو ہم اس سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (فتح وشکست کا) فیصلہ فرمادے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے اور اگر دوسری بات ہوئی تو وہ تمہارے شہر اور تمہارے رشتہ دار ہیں تم ان کی جانب واپس آجانا۔
طبراني، حاكم وتعقب عن كثير بن عبدالله بن عمرو بن عوف عن ابيه عن جده
۳۸۵۸۷ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ زمین والوں سے اپنی شرط نہ لے لے، پھر غبار رہ جائے گا جو کسی نیکی کو جان سکیں گے اور نہ کسی برائی کو پہچان سکیں گے۔مسند احمد، حاكم عن ابن عمر
۳۸۵۸۸ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمین پر کوئی ایسا شخص باقی رہے گا جس کی اللہ کو ضرورت نہیں، یہاں تک کہ ایک عورت دن دہاڑے پائی جائے گی جس سے راستے کے درمیان میں جفتی کی جائے گی نہ کوئی اسے برا جانے گا اور نہ روک سکے گا، تو ان میں وہ شخص افضل ہوگا جو کہے گا: اگر میں اسے تھوڑا سا راستے سے ہٹا دیتا، تو یہ ان میں ایسا ہے جیسے تم میں ابوبکر وعمر ہیں۔حاكم عن ابي هريرة

کلام :...... الضعیفۃ ۱۲۵۴۔

۳۸۵۸۹...... قیامت صرف ناکارہ لوگوں پر برپا ہوگی۔مسند احمد، طبرانی و ابن جریر حاکم عن علباء السلمی

کلام :...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۳۲۔

۳۸۵۹۰...... جب تک مسجدوں کو گزرگاہ نہیں بنالیا جاتا، اور آدمی صرف جان پہچان کی بناپر سلام کرتا ہے، یہاں تک کہ عورت اپنے خاوند کو تجارت کی تیاری کراتی ہے اور گھوڑے اور عورتیں مہنگی ہوں گی پھر سستی ہوں گی پھر قیامت تک مہنگی نہیں ہوں گی قیامت قائم نہیں ہوگی۔

حاکم عن ابن مسعود، طبرانی عن العداء بن خالد

۳۸۵۹۱ جب تک غلاموں میں سے جہجاہ نامی شخص حاکم نہیں بنایا جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔طبرانی فی الکبیر عن علباء والسلمی

۳۸۵۹۲...... جب تک آدمی پچاس عورتوں کو مدبر مابعد الموت آزاد نہیں بنالیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عجرۃ

یعنی آقا پچاس باندیوں سے کہے گا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو۔

۳۸۵۹۳...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر بارش ہوگی جس سے ڈھیلے کا گھر نہیں چھپے گا جس سے صرف بالوں کا گھر چھپے گا۔مسند احمد عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۹۴...... جب تک میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی شخص ایسے تلاش نہ کیا گیا جیسے کوئی گمشدہ شے تلاش کی جائے اور وہ ملے نہیں، قیامت قائم نہیں ہوگی۔مسند احمد، عن علی

۳۸۴۹۵...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک اولاد ناراضگی کا سبب ہو، اور دن پانی کے بہاؤ کی طرح گزریں گے، اور شریف لوگ بے حد غضبناک ہوں گے، اور چھوٹا بڑے کے سامنے جرأت دکھائے گا، اور کمینہ شریف کو آنکھیں دکھائے گا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشۃ

۳۸۵۹۶...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مدینہ سے شام کی جانب درمیانی علاقہ میں صحت کی تلاش میں نہیں نکلیں گے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۹۷...... اس وقت قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دل (حق بات سے) ناواقف نہ ہوجائیں، باتیں مختلف نہ ہوجائیں، اور ایک ماں باپ کے بچے جو آپس میں بھائی بھائی دین میں اختلاف کرنے لگیں۔الدیلمی عن حذیفۃ

۳۸۵۹۸...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک لونڈے کے بارے میں ایسی غیرت کی جانے لگے جیسے عورت کے بارے میں کی جاتی ہے۔الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۹۹...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کچھ قوموں کے سر آسمانی ستاروں سے کچلے نہیں جاتے کیونکہ انہوں نے قوم لوط کا عمل حلال سمجھ لیا ہوگا۔الدیلمی عن ابن عباس

۳۸۶۰۰...... جب تک اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں تین چیزوں کو عزت نہیں دے دیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ (حلال کا درہم (پیسہ) حاصل کیا ہوا علم، اللہ کی خاطر بنا بھائی۔الدیلمی عن حذیفۃ

۳۸۶۰۱ ...... جب تک اللہ تعالیٰ مومنوں کو قسطنطنیہ اور رومیہ پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے ذریعہ فتح نہیں دیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔

الدیلمی عن عمرو بن عوف

کلام :...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۴۱، المتناھیۃ ۱۴۳۰۔

۳۸۶۰۲...... جب تک مدینہ اپنے برے لوگ ختم نہیں کردیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۳۸۶۰۳...... جب تک تم اپنے خلیفہ کو قتل نہیں کرتے تمہاری تلواریں آپس میں نہیں ٹکراتیں اور تمہاری دنیا کے وارث تمہارے برے لوگ نہیں ہوجاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔نعیم بن حماد فی الفتن عن حذیفۃ

۳۸۶۰۴ ...اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک بت نصب نہ کئے جائیں اور سب سے پہلے انہیں تہامہ کے قاعہ والے نصب کریں گے۔

نعیم عن ابن عمر

۳۸۶۰۵ ...اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک قفیز والے اپنے قفیز پر، مد والے اپنے مد پر، اردب والے اپنے اردب (چوبیس ۲۴ صاع کا بڑا پیمانہ) پر دینار والے اپنے دینار پر، درہم والے اپنے درہم پر غالب نہیں آجاتے اور لوگ اپنے شہروں کی طرف نہیں لوٹ جاتے۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

یعنی ہر علاقہ میں وہیں کے مقامی لوگ راج کریں گے اجنبیوں کو نکال باہر کریں گے۔ اپنے ملک کی کرنسی خود ہی استعمال کریں گے۔ عامر تقی ندوی

۳۸۶۰۶ ...سو سال بعد دنیا میں کچھ بھلائی نہیں۔ الدیلمی عن انس

۳۸۶۰۷ چھ سو سال کے بعد اسلام میں کوئی ایسا بچہ پیدا نہیں ہوگا جس کی اللہ تعالیٰ کو ضرورت ہو۔ طبرانی والخلیلی فی مشیخته عن صخر بن قدامة واورده ابن الجوزی فی الموضوعات واخرجه ابن قانع بلفظ بعد المائتین وقال هذا مما ضعف به خالد بن خداش وانکر علیه

۳۸۶۰۸ ...ابو الولید! عبادۃ بن الصامت! جب تم دیکھو کہ زکوٰۃ چھپالی گئی اور گراں ہوگئی، جہاد پر اجرت لی جانے لگی، آبادی ویران اور ویران آباد ہونے لگی اور آدمی (اپنے پاس رکھی) امانت کو ایسے رگڑے جیسے اونٹ درخت سے اپنے آپ کو رگڑتا ہے تو اس وقت تم اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہو۔ عبدالرزاق، طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن زینب الجندی

۳۸۶۰۹ ...لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا لوگ مسجدوں پر فخر کریں گے پھر انہیں بہت تھوڑا تعمیر کریں گے۔ ابن خزیمہ عن انس

۳۸۶۱۰ ...کعبہ کو باریک پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا اس کا زیور چھین لے گا اور اسے غلافوں سے خالی کردے گا، میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی کدال اور اوزار اس پر مار رہا ہے اس کا سر آگے گنجا اور اس کے اعضاء ٹیڑھے ہیں۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۳۸۶۱۱ ...باریک پنڈلیوں والا اللہ تعالیٰ کے گھر (کعبہ) کو خراب کرے گا۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۳۸۶۱۲ ...بڑی چیخ سے پہلے ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: تم پر قیامت آئی! جسے زندے اور مردے سنیں گے اللہ تعالیٰ (کا عرش) آسمانی دنیا پر نازل ہوگا، پھر پکارنے والا پکارے گا: آج کس کی بادشاہت ہے؟ اللہ کیلئے زبردست کے لئے ہے۔ الدیلمی عن ابی سعید

۳۸۶۱۳ ...دریائے فرات سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا جس پر لوگوں کی جنگ ہوگی ہر (جانب سے) سو میں سے ننانوے فیصد قتل ہوں گے، اور قیامت دن کے وقت قائم ہوگی۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام: ...ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۹۶۔

۳۸۶۱۴ ...دریائے فرات سے سونے چاندی کا پہاڑ نمودار ہوگا جس پر دونوں جانب سے ہر نو میں سے سات قتل ہوں گے، اگر تم اس زمانہ کو پالو تو اس کے قریب نہ جانا۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی ھریرۃ

۳۸۶۱۵ ...بیت المقدس میں ہدایت کی بیعت ہوگی۔ ابن سعد عن عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی

۳۸۶۱۶ گویا مجھے بنی فہر کی عورتیں خزرج کا طواف کرتی نظر آرہی ہیں ان کی سرینیں ڈھلک رہی ہیں وہ مشرک ہیں۔

مسند احمد عن ابن عباس

۳۸۶۱۷ ...اللہ تعالیٰ کسریٰ پر لعنت کرے، سب سے پہلے عرب اور پھر فارس والے ہلاک ہوں گے۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۳۸۶۱۸ ...قرب قیامت کی علامت عربوں کا ہلاک ہونا ہے۔ ابن ابی شیبه، بیھقی فی البعث عن طلحة بن مالک

۳۸۶۱۹ ...سب سے پہلے فارس ہلاک ہوں گے پھر عرب کے نقش قدم پر۔ نعیم ابن حماد فی الفتن عن ابی ھریرۃ، وسندہ ضعیف

۳۸۶۲۰ ...سب سے پہلے قریش ہلاک ہوں گے اور قریش میں سے میرے گھرانے کے لوگ۔ الحاکم فی الکنی عن عمرو بن العاصی

۳۸۶۲۱ ...اللہ تعالیٰ دنیا کو ختم نہیں کرے گا یہاں تک کہ ڈھیر ان میں ایک جوتا ملے گا پس کوئی کہے گا کہ یہ کسی قریشی کا جوتا ہے۔

ابن قانع، طبرانی عن عبدالرحمن بن شبل

حضور ﷺ سے دوری کی وجہ

زمانے کا تنزل و تغیر

۳۸۶۲۲ ... ہر سال (براہے) جو اس کے بعد آنے والا ہے وہ اس سے زیادہ برا ہے یہاں تک کہ تم اپنے رب سے مل لو۔ ترمذی عن انس

۳۸۶۲۳ ... ہر چیز کم ہو جاتی ہے سوائے برائی کے، اس میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ مسند احمد، طبرانی، ابو یعلی عن ابی الدرداء

کلام: ...... اسنی المطالب: ۱۰۹۱، ضعیف الجامع ۴۲۳۸۔

۳۸۶۲۴ ... ہر سال میں خیر کم ہو جاتی اور شر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ طبرانی عن ابی الدرداء

کلام: ...... الاسرار المرفوعۃ ۳۴۹۔

۳۸۶۲۵ ... جو سال اور دن تمہارے سامنے آئے گا اس کے بعد والا اس سے زیادہ برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے مل لو۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن انس

۳۸۶۲۶ ... تم ایسے زمانے میں ہو کہ اس میں اگر کسی نے حکم کی بجا آوری کو دسواں حصہ بھی چھوڑا تو ہلاک ہو جائے گا، پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس نے حکم کے دسویں حصہ پر عمل کیا تو نجات پا جائے گا۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۳۹۴، ضعیف الجامع ۲۰۳۸۔

۳۸۶۲۷ ... ایک شخص کسی بنی اسرائیلی کے ہاں مہمان ہوا، اس کے گھر میں ایک حاملہ کتیا تھی وہ کہنے لگی: اللہ کی قسم! میں اپنے مالکوں کے مہمان کو نہیں بھونکوں گی، تو اسکے پیٹ کا بچہ غرانے لگا، کسی نے کہا: یہ کیا: تو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی شخص کی طرف وحی بھیجی: یہ اس امت کی مثال ہے جو تمہارے بعد ہوگی اس کے بے وقوف لوگ اپنے عقلمندوں کو ڈانٹیں گے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

کلام: ... ضعیف الجامع ۴۵۸۳۔

"الاکمال"

۳۸۶۲۸ تم ایسے زمانے میں ہو جس کے فقہاء زیادہ اور خطباء تھوڑے ہیں، سوال کرنے والے تھوڑے اور دینے والے بکثرت ہیں۔ اس میں عمل علم سے بہتر ہے، تم پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جس کے فقہاء تھوڑے اور خطباء زیادہ ہوں گے، سوال کرنے والے زیادہ اور دینے والے کم ہوں گے اس دور میں علم عمل سے افضل ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن حزام بن حکیم بن حزام عن ابیہ، طبرانی وابن عساکر عن حزام بن حکیم عن عمہ عبداللہ بن سعد الانصاری

۳۸۶۲۹ ... تم ایسے زمانے میں ہو جس کے علماء کثیر اور خطباء قلیل ہیں جس نے اس میں علم کا دسواں حصہ بھی چھوڑا ہلاک ہوگا اور لوگوں نے ایسا زمانہ بھی دیکھنا ہے جس کے علماء تھوڑے، خطباء زیادہ ہوں گے جس نے اس دور میں علم کے دوسرے حصے کو بھی تھام لیا نجات پائے گا۔

مسند احمد عن ابی ذر

۳۸۶۳۰ ... آج تم ایسے زمانے میں ہو جس میں کسی نے حکم کے دسویں حصے کو چھوڑا تو ہلاک ہو جائے گا لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جس نے دسویں حصے کو بھی کر لیا نجات پا لے گا۔ ابن عدی فی الکامل، ابن عساکر وابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... الجامع المصنف ۱۹۳، ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۷۔

۳۸۶۳۱ ... آخری زمانے میں قراء کا طریقہ ہوگا، جو کوئی اس زمانے کو پائے تو وہ شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، وہ بدبودار ہیں،

پھر سردیوں کی ٹوپیاں ظاہر ہوں گی، اس دن سود کھانے سے حیا نہیں کیا جائے گا اس دن اپنے دین کو تھامنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہے اس دن دین پر عمل کرنے والے کے لئے پچاس آدمیوں کا ثواب ہے لوگوں نے عرض کیا ہمارے یا ان کے، فرمایا: تمہارے پچاس آدمیوں کا۔
الحکیم عن ابان عن انس

یعنی ایک خاص گروہ ٹوپیوں والا ظاہر ہوگا۔

۳۸۶۳۲ جو سال بھی تم پر آئے گا اگلا اس سے زیادہ برا ہوگا۔ نعیم فی الفتن عن ابن عمر

۳۸۶۳۳ زمانے میں سختی کا ہی اضافہ ہوگا اور لوگوں میں کنجوسی کا اضافہ ہوگا۔ اور قیامت برے لوگوں پر ہی قائم ہوگی۔
ابن النجار عن اسامة ابن زید

۳۸۶۳۴ .... حکومت میں سختی ہی ہوگی، اور مال میں اضافہ ہی ہوگا، اور لوگوں میں کنجوسی ہی بڑھے گی۔
طبرانی، حاکم، بیهقی فی کتبا بیان خطاء عن اخطاء علی الشافعی عن ابی امامة، طبرانی عن معاویة

۳۸۶۳۵ .... وہ شخص بدبخت ہے جو زندہ ہو اور اس کی موجودگی میں قیامت آئے۔ الدیلمی عن ابن عمر

۳۸۶۳۶ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کسی قوم کا مہمان بننے کا خواہش مند ہوا، تو انہوں نے اس کی مہمان نوازی کی ان کی جو کتیا تھی، وہ کہنے لگی: اللہ کی قسم میں اپنے مالکوں کے مہمان کو آج کی رات نہیں بھونکوں گی تو اس کے پیٹ کا بچہ غرایا، یہ بات ان کے نبی یا فقیہہ کو پتہ چلی، تو انہوں نے فرمایا: اس کی مثال اس امت کی سی ہے جو تمہارے بعد ہوگی جس کے بے وقوف اپنے عقلمندوں کو ڈانٹیں گے، اس کے بے وقوف اپنے علماء پہ غالب ہوں گے۔ الرامهرمزی فی الامثال عن عطاء بن السائب عن ابیه عن ابن عمرو

۳۸۶۳۷ بنی اسرائیل کی ایک کتیا حاملہ تھی اس کے مالکوں کے ہاں کوئی مہمان آیا وہ کہنے لگی: آج کی رات میں مہمان کو نہیں بھونکوں گی تو اس کے پیٹ کا بچہ غرایا، تو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی شخص کی طرف وحی بھیجی کتیا کی مثال اس امت کی سی ہے جو تمہارے بعد آئے گی جس کے بے وقوف اپنے علماء پر سختی کریں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

۳۸۶۳۸ ایک مہمان بنی اسرائیل کی کسی قوم کے پاس ٹھہرا ان کی ایک حاملہ کتیا تھی وہ کہنے لگی: میں اپنے مالکوں کے مہمان کو نہیں بھونکوں گی تو اس کے پیٹ کا بچہ غرایا، صبح یہ لوگ اپنے نبی کے پاس گئے انہیں خبر دی، انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کس کی طرح ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا: اس امت کی طرح ہے جو تمہارے بعد ہوگی جس کے ناداں اپنے علماء پہ غالب ہوں گے۔ طبرانی عن ابن عمر

فصل رابع ...... قیامت کی بڑی نشانیوں کا ذکر

اجتماعی ذکر

۳۸۶۳۹ دس علامات کے بغیر قیامت قائم نہیں ہوگی: دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، تین خسف (زمین میں دھنسایا) ایک خسف مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں ہوگا، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، یاجوج ماجوج کا کھلنا، عدن کے نشیبی علاقہ سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف ہنکا لے جائے گی جہاں لوگ رات گزاریں گے رات گزارے گی اور جہاں قیلولہ (دوپہر کا آرام) کریں گے قیلولہ کرے گی۔ مسند احمد، مسلم، ابو یعلی عن حذیفة بن اسید

۳۸۶۴۰ (قیامت کی) سب سے پہلی نشانی جو ظاہر ہوگی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور صبح تڑکے دابۃ الارض کا لوگوں کے سامنے آنا، تو جو نشانی بھی اپنی سہیلی سے پہلے ہوگی دوسری قریب ہی اس کے نقش قدم پر ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، نسائی ابن ماجه عن ابن عمر

۳۸۶۴۱ چھ (علامات سے پہلے) اعمال میں جلدی کرو، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، دھویں، دابۃ الارض، دجال، تم میں کسی کے

مخصوص خدمت گارعوامی حکومت۔مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ

۳۸۶۴۲ تین چیزیں جب ظاہر ہوں گی تو کسی مکلف جاندار کو جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا ایمان لانا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہیں کی، نیکی کرنا کچھ فائدہ نہیں دے گا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض۔مسلم، ترمذی عن ابی ھریرۃ

۳۸۶۴۳ علامات (قیامت) ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوں گی، ایسے یکے بعد دیگرے جیسے لڑی کے موتی۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرہ

کلام:.......امتناھیۃ ۱۴۲۸، الوقوف ۱۳۴۔

۳۸۶۴۴ وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ دوسو سال میں ہے۔البزار عن ثوبان

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۲۴۶۔

”الاکمال“

۳۸۶۴۵ (قیامت کی) سب سے پہلی علامت دجال ہے، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول عدن ابین کے نشیبی علاقے سے ایک آگ نکلے گی، جو لوگوں کو محشر کی طرف ہنکائے گی جہاں وہ لوگ قیلولہ کریں گے وہ بھی قیلولہ کرے گی، دھواں، دابۃ الارض، یاجوج ماجوج، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یاجوج ماجوج کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: یاجوج ماجوج بہت سی امتیں ہیں، ہر امت ایک لاکھ چار سو امتیں ہیں ان کا کوئی آدمی اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک کہ اپنی اولاد میں ہزار زندہ دیکھے، یہ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔وہ دنیا کی خرابی کے لئے چلیں گے ان کا اگلا آدمی شام میں اور پچھلا شخص عراق میں ہوگا، پس وہ چلیں گے کہ یہ دنیا ہے اس کے بعد وہ فرات، دجلہ بحیرہ طبریہ پی ڈالیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس کے پاس پہنچ کر کہیں گے: ہم نے دنیا والوں کو قتل کر دیا اب آسمان والوں کو مارو! پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے ان کے تیر خون سے آلود ہو کر لوٹیں گے تو وہ کہیں گے: ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا، جب کہ عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان طور سینا کے پہاڑ پر ہوں گے، اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجیں گے: کہ میرے بندوں کو اور ایلہ کے قریب والوں کو جمع کر لو، اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام آسمان کی طرف اپنے ہاتھ اٹھائیں گے اور مسلمان آمین کہیں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی طرف ایک کیڑا بھیجے گا جسے نغف کہا جاتا ہے جو ان کے نتھنوں میں داخل ہوگا تو وہ شام کے کنارے سے لے کر عراق کے کنارے تک مردہ ہو جائیں گے ان کے مردار جسموں سے زمین بدبودار ہو جائے گی، (اللہ تعالیٰ) آسمان کو برسنے کا حکم دے گا جیسے مشکیزوں کا منہ کھلتا ہے یوں زمین ان کے مرداروں اور بدبو سے دھل جائے گی، اس وقت سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

ابن جریر عن حذیفہ بن الیمان

۳۸۶۴۶ قیامت سے پہلے دس نشانیاں یوں پیش آئیں گی جیسے لڑی میں (سے) موتی (گرتے ہیں) ایک گر پڑے تو لگاتار گرنے لگتے ہیں، دجال کا نکلنا، عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا، یاجوج ماجوج (کی دیوار) کا کھلنا، دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے نکلنا جب کسی مکلف جاندار کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔

ابن عساکر عن ابی شریحۃ

۳۸۶۴۷ قیامت سے پہلے دس علامات ہیں، مغرب میں دھنسنا، مشرق اور جزیرۂ عرب میں دھنسنا، دھواں، عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول، دجال، دابۃ الارض، یاجوج ماجوج، اور ہوا جو انہیں اڑا کر سمندر میں پھینکے گی، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

البغوی، طبرانی عن الربیع بن عضلۃ عن ابی شریحۃ

۳۸۶۴۸ قیامت سے پہلے دس نشانیاں ہوں گی۔ابن السکن عن ربیعۃ الجرشی

۳۸۶۴۹......لوگوں کی تین پناہ گاہیں ہوں گی، بڑی جنگ سے ان کی پناہ گاہ انطاکیہ کے نشیبی علاقہ دمشق میں ہوگی، اور جنگ سے ان کی پناہ گاہ بیت المقدس ہے اور یاجوج ماجوج سے ان کی پناہ گاہ طور سینا ہے۔

حلية الاولياء، ابن عساكر عن الحسين بن علي، ابن عساكر عن يحيى بن جابر الطائي مرسلا

۳۸۶۵۰......قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ظاہر ہو جائیں، مشرق میں دھنسنا، مغرب میں دھنسنا، اور جزیرہ العرب میں دھنسنا، دجال، دھواں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یا جوج ماجوج کا نکلنا، دابۃ الارض کا نکلنا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور آگ جو عدن کے نشیبی علاقے سے نکلے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی اور چھوٹی چیونٹی اور بڑی چیونٹی (سب) کو جمع کرے گی۔

طبراني، حاكم وابن مردويه عن واثلة

''مہدی کا ظہور''

۳۸۶۵۱......جب تم خراسان سے سیاہ جھنڈے آتے دیکھو تو وہاں پہنچ جاؤ کیونکہ ان میں خلیفۃ اللہ مہدی ہوگا۔ مسند احمد، حاكم عن ثوبان

۳۸۶۵۲......خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے انہیں کوئی روک نہ سکے گا یہاں تک کہ وہ ایلیاء میں نصب ہو جائیں گے۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی هريرة

۳۸۶۵۳......تمہیں مہدی کی خوشخبری ہو جو قریش میں میرے خاندان کا آدمی ہوگا وہ زلزلوں اور لوگوں کے اختلاف کے دور میں نکلے گا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی آسمان وزمین کے رہنے والے اس سے خوش ہوں گے، مال کو صحیح برابر حصوں میں تقسیم کرے گا، اور امت محمد علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے دلوں کو مسرت سے بھر دے گا، اس کا انصاف انہیں کافی ہوگا، یہاں تک کہ ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جسے کوئی ضرورت ہو وہ میرے پاس آجائے؟ تو اس کے پاس صرف ایک آدمی آئے گا اس سے سوال کرے گا، پھر وہ کہے گا: دربان کے پاس جاؤ وہ تمہیں عطا کرے گا، چنانچہ وہ اس کے پاس آکر کہے گا: میں مہدی کا قاصد ہوں تا کہ تم مجھے مال دو، وہ کہے گا: دونوں ہاتھوں سے اٹھاؤ، وہ جھولی بھرے گا لیکن اٹھا نہیں سکے گا، پھر وہ مال نکال دے گا اور اتنا باقی رکھے گا جسے اٹھا سکے، مال لے کر نکلے گا تو اسے ندامت وپشیمانی ہوگی وہ (دل میں) کہے گا: امت محمد میں سے میں ہی (بڑا) بے باک ہوں، سب کو اس مال کی طرف بلایا گیا تو میرے علاوہ سب نے چھوڑ دیا، چنانچہ (اس خیال سے) وہ دربان کو مال واپس کرے گا، تو وہ کہے گا: ہم جو چیز دے دیتے ہیں واپس نہیں لیتے، پھر وہ (مہدی) اس حال میں چھ، سات، آٹھ یا نو سال رہے گا اس کے بعد زندگی میں کوئی خیر نہیں۔ مسند احمد، والباوردی عن ابی سعيد

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸، الضعیفۃ ۱۵۸۸۔

۳۸۶۵۴......میری امت میں مہدی نکلے گا جو پانچ سات یا نو سال زندہ رہے گا اس کے پاس ایک شخص آکر کہے گا: اے مہدی! مجھے دو، مجھے دو، تو وہ جتنا اٹھا سکے گا اس کا کپڑا بھر دے گا۔ ترمذی عن ابی سعيد

۳۸۶۵۵......دنیا کا اختتام وانتہا اس وقت تک نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے خاندان کا ایک شخص جس کا نام میرے ہم نام ہوگا اس کا مالک بن جائے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، عن ابن مسعود

۳۸۶۵۶......حکومت میں سختی ہی ہوگی، دنیا پیٹھ ہی پھیرے گی اور لوگ آئے دن بخیل ہی ہوں گے اور قیامت برے لوگوں پر ہی برپا ہوگی اور مہدی عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ ابن ماجه، حاكم عن انس

کلام:......الاباطیل ۲۹۹، ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۳۷۔

۳۸۶۵۷......کچھ لوگ مشرق سے نکلیں گے اور مہدی کی حکومت کی اطاعت کریں گے۔ ابن ماجه عن عبدالله بن الحارث بن جزء

کلام:......ضعیف الجامع ۶۴۲۱۔

۳۸۶۵۸.....تمہارے اس خزانے کے پاس تین آدمی آپس میں جنگ کریں گے تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے، وہ کسی کو نہیں ملے گا، اس کے بعد سیاہ جھنڈے مشرق کی جانب سے نمودار ہوں گے، وہ تمہیں ایسے قتل کریں گے کہ کسی کو قوم نے ایسا قتل نہیں کیا، پس تم اگر اسے دیکھ لو تو اس کے ہاتھ پر بیعت کر لینا اگر چہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے خلیفہ مہدی ہوگا۔ابن ماجه، حاکم عن ثوبان

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۸۸۷، الضعیفۃ ۸۵۔

۳۸۶۵۹. میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا دامن بھر بھر کے مال دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔مسند احمد، مسلم عن جابر

۳۸۶۶۰. آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال تقسیم کرے گا (لیکن) اسے شمار نہیں کرے گا۔مسند احمد، مسلن عن ابی سعید و جابر

۳۸۶۶۱. میرے خاندان کا ایک شخص خلیفہ بنے گا جس کا نام میرے ہم نام ہوگا، اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہا اللہ تعالیٰ اسے لمبا کر دے گا تا کہ وہ خلیفہ بن جائے۔ترمذی، عن ابن مسعود

۳۸۶۶۲.....مہدی میرے خاندان فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔ابو داؤد، مسلم عن ام سلمه

کلام:......المنارالمنیف ۳۳۴۔

۳۸۶۶۳. مہدی میرے، چچا عباس کی اولاد سے ہوگا۔دار قطنی فی الافراد عن عثمان

۳۸۶۶۴.....مہدی اہل بیت سے ہوگا، اللہ تعالیٰ ایک رات میں اس کی اصلاح کر دے گا۔مسنداحمد، ابن ماجه عن علی

کلام:......المتناھیہ ۱۴۳۲۔

۳۸۶۶۵.....مہدی روشن پیشانی والا، تنگ نتھنوں اور درمیان سے اونچی ناک والا ہوگا، زمین کو عدل وانصاف سے بھر ڈالے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھری پڑی ہے وہ سات سال حکومت کرے گا۔ابو داؤد، حاکم، عن ابی سعید

۳۸۶۶۶.....مہدی میری اولاد میں سے ہوگا، اس کا چہرہ چمکتے ستارے کی طرح ہوگا۔الرویانی عن حذیفة

کلام:......تہذیرالمسلمین ۱۶۰، ضعیف الجامع ۵۹۴۸۔

۳۸۶۶۷.....عنقریب میرے بعد خلفاء ہوں گے اور خلفاء کے بعد امراء ہوں گے اور امراء کے بعد بادشاہ ہوں گے اور بادشاہوں کے بعد ظالم لوگ، پھر میرے گھرانے کا ایک شخص نکلے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر ڈالے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھری پڑی ہے پھر اس کے بعد قحطانی کو حکومت ملے گی اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا وہ اس سے کم نہیں۔(طبرانی فی الکبیر عن حامل الصدفی

کلام:......ضعیف الجامع ۳۳۰۵۔

۳۸۶۶۹.....خلیفہ کی موت کے وقت لوگوں میں اختلاف ہوگا، تو اہل مدینہ سے ایک شخص بھاگ کر مکہ جائے گا، مکہ والے اس کے پاس آئیں گے اسے باہر نکالیں گے وہ نہ چاہ رہا ہوگا پھر رکن ومقام ابراہیم کے پاس اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، شام کی ایک جماعت اس کی طرف بھیجی جائے گی تو انہیں مکہ ومدینہ کے درمیان کھلے میدان میں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

لوگ جب یہ منظر دیکھیں گے تو اس کے پاس شام کے ابدال اور اہل عراق کے سردار آ کر رکن ومقام کے درمیان اس کی بیعت کرلیں گے، پھر قریش کا ایک شخص اٹھے گا جس کے ماموں کلب ہوں گے وہ ان کی طرف ایک مہم روانہ کرے گا تو یہ لوگ ان پر غالب آ جائیں گے یہ کلب کی مہم ہوگی اس شخص کے لئے خرابی ہے جو کلب کی غنیمت میں حاضر نہ ہوا، پھر مال (غنیمت) تقسیم ہوگا، اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کے مطابق عمل کرے گا، اور اسلام کو زمین عام کر دے گا۔وہ سات سال رہے گا پھر اس کی وفات ہوگی اور مسلمان اس کا جنازہ پڑھائیں گے۔

مسنداحمد، ابوداؤد، حاکم عن ام سلمة

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۹۲۱۔۹۲۲۔۹۲۳۔

۳۸۶۶۹.....زمین ضرور ظلم وستم سے بھری جائے گی، جب وہ ظلم سے بھر جائے گی تو اللہ تعالیٰ میرا ایک شخص بھیجے گا جو میرا ہم نام اور اس کا والد میرے والد کے ہم نام ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر ڈالے گا۔جیسے وہ ظلم وبربریت سے بھر گئی تھی پھر نہ آسمان اپنا قطرہ روکے گا اور نہ

زمین اپنی نباتات، وہ تم لوگوں میں سات یا آٹھ سال رہے گا زیادہ رہا تو نو سال۔ طبرانی فی الکبیر والبزار عن قرۃ المزنی
کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۳۲۔

۳۸۶۷۰ زمین ضرور ظلم و بربریت سے بھری جائے گی پھر میرے گھرانے کا ایک شخص ضرور نکلے گا جو اسے انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھر گئی تھی۔ الحارث عن ابی سعید

۳۸۶۷۱ میری امت (صالحہ پابند شریعت) ہرگز ہلاک نہیں ہوگی اس کے شروع میں میں (محمد ﷺ) ہوں اور اس کے آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں اور مہدی اس کے درمیان میں ہے۔ ابو نعیم فی اخبار المہدی عن ابن عباس
کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۷۸۰، المنار المنیف ۳۲۵۔

۳۸۶۷۲ تمہارے خلفاء میں ایک خلیفہ ہوگا جو دامن بھر کر مال دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔ مسلم عن ابی سعید

۳۸۶۷۳ وہ ہمارے خاندان کا شخص ہوگا جس کی اقتداء میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نماز پڑھیں گے۔

ابو نعیم فی کتاب المہدی عن ابی سعید

۳۸۶۷۴ اگر دنیا کا ایک دن بھی بچا تو اللہ تعالیٰ اسے لمبا کردے گا یہاں تک کہ میرے خاندان کا ایک شخص دیلم اور قسطنطنیہ کا حاکم بن جائے۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام: ضعیف ابن ماجہ ۶۱۲، ضعیف الجامع ۴۸۲۲۔

۳۸۶۷۵ اگر زمانے کا ایک دن بھی رہا تو اللہ تعالیٰ میرے گھرانے کا ایک فرد بھیجے گا جو زمین عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی۔ مسند احمد ابوداؤد عن علی
کلام: ...... المتناھیۃ ۱۴۴۳۔

۳۸۶۷۶ اگر دنیا کا ایک دن بھی رہا تو اللہ تعالیٰ اسے لمبا کردیں گے یہاں تک کہ میرے گھرانے کا ایک شخص بھیجا جائے گا جس کا نام اور اس کے والد کا نام میرے نام اور میرے والد کے نام جیسا ہوگا، وہ زمین عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی۔

ابوداؤد عن ابن مسعود

الاکمال

۳۸۶۷۷ ہم اہل بیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو پسند کیا ہے اور میرے بعد میرے اہل بیت کو آزمائش اور دیدار اور اختلاف کا سامنا ہوگا یہاں تک مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی جن کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ حق کا مطالبہ کریں گے لیکن انہیں نہیں دیا جائے گا، اس لئے وہ جنگ کریں گے پھر ان کی مدد کی جائے گی جو مانگیں گے انہیں دیا جائے گا تو جب تک میرے گھرانے کے ایک شخص کو نہیں دیا جائے گا وہ قبول نہیں کریں گے اس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے ہم نام ہوگا، وہ زمین کا حاکم ہوگا اور اسے عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی تو جو کوئی تم میں سے یا تمہاری اولاد میں سے یہ زمانہ پائے تو ان کے پاس آئے اگرچہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ کیونکہ وہ ہدایت کے جھنڈے ہیں۔ ابن ماجہ، حاکم وتعقب عن ابن مسعود

۳۸۶۷۸ مہدی میرا ہم نام اور اس کا والد میرے والد کا ہم نام ہوگا۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۳۸۶۷۹ تمہارے سامنے خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے تو ان کے پاس جانا اگرچہ برف پر گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہے۔ الدیلمی عن ثوبان

۳۸۶۸۰ تمہارے اور روم کے درمیان چار صلحیں ہوں گی، چوتھے دن آل ہارون کے ایک شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو سات سال رہے گی۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس وقت لوگوں کا خلیفہ کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: میری اولاد سے۔جس کی عمر چالیس سال ہوگی، گویا اس کا چہرہ چمکتا تارا ہے اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا اس پر روئی کی دوعبائیں ہوں گی وہ بنی اسرائیل کا شخص معلوم ہوگا، بیس سال حکومت کرے گا خزانے نکالے گا اور شرک والے شہروں کو فتح کرے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۳۸۶۸۱..... (بدعہدی کے) دھوکے پر صلح ہوگی، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! دھوکے کی صلح کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: دل جیسے تھے ویسے نہیں ہوں گے، پھر گمراہی کے بلانے والے ہوں گے، اس وقت اگر تمہیں اللہ کا خلیفہ زمین میں نظر آئے تو اس کے پاس چلے جانا، اگرچہ وہ تمہارے جسم کو زخمی کردے اور تمہارا مال چھین لے، اور اگر وہ نظر نہ آئے تو زمین میں نکل جانا اگرچہ تمہاری موت کسی درخت کے تنے کو چبانے کی حالت میں آئے۔ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، ابوداؤد ابو یعلی، ضیاء عن حذیفة

۳۸۶۸۲..... وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور مہدی میرے گھرانے کا شخص اس کے درمیان میں ہے۔حاکم فی تاریخه، ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:..... الضعیفة ۲۳۴۹۔

۳۸۶۸۳..... اگر دنیا کی ایک رات بھی باقی رہی تو اس میں میرے گھرانے کا ایک شخص حاکم بنے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۸۶۸۴ اگر دنیا کی ایک رات بھی باقی رہی تو اللہ تعالیٰ اسے لمبا کردے گا یہاں تک کہ میرے گھرانے کا ایک شخص خلیفہ بن جائے۔

الدیلمی عن ابی هریرة

۳۸۶۸۵..... میرے بعد بہت سے فتنے ہوں گے ان میں ایک فتنہ احلاس ہے جس میں جنگ و بھاگ ہوگا، پھر اس سے بڑا فتنہ ہوگا، پھر ایسا فتنہ ہوگا جب بھی کہا جائے گا: ختم ہوگیا بڑھ جائے گا، یہاں تک کہ کوئی گھر باقی نہیں رہے گا کہ وہ فتنہ اس میں داخل ہوگیا ہوگا اور ہر مسلمان کو وہ تکلیف دے گا یہاں تک کہ میرے خاندان کا ایک شخص ظاہر ہوگا۔نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی سعید

۳۸۶۸۶ ذیقعدہ میں قبیلے ایک دوسرے کو کھینچیں گے اور اسی سال حاجیوں کو لوٹا جائے گا، پھر منیٰ میں لڑائی ہوگی بالآخر ان کا ایک آدمی بھاگ جائے گا، پھر بامر مجبور رکن ومقام کے درمیان اس کی بیعت ہوگی وہ بدریین کی تعداد کے برابر بیعت کرے گا۔آسمان وزمین والے اس سے راضی ہوں گے۔نعیم بن حماد فی الفتن، حاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کلام:..... الاسرار المرفوعة ۴۵۱۔

۳۸۶۸۷..... ہمیں سے سفاح، منصور اور مہدی ہوگا۔البیهقی و ابونعیم کلاهما فی الدلائل، الخطیب عن ابن عباس

۳۸۶۸۸ ..... ہمیں سے قائم، ہمیں سے منصور اور ہمیں سے مہدی ہوگا، رہا قائم تو خلافت اسے ملے گی تو اس نے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا ہوگا، اور رہا منصور تو اسے جھنڈے نہیں پاسکیں گے، رہا سفاح تو وہ مال وخون بہائے گا اور مہدی تو وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھر گئی۔الخطیب عن ابی سعید

۳۸۶۸۹..... جب تک میرے گھرانے کا ایک شخص اللہ تعالیٰ نہیں بھیج دیتا ہے جو میرا ہم نام اور اس کا والد میرے والد کے ہم نام ہوگا دنیا ختم نہیں ہوگی۔وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھر گئی۔طبرانی، دارقطنی فی الافراد، حاکم عن ابن مسعود

۳۸۶۹۰..... جب تک میرے گھرانے کا شخص روشن پیشانی والا، باریک نتھنوں اور درمیان سے اونچی ناک والا زمین کا مالک نہیں بن جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔وہ زمین کو عدل وناصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھر گئی وہ سات سال رہے گا۔

مسند احمد، ابویعلی و سمویه، ضیاء عن ابی سعید

۳۸۶۹۱..... جب تک زمین ظلم وزیادتی سے نہیں بھر جاتی قیامت قائم نہیں ہوگی، پھر میرے خاندان کا ایک شخص نکلے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھر گئی۔ابویعلی وابن خزیمه، ابن حبان، حاکم، عنه

۳۸۶۹۲..... جب تک میرے خاندان کا شخص جس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا (زمین کا) والی نہیں بن

جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ مسند احمد عن ابن مسعود

۳۸۶۹۳... اے نبی کے چچا! اللہ تعالیٰ نے اسلام کا آغاز (بصورت شریعت محمدیؐ) مجھ سے کیا اور اس کا اختتام آپ کی اولاد کے ایک لڑکے پر کرے گا جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے پہلے ہوگا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۳۸۶۹۴... (چچا) عباس! اللہ تعالیٰ نے اس کام کا آغاز مجھ سے کیا، اور اس کا اختتام تمہاری اولاد کے ایک نوجوان سے کرے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھر گئی اور وہی عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھائے گا۔

دارقطنی فی الافراد والخطیب وابن عساکر عن عمار بن یاسر

۳۸۶۹۵... اے چچا! آپ کی اولاد ایک جماعت ہوگی جو حج ادا کرے گی اور ان میں دور والے کے لئے بہتری ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن العباس وضعف

۳۸۶۹۶... میری امت کے ایک شخص کے لئے رکن ومقام کے مابین بیعت لی جائے گی، (بیعت کرنے والوں کی) تعداد بدری صحابہ رضی اللہ عنہم جتنی ہوگی۔ اس کے پاس ابدال شام اور عراق کے سردار آئیں گے، پھر ان کے پاس (مقابلہ کے لئے) شام کا لشکر آئے گا جب وہ کھلے میدان میں ہوں گے انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر قریش کا ایک شخص اس پر چڑھائی کرے گا جس کے ماموں کلب ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں بھی شکست دے گا، تو کہا جانے لگے گا جس نے کلب کی غنیمت نہیں لوٹی وہ نقصان میں رہا۔

ابن ابی شیبہ، طبرانی، ابن عساکر عن ام سلمہ

کلام:...... الضعیفۃ ۱۹۶۵۔

۳۸۶۹۷... ایک پناہ کا طلب گار بیت اللہ میں پناہ لے گا، پھر اسکی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ کھلے میدان میں ہوں گے انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا بصرف ایک آدمی بچے گا جو ان کی اطلاع دے گا۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ام سلمۃ

۳۸۶۹۸... دمشق کی گہرائی والے حصہ سے ایک شخص نکلے گا جسے سفیانی کہا جاتا ہوگا اس کی اکثر پیروی کرنے والے قبیلہ کلب والے ہوں گے، پھر وہ لوگوں کو قتل کرے گا یہاں تک کہ وہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچے قتل کر ڈالے گا پھر ان کے مقابلہ میں قیس جمع ہوں گے تو وہ انہیں بھی بکثرت قتل کرے گا، اس کے بعد میرے گھرانے کا ایک شخص حرہ میں نکلے گا سفیانی کو اس کی خبر پہنچے گی، تو وہ اس کے مقابلہ میں ایک لشکر بھیجے گا جنہیں یہ شکست دے دے گا، پھر سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر اس کے مقابلہ میں آئے گا جب وہ کھلے میدان میں پہنچے گے تو سوائے ایک شخص کے جس نے ان کی خبر دینی ہوگی، سب زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۸۶۹۹... ایک شخص کے لئے رکن ومقام کے مابین بیعت لی جائے گی، اور اس گھر کو صرف وہاں کے لوگوں نے حلال سمجھا، پس جب وہ اسے حلال سمجھنے لگیں گے تو پھر عربوں کی ہلاکت نہ پوچھو، اس کے بعد حبشی آئیں گے وہ اسے ایسا بگاڑیں گے کہ پھر اس طرح تعمیر نہیں ہو سکے گا، وہی لوگ اس کا خزانہ نکالیں گے۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد، حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۸۷۰۰... میری امت کے آخر میں مہدی نکلے گا، جسے اللہ تعالیٰ بارش سے سیراب کرے گا، زمین اپنی نباتات نکالے گی، مال صحیح صحیح دے گا، مویشی بکثرت ہوں گے، امت بڑی ہوگی، وہ سات یا آٹھ سال رہے گا۔ حاکم عن ابن مسعود

۳۸۷۰۱... مہدی میری امت میں نکلے گا، پانچ، سات یا نو سال رہے گا پھر آسمان سے موسلادھار بارش ہوگی اور زمین اپنی نباتات نہیں روکے گی، مال ڈھیروں میں ہوگا اس کے پاس ایک شخص آکر کہے گا: مہدی! مجھے دو! مجھے دو! وہ اس کے کپڑے کو جتنا وہ اٹھا سکے بھر دے گا۔

مسند احمد عن ابی سعید

۳۸۷۰۲... میرے گھرانے کا ایک شخص نکلے گا وہ میرا اور اس کا والد میرے والد کا ہم نام ہوگا اور اس کے اخلاق میرے اخلاق جیسے ہوں گے وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھر گئی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۸۷۰۳... زمانے کے آخر میں جب فتنوں کا ظہور اور دنیا کا اختتام ہوگا ایک امیر ہوگا اس کی سب سے پہلی عطا جو لوگوں کو ہوگی کہ اس کے پاس

ایک شخص آئے گا تو وہ اس کا دامن بھر دے گا اسے یہ فکر ہوگا کہ آج اس کی زکوٰۃ کون لے گا کیونکہ لوگ خوش حالی میں ہوں گے۔

ابو یعلی و ابن عساکر عن ابی سعید

۳۸۷۰۴..... میرے بعد خلفاء ہوں گے، خلفاء کے بعد امراء، امراء کے بعد بادشاہ بادشاہوں کے بعد ظالم اور ظالموں کے بعد میرے گھرانے کا ایک شخص ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا اس کے بعد قحطانی ہوگا اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا۔ وہ اس سے کم نہیں۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن عبدالرحمن بن قیس بن جابر الصدغی

۳۸۷۰۵..... رمضان میں ایک آواز ہوگی شوال میں جلنے کی آواز ہوگی، ذیقعدہ میں قبائل کی باہمی جنگ ہوگی، ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا محرم میں آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا، خبردار! فلاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے برگزیدہ شخص ہے اس کی بات سنو اور مانو۔

نعیم عن شهر بن حوشب مرسلاً

کلام:..... الاسرار المرفوعہ ۴۵۰۔

۳۸۷۰۶..... میری امت میں مہدی ہوگا، اس کی عمر کم ہوئی تو سات، آٹھ یا نو سال ہوگی اس کے زمانے میں میری امت ایسی خوش حال ہوگی کہ اس طرح خوش عیش کبھی نہیں ہوئی ہوگی، نیک و بد سب یکساں فائدہ اٹھائیں گے۔ آسمان اس پہ موسلا دھار برسے گا اور اپنی کوئی پیداوار روک نہیں رکھے گی، مال ڈھیروں میں ہوگا، ایک شخص کھڑے ہوکر کہے گا: مہدی! مجھے دو! وہ کہے گا: لے لو۔

دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ، ابن ماجہ عن ابی سعید

۳۸۷۰۷..... میرے گھرانے کا ایک شخص حاکم بنے گا اس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھر گئی۔ طبرانی والخطیب عن ابن مسعود

کلام:..... المتناھیۃ ۱۴۳۴۔

۳۸۷۰۸..... میری امت پر آخری زمانہ میں ان کے بادشاہوں کے طرف سے سخت مصائب آئیں گے کہ ایسے سخت مصائب کا سنا بھی نہیں ہوگا یہاں تک کہ کشادہ زمین ان کے لئے تنگ ہو جائے گی، اور زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی، مومن کو ظلم سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ دکھائی نہ دے گی تو اللہ تعالیٰ میری اولاد سے ایک شخص بھیجے گا وہ زمین کو عدل وانصاف سے معمور کر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھر گئی، اس سے زمین وآسمان کے باشندے خوش ہوں گے، زمین اپنی ہر نباتات باہر نکال دے گی اور آسمان اپنا ہر قطرہ بہا دے گا، وہ ان میں سات، آٹھ، یا نو سال رہے گا۔

حاکم عن ابی سعید

۳۸۷۰۹..... جب تک تمہارے لئے بہتر ہو اس مال سے کھاؤ، جب کوئی چیز رہ جائے اسے چھوڑ دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل وکرم سے مالدار کرنے والا ہے اور تم اس وقت تک ہرگز فلاح نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پاس ایک عادل بادشاہ نہ بھیج دے اور وہ بنی امیہ سے نہیں ہوگا۔ عبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا وابن عساکر عن ابی ہریرۃ مرفوعاً وموقوفاً

”دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ“

۳۸۷۱۰..... میری امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، حاکم عن ابن عمرو

۳۸۷۱۱..... میری امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ طبرانی عن سعید بن ابی راشد

۳۸۷۱۲..... قیامت سے پہلے دھنساؤ بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود

۳۸۷۱۳..... میری امت کے کچھ لوگ کھا پی کر، عیش ومستی میں ضرور رات گزاریں گے پھر صبح وہ بندر وخنزیر بنے ہوں گے۔

طبرانی عن ابی امامۃ

۳۸۷۱۴..... جب مال غنیمت کو مال بنالیا جائے، امانت کو غنیمت، زکوۃ کو تاوان وجرمانہ، دنیا کے لئے علم حاصل کیا جائے، آدمی ماں کی نافرمانی کرے اور بیوی کی فرمانبرداری کرے، اپنے باپ کو دور کرے اور دوست کو نزدیک، مسجدوں میں (شوروغل سے) آوازیں بلند ہونے لگیں، اور قبیلہ کا فاسق آدمی سردار بن جائے، اور قوم کا کمینہ ترین آدمی بڑا بن جائے، آدمی کے شر کے خوف سے اس کی عزت کی جائے، ڈومنائیں اور آلات موسیقی عام ہوجائیں شرابیں پی جانے لگیں، اس امت کے پچھلے لوگ پہلوں پر لعنت کرنے لگیں، پس اس وقت سرخ ہوا، زلزلے، دھنساؤ، بگڑاؤ پتھراؤ اور پے درپے نشانیوں کا انتظار کریں جیسے موتیوں کی لڑی کاٹ دی جائے اور موتی لگاتار گرنے لگیں۔

ترمذی عن ابی ھریرۃ

کلام:.....ضعیف الترمذی ۳۸۷، ضعیف الجامع ۴۸۷۔

۳۸۷۱۵ میری امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عمر

۳۸۷۱۶ میری امت کے آخر میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ابن ماجہ عن سھل بن سعد

۳۸۷۱۷.....اس امت کے آخر میں دھنساؤ بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں صلحاء ہوں گے پھر بھی ہم ہلاک ہوجائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب برائی عام ہوجائے گی۔ترمذی عن عائشۃ

۳۸۷۱۸.....اس امت میں دھنساؤ بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا قدریوں میں (جو تقدیر کا انکار کریں گے)۔ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمر

۳۸۷۱۹ .....اس امت میں اس وقت دھنساؤ بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا جب ڈومنیاں اور آلات موسیقی عام ہوجائیں گے شرابیں پی جانے لگیں گی۔

ترمذی عن عمران حصین

۳۸۷۲۰..... آخری زمانہ میں دھنساؤ بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا جب آلات موسیقی اور گانے والی عام ہوجائیں گی جب شراب کو حلال سمجھا جانے لگے گا۔

طبرانی عن سھل بن سعد

الاکمال

۳۸۷۲۱ .....اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کچھ قبائل دھنسا دیئے نہیں جاتے یہاں تک کہ کہا جائے گا: فلاں کی اولاد سے کون بچا۔

مسند احمد، البغوی، ابن قانع، طبرانی، حاکم، ضیاء عن عبدالرحمن بن صحار بن صخر العبدی عن ابیه

۳۸۷۲۲.....جب تک بہت زیادہ صاحب مال واولاد شخص دھنسایا نہیں جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔نعیم عن معاذ

۳۸۷۲۳.....میری امت میں زلزلہ ہوگا، جس میں دس ہزار، بیس ہزار اور تیس ہزار لوگ ہلاک ہوں گے، جیسے اللہ تعالیٰ متقین کے لئے نصیحت، مومنین کے لئے رحمت اور کافروں پر عذاب بنا کر بھیجے گا۔ابن عساکر عن عروۃ بن رویم الانصاری

۳۸۷۲۴ رمضان میں ایک آواز ہوگی جو سوتے کو جگادے گی اور جاگتے کو ڈرادے گی، پھر شوال میں ایک جماعت ظاہر ہوگی، اور ذیقعدہ میں لڑائی کا شور ہوگا پھر ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، محرم میں محرم عورتوں کی آبروریزی ہوگی پھر صفر میں موت ہوگی، ربیع میں قبائل کی کھینچ تان ہوگی، پھر جمادی اور رجب پر تعجب ہی تعجب ہے پھر پالان لدی اونٹنی بڑے گاؤں سے بہتر ہوگی جو ایک لاکھ اٹھائے ہوگی۔

نعیم بن حماد فی الفتن، حاکم عن ابی ھریرۃ قال حاکم: غریب المتن وقال الذھبی، موضوع، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۳۸۷۲۵ .....دجلہ، دجیل، قطربل اور صراۃ کے درمیان ایک شہر بسایا جائے گا جس کے پاس شہروں اور بادشاہوں کے خزانے لائے جائیں گے اسے اور اس میں بسنے والوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، وہ زمین میں، نرم زمین میں لوہے کی کیل سے زیادہ تیزی سے جائے گا۔

الخطیب ورواہ عن جابر، الخطیب عن انس وقال لیس بمحفوظ والمحفوظ حدیث جابر

کلام:.....الموضوعات ج ۲ ص ۶۳۔

۳۸۷۲۶.....زوراء کے درمیان جنگ ہوگی، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! زوراء کون سی جگہ ہے آپ نے فرمایا: وہ جوخا کی زمین میں نہروں کے درمیان ایک شہر ہے جسے میری امت کے ظالم آباد کریں گے، اس شہر کو چار طرح سے عذاب دیا جائے گا، دھنسانے، بگڑنے اور پتھراؤ کا۔

الخطيب عن حذيفة

کلام:.......الموضوعات ج ۲ص ۶۱ ۔۶۲۔

۳۸۷۲۷.....میری امت میں حرام زادے ہوں گے لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو وہ خنزیر اور بندر بن چکے ہوں گے۔

الحكيم عن ابى امامة

۳۸۷۲۸.....میرے بعد مشرق، مغرب اور جزیرۂ عرب میں دھنساؤ ہوگا، کسی نے عرض کیا: ان میں نیک لوگ ہوں گے پھر بھی وہ زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: جب وہاں کے رہنے والے برائیاں بکثرت کرنے لگیں گے۔طبرانی عن ام سلمة

۳۸۷۲۹.....اس امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب ڈومنائیں اور آلات موسیقی عام ہوجائیں شرابیں پی جانے لگیں اس وقت۔ترمذی، غریب عن عمران بن حصين، مر برقم ۳۸۷۱۹۔

۳۸۷۳۰.....اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا، اس وقت تک یہ دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ نہیں ہوجاتا، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا: جب تم دیکھو کہ عورتیں (گھوڑوں کی) زینوں پر سوار ہیں، گانے والیاں عام ہیں، جھوٹی گواہیاں دی جارہی ہیں، شرابیں پی جارہی ہیں اوران کی کوئی پروانہیں اور نماز پڑھنے والے (یعنی دیندار) مشرکین کے برتنوں یعنی سونے چاندی میں پینے لگے، مرد، مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے لطف اندوز ہونے لگیں تو اس وقت ڈرو، تیاری کرو اور آسمانی پتھراؤ سے بچو۔

حاكم وتعقب، ابن عدى بيهقى وضعفه عن ابى هريرة

۳۸۷۳۱.....دھنساؤ، بگڑاؤ اور زلزلہ ضرور ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اس امت میں ہوگا؟ فرمایا: ہاں! جب گانے والیوں کو اپنایا جائے زنا کو جائز سمجھا جائے، لوگ سود کھائیں، حرم کے شکار کو حلال جانیں (مرد) ریشم پہنیں، مرد، مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے جی بہلائیں۔

ابن النجار عن ابن عمر

۳۸۷۳۲.....میری امت میں دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ اس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے گانے والی رکھی ہوں گی اور شرابیں پی ہوں گی۔

طبرانى وابن عساكر عن ابى مالك الاشعرى، البغوى عن هشام بن الغاز عن ابيه عن جده ربيعه

۳۸۷۳۳.....اس امت میں اس وقت دھنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا جب گانے والیاں اور آلات موسیقی عام ہوجائیں شراب کو حلال سمجھا جائے۔عبدبن حميد وابن ابى الدنيا فى ذم الملاهى وابن النجار عن سهل بن سعد

۳۸۷۳۴.....بکثرت میری امت میں جب گانے والیاں، آلات موسیقی ظاہر ہوجائیں گے اور شرابیں پی جانے لگیں گی تو اس وقت دھنسنا، صورتیں بگڑنا اور پتھراؤ ہوگا۔ابن الدنيا فى ذم الملاهى عن عمران بن حصين

۳۸۷۳۵.....میری امت کے آخر میں آخری زمانہ میں ایک قوم بندروں وخنزیروں کی صورت بگاڑ دی جائے گی، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ اللہ کے معبود اور آپ کے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتے اور روزے رکھتے ہوں گے؟ فرمایا: ہاں، عرض کیا گیا: ان کا قصور کیا ہوگا؟ فرمایا: وہ آلات موسیقی رکھیں گے اور گانے والیاں، اور دفیں رکھیں گے شرابیں پیں گے، شراب خوری اور مستی میں رات بسر کریں گے صبح ہوگی تو ان کے چہروں بندروں اور خنزیروں کی صورت میں تبدیل ہوچکے ہوں گے۔حلية الاولياء عن ابى هريرة

۳۸۷۳۶.....اس امت میں ضرور ایک قوم بندروخنزیر ہوگی، وہ بہر صورت صبح کریں گے تو کہا جائے گا فلاں کے گھرانیوالے اور فلاں کے گھرانے والے دھنسا دیئے گئے دو آدمی چل رہے ہوں گے، ایک کو شراب نوشی اور دوسرے کو ریشم پوشی کے سبب، بربط اور ستار بجانے کی وجہ سے زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔نعيم بن حماد فى الفتن عن مالك الكندى

دجال کا ظہور

۳۸۷۳۷ ...... جہاں فتنہ دجال ہے تو ہر نبی نے اپنی امت کواس سے ڈرایا ہے میں تمہیں اس سے! ایسے ڈراتا ہوں کہ اس طرح کسی نبی نے اپنی امت کونہیں ڈرایا، وہ کانا ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ کانے پن سے پاک ہے اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر ایماندار پڑھ لے گا، رہا قبر کا فتنہ تو تم لوگوں کو میری وجہ سے آزمایا جائے گا اور میرے بارے پوچھا جائے گا، جب اگر آدمی نیک ہوا تو اسے بےخوف وخطر قبر میں بٹھا کر کہا جائے گا: محمد اللہ کے رسول ہیں ﷺ آپ ہمارے پاس اللہ کی جانب سے دلائل لائے جن کی ہم نے تصدیق کی، تو جہنم کے جانب سے معمولی سا شگاف ہوگا، وہ اسے دیکھے گا کہ لپٹ پر لپٹ کھائے جاتی ہے اس سے کہا جائے گا: اسے دیکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچالیا پھر (اس کی قبر میں) جنت کی جانب کشادگی کی جائے گی وہ اس کی آب وتاب اور اس میں موجود نعمتیں دیکھے گا، اس سے کہا جائے گا یہ تیرا جنت میں ٹھکانا ہے، اس سے کہا جائے گا: تو (صحیح) یقین پر تھا، اسی پر مرا اور اسی پر ان شاء اللہ تجھے اٹھایا جائے گا۔

اور جب کبھی وہ شخص برا ہوا تو اسے خوف زدہ کر کے قبر میں بٹھا کر کہا جائے گا: تو کیا کہتا تھا: وہ کہے گا: مجھے کچھ پتہ نہیں، کہا جائے گا جو شخص تم میں (نبی) تھا اس کے بارے کیا کہتے ہو؟ وہ کہے گا میں نے جیسا لوگوں کو کہتے سنا ویسا کہتا رہا، پھر اس کی قبر میں جنت کی جانب شگاف ہوگا، وہ اس کی ریل پیل دیکھے گا، کہا جائے گا: دیکھ جس چیز کو اللہ نے تجھ سے دور کردیا، پھر اس کی قبر میں جہنم کی طرف سے طاقچہ سا کیا جائے گا، وہ اس کی آگ کو پھنکارتے اور ایندھن کھاتے دیکھے گا کہا جائے گا: یہ تیرا جہنم میں ٹھکانا ہے تو شک پر تھا اسی پر مرا اور اسی پر تجھے ان شاء اللہ اٹھایا جائے گا پھر اسے عذاب ہونا شروع ہو جائے گا۔مسند احمد عن عائشة

۳۸۷۳۸ ...... اللہ کی قسم میں اپنی جگہ اس کسی ایسے کام سے کھڑا نہیں ہوا جس کا تمہیں رغبت یا خوف کی وجہ سے نفع ہو البتہ تمیم الداری نے آکر مجھے ایک بات بتائی جس کی وجہ سے مجھے دوپہر کی نیند نہیں آئی خوشی اور آنکھ ٹھنڈی ہونے کی وجہ، میں نے چاہا کہ تمہیں تمہارے نبی کی خوشی سے آگاہ کروں تو سنو! تمیم داری نے مجھے بتایا کہ (تیز تند) ہوا نے انہیں ایک ناواقف جزیرے کے پاس پہنچادیا، تو وہ جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ تک چلے گئے کیا دیکھتے ہیں: ایک چیز ہے جس کے بال ہی بال ہیں انہوں نے اس سے پوچھا: تو کون ہے؟ وہ کہنے لگی: میں جساسہ ہوں انہوں نے کہا: ہمیں کچھ بتاؤ! وہ کہنے لگی: نہ میں تمہیں کچھ بتانے کی اور نہ تم سے پوچھنے کی، البتہ اس راہب گاہ (گرجے) میں جاؤ جو تمہیں نظر آرہا ہے تم وہاں چلے جاؤ، اس میں ایک آدمی رسیوں میں کسا بندھا ہے وہ تمہیں تمہاری خبر دے گا، چنانچہ وہ لوگ ادھر چل دیئے اندر گئے تو ایک بوڑھا شخص سختی سے کسا بندھا ہے جس پر غم عیاں، شکایت وتکلیف بےانتہا ہے، ان لوگوں سے کسی نے کہا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: شام سے، وہ کہنے لگا: عربوں کا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: ہم عرب کی قوم ہیں، تم کس کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ وہ کہنے لگا: اس شخص کا کیا ہوا جو تم میں (نبی بن کر) ظاہر ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: بہتر ہے اس نے ایک قوم سے دشمنی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان کے مقابلہ میں فتح دی اب ان میں اتفاق ہے (وہ اس طرح کہ) ان کا معبود ایک اور دین ایک ہے۔ وہ کہنے لگا: نہر زغر (نامی بستی) کا کیا بنا؟ وہ کہنے لگے: ٹھیک ہے، لوگ اس سے اپنی فصلوں کو سیراب کرتے اور اپنے پینے کو لے جاتے ہیں۔ وہ کہنے لگا: عمان اور بیسان کے بیچ جو نخلستان (کھجوروں کا باغ) ہے اس کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: وہ ہر سال پھل دیتا ہے، وہ کہنے لگا: بحیرہ طبریہ کا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: اس کا پانی بلیوں اچھلتا ہے تو اس نے تین چیخیں ماریں، پھر کہنے لگا: میں اگر اپنی ان رسیوں سے کھلا ہوتا تو سوائے مدینہ کے ہر بستی کو اپنے ان دونوں پاؤں سے روند دیتا، مجھے وہاں تک جانے کی جرأت نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں تک میری خوشی پوری ہوئی، یہ مدینہ ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مدینہ کا جو تنگ وکشادہ راستہ، نرم وسخت پہاڑ ومیدان ہے اس پر ایک فرشتہ تا قیامت تلوار سونتے کھڑا ہے۔

مسند احمد، ابن ماجه عن فاطمة بنت قيس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۰۹۷۔

۳۸۷۳۹.....یادرکھنا! خیر سے محروم دجال کی دائیں آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ پکا انگور کا دانہ ہے اور آج رات میں نے کعبہ کے پاس خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جس کا گندمی رنگ ہے جیسا گندم گوں اچھے قسم کے آدمی تم دیکھتے ہو، اس کی زلفیں کندھوں کے درمیان پڑتی ہیں، اس کے بالوں میں کنگھا ہوا ہے سر سے پانی ٹپک رہا ہے اس نے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ان کے درمیان بیت اللہ کا طوف کررہا ہے، میں نے کہا یہ کون ہے؟ بتانے والوں نے کہا: مسیح بن مریم علیہما السلام ہیں۔

پھر اس کے پیچھے ایک اور شخص دیکھا جس کے بال گھنگھریالے چھوٹے ہیں اس کی داہنی آنکھ کانی ہے وہ (بھی) بیت (اللہ) کا طواف کررہا ہے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ خیر سے محروم دجال ہے۔ بیھقی عن ابن عمر

۳۸۷۴۰.....میں دجال سے زیادہ تمہارے بارے خوفزدہ ہوں، اگر وہ نکل آیا اور میں تم میں ہوا، تو میں تمہاری طرف سے اس سے جھگڑوں گا، اور اگر وہ میری عدم موجودگی میں نکلا تو ہر آدمی اپنا آپ جھگڑا کرے گا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے۔ وہ جوان گھنگھریالے بالوں والا ہوگا اس کی ایک آنکھ گویا پکا انگور کا دانہ ہے یوں لگتا ہے کہ وہ عبدالعزیز بن قطن کی طرح ہے تم میں سے جس کسی کو وہ مل جائے وہ اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ شام وعراق کے درمیان خالی جگہ میں نکلے گا وہ دائیں بائیں پھرے گا، اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ، چالیس دن، ایک دن سال بھر کا اور ایک دن مہینے کا، اور حصہ کی طرح کا، باقی دن تمہارے عام دنوں جیسے ہوں گے۔

ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اس کا اندازہ لگالینا، لوگوں نے عرض کیا: زمین میں اس کی تیزی کیسے ہوگی؟ فرمایا: جیسے بارش کہ ہوا اسے دھکیلتی ہے وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انہیں بلائے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اس کی بات مانیں گے آسمان کو حکم دے گا وہ برسائے گا زمین کو کہے گا وہ اگائے گی تو ان کی مویشی بچوں سے جلدی بڑے ہوکر تھن دار اور شکم بار ہوجائیں گے۔

پھر وہ ایک قوم کے پاس آکر انہیں بلائے گا وہ اس کی بات کی تردید کردیں گے تو وہ لوٹ جائے گا صبح وہ تہی دست ہوں گے ان کے مال میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہیں ہوگا، ایک ویرانے پر سے اس کا گزر ہوگا اسے کہے گا: اپنے خزانے نکال! تو کئی طرح پے در پے اس کے خزانے نکلیں گے، اس کے بعد ایک نوجوان کو بلائے گا اسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کردے گا جیسے نشانے پر وار کیا جاتا ہے، پھر اسے بلائے گا تو وہ اٹھ کر اس کی طرف آجائے گا اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ ہنس رہا ہوگا، وہ اسی حالت میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہما السلام کو بھیج دے گا چنانچہ وہ دمشق کی مشرقی جانب سفید مینارے پر دو شقوں کے درمیان دو فرشتوں کے (کندھوں) پروں پر ہاتھ رکھ کر اتریں گے۔ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا جب وہ سر جھکائیں گے اور پانی موتیوں کی طرح ڈھلکے گا جب وہ سر اٹھائیں گے، کسی کافر کے لئے حلال نہیں جو آپ کی مہک پائے اور مرے نہیں، اور آپ کی مہک جہاں تک آپ کی نظر پہنچے گی وہاں تک ہوگی، آپ دجال کو تلاش کرنے لگیں گے اور بالآخر لد کے دروازے پر ملکہ کر اسے قتل کردیں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام ایسی قوم کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے محفوظ رکھا ہوگا ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں اور انہیں ان کے جنتی درجات بتادیں گے آپ اسی حالت میں ہوں گے اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا: میں نے اپنے بندے نکال لئے ہیں جن کے مقابلہ کا کسی کو یارا نہیں، تو میرے بندوں کو طور کی طرف محفوظ کرلو، اس کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا ”وہ ہر اونچی جگہ سے پھسل رہے ہوں گے“ ان کا اگلا ریلہ بحیرۂ طبریہ سے گزرے گا اس کا سب پانی ہڑپ کرلیں گے ان کا آخری گروہ گزرے گا تو کہیں گے: لگتا ہے یہاں کبھی پانی تھا، پھر وہ چلتے چلتے جبل الخمر تک پہنچ جائیں گے وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے کہیں گے: ہم نے زمین والے مار ڈالے چلو آسمان والوں کو ماریں، تو وہ آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آلود کرکے ان کی طرف لوٹائیں گے، اللہ کے (رسول) نبی علیہ السلام اور آپ کے ساتھ ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے لئے بیل کا سر تمہارے آج کے کسی شخص کے سو دینا سے بہتر ہوگا، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کریں گے (یعنی دعا کریں گے) تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ایک کیڑا بھیجے گا جو ان کے گردنوں سے چمٹ جائے گا، صبح وہ سب ایک آدمی کی موت کی طرح مر پڑیں گے۔ اس کے بعد اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ

السلام اور آپ کے ساتھی (پہاڑ سے) زمین کی طرف اتریں گے، تو اس زمین کا ایک بالشت حصہ بھی ایسا نہ ہوگا جہاں ان کی نعشیں، بدبو اور خون نہ ہوگا، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو اللہ کی طرف رغبت دلائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ایسے پرندے بھیجے گا جیسے بختی اونٹوں کی گردنیں ہوتی ہیں تو وہ انہیں اٹھا کر ایسی جگہ پھینکیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی کچا پکا گھر نہیں بچے گا پس زمین کو دھو کر چمکدار چٹان کی طرح کردے گا۔

پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل اگا اپنی برکات لا، چنانچہ اس روز ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سایہ میں بیٹھے گی، اللہ تعالیٰ اونٹ بکری کے ریوڑ میں برکت دے گا، یہاں تک کہ ایک گابھن اونٹنی لوگوں کی بڑی تعداد کے لئے کافی ہوگی، اسی حالت میں وہ لوگ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو انہیں ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر ایماندار مسلمان کی روح قبض کرلے گی، اور برے لوگ رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح ایک دوسرے پر حملہ کریں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی عن النواس بن سمعان

۳۸۷۴۱......لوگو! جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا؟ میں نے اللہ کی قسم! تمہیں کسی رغبت یا ترھیب کے لئے جمع نہیں کیا، البتہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری عیسائی آدمی تھے وہ بیعت ہوئے اور اسلام قبول کرکے انہوں نے مجھے ایک قصہ سنایا، جو خبر سے محروم دجال کے اس بیان سے موافقت رکھتا۔ ہے جو میں تمہیں بتاتا تھا، انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ بحری جہاز میں تیس آدمیوں کے ہمراہ سوار ہوئے، وہ آدمی قبیلہ لخم اور جذام سے تعلق رکھتے تھے، سمندر میں ایک ماہ تک ہوا ناموافق رہی پھر انہوں نے غروب آفتاب کی جانب کسی جزیرۂ سمندری کا رخ کیا چنانچہ وہ بحری جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہوگئے، وہاں انہیں ایک جانور ملا جس کے بال ہی بال ہیں بالوں کی کثرت سے اس کے سر پیر کا آگے پیچھے کا پتہ نہ چلتا تھا، انہوں نے کہا: ارے تو کیا چیز ہے؟ وہ بولا: میں جساسہ ہوں، انہوں نے کہا: جساسہ کیا بلا ہے؟ وہ بولا: لوگو! تم اس گرجے میں چلے جاؤ وہاں ایک شخص تمہاری اطلاع کا بڑا شوقین ہے، تمیم داری کہتے ہیں: جب اس نے آدمی کا نام لیا تو ہم اس سے ڈر گئے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو، خیر ہم جلدی سے گئے اور گرجے میں داخل ہوگئے، کیا دیکھتے ہیں ایک بہت بڑا انسان جو ہم نے کبھی دیکھا نہ تھا اس کے دونوں ہاتھ گردن سے اور گھٹنے ٹخنے سے ملا کر لوہے سے بندھے ہیں ہم نے کہا: تیرا ناس ہو! تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا تمہیں میری اطلاع مل چکی تو مجھے بتاؤ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب ہیں بحری جہاز میں سوار تھے سمندر کی تیز موجوں نے ہمارا سامنا کیا اور مہینہ بھر موجیں اٹکھیلیاں کرتی رہیں یہاں تک کہ ہم نے تمہارے اس جزیرے کا رخ کیا، بحری جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر ہم جزیرۃ میں داخل ہوگئے، پھر ہمیں بے حد بالوں والا ایک جانور ملا بالوں کی کثرت سے اس کا آگا پیچھا معلوم نہ ہوتا تھا، ہم نے اس سے پوچھا: تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں، ہم نے کہا: جساسہ کیا بلا ہے؟ تو وہ کہنے لگا: اس گرجے میں اس شخص کے پاس جاؤ، وہ تمہاری اطلاع کا بڑا مشتاق ہے تو ہم جلدی سے تمہارے پاس آ گئے۔ اور اس سے ڈرنے لگے کہ مبادا وہ شیطان ہو۔

وہ شخص کہنے لگا: بیسان کے نخلستان کا بتاؤ؟ ہم نے کہا: تم اس کی کس چیز کی اطلاع چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا: میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اس کی کھجوریں پھل دیتی ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں، وہ بولا: میرا خیال ہے اب وہ پھل نہ دیں گے۔ کہنے لگا: بحیرۂ طبریہ کا سناؤ؟ ہم نے اس سے کہا: اس کی کس کیفیت کا حال پوچھتے ہو؟ کہنے لگا: کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: بے حد پانی ہے بولا: اس کا پانی عنقریب خشک ہو جائے گا، کہنے لگا: زغر (شام کی بستی) کی نہر کا کیا ہوا؟ ہم نے کہا: اس کی کس چیز کے متعلق پوچھتے ہو؟ کہنے لگا: کیا نہر میں پانی ہے اور لوگ نہر کے پانی سے آب پاشی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں اس کا پانی بلیوں ہے اور لوگ اس کے پانی سے آب پاشی کرتے ہیں، کہنے لگا: (مکہ والوں) ان پڑھوں کے نبی کا بتاؤ کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا: وہ مکہ میں پیدا ہوئے اور یثرب میں بسیرا کیا ہے، کہنے لگا: کیا عربوں نے اس سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، کہنے لگا: اس نے ان سے کیا برتاؤ کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے قریب کے عربوں پر غالب رہے اور انہوں نے آپ کی فرمانبرداری قبول کرلی ہے، کہنے لگا: کیا یہ (سب) ہو چکا؟ ہم نے کہا: ہاں، کہنے لگا یہ ان کے لئے بہتر ہے کہ اس کی اطاعت کرلی ہے، میں تمہیں اپنے بارے میں بتاؤں میں خیر سے محروم دجال ہوں، عنقریب مجھے جانے کی اجازت مل جانے گی میں نکل کر زمین میں پھروں گا، ہر بستی میں

اتروں گا یہ چالیس راتوں کا عرصہ ہوگا صرف مکہ اور مدینہ میں نہ جا سکوں گا وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں جب میں ان میں سے کسی ایک میں جانے کا ارادہ کروں گا ایک فرشتہ ہاتھ میں تلوار سونتے میرے سامنے آجائے گا، جو مجھے اس سے روک دے گا اس کے ہر درے پر فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کریں گے۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں یہ مدینہ ہے مدینہ، مدینہ خبردار! کیا میں یہ بات تم سے بیان کر چکا ہوں، البتہ مجھے تمیم کی بات بھلی لگی کیونکہ وہ اس کے موافق تھی جو میں اس (دجال) کے مکہ اور مدینہ کے بارے میں تم سے بیان کرتا تھا، صرف اتنی بات ہے کہ وہ بحر شام یا یمن میں نہیں بلکہ وہ (دجال) مشرق کی جانب ہوگا جب کہ یہ مشرق کی جانب نہیں، مشرق کی جانب نہیں آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا، (فاطمہ بنت قیس) فرماتی ہیں: میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ہے۔ (مسند احمد، مسلم عن فاطمة بنت قیس، میں کہتا ہوں: کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے قسم الافعال میں فرمایا: کہ طبرانی نے اس حدیث کے آخر میں اضافہ کیا ہے کہ بلکہ وہ بحر عراق میں ہے وہ اس کے کسی اصبہان نامی دہشر سے نکلے گا، اس کا کوئی گاؤں ہوگا جسے "استقاباذ" کہیں گے، جب وہ نکلے گا تو اس کے لشکر کے آگے ستر ہزار لوگ ہوں گے جن پر تاج ہوں گے اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی، پانی اور آگ کی نہر، جسے یہ زمانہ ملے اور اس سے کہا جائے پانی میں داخل ہو تو وہ اس میں داخل نہ ہو کیونکہ وہ آگ ہوگی اور اگر کہا جائے آگ میں داخل ہو تو ہو جائے کیونکہ وہ پانی ہوگا۔ الی آخر

۳۸۷۴۲......لوگو! اللہ تعالیٰ نے جب سے زمین پر نسل آدم کو پھیلایا اس وقت سے لے کر آج تک کوئی فتنہ، دجال کے فتنے سے بڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، میں اب آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو وہ ضرور تم میں ظاہر ہوگا اگر میرے ہوتے ہوئے وہ نکل آیا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس سے جھگڑوں گا، اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی اپنی طرح سے حجت پیش کرے گا، اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے وہ شام و عراق کے درمیانی علاقہ سے نکلے گا اور دائیں بائیں پھرے گا، اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا، میں تمہارے سامنے اس کا نقشہ بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے اس کا نقشہ نہیں کھینچا، وہ کہنا شروع کرے گا: میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی (ظلی بروزی کسی قسم کا نیا) نبی نہیں دوسری بات یہ کہنا شروع کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں اور تم بن میرے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے، وہ کانا ہوگا جب کہ تمہارا رب کانا نہیں، اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ ایماندار پڑھ لے گا۔

اور اس کے فتنے کا یہ حصہ ہے کہ اس کے ساتھ جنت و دوزخ ہوگا، جب کہ اس کی جنت جہنم ہے اور اس کا جہنم جنت ہے، سو جو کوئی جہنم میں مبتلا کیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرے اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے تو وہ اس کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی، جیسے آگ ابراہیم علیہ السلام کے لئے (گلزار) بن گئی۔ اور یہ بھی اس کا فتنہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ تیرے لئے اٹھاؤں جو میرے رب ہونے کی گواہی دیں (تو تو مان جائے گا) وہ کہے گا: ہاں، تو اس کے سامنے دو شیطان اس کی ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہوں گے اور کہیں گے بیٹا! اس کی فرمانبرداری کر یہی تیرا رب ہے۔

یہ بھی اس کا فتنہ ہے کہ وہ ایک شخص پر مسلط ہوگا اسے قتل کرے گا آرے سے چیرے گا یہاں تک کہ اس کے دو ٹکڑے کر دے گا دیکھو میں ابھی اپنے بندے کو اٹھاؤں گا پھر بھی وہ میرے علاوہ کسی اور کے رب ہونے کا گمان کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ سے مبعوث کرے گا یہ خبیث اس سے کہے گا: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا: میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے، میں تیرے بارے میں اللہ کی قسم آج سے زیادہ بصیرت پر نہ تھا، یہ بھی دجال کا فتنہ ہے کہ وہ آسمان کو برسنے کا اور زمین کو اگانے کا حکم دے گا پھر آسمان سے مینہ برسے اور زمین نباتات اگائے گی، یہ بھی اس کا فتنہ ہے کہ وہ ایک قبیلہ سے گزرے گا جو اس کی تکذیب کریں گے ان کا ایک جانور بھی نہ بچے گا، اور یہ بھی اس کا فتنہ ہے کہ وہ قبیلہ سے گزرے گا جو اس کی تصدیق کریں گے تو وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ برسے اور زمین کو حکم دے گا تو وہ اگائے گی تو اس دن سے ان کے مویشی پہلے سے زیادہ موٹے بڑے اور بھری کوکھوں اور تھنوں والے ہوں گے، اور وہ سوائے مکہ و مدینہ کے زمین کی ہر چیز پر پاؤں دھر کر غالب آجائے گا۔ وہ ان کے جس ذرے پر آئے گا فرشتے تلواریں سونتے اسے ملیں گے، بالآخر وہ تلبیہ کے اختتام کی جگہ سرخ چھوٹے پہاڑ کے پاس اترے گا تو مدینہ اپنے باسیوں سمیت تین دفعہ لرزے گا تو ہر منافق مرد اور عورت نکل کر اس کے پاس پہنچ جائے گی، تو مدینہ گندگی سے یوں پاک ہو جائے گا جیسے بھٹی خراب لوہے کو ختم کر دیتی ہے اس دن کو "یوم الخلاص" کہا جائے گا۔

کسی نے عرض کیا: اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا: اس دن وہ تھوڑے ہوں گے ان کی زیادہ تعداد بیت المقدس میں ہوگی، ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا، اسی اثنا میں کہ ان کا امام انہیں صبح کی نماز پڑھانے آگے ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام صبح کے وقت آسمان سے ان کے پاس اتریں گے۔ تو یہ امام الٹے پاؤں پیچھے پلٹ آئے گا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو جائیں عیسیٰ علیہ السلام اس کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے، آگے بڑھو کیونکہ اس نماز کی اقامت تمہارے لئے کی گئی، تو ان کا امام انہیں نماز پڑھائے گا جب نماز سے فارغ ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: دروازہ کھولو! دروازہ کھولیں گے تو اس کے پیچھے دجال ہوگا اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے ہر ایک کے پاس آراستہ تیز تلوار ہوگی، جب دجال آپ کو دیکھے گا تو یوں پگھلے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور بھاگ پڑے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میری ایک وار سے جس سے تو بچ نہ سکے گا، تو آپ اسے باب اللہ کی مشرقی جانب پالیں گے اور قتل کردیں گے، اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دیگا تو اللہ تعالیٰ کی کوئی مخلوق نہیں بچے گی جس کے پیچھے یہودی چھپیں درخت ہو یا پتھر، دیوار ہو یا چوپایہ اللہ تعالیٰ اسے گویائی بخش دے گا سوائے غرقد کے کیونکہ یہ ان کا درخت ہے وہ نہیں بولے گا باقی ہر چیز کہے گی: اللہ کے بندے مسلمان! یہ یہودی ہے آؤ اسے مار ڈالو! اس کے دن چالیس سال ہوں گے ہر سال، آدھے سال جیسا، اور سال مہینے جیسا، مہینہ جمعہ جیسے اور اس کے آخری دن انگارے کی طرح ہوں گے تم میں سے کوئی صبح مدینہ کے دروازے پر ہوگا ابھی دوسرے دروازے تک نہیں پہنچے گا تو شام ہو جائے گی۔

کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم ان چھوٹے دنوں میں نمازیں کیسے پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ان ایام میں نماز کا ایسے ہی اندازہ لگالینا جیسے آج کے لمبے دنوں میں لگاتے ہو پھر نماز پڑھنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم علیہما السلام میری امت میں منصف حاکم، اور عادل خلیفہ ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے جزیہ ختم کردیں گے زکوۃ (لینا) چھوڑ دیں گے پھر بکری اور اونٹ کے پیچھے نہیں دوڑایا جائے گا بغض وعداوت ختم ہو جائے گی، ہر زہریلے جانور کا زہر کھینچ لیا جائے گا، یہاں تک کہ بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈالے گا تو اسے نقصان نہیں دے گا، اور بچی شیر کے منہ میں اپنا ہاتھ دے گی وہ اسے ضرر نہیں پہنچائیگا۔ اور بھیڑیا بکریوں میں یوں ہوگا جیسے ان کا (حفاظتی) کتا ہے اور زمین سلامتی سے یوں بھر جائے گی جیسے پانی سے برتن بھر جاتا ہے سب میں (عقائد کے لحاظ سے) اتفاق ہوگا صرف اللہ کی عبادت کی جائے گی، جنگ کا ساز وسامان ٹھہرا رہ جائے گا قریش سے ان کی حکومت چھن جائے گی زمین چاندی کی طشتری جیسی ہو جائے گی اس کی نباتات آدم علیہ السلام کے زمانہ کی طرح اگیں گی، یہاں تک کہ کچھ لوگ انگور کے گچھے پر جمع ہوں گے جو انہیں سیر کردے گا، اور چند اشخاص ایک انار پر اکٹھے ہوں گے تو وہ ان کا پیٹ بھر دے گا بیل اتنا ہوگا اور مال اتنا ہوگا گھوڑا چند درھموں میں مل جائے گا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑا کس وجہ سے سستا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: گھوڑے پر کبھی جنگ کے لئے سواری نہیں کی جائے گی، کسی نے عرض کیا: بیل کیوں گراں قیمت ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ساری زمین جوتی جائے گی اس لئے، اور دجال کے خروج سے پہلے تین سال بڑے سخت ہوں گے ان میں لوگ سخت بھوک میں مبتلا ہوں گے، اللہ تعالیٰ آسمان کو پہلے سال حکم دے گا کہ وہ اپنی تہائی بارش روک لے اور زمین کو حکم دے گا کہ وہ اپنی تہائی پیداوار کھینچ لے، پھر دوسرے سال آسمان کو حکم دے گا کہ وہ دوتہائی اپنا پانی روک لے اور زمین کو حکم دے گا کہ وہ دوتہائی اپنی نباتات روک لے، پھر تیسرے سال آسمان کو حکم دے گا کہ وہ اپنی ساری بارش روک لے تو ایک قطرہ بھی نہیں ٹپکے گا، اور زمین کو حکم دے گا کہ وہ اپنی نباتات روک لے پس کوئی سبزہ نہ اگے گا، اس لئے کوئی کھر والا جانور زندہ نہیں رہے گا ہاں جو اللہ چاہے، کسی نے عرض کیا: اس زمانے میں لوگ کیسے زندہ رہیں گے؟ آپ نے فرمایا: لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ ان کے لئے کھانے کے طور پر ہوگا۔ ابن ماجہ و ابن خزیمہ، حاکم وایضاء عن ابی امامۃ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۶۳۸۴۔

۳۸۷۴۳..... دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی جو اس کی نہر میں داخل ہوگا اس کا گناہ لازم ہو جائے گا اور اجر گھٹ جائے گا اور جو اس کی آگ میں داخل ہوگا اس کا اجر ثابت اور گناہ کم ہو جائے گا، اس کے بعد قیامت قائم ہوگی۔ مسند احمد، ابو داؤد، حاکم عن حذیفة

۳۸۷۴۴..... دجال نکلے گا تو ایک مومن شخص اس کا رخ کرے گا تو اسے دجال کے مسلح لوگ ملیں گے وہ اس سے کہیں گے: تیرا کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کا قصد کرتا ہوں جو نکلا ہے، وہ اس سے کہیں گے کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتا؟ وہ کہے گا: ہمارے رب میں

کچھ کمی نہیں، وہ کہیں گے اسے مار ڈالو، ان میں کوئی دوسرے سے کہے گا: کیا تمہارے رب نے تمہیں اپنی غیر موجودگی میں کسی کو قتل کرنے سے منع نہیں کیا؟ چنانچہ وہ اسے دجال کے پاس لے چلیں گے، جب مومن اسے دیکھے گا تو کہے گا: لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے تم سے ذکر کیا تھا، تو دجال حکم دے گا اسے چیرا جائے گا، کہے گا: اسے پکڑو اور اس کا سرزخمی کرو اس کی پیٹھ اور پیٹ بیحد پیٹے گا اور کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں رکھتا؟ وہ کہے گا: تو خیر سے محروم بڑا جھوٹا ہے، چنانچہ اس کے بارے حکم ہوگا اسے آروں کے ذریعہ سرتا قدم چیر دیا جائے گا پھر دجال اس کے دونوں دھڑوں کے درمیان چل کر کہے گا: اٹھ! تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ دجال اس سے کہے گا: کیا تیرا مجھ پر ایمان ہے؟ وہ کہے گا: تیرے بارے میں میری بصیرت بڑھ گئی ہے پھر وہ کہے گا: لوگو! میرے بعد وہ کسی سے ایسا نہیں کر سکے گا، دجال اسے ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا تو اس کی گردن سے ہنسلی تک کا حصہ تانبے کا بن جائے گا وہ کچھ نہ کر سکے گا اس کے ہاتھ پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا، لوگ سمجھتے ہوں گے کہ اس نے اسے آگ میں پھینکا جبکہ اسے جنت میں ڈالا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی گواہی اللہ کے ہاں سب سے بڑی ہوگی۔

مسلم عن ابی سعید

۳۸۷۴۵۔ دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس (دن) رہے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود ثقفی ہیں آپ اسے تلاش کر کے ہلاک کر دیں گے پھر لوگ سات سال تک ایسی حالت میں رہیں گے کہ دو آدمیوں میں عداوت نہیں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو زمین پر جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض کر لے گی، یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کی کھوہ میں بھی داخل ہوا تو وہ ہوا وہاں بھی پہنچ جائے گی اور اس کی روح قبض کر لے گی، پھر برے لوگ رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح ہلکے اور درندوں جیسی عقل کے مالک ہوں گے، انہیں نہ کسی نیکی کا علم ہوگا نہ کسی برائی کی خبر، شیطان ان کے سامنے آ کر کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے: تو ہمیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ تو وہ انہیں بتوں کی پوجا کا حکم دے گا چنانچہ وہ بت پوجنا شروع کر دیں گے اسی حال میں ہوں گے ان کا رزق وافر ہوگا وران کی زندگی پرمسرت، پھر صور میں پھونک ماری جائے گی، جو بھی اس کی آواز سنے گا گردن کے کنارے سے کان لگائے گا اور سر اٹھائے گا سب سے پہلے جو شخص اس کی آواز سنے گا وہ اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا وہ اور لوگ بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ شبنم کی مانند ایک بارش بھیجے گا جس سے لوگوں کے جسم اگیں گے، اس کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے رب کے حضور چلو انہیں کھڑا رکھو ان سے سوال ہوگا، پھر کہا جائے گا: آگ میں بھیجے جانے والے نکالو! کہا جائے گا وہ کتنے ہیں؟ کہا جائے گا: ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے، فرمایا: یہ ایسا دن ہوگا جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا اس دن پنڈلی کھولی جائے گی یعنی رب کا ظہور ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابن عمر

۳۸۷۴۶۔۔۔۔۔دجال کی آنکھ سبز ہوگی۔ بخاری فی التاریخ عن ابی

۳۸۷۴۷۔۔۔۔۔دجال کی آنکھ سپاٹ ہوگی اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان پڑھ لے گا۔ مسلم عن انس

۳۸۷۴۸۔۔۔۔۔دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی جس پر بہت بال ہوں گے اس کے ساتھ جنت و جہنم ہوگی، تو اس کی جنت جہنم ہے اور جہنم جنت ہوگی۔

مسند احمد مسلم عن حذیفة

۳۸۷۴۹۔۔۔۔۔دجال کی نہ اولاد ہوگی نہ وہ مکہ مدینہ میں داخل ہوگا۔ مسند احمد عن ابی سعید

۳۸۷۵۰۔۔۔۔۔دجال مشرق کی خراسان نامی زمین سے نکلے گا وہ قوم اس کی پیروی کرے گی جن کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

ترمذی، حاکم عن ابی بکر

۳۸۷۵۱۔۔۔۔۔دجال کی ماں اس وقت اسے جنم دے گی جب اس کو قبر میں ڈالا جائے گا جب اسے جن لے گی تو عورتیں دونوں قدموں سے اسے اٹھا لیں گی۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرة

کلام:۔۔۔۔۔۔اسنی المطالب ۶۶۹ ضعیف الجامع ۲۹۹۹ حفصة

۳۸۷۵۲۔۔۔۔۔کیا میں تم سے دجال کی وہ بات بیان نہ کروں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں کی، وہ کانا ہوگا وہ آئے گا تو اس کے ساتھ جنت

دوزخ کی صورت ہوگی جسے وہ جنت کہے گا وہ دوزخ ہے (اور جسے دوزخ کہے گا وہ جنت) میں تمہیں ایسے ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ بیھقی عن ابی ھریرۃ

۳۸۷۵۴ ... جنگ اور شہر کی فتح کے درمیان چھ سال ہیں اور خیر سے محروم دجال ساتویں سال نکلے گا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ عن عبداللہ بن بسر

کلام: ...... ضعیف ابی داؤد ۹۲۶ ضعیف ابن ماجہ ۸۹۱۔

۳۸۷۵۵ ... دجال کے زمانہ میں ایمانداروں کا کھانا وہی ہوگا جو فرشتوں کا ہے سبحان اللہ، الحمدللہ، جس کی گفتگو اس وقت سبحان اللہ، الحمدللہ ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بھوک دور کردے گا۔ حاکم عن ابی عمر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۶۱۵۔

۳۸۷۵۶ بیت المقدس کی آبادکاری یثرب کی ویرانی ہے اور یثرب کی ویرانی لڑائی کا ظہور ہے اور لڑائی کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کی علامت ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن معاذ

۳۸۷۵۷ ... لوگ دجال سے بھاگ کر ضرور پہاڑوں میں جائیں گے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ام شریک

۳۸۷۵۸ ... حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قیامت قائم ہونے تک دجال سے بڑھ کر کوئی حادثہ نہیں۔

مسند احمد، مسلم عن ھشام بن عامر

۳۸۷۵۹ ... دجال کھانا کھا چکا اور بازاروں میں پھر چکا۔ مسند احمد، عن عمران بن حصین

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۶۹۹۔

۳۸۷۶۰ ... دجال کی باتیں آنکھ سپاٹ ہوگی اس پر ناخنہ (آنکھ کی بیماری) کی علامت ہوگی اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا۔

مسند احمد عن انس

۳۸۷۶۱ ... دجال خراسان نامی بستی سے، مشرق کی جانب نکلے گا اس کی پیروی ایسی قوم کرے گی جن کے چہرے گویا منڈھی ہوڈھالیں ہیں۔

مسند احمد، مسلم عن ابی بکر

۳۸۷۶۲ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے دجال ہوں گے۔ مسند احمد عن ابن عمر

۳۸۷۶۳ ... دجال جب نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ و پانی ہوگا۔ جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی۔ جس نے یہ زمانہ پالیا تو وہ اس میں گرے جس کو وہ آگ سمجھ رہا ہو، کیونکہ وہ ٹھنڈا میٹھا (پانی) ہوگا۔ بخاری عن حذیفۃ

۳۸۷۶۴ نوح علیہ السلام کے بعد جو نبی بھی ہوا اس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، شاید جنہوں نے مجھے دیکھا اور میری بات سنی ہے اس کا زمانہ پالیں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ فرمایا: جیسے آج ہیں یا اس سے بہتر۔ مسند احمد، ابو داؤد ترمذی، ابن حبان، حاکم عن ابی عبیدۃ بن الجراح

۳۸۷۶۵ میں نے تم سے دجال کا حال بیان کردیا، یہاں تک کہ مجھے خدشہ ہونے لگا کہ خیر سے محروم دجال کو نہ سمجھ سکو گے، وہ ٹھگنا آدمی ہوگا جس کے پنجے قریب اور ایڑیاں دور ہوں گی؟ بال گھنگھریالے، کانا، آنکھ سپاٹ، نہ ابھری ہوئی اور نہ پتھر جیسی، پھر بھی اگر تمہیں سمجھ نہ آئے تو جان لینا تمہارا رب کانا نہیں اور تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبادۃ ابن الصامت

۳۸۷۶۶ ... میں تمہیں اس دجال سے ڈراتا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا، لیکن میں تم سے ایسی بات کہوں گا جو کسی نبی نے مجھ سے پہلے اپنی قوم سے نہیں کہی: وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عمر

۳۸۷۶۷ ... ہم ضرور مشرکین سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ تمہارے باقی لوگ ہزاروں پر دجال سے لڑیں گے تم اس کی مشرقی جانب اور وہ

اس کی مغربی طرف ہوں گے۔طبرانی فی الکبیر عن نھیک بن صریم

۳۸۷۶۸..... اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا اس نے اپنی امت کو کانے کذاب دجال سے ڈرایا ہے خبردار! وہ کانا ہے جب کہ تمہارا رب اس عیب سے مبریٰ ہے اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ''کافر'' جسے ہر مومن پڑھ لے گا۔مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن انس

۳۸۷۶۹..... اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے نوح علیہ السلام اور ان کے بعد کے نبیوں نے اس سے ڈرایا، وہ تم میں نکلے گا۔اس کی حالت تم سے مخفی نہیں اور نہ مخفی رہے گی، تمہارا رب کانے پن سے پاک ہے جب کہ اس کی داہنی آنکھ کانی ہوگی گویا پھولا ہوا انگور کا دانہ ہے خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون واموال اسی طرح حرام قرار دیئے ہیں جیسے یہ شہر اور مہینہ محرم ہے خبردار! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ گواہ رہنا! (تین بار فرمایا) ارے دیکھنا میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹنا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

بخاری عن ابن عمر

۳۸۷۷۰..... ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا، خبردار! وہ کانا ہے اور تمہارا رب اس عیب سے منزہ ہے اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: ک ف ر۔

ترمذی عن انس

۳۸۷۷۱..... جو دجال (کی آمد) کا سن لے وہ اس سے دور ہو جائے، اللہ کی قسم! ایک شخص اس کے پاس یہ سمجھ کر آئے گا کہ وہ مومن ہے لیکن جو شبہات وہ پیدا کرے گا اس کی وجہ سے اس کی پیروی کرنے لگ جائے گا۔مسند احمد، ابوداؤد، حاکم عن عمران بن حصین

۳۸۷۷۲..... دجال کی پیروی اصبہان کے یہودی کریں گے ان پر چادریں ہوں گی۔مسند احمد، مسلم عن انس

۳۸۷۷۳..... دجال کے ماں باپ تیس سال تک بے اولاد رہیں گے، پھر ان کے بیٹا ہوگا جو کانا بے حد نقصاندہ اور بہت کم فائدے والا ہوگا، اس کی آنکھیں تو بند ہوں گی لیکن اس کا دل غافل ہو کر نہیں سوئے گا۔اس کا باپ لمبا، پر گوشت ہوگا اس کی ناک ایسے ہوگی جیسے چونچ اور اس کی ماں بڑے ڈیل ڈول اور لمبے پستانوں والی ہوگی۔مسند احمد، ترمذی عن ابی بکرۃ

۳۸۷۷۴..... کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن تو پڑھیں گے لیکن قرآن ان کی ہنسلی سے آگے نہیں بڑھے گا۔جب بھی ایک زمانہ گزرے گا تو ختم کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے اطراف سے دجال نکلے گا۔ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:..... المعلۃ ۲۱۱۔

۳۸۷۷۵..... تم ایک شہر کے بارے میں سنو گے جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری جانب سمندر میں ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اولاد اسحاق علیہ السلام کے ستر ہزار افراد وہاں جنگ نہ کرلیں، جب وہ اس کے پاس آئیں گے تو ہتھیار سے جنگ نہیں کریں گے اور نہ تیراندازی کریں گے وہ لوگ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی سمندر جانب گر پڑے گی پھر دوسری مرتبہ ''لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر'' کہیں گے تو دوسری جانب بھی گر پڑے گی، اس کے بعد تیسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر کہیں گے تو وہ شہر کھل جائے گا چنانچہ وہ اس میں داخل ہو کر مال غنیمت پائیں گے اسی دوران کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے ایک چیخ بلند ہوگی وہ کہے گا: دجال نکل آیا ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر واپس چلیں گے۔مسلم عن ابی ہریرۃ

۳۸۷۷۶..... مجھے خوب معلوم ہے کہ دجال کے ساتھ کیا کیا دھوکے ہیں اس کے ساتھ دو نہریں چل رہی ہوں گی جو نظر آئیں گی ایک سفید پانی اور دوسری چلتی آگ، اگر تم میں سے کوئی یہ زمانہ پالے تو اس نہر میں آئے جو سے آگ نظر آرہی ہے پھر اس میں کود پڑے پھر اپنا سر اٹھائے اور پانی پیئے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی بائیں آنکھ سپاٹ ہوگی اس پر گہرا ناخنہ ہوگا، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا مسلمان پڑھے گا۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن حذیفۃ وابی مسعود معاً

۳۸۷۷۷..... دجال اس حال میں نکلے گا کہ اس کے لئے مدینہ کے دروں سے داخل ہونا حرام ہوگا، تو وہ مدینہ کے کسی ویران کھیت میں پڑاؤ کرے گا تو اس دن کوئی بہترین شخص اس کی طرف جا کر کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی بات ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے۔تو دجال کہے گا: بتاؤ! میں اگر اسے مار کر پھر زندہ کروں تو تمہیں پھر بھی میرے بارے میں شک ہوگا؟ وہ کہیں گے: نہیں، چنانچہ وہ اسے قتل کر

کے زندہ کرے گا تو وہ کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں آج سے زیادہ بصیرت حاصل نہیں ہوئی پھر دجال اسے قتل کرنا چاہے گا تو اس کا بس نہیں چلے گا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید

''الاکمال''

۳۸۷۷۸.....دجال کا سر پیچھے سے خالی خالی ہوگا وہ کہنے لگے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، تو جو کوئی یہ کہہ دے گا: تو میرا رب ہے تو وہ فتنہ میں پڑ گیا اور جو کوئی کہے گا: تو نے جھوٹ کہا: میرا رب اللہ ہے میں اسی پر بھروسہ کرتا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں تو وہ اسے نقصان نہ دے گا۔

مسند احمد، طبرانی، حاکم عن هشام بن عامر

کلام:.......المعلۃ ۳۱۸۔

۳۸۷۷۹ .....میں تمہیں خیر سے محروم سے آگاہ کرتا اور ڈراتا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا، تو اے امت وہ تم میں ہوگا، میں تمہیں اس کا حلیہ بتاتا ہوں جو کسی نبی نے مجھ سے پہلے اپنی امت سے بیان نہیں کیا، اس کے خروج سے پہلے پانچ سال قحط سالی کے ہوں گے یہاں تک کہ ہر کھر والا جانور مر جائے گا، کسی نے عرض کیا: ایمان والے کیسے جئیں گے؟ فرمایا: جیسے فرشتے زندہ ہیں۔

پھر وہ نکلے گا وہ کانا ہے جب کہ اللہ اس عیب سے بالاتر ہے اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھا ایماندار پڑھ لے گا اس کے اکثر پیروکار یہودی، عورتیں اور دیہاتی ہوں گے، وہ آسمان کو برستا دیکھیں گے جب کہ وہ برستا نہ ہوگا اور زمین کو اگاتا دیکھیں گے جب کہ وہ اگاتی نہ ہوگی وہ دیہاتیوں سے کہے گا: تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ کیا میں نے تم پر آسمان موسلا دھار نہیں بہایا اور تمہارے چوپائے تھن جھکے اور پیٹ نکلے ہوئے زیادہ مقدار میں دودھ والی زندہ نہیں کئے؟ اس کے ساتھ شیاطین ان کے مردہ ماں باپ، بہن بھائی اور عزیز رشتہ داروں کی صورت میں اٹھیں گے تو ان میں سے کوئی اپنے باپ یا بھائی کے پاس آکر کہے گا: کیا تو فلاں نہیں ہے، کیا مجھے نہیں پہچانتا؟ یہ تیرا رب ہے اس کی پیروی کر، وہ چالیس عمر پائے گا، ایک سال مہینے کی طرح، مہینہ جمعہ کی طرح جمعہ دن کی طرح اور دن گھنٹے کی طرح اور گھنٹہ آگ میں چنگاری کی گزرے گا وہ ہر جگہ اترے گا سوائے دو مسجدوں کے، تمہیں بشارت ہو اگر وہ میری موجودگی میں نکلا تو اللہ اور اس کا رسول تمہیں اس کے شر سے کافی ہے اور اگر میرے بعد نکلا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے۔ طبرانی عن اسماء بنت یزید

۳۸۷۸۰.....تم نے ایک شہر کے بارے میں سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری جانب سمندر میں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: جب تک اولاد اسحاق کے ستر ہزار افراد وہاں جنگ نہ کرلیں جب وہاں پہنچیں گے تو پڑاؤ کریں ہتھیار اور تیراندازی سے جنگ نہیں کریں گے، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی ایک جانب گر جائے گی پھر دوسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو دوسری جانب گر جائے گی پھر تیسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو وہ شہر ان کے لئے کشادہ ہو جائے گا تو اس میں داخل ہو کر غنیمت حاصل کریں گے اسی اثناء میں کہ وہ غنیمتیں تقسیم کررہے ہوں گے تو ایک اعلان کرنے والا کہے گا: دجال نکل چکا ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر لوٹ آئیں گے۔

مسلم عن ابی هريرة، مر ۳۸۷۷۵

۳۸۷۸۱.....میں تمہیں تین دجالوں سے ڈراتا ہوں، کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے ہمیں کانے اور جھوٹے دجال کا حال تو بتا دیا یہ تیسرا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص کسی قوم میں نکلے گا جس کے پہلے اور پچھلے لوگ ہلاک ہوں گے ان پر لعنت فتنہ میں قائم رہے گی جسے خارقہ کہا جائے گا وہ چونے والا دجال ہے اللہ کے بندوں کو کھائے گا، محمد نے فرمایا: وہ سفیدی میں سب لوگوں سے جدا ہوگا۔

ابن خزيمه، حاكم وتعقب، طبرانی عن العداء بن خالد

۳۸۷۸۲.....دجال کی ایک آنکھ انگور کی طرح ہوگی گویا وہ سبز شیشہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے پناہ مانگو۔

ابو داؤد طيالسي، مسند احمد، ابن منيع والروياني، ابن حبان، ابن ابی شيبه عن ابی بن كعب

۳۸۷۸۳ تمہارے بعد بے حد جھوٹا گمراہ کن ہوگا جس کا سر پیچھے سے لٹوں میں ہوگا تین مرتبہ فرمایا، اور وہ کہے گا: میں تمہارا رب ہوں جو کہے گا کہ تو جھوٹا ہے ہمارا رب نہیں البتہ اللہ ہمارا رب ہے ہمارا اسی پر بھروسا ہے اور اسی کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، تو وہ اس تک نہیں پہنچ سکے گا۔ مسند احمد، والخطیب عن رجل من الصحابه

۳۸۷۸۴ خبردار! ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور اس نے آج کھانا کھالیا، میں تم سے ایک اہم بات کررہا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں کی۔ وہ یہ کہ اس کی دائیں آنکھ سپاٹ ہوگی آنکھ ابھرے ہوئے ڈھیلے والی ہوگی مخفی نہیں ہوگی، گویا دیوار پر رینٹ ہے اور بائیں جیسے چمکتا ستارہ، اس کے ساتھ جنت وجہنم جیسی چیز ہوگی آگ سبز باغ اور جنت گرد تا لود دھوئیں والی ہوگی۔

خبردار! اس کے آگے دو شخص ہوں گے جو دیہات والوں کو ڈرائیں گے جیسے ہی کسی بستی میں پہنچیں گے لوگوں کو ڈرائیں گے جب وہ نکل جائیں گے تو دجال کے (لشکر کے) پہلے لوگ داخل ہوجائیں گے وہ مکہ ومدینہ کے سوا ہر بستی میں داخل ہوگا وہ دونوں اس پر حرام ہیں۔ ایماندار زمین پر پھیلے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس کے لئے یکجا کردے گا۔ ان ایمانداروں میں سے ایک شخص اپنے ساتھیوں سے کہے گا: میں ضرور اس شخص کے پاس جاؤں گا اسے جانچوں گا کہ کیا یہ وہی ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ڈرایا، یا وہ نہیں، تو وہ رخ پھیر کر چلنے لگے گا، اس کے ساتھی اسے کہیں گے اللہ کی قسم ہم تمہیں اس کے پاس نہیں لے جائیں گے اگر ہم جان لیں کہ وہ تجھے قتل کردے گا تو ہم تمہاری راہ سے ہٹ جاتے ہیں لیکن ہمیں یہ خوف ہے کہ وہ تمہیں فتنہ میں ڈال دے گا، تو مومن آدمی ان کی بات نہیں مانے گا اور اس کے پاس ہی جائے گا، چلتے چلتے اس کے مسلح افراد کے پاس پہنچے گا وہ اسے گرفتار کرلیں گے اس سے پوچھیں گے، تجھے کیا ہوا ہے اور تو کیا چاہتا ہے؟ وہ ان سے کہے گا: میرا دجال کذاب (کے پاس جانے) کا ارادہ ہے، وہ کہیں گے: کیا تو ایسی بات کرتا ہے؟ کہے گا: ہاں، تو وہ دجال کے پاس پیام روانہ کردیں گے: ہم نے ایسی ایسی بات کرنے والے کو پکڑ رکھا ہے اسے مار ڈالیں یا چھوڑ دیں؟ دجال کہے گا: اسے میرے پاس بھیج دو، چنانچہ اسے لے جایا جائے گا یہاں تک کہ دجال کے پاس پہنچ جائیگا جب اسے دیکھے گا تو رسول اللہ ﷺ کی بتائی صورت کے مطابق اسے پہچان لے گا، دجال اس سے کہے گا: تجھے کیا ہے؟ مومن بندہ کہے گا: تو وہی دجال کذاب ہے تیرے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ڈرایا ہے، دجال اس سے کہے گا: (اچھا) تو یوں کہتا ہے! وہ کہے گا: ہاں۔ دجال اسے کہے گا: میری بات مان لے ورنہ میں تیرے دو ٹکڑے کردوں گا۔

(یہ سن کروہ) مومون بندہا واز بلند کہے گا: لوگو! یہ خیر سے محروم کذاب ہے جس نے اس کی نافرمانی کی اس کے لئے جنت ہے اور جس نے اس کی بات مانی وہ جہنمی ہے دجال اسے کہے گا: میں تجھے پھر کہتا ہوں: میری بات مان لے ورنہ تیرے دو ٹکڑے کردوں گا: پھر دجال اپنا پاؤں بڑھائے گا اور تلوار اس کی کمر پر رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کردے گا، دجال جب یوں کرلے گا تو اپنے ماننے والوں سے کہے گا: بتاؤ! میں اگر اسے زندہ کرلوں تو تمہیں یقین نہیں ہوجائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، چنانچہ وہ اس کے ایک ٹکڑے کو مارے گا یا اپنے پاس والی مٹی مارے گا تو وہ سیدھا کھڑا ہوجائیگا۔ جب اس کے ماننے والے اسے دیکھیں گے تو اس کی تصدیق کریں گے اور انہیں یقین ہوجائے گا کہ یہی ان کا رب ہے تو اس کی بات مانیں گے اور اس کی پیروی کرلیں گے۔

پھر وہ مومن سے کہے گا: کیا تیرا مجھ پر (اب بھی) ایمان نہیں؟ مومن اس سے کہے گا: اب تو مجھے تیرے بارے میں پہلے سے زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی، پھر لوگوں میں اعلان کرے گا: خبردار! یہی خیر سے محروم دجال ہے۔ جس نے اس کا کہا مانا وہ جہنم میں جائے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ جنت میں جائے گا دجال کہے گا: اس کی قسم جس کی قسم کھائی جاتی ہے! تم میری بات مان لو ورنہ میں تمہیں ذبح کردوں گا یا جہنم میں ڈال دوں گا، مومن کہے گا: اللہ کی قسم! میں کبھی تیری بات نہیں مانوں گا، تو اسے لٹانے کا حکم دیا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور ہنسلی تک تانبے کے دو پتر بنادے گا (دجال) اسے ذبح کرنے لگے گا لیکن نہ کرسکے گا اور نہ قتل کے بعد اب اس پر اس کا بس چل سکے گا، تو اسے ہاتھ پاؤں سے پکڑ کر جنت میں پھینک دے گا جو گرد وغبار اور دھواں ہوگا جسے وہ جہنم سمجھ رہا ہوگا۔ تو یہ شخص میری امت میں سے درجہ میں میرے سب سے زیادہ نزدیک ہوگا۔ حاکم عن ابی سعید

۳۸۷۸۵ ہر نبی نے اپنی امت سے دجال کا حال بیان کیا ہے اور (تم سے) ضرور اس کا ایسا حلیہ بیان کروں گا، جو مجھ سے پہلے کسی (نبی)

نے بیان نہیں کیا: وہ کانا ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

مسند احمد وابن منیع وابونعیم فی المعرفة، سعید بن منصور عن داؤد بن عامر بن سعد ابن مالک عن ابیه عن جده

۳۸۷۸۶..... مجھ سے پہلے ہر نبی نے دجال کا حال اپنی امت سے بیان کیا ہے اور میں اس کا ایسا نقشہ تمہارے سامنے پیش کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں کیا وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے مبرّیٰ ہے اس کی داہنی آنکھ (گویا) پھولا انگور ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر

۳۸۷۸۷..... مجھ سے پہلے ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اور اس کی دائیں آنکھ میں ناخنہ ہوگا اس کی محراب سر کی جگہ ''کافر'' لکھا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی، ایک جنت، دوسری جہنم، تو اس کی جنت جہنم ہے اور جہنم جنت، نیز اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو نبیوں کی طرح ہوں گے ایک اس کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف اور یہ لوگوں کے لئے فتنہ ہوگا۔

وہ کہتا پھرے گا: کیا میں تمہارا رب نہیں، کیا میں زندہ مردہ نہیں کرتا؟ تو ایک فرشتہ کہے گا تو نے جھوٹ کہا، لیکن اس کی یہ بات کوئی بھی نہ سن سکے گا لوگ سمجھیں گے اس نے دجال کی تصدیق کی ہے اور یہ فتنہ ہوگا، پھر وہ چلتے چلتے مدینہ کے پاس پہنچے گا لیکن اسے داخلے کی اجازت نہیں ملے گی تو وہ کہے گا: یہ اس شخص (محمد ﷺ) کی بستی ہے پھر وہ چلتے چلتے شام تک پہنچ جائے گا وہاں اللہ تعالیٰ اسے افیق کے آخر میں ہلاک کردیں گے۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد والبغوی، طبرانی، ابن عساکر، عن سفینة

۳۸۷۸۸..... ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، وہ کانا ہوگا اس کی آنکھ کا ڈھیلا ابھرا ہوگا مخفی نہیں ہوگا گویا کسی دیوار پر ریمنٹ ہے اور اسکی بائیں آنکھ گویا چمکتا ستارہ ہے اس کے ساتھ جہنم و جنت جیسی چیز ہوگی اس کی جنت گرد آلود دھواں دار ہوگی اور اس کا جہنم سبز باغ ہوگا۔ اس سے پہلے دو شخص ہوں گے جو بستی کے لوگوں کو ڈرائیں گے جب وہ کسی بستی سے نکلیں گے کہ (دجالیوں کے) پہلے لوگ داخل ہو جائیں گے پھر دجال ایک شخص پر مسلط ہوگا اس کے علاوہ کسی پر اس کا بس نہیں چلے گا، وہ اسے ذبح کرکے لاٹھی مار کے کہے گا: اٹھ! وہ اٹھے گا، اپنے ساتھیوں سے (دجال) کہے گا: تمہاری کیا رائے ہے؟ تو وہ اس کے لئے شرک کی گواہی دیں گے تو جسے ذبح کیا تھا وہ کہے گا: لوگو! یہ خیر سے محروم دجال ہے: جس سے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ڈرایا تھا اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی ہے۔ تو دجال اسے دوبارہ ذبح کرکے اپنی لاٹھی سے مار کر کہے گا: اٹھ! وہ اٹھ کھڑا ہوگا، (دجال) اپنے ساتھیوں سے کہے گا: تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ اس کے لئے شرک کی گواہی دیں گے تو مذبوح شخص کہے گا: لوگو! یہ وہی خیر سے محروم دجال ہے: جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ڈرایا تھا، مجھے تیرے بارے زیادہ بصیرت حاصل ہو چکی ہے، تو دجال اسے چوتھی مرتبہ ذبح کرنے آگے بڑھے گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کی گردن پر تانبے کا پتر الگا دے گا دجال ذبح کرنا چاہے گا لیکن ذبح نہ کر سکے گا۔ عبد بن حمید، ابویعلی، ابن عساکر عن ابی سعد

۳۸۷۸۹..... اگر دجال نکلا اور میں زندہ رہا تو میں تمہارے لئے اس کا مقابلہ کرنے کو کافی ہوں، اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے وہ اصبہان کے یہودیوں میں ظاہر ہوگا یہاں تک کہ مدینہ کے پاس آئے گا اور اسکے اطراف میں پڑاؤ کرے گا اس وقت مدینہ کے سات (داخلی) دروازے ہوں گے ہر درے پر دو فرشتے ہوں گے، پھر مدینہ کے برے لوگ اس کی طرف چلے جائیں گے یہاں تک کہ شام فلسطین کے شہر لد کے دروازے پر پہنچ جائے گا پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اسے قتل کردیں گے عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہیں گے آپ کی حیثیت عادل بادشاہ اور منصف حاکم کی ہوگی۔ مسند احمد عن عائشة

۳۸۷۹۰..... میرے ہوتے اگر وہ (دجال) نکل آیا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری عدم موجودگی میں نکلا تو ہر آدمی خود مقابلہ کرے گا اور میری طرف سے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر خلیفہ ہے، سن رکھو! اس کی آنکھ سپاٹ ہوگی جیسے وہ عبدالعزیٰ بن قطن خزاعی کی آنکھ ہے، آگاہ رہنا! اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان پڑھ لے گا، جو کوئی تم میں سے اس سے ملے تو وہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات اس کے سامنے پڑھے۔ خبردار! میں نے اس دیکھ لیا وہ شام وعراق کے درمیانی علاقہ میں نکلا، دائیں بائیں پھرا، اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا (تین بار فرمایا) کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنا رہے گا: آپ نے فرمایا: چالیس روز، ایک دن سال جیسا اور ایک دن جمعہ جیسا اور اس کے باقی دن تمہارے ان دنوں کی طرح ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس وقت ہم لوگ نمازیں کیسے پڑھیں گے، کیا ایک دن کی نماز ہوں یا

اندازہ لگائیں گے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ اندازہ لگاؤ گے۔

طبرانی فی الکبیر و ابن عساکر عن عبدالرحمن بن جبیر ابن نفیر عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ ﷺ ذکر الدجال فقال. فذکرہ

۳۸۷۹۱..... میں دجال کو اس کے حال سے زیادہ جانتا ہوں، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی ایک دیکھنے والے کو سلگتی آگ نظر آئے گی اور دوسری صاف پانی، اگر تم میں سے کوئی اس کا زمانہ پالے تو وہ اس میں غوطہ لگائے اور اس میں سے پیئے جسے وہ آگ سمجھ رہا ہے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا، خبردار دوسری سے بچ کر رہنا کیونکہ وہ فتنہ ہے اور یہ جان لو کہ اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر ان پڑھ اور پڑھا لکھا پڑھ لے گا۔ اس کی ایک آنکھ سپاٹ ہوگی اس پر ناخنہ ہوگا۔ اس کا آخری ظہور اردن کے میدان میں افیق کے کنارے سے ہوگا اور ہر وہ شخص جس کا اللہ اور آخرت پر ایمان ہوگا وہ اردن کے میدان میں ہوگا، وہ تین تہائی مسلمان قتل کردے گا تین تہائی چھوڑ دے گا رات ہوگی تو مسلمان ایک دوسرے سے کہیں گے تمہیں کس بات کا انتظار ہے اپنے بھائیوں پر اپنے رب کی رضامندی کے اصرار کا؟ جس کے پاس فالتو کھانا ہو وہ اپنے بھائی کو پہنچادے اور صبح ہونے تک نماز پڑھتے رہو نماز میں جلدی کرو اور دشمن کا سامنا کرو۔

جب وہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں گے تو عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، جو ان کے امام ہوں گے اور انہیں نماز پڑھائیں گے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمائیں گے میرے اور اللہ کے دشمن (دجال) کے درمیان والا دروازہ کھول دو، تو وہ ایسے پگھلے گا جیسے دھوپ میں کھال پگھلتی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان پر مسلط کردے گا جو انہیں قتل کریں گے یہاں تک کہ حجر وشجر پکاریں گے، اللہ کے بندے رحمٰن کے بندے، اے مسلمان! یہ یہودی ہے اسے قتل کرو، اللہ تعالیٰ انہیں فنا کردے گا اور مسلمانوں کو غلبہ دے گا پھر وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں اور جزیہ ختم کردیں گے وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو کھول دے گا ان کا پہلا گروہ بحیرہ سے پئے گا آخری ریلہ آئے گا تو وہ خشک کر چکے ہوں گے اس میں ایک قطرہ بھی نہیں چھوڑیں گے وہ کہیں گے ہم اپنے دشمنوں پر چھا گئے، یہاں کبھی پانی کا نام ونشان تھا۔ پھر اللہ کے نبی آئیں گے آپ کے ساتھی آپ کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ یہ لوگ فلسطین کے کسی شہر میں داخل ہوجائیں گے جسے لد کہا جائے گا۔ (یاجوج ماجوج) کہیں گے: ہم زمین والوں پر غلبہ پاچکے چلو اب آسمان والوں سے نمٹیں! اس وقت اللہ کا نبی اللہ سے دعا کرے گا تو ان کے گلوں میں ایک پھوڑا نکلے گا تو ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا ان کی بدبو سے مسلمانوں کو تکلیف ہوگی تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے لئے بددعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا بھیجے گا جو ان سب کو سمندر میں پھینک دے گی۔ ابن عساکر عن حذیفة

۳۸۷۹۲..... میں تمہیں اس سے یعنی دجال سے ڈراتا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا، لیکن میں تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی۔ تم جان لوگے کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمر

۳۸۷۹۳..... میں اللہ کے دشمن خیر سے محروم (دجال) کی جگہیں دیکھ رہا ہوں، وہ ادھر رخ کررہا ہے یہاں تک کہ وہاں سے اترے گا، پھر ناکارہ لوگ اس کی طرف چل پڑیں گے مدینہ کے ہر درے پر ایک یا دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ دجال کے ساتھ جنت اور جہنم کی سی دو صورتیں ہوں گی اس کے ساتھ مردوں کے مشابہ شیاطین ہوں گے، جو زندہ آدمی سے کہیں گے: مجھے جانتا ہے میں تیرا بھائی ہوں تیرا باپ ہوں، تیرا رشتہ دار ہوں کیا میں مر نہیں گیا تھا؟ یہ ہمارا رب ہے اس کی بات مان لے، پھر اللہ جو چاہے گا فیصلہ فرمائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک مسلمان بھیجے گا جو اسے خاموش اور لاجواب کردے گا وہ کہے گا: یہ بے حد جھوٹا ہے لوگو! تمہیں دھوکہ نہ ہو یہ بڑا جھوٹا ہے غلط بات کہہ رہا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں، دجال اس سے کہے گا: کیا تو میری پیروی کرے گا؟ تو وہ انکار کردے گا، دجال اس کے دو ٹکڑے کردے گا اسے یہ اختیار دیا جائے گا، پھر وہ کہے گا کیا میں اسے تمہارے لئے لوٹادوں، تو اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا تو وہ پہلے سے زیادہ اس کی تکذیب وتردید کررہا ہوگا اور اسے برا بھلا کہہ رہا ہوگا، وہ کہے گا: لوگو! تم ایک مصیبت اور فتنہ میں پھنسائے گئے ہو اگر یہ سچا ہے تو مجھے دوبارہ مار کر لوٹائے، ورنہ یہ بڑا جھوٹا ہے، وہ اس کے بارے میں حکم دے گا کہ اس کو آگ میں ڈال دیا جائے وہ جنت کی صورت میں ہوگی۔ دجال شام کی جانب نکلے گا۔

طبرانی عن سلمه ابن الاکوع

۳۸۷۹۴... اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، میں آخری نبی اور تم آخری امت ہو، وہ یقیناً تم میں نکلے گا اگر وہ میری موجودگی میں نکلا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی خود مقابلہ کرے گا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میری طرف سے خلیفہ ونگہبان ہے۔

وہ شام وعراق کے درمیانی علاقے سے نکلے گا، دائیں بائیں پھرے گا، اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا، کیونکہ وہ کہے گا: میں نبی ہوں، تو میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں اور اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان پڑھ لے گا، جو کوئی تم میں سے اسے ملے تو وہ اس کے سامنے تھوک کر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ ایک انسان پر مسلط ہوگا اسے قتل کرنے کے بعد زندہ کرے گا، پھر وہ اس سے تجاوز کرے گا اور نہ کسی اور پر مسلط ہوگا۔

اس کا فتنہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی، تو اس کی جنت، جہنم ہے اور جہنم جنت ہے، تو جو جہنم میں مبتلا کیا جائے وہ اس میں اپنی آنکھیں ڈبوئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے، تو وہ اس کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی۔ اور اس کے چالیس روز ہوں گے، ایک دن سال جیسا اور ایک دن مہینہ کی طرح، اور ایک دن جمعہ کی طرح اور ایک دن باقی دنوں کی طرح، اور اس کے آخری دن سراب (چمکتے ریت) کی طرح ہوں گے آدمی صبح کے وقت شہر کے دروازے پر ہوگا اور شام دوسرے دروازے تک پہنچنے سے پہلے ہو جائے گی۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم ان چھوٹے دنوں میں نماز کیسے پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ایسے انداز واکالینا جیسے لمبے دنوں میں لگاتے ہو۔ طبرانی عن ابی امامۃ

۳۸۷۹۵ دجال نکلنے والا ہے اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اس پر سخت ناخنہ ہوگا وہ کوڑھی اور برص والے کو ٹھیک کرے گا، مردوں کو زندہ کرے گا، اور لوگوں سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں جس نے کہہ دیا کہ تو میرا رب ہے وہ فتنہ میں پڑ گیا، اور جس نے کہا میرا رب اللہ ہے اور اسی پر اس کی موت ہوئی تو وہ بچا لیا گیا اب نہ اس کے لئے کوئی فتنہ ہے اور نہ عذاب، جتنا اللہ چاہے گا وہ زمین پر رہے گا، پھر مغرب کی جانب سے عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے محمد ﷺ کی تصدیق کرتے اور ان کی ملت پر قائم رہتے ہوئے دجال کو قتل کریں گے، پھر قیامت قائم ہو جائے گی۔

مسند احمد، طبرانی والرویانی۔ ضیاء عن سمرۃ

۳۸۷۹۶ ... دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا اور اس پر سخت ناخنہ ہوگا۔ نعیم عن حماد فی الفتن عن انس

۳۸۷۹۷ دجال ہر جگہ پہنچ جانے گا سوائے چار جگہوں کے، مسجد حرام، مسجد نبوی مسجد طور سینا مسجد اقصیٰ۔ نعیم عن رجل

۳۸۷۹۸ تمہارا رب کانا نہیں جب کہ دجال کانا ہے اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان پڑھا لکھا اور ان پڑھ، پڑھ لے گا۔

طبرانی عن ابی بکرۃ

۳۸۷۹۹ دجال کے بال گھنگھریالے، رنگ انتہائی گوراچٹا ہوگا، اس کا سر درخت کی ٹہنی ہوگا۔ بائیں آنکھ سپاٹ ہوگی اور دوسری جیسا پھولا ہوا انگور کا دانہ، عبدالعزیٰ بن قطن اس کے زیادہ مشابہ ہے زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب اس عیب سے منزہ ہے۔

ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۸۸۰۰ میں نے دجال کو (خواب میں) گوراچٹا، موٹا اور بڑے ڈیل وڈول والا دیکھا، اس کے سر کے بال گویا کسی درخت کی شاخیں ہیں، کانا گویا اس کی آنکھ صبح کا ستارہ ہے خزاعہ کے آدمی عبدالعزیٰ کے زیادہ مشابہ ہے۔ طبرانی عن ابن عباس

۳۸۸۰۱ دجال موٹا بھاری بھرکم جسم والا اور گوراچٹا ہے اس کی ایک آنکھ قائم ہوگی جیسے چمکتا ستارہ، اور اس کے سر کے بال جیسے درخت کی شاخیں ہیں۔ اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ سفید رنگ کے نوجوان ہیں ان کے سر کے بال گھنگریالے نظر تیز، ہلکا جسم اور موسیٰ علیہ السلام کو میں نے دیکھا لحیم شحیم، گندمی رنگ، زیادہ بالوں والے اور بھاری جسم والے ہیں میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا میں نے آپ کے نمایاں اعضاء میں سے جسے دیکھا اسے اپنے جسم پر پایا گویا وہ تمہارے ساتھی (محمد ﷺ) ہیں، جبرائیل نے مجھے کہا: کہ مالک (داروغہ جہنم) کو سلام کریں تو میں نے انہیں سلام کیا۔ مسند احمد عن ابن عباس

۳۸۸۰۲..... دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر ان پڑھ اور پڑھا لکھا پڑھ لے گا۔ مسند احمد عن ابی بکرۃ

۳۸۸۰۳..... دجال کو عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام لد کے دروازے پر قتل کریں گے۔ ابن ابی شیبہ عم مجمع بن حارث

۳۸۸۰۴..... جزیرہ عرب میں تمہاری لڑائی ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا پھر رومیوں سے تم لڑو گے تو اللہ تعالیٰ ان پر بھی فتح دے گا، پھر اہل فارس سے تمہاری جنگ ہوگی ان پر بھی اللہ فتح دے گا پھر دجال سے تم لڑو گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح دے گا۔

ابن ابی شیبہ، حاکم عن نافع بن عتبہ بن ابی وقاص

۳۸۸۰۵..... اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہیں ایک بندے کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا جائے گا جس کے لئے زمین کی نہریں اور پھل مسخر کردیئے گئے ہوں گے جو اس کی پیروی کرے گا وہ اسے کھلا کرکا فربنا دے گا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا اسے محروم رکھ کر عذاب دے گا اس وقت اللہ تعالیٰ مومنوں کی اس سے حفاظت کرے گا جس سے فرشتوں کی حفاظت کرتا ہے یعنی سبحان اللہ سے، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا اوران پڑھ مسلمان پڑھ لے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت عمیس

۳۸۸۰۶..... جنہوں نے مجھے دیکھا وہ ضرور دجال کا زمانہ پالیں گے یا وہ میری موت کے قریب (ظاہر) ہوگا۔ طبرانی عن عبداللہ بن بسر

۳۸۸۰۷..... بہت سے لوگ یہ کہہ کر دجال کا ضرور ساتھ دیں گے: کہ ہم اسے بتائیں گے کہ وہ کافر ہے اس لئے ساتھ رہیں گے۔ لیکن ساتھ رہتے ہوئے اس کا کھانا کھائیں گے اور اس کے درختوں کا پھل کھائیں گے، جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو سب پر نازل ہوگا۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن عبید ابن عمیر مرسلاً

۳۸۸۰۸..... جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اس سے قیامت کے قائم ہونے تک اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے سے بڑا فتنہ نہیں بھیجا، میں نے اس کے متعلق ایسی دوٹوک بات کی ہے کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہیں کی، اس کا گندمی رنگ ہوگا، اس کی بائیں آنکھ سپاٹ ہوگی اس کی آنکھ پر ناخنہ ہوگا وہ کوڑھی اور برص والے کو بھلا کریگا کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، جو کہہ دے گا: میرا رب اللہ ہے اس کے لئے کوئی فتنہ نہیں اور جو کہے گا: تو میرا رب ہے تو وہ فتنہ میں پڑ گیا جتنا اللہ نے چاہا وہ تم میں رہے گا، پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، محمد ﷺ کی تصدیق کریں گے انہی کی شریعت پر ہدایت یافتہ حاکم اور عادل قاضی ہوں گے وہی دجال کو قتل کریں گے۔ طبرانی عن عبداللہ بن مغفل

۳۸۸۰۹..... تم اس کے بارے میں پوچھ رہے ہو! تمہیں اس کا زمانہ نہیں ملے گا جب تک میراث تقسیم نہیں ہوتی اور غنیمت پر خوش نہیں ہوا جاتا دجال نہیں نکلے گا۔ طبرانی عن المغیرۃ

۳۸۸۱۰..... دجال کے بارے میں تمہیں اشتباہ نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں وہ نکلے گا اور زمین میں چالیس دن رہے گا کعبہ، بیت المقدس اور مدینہ کے علاوہ ہر جگہ جائے گا۔ مہینہ جمعہ کی طرح، جمعہ دن جیسے ہوگا اور اس کے ساتھ جنت و دوزخ ہوگا اس کی جنت، دوزخ ہے اور دوزخ جنت ہے، اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ وہ ایک شخص کو بلائیگا جس پر اللہ تعالیٰ اسے مسلط نہیں کرے گا، کہے گا: تو میرے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہے گا: تو اللہ کا دشمن تو جھوٹا دجال ہے، وہ آرا منگوائے گا اور اسے اس کے سر کے برابر رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کردے گا، وہ زمین پر گر پڑے گا، پھر اسے زندہ کرے گا، کہے گا: تو میرے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں پہلے زیادہ بصیرت نہ تھی، تو اللہ کا دشمن دجال ہے جس کے بارے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی چنانچہ دجال اپنی تلوار لے کر اس کی طرف بڑھے گا لیکن کچھ کر نہ سکے گا تو کہے گا: اسے مجھ سے دور کردو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۸۸۱۱..... دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ قیام قیامت تک نہیں ہوگا ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے اور میں تمہیں اس کی ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے نہیں بتائی وہ کانا ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔ حاکم عن جابر

۳۸۸۱۲..... مجھے تمہارے باہمی فتنے دجال کے فتنہ سے زیادہ خوفناک لگتے ہیں جب کہ ہر چھوٹا بڑا فتنہ دجال کے فتنے کے سامنے سرنگوں ہوگا جو اس سے پہلے فتنہ سے نجات پا گیا وہ اس سے بھی نجات پا جائے گا، وہ کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا۔

مسند احمد، ابو یعلی، رزین، ابن حبان و الرویانی، ضیاء عن حذیفۃ

۳۸۸۱۳ ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، وہ کانا ہوگا اور میرا رب اس عیب سے منزہ ہے اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر ان پڑھ اور پڑھا لکھا پڑھ لے گا، اس کے ساتھ جنت وجہنم ہوگا، اس کی جنت، جہنم ہے اور اس کا جہنم جنت ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۳۸۸۱۴ تم کافروں سے لڑتے رہوگے یہاں تک کہ تمہارے باقی لوگ دجال سے ہزار دن پر لڑیں گے تم لوگ غربی جانب اور وہ مشرقی جانب ہوں گے۔ طبرانی فی الاوسط، البغوی عن نهيک ابن ضريم ويقال صريم وماله غيره

۳۸۸۱۵ ایسا نہ کرو، کیونکہ اگر میں تم لوگوں میں زندہ رہا اور وہ نکل آیا تو اللہ تعالیٰ میری وجہ سے تمہاری کفایت کے لئے بہت ہے اور اگر میری وفات کے بعد نکلا تو اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی وجہ سے تمہاری کفایت کرے گا، ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا، میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، وہ کانا ہوگا جب کہ اللہ اس عیب سے پاک ہے۔

خبردار! خیر سے محروم دجال کی آنکھ گویا پھولا ہوا انگور کا دانہ ہے۔ طبرانی عن ام سلمة

۳۸۸۱۶ جب تک مومن کی روح کا نکلنا کسی چیز سے زیادہ محبوب نہیں ہوجاتا، دجال نہیں نکلے گا۔ حلية الاولياء عن ابن مسعود

۳۸۸۱۷ جب تک لوگ دجال کے ذکر سے غافل نہیں ہوجاتے دجال نہیں نکلے گا یہاں تک کہ ائمہ منبروں پر اس کا ذکر چھوڑ دیں گے۔

نسائی وابن قانع عن المصعب ابن جثامة

۳۸۸۱۸ لوگو! میں ایک انسانی رسول ہوں، میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اگر تمہیں پتہ چلا کہ میں نے اپنے رب کے پیغامات کی تبلیغ میں کوئی کوتاہی کی تو مجھے خبردار کردینا۔ تو میں اپنے رب کے پیغامات کو جیسا پہنچانے کا حق ہے پہنچاؤں، حمد وصلوٰۃ کے بعد! کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ اس سورج وچاند کا گرہن اور ستاروں کا اپنے مقامات سے ہٹ جانا زمین کے بڑے لوگوں کی موت کی وجہ سے ہوتا ہے تو انہوں نے جھوٹ کہا، یہ اللہ کی نشانیاں ہیں اس سے اپنے بندوں کو آگاہ کرتا ہے تا کہ دیکھے کون توبہ کرتا ہے۔

میں نے اپنی اس جگہ نماز پڑھتے دیکھ لیا ہے کہ تم اپنی دنیا میں اپنی آخرت سے نہیں مل سکتے اور نہ قیامت قائم ہوگی جب تک تیس دجال ظاہر نہ ہوجائیں جن کا آخری کانا دجال ہوگا۔ اس کی بائیں آنکھ سپاٹ ہوگی گویا وہ ابویحییٰ کی آنکھ ہے جب وہ نکلے گا تو یہ خیال کرتا ہوگا کہ وہ اللہ ہے جس نے اس کی تصدیق کی اور اس پر ایمان لے آیا تو اسے اس کا کوئی گزشتہ نیک عمل فائدہ نہیں دے گا، اور جس نے اس کا انکار کیا اور اس کی تکذیب کی تو اس کے گزشتہ کسی گناہ کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ وہ ساری زمین پر چھا جائے گا، حرم اور بیت المقدس میں نہیں آسکے گا۔ وہ لوگوں کو ہنکا کر بیت المقدس لائے گا ان کا سخت محاصرہ ہوگا۔ اور وہ بڑی پریشانی میں مبتلا ہوں گے صبح ہوگی تو عیسیٰ علیہ السلام ان میں ہوں گے اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکر کو شکست دے گا یہاں تک کہ دیوار کی بنیاد اور درخت کی شاخ پکار کر مسلمانوں سے کہے گی: یہ میرے پیچھے کافر چھپا ہے اسے قتل کرو! اور یہ ہرگز نہیں ہوگا یہاں تک کہ جب تمہاری یہ حالت ہو کہ تمہارے دلوں میں تمہاری عظمت ہو اور تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرو: کیا تمہارے نبی نے تم سے اس کا کوئی ذکر کیا ہے اور جب پہاڑ اپنی جگہیں چھوڑ دیں پھر اس کے بعد قبض (ارواح) یعنی موت ہوگی۔ مسند احمد،

ابویعلی وابن خزيمه ولطحاوی، ابن حبان وابن جرير، طبرانی، حاکم، بيهقی فی شعب الايمان ج۳ ص ۳۳۸، سعيد بن منصور عن سمرة

۳۸۸۱۹ دجال اس وقت نکلے گا جب دین میں کمزوری اور علم میں زوال ہوگا، اس کی چالیس راتیں ہوں گی جن میں وہ زمین پر پھرے گا، اس زمانے کا ایک دن سال کی طرح کا اور ایک دن مہینے جیسا اور ایک جمعہ جیسا اور باقی دن تمہارے دنوں جیسے ہوں گے، اس کا ایک گدھا ہوگا جس پر سوار ہوگا، اس کے کانوں کی چوڑائی چالیس گز ہوگی۔ وہ (دجال) لوگوں سے کہتا پھرے گا! میں تمہارا رب ہوں، وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب اس عیب سے پاک ہے اس کی پیشانی پہ ک، ف، ر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ ایماندار پڑھ لے گا وہ مکہ ومدینہ کے سوا ہر جگہ جائے گا اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اس کے لئے حرام قرار دے دے گا، ان کے دروازوں پر فرشتے کھڑے ہوں گے، اس کے ساتھ روٹی کے پہاڑ ہوں گے، جب کہ لوگ فقر وفاقہ میں مبتلا ہوں گے صرف وہ لوگ خوش حال ہوں گے جو اس کی پیروی کریں گے۔

اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی مجھے ان دونوں کا اس (دجال) سے زیادہ علم ہے ایک نہر جسے وہ جنت کہے گا اور ایک نہر جسے وہ جہنم کہے گا،

جسے وہ اپنی جنت میں داخل کرے گا وہ جہنم ہوگی اور جسے اپنی جہنم میں داخل کرے گا وہ جنت ہوگی، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شیاطین بھیجے گا جو لوگوں سے باتیں کریں گے اس کے ہمراہ بہت بڑا فتنہ ہوگا، اس کو حکم دے گا تو بارش ہو جائے گی جو لوگوں کو نظر آئے گی ایک شخص کو قتل کر کے زندہ کرے گا یہ بھی لوگوں کی نظر کا کھیل ہوگا، اس کے علاوہ کسی پر اس کا بس نہ چلے گا۔

لوگوں سے کہے گا: لوگو! ایسا رب ہی نہیں کرتا؟ مسلمان لوگ شام میں جبل دخان کی طرف بھاگ جائیں گے وہ آ کر ان کا محاصرہ کر کے انہیں سخت محنت ومشقت میں ڈالے گا پھر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے وہ سحری کے قریب آواز دیں گے، لوگو! جھوٹے خبیث کی طرف کیوں نہیں نکلتے ہو، لوگ کہیں گے، یہ کسی جن کی آواز ہے، جب وہاں پہنچے تو کیا دیکھیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

پھر نماز قائم ہوگی ان سے کہا جائے گا: روح اللہ! آپ آگے ہوں، وہ فرمائیں گے: تمہارا امام آگے ہو اور وہ نماز پڑھائے، جب فجر کی نماز پڑھ چکے گے تو اس (دجال) کی طرف نکلیں گے اللہ کا دشمن جب انہیں دیکھے گا تو یوں پگھلے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے چلیں گے اور اسے قتل کر دیں گے یہاں تک کہ شجر وحجر پکاریں گے: روح اللہ! یہ یہودی ہے آپ اس کے پیروکاروں میں سے کسی کو نہیں چھوڑیں گے سب کو قتل کر دیں گے۔ مسند احمد، ابن خزیمہ، ابو یعلی، حاکم، ضیاء عن جابر

۳۸۸۲۰..... دجال اصبہان کے یہودیوں سے نکلے گا یہاں تک کہ وہ کوفہ آئے گا اور اس کے ساتھ مدینہ، طور، یمن اور قزوین کی ایک ایک قوم مل جائے گی، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! قزوین کی کون سی قوم ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے آخر میں ایک قوم ہوگی جو دنیا سے بے رغبت ہو کر دنیا سے نکلے گی، اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے ایک قوم کو کفر سے لوٹا کر ایمان کی طرف لائے گا۔

الخطیب فی فضائل قزوین والرافع عن ابن عباس

۳۸۸۲۱..... دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ ستر ہزار جولا ہے۔ (بے وقوف) ہوں گے ان کا سب سے عقلمند آگے آگے، دیہات دیہات کہتا ہوگا۔

الدیلمی عن علی

۳۸۸۲۲..... دجال خراسان نامی زمین سے نکلے گا جو قوم اس کی پیروی کرے گی ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

ابن جریر فی تھذیبہ عن ابی بکر

۳۸۸۲۳..... دجال مشرق کی جانب اصبہان نامی زمین سے نکلے گا وہ ایسی قوم ہوگی جن کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۳۸۸۲۴..... دجال اصبہان کی جانب سے نکلے گا۔ طبرانی عن عمران ابن حصین

۳۸۸۲۵..... کانا دجال اصبہان کے یہودیوں سے نکلے گا، پیدائشی طور پر اس کی آنکھ نہ ہوگی اور دوسری چمکتے ستارے جیسی ہوگی، خون آلود ہوگی، وہ دھوپ میں کوئی چیز بھونے گا پرندے گردش سے تین چیخیں ماریں گے جنہیں مشرق ومغرب والے سنیں گے اس کا ایک گدھا ہوگا جس کے کانوں کے درمیان چوڑائی چالیس گز ہوگی، ہر ہفتہ وہ ہر جگہ پہنچ جائے گا اس کے ساتھ دو پہاڑ چلیں گے ایک میں درخت، پھل اور پانی ہوگا، اور ایک میں دھواں اور آگ ہوگی، کہے گا: یہ جنت ہے یہ جہنم۔ حاکم ج ۴ ص ۵۲۸ وابن عساکر عن ابن عمرو

۳۸۸۲۶..... کانا دجال اصبہان کے یہودیوں سے ظاہر ہوگا، اس کی دائیں آنکھ سپاٹ ہوگی اور دوسری جیسے ستارہ۔

سمویہ، حاکم عن ابن عمر عن حذیفة

۳۸۸۲۷..... تمہارے باقی لوگ نہر اردن پر دجال سے جنگ کریں گے تم لوگ مشرقی جانب اور وہ مغربی جانب ہوں گے۔

ابن سعد عن نھیک بن صریم اسکونی

۳۸۸۲۸..... میری امت میں ایک گروہ ہوگا جو اللہ اور قرآن کا انکار کریں گے جب کہ انہیں اس کا علم وشعور نہیں ہوگا جیسے یہود ونصاریٰ نے کفر کیا کچھ تقدیر کا اقرار کریں اور کچھ انکار کریں گے وہ کہیں گے: بھلائی اللہ کی طرف سے اور شر ابلیس کی طرف سے ہے اسی عقیدہ پر قرآن پڑھیں گے ایمان ومعرفت کے بعد قرآن کا انکار کریں گے میری امت ان سے دشمنی، بغض اور جدال پائے گی۔ وہ لوگ اس امت کے بے

دین لوگ ہیں ان کے زمانے میں بادشاہ کا ظلم ہوگا، ان پر ظلم، افسوس اور ان پر نشانات کا افسوس! پھر اللہ تعالیٰ طاعون بھیجے گا اور ان کی اکثریت فنا ہو جائے گی، پھر زمین میں دھنساؤ ہوگا جس میں ان کے بہت تھوڑے لوگ بچیں گے۔ اس زمانے میں مسلمان کی خوشی کم اور اس کا غم زیادہ ہوگا پھر صورتیں بگڑیں گی، اللہ تعالیٰ ان کے عام لوگوں کو بندر وخنازیر بنا دے گا۔ ان لوگوں کے بعد جلد ہی دجال نکل آئے گا۔

طبرانی والبغوی عن رافع بن خدیج

۳۸۸۲۹۔۔۔۔۔مسلمانوں کے تین شہر ہوں گے: ایک شہر دوسمندروں کے ملنے کی جگہ ہوگا ایک شہر حیرہ میں اور ایک شہر شام میں ہوگا، لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر دجال معمولی لوگوں میں سے نکلے گا اور مشرق کی جانب شکست کھائے گا سب سے پہلا شہر جواسے ہٹائے گا وہ دوسمندروں کے ملنے کی جگہ والا ہوا وہاں کے باسی تین گروہ بن جائیں گے: ایک گروہ قیام کر کے کہے گا: ہم اس کے اندازہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں وہ کیا چیز ہے، ایک فرقہ دیہاتیوں سے جاملے گا اور ایک فرقہ اس شہر میں چلا جائے جو ان کے قریب ہوگا دجال کے ساتھ ستر ہزار لوگ ہوں گے ان کے سروں پر تاج ہوں گے زیادہ تر اس کے ساتھ یہودی اور عورتیں ہوں گی۔

پھر ان کے قریبی شہر میں آئے گا تو وہاں کے لوگ تین فرقے بن جائیں گے ایک فرقہ کہے گا: ہم اس کا اندازہ کرتے ہیں دیکھتے ہیں یہ کیا چیز ہے، دوسرا فرقہ دیہاتیوں میں جاسکے گا اور تیسرا فرقہ ان کے قریبی شہر سے جاملے گا پھر وہ شام میں آئے گا تو مسلمان افیق کی گھاٹی میں جمع ہو جائیں گے وہ اپنی مہم بھیجیں گے جو درست رہے گی۔ مسند احمد، ابویعلی ابن عساکر عن عثمان بن ابی العاص

۳۸۸۳۰۔۔۔۔۔دجال زمین میں چالیس سال رہے گا سال مہینے کی طرح، مہینہ جمعہ کی طرح اور جمعہ دن کی طرح اور دن آگ میں انگارے کی طرح ختم ہوگا۔ مسند احمد وابن عساکر عن اسماء بنت یزید

۳۸۸۳۱۔۔۔۔۔دجال مرقناۃ کی دلدلی زمین سے نکلے گا اس کی طرف زیادہ نکلنے والے لوگ عورتیں ہوں گی یہاں تک کہ آدمی لوٹے گا تو اپنے دوست، ماں، بیٹی، بہن اور پھوپھی کو مضبوطی سے باندھ دے گا کہ کہیں اس کی طرف نہ چل دے۔ پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس پر مسلط کر دے گا جو اسے اور اس کی جماعت کو قتل کر ڈالیں گے اور یہ حال ہوگا کہ یہودی درخت یا پتھر تلے چھپے گا تو درخت یا پتھر کہے گا: اے مسلم! یہ میرے نیچے یہودی ہے اسے مار ڈال۔ مسند احمد، طبرانی عن ابن عمر

۳۸۸۳۲۔۔۔۔۔دجال آئے گا اور مکہ ومدینہ کے علاوہ ساری زمین پر پھرے گا جب مدینہ کے قریب آئے گا تو مدینہ کے ہر درے پر فرشتوں کی جماعت پائے گا پھر وہ دلدلی کنارے کے پاس آئے گا اپنا خیمہ لگائے گا تو مدینہ تین بار کانپے گا تو ہر منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلے جائیں گے۔

بخاری، مسلم عن انس

۳۸۸۳۳۔۔۔۔۔چھٹکارے کا دن، کیا چھٹکارے کا دن! چھٹکارے کا دن، کیا چھٹکارے کا دن! چھٹکارے کا دن، کیا چھٹکارے کا دن (تین بار فرمایا) کسی نے عرض کیا: چھٹکارے کا دن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: دجال آئے گا اور احد پر چڑھے گا وہاں سے جھانک کر مدینہ کی طرف دیکھے گا اور اپنے ساتھیوں سے کہے گا: کیا تمہیں یہ سفید محل نظر آرہا ہے؟ یہ احمد (ﷺ) کی مسجد ہے پھر وہ مدینہ آئے گا تو اس کے درے پر تلوار سونتے ایک فرشتہ پائے گا، پھر وہ دلدلی زمین کے پاس آکر خیمہ زن ہوگا، تو مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا تو مدینہ میں کوئی منافق مرد وعورت اور کوئی فاسق مرد وعورت نہیں رہے گی سب اس کی طرف چلے جائیں گے تو چھٹکارا پالے گا یہ چھٹکارے کا دن ہے۔ مسند احمد، حاکم عن محجن ابن الادرع

۳۸۸۳۴۔۔۔۔۔دجال لد کے دروازے کے پاس سترہ گز پر قتل کیا جائے گا۔ ابن عساکر عن مجمع بن جاریۃ

ابن صیاد

مدینہ کا ایک مجذوب، یہودی جس کے متعلق لوگوں میں مشہور ہوگیا تھا کہ دجال یہی ہے کیونکہ وہ عجیب وغریب حرکات کرتا تھا، اکثر نخلستانوں میں چھپا رہتا، راستہ میں جسم پھولا کر راستہ بند کر دیتا بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو تو اس کے دجال ہونے کا یقین ہوگیا تھا۔ مشکوۃ

۳۸۸۳۵ ..... اگر یہ وہی ہے تو تم ہرگز اس پر مسلط نہیں کیے جاؤ گے اور اگر وہ نہیں تو تمہیں اس کے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔

مسند احمد، مسلم عن ابن عمر

''الاکمال''

۳۸۸۳۶ ..... آپ علیہ السلام نے ابن صیاد سے فرمایا: اے تیرے کی! تجھے ہرگز عزت نصیب نہ ہو۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابن عمر، بخاری عن ابن عباس، طبرانی عن السید الحصین، مسند احمد والرویانی، ضیاء عن ابی ذر، مسلم عن مسعود عن ابی سعید

۳۸۸۳۷ ..... ابن صیاد کا نکلنا ایک غصہ کی وجہ سے ہے جو وہ غصہ ہوگا۔ طبرانی عن حفصة

۳۸۸۳۸ ..... اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس کے (دشمن و قاتل) نہیں، اس کے قاتل تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں اور اگر یہ وہ نہیں تو تمہیں کسی ذمی کو قتل کرنا جائز نہیں۔ (مسند احمد ضیاء عن جابر کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں ابن صیاد کو قتل کردوں۔ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

۳۸۸۳۹ ..... اسے چھوڑو اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں خوف ہے تو تم ہرگز اس کے قتل پر مسلط نہیں کئے جاؤ گے۔ (مسلم عن ابن مسعود کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے ابن صیاد کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔)

''حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول''

۳۸۸۴۰ ..... اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تم میں اتریں گے اور تمہارے امام ہوں گے۔ مسلم عن ابی هريرة

۳۸۸۴۱ ..... اللہ کی قسم! عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ضرور عادل بادشاہ بن کر اتریں گے۔ پھر ضرور صلیب کو توڑیں گے اور ضرور خنزیر کو قتل کریں گے اور لازماً جزیہ ختم کردیں گے، اونٹنیاں ایسے چھوڑ دی جائیں گی ان کے لئے (زکوٰۃ وصولی کی) کوشش نہیں جائے گی بغض وکینہ باہمی بغض وحسد ضرور ختم ہوگا، اور لوگ مال کی طرف بلائے جائیں گے لیکن اسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔ مسلم عن ابی هريرة

۳۸۸۴۲ ..... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم منصف حاکم اور امام عادل بن کر اتریں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے خنزیر کو قتل کردیں گے جزیہ ختم کردیں گے مال ان کے قبضہ میں ہوگا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هريرة

۳۸۸۴۳ ..... میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ اترنے والے ہیں جب انہیں دیکھو تو پہچان لینا، ان کا قد درمیان، سرخ وسفید رنگ ہوگا کتے ہوئے دوسوتی گولوں کے درمیان اتریں گے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا اگرچہ انہوں نے کوئی پانی والی چیز استعمال نہیں کی ہوگی وہ اسلام کی بنا پر لوگوں سے جنگ کریں گے صلیب توڑ دیں گے خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ ختم کردیں گے اور آپ کے زمانے میں اللہ تعالیٰ تمام شریعتیں اور ملتیں ختم کردے گا صرف اسلام کو باقی رکھے گا، مسیح علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اس کے بعد آپ چالیس سال زمین میں رہیں گے پھر آپ کی وفات ہوگی اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ ابوداؤد عن ابی هريرة

۳۸۸۴۴ ..... مسیح علیہ السلام کے بعد والی زندگی کتنی اچھی ہوگی آسمان کو برسنے کی اور زمین کو پیداوار اگانے کی اجازت دی جائے گی یہاں تک کہ اگر تم نے اپنا بیج صفا پر بھی بکھیرا تو وہ اگ آئے گا، آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اسے نقصان نہیں دے گا، اور سانپ کو روندے گا تو وہ اسے نہیں ڈسے گا آپس میں بغض، کینہ اور حسد نہیں ہوگا۔ ابوسعید النقاش فی فوائد العراقيين عن ابی هريرة

۳۸۸۴۵ ..... میری امت کی دو جماعتوں کی اللہ تعالیٰ جہنم سے حفاظت فرمائے گا ایک جماعت جو جہاد ہندوستان کرے گی، اور ایک جماعت جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگی۔ مسند احمد، نسائی والضياء عن ثوبان

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۰۱۔
نوٹ:......یہاں پھر نمبر شمار کی غلطی ہے ہم نے کتابی ترتیب کو نہیں بدلا تاکہ آئندہ کی نمبر شماری متاثر نہ ہو۔

۳۸۸۴۵......اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تمہی سے ہوگا۔ بیہقی عن ابی ھریرۃ

۳۸۸۴۶......قیامت تک میری امت کی ایک جماعت حق کی بنا پر لڑتی اور غالب رہے گی عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا: آئیے ہمیں نماز پڑھائیے! آپ علیہ السلام فرمائیں گے نہیں! اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یوں عزت بخشی ہے کہ تم ایک دوسرے کے امیر ہو۔
مسند احمد، مسلم عن جابر

۳۸۸۴۷......عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کسی شخص کو دجال پر مسلط نہیں کیا جائے گا۔ الطیالسی عن ابی ھریرۃ
کلام:......ضعیف الجامع ۴۷۶۱۔

۳۸۸۴۸......دجال ضرور تم جیسی یا تم سے بہتر ایک قوم پائے گا اور اللہ تعالیٰ ہرگز اس امت کو رسوا نہیں کرے گا جس کے شروع میں میں (محمد ﷺ) ہوں اور اس کے آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔ الحکیم، حاکم عن جبیر بن نفیر
کلام:......ضعیف الجامع ۴۸۷۵۔

۳۸۸۴۹......ضرور ابن مریم علیہما السلام دجال کو لد کے دروازے پر قتل کریں گے۔ مسند احمد، عن مجمع ابن حاریۃ

۳۸۸۵۰......ابن مریم علیہما السلام دجال کو لد کے دروازے پر قتل کریں گے۔ ترمذی عن مجمع بن جاریۃ

۳۸۸۵۱......عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ضرور منصف حاکم اور امام عادل بن کر اتریں گے اور ضرور ایک راستہ میں حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کرکے چلیں گے اور ضرور میری قبر پر آکر مجھے سلام کریں گے اور میں ضرور ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ حاکم عن ابی ھریرۃ
کلام:......الضعیفۃ ۱۴۵۰۔

۳۸۸۵۲......عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مشرقی جانب سفید منارے کے پاس اتریں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن اوس بن اوس

۳۸۸۵۳......اس امت کا بہترین گروہ پہلا اور آخری ہے پہلے میں اللہ کے رسول ﷺ اور آخری میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور اس کے درمیان ایک ٹیڑھا راستہ ہے جو نہ تیرے لائق اور نہ تو ان کے لائق ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن عروۃ بن رویم
کلام:......ضعیف الجامع ۲۹۳۰۔

۳۸۸۵۴......میری امت کے دو شخص عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا زمانہ پائیں گے اور دجال کے زمانے میں شریک ہوں گے۔
ابن خزیمہ، حاکم عن انس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۶۹۔

الاکمال

۳۸۸۵۵......عیسیٰ بن مریم روح اللہ تم میں اترنے والے ہیں جب انہیں دیکھنا تو پہچان لینا، کیونکہ وہ درمیانے قد والے سرخ و سفید رنگ والے ہوں گے ان پر کتے ہوئے دو کپڑے ہوں گے ان کے سر سے پانی ٹپکتا دکھائی دے گا۔ اگرچہ انہوں نے پانی استعمال نہیں کیا ہوگا۔ وہ صلیب توڑ، خنزیر قتل اور جزیہ (ٹیکس) ختم کردیں گے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے، اللہ تعالیٰ انہی کے زمانہ میں خیر سے محروم دجال کو ہلاک کریں گے، زمین والوں میں امن وامان پھیل جائے گا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چراگاہوں میں پھریں گے بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور انہیں کوئی نقصان نہ دیں گے آپ علیہ السلام چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۸۸۵۶...... انبیاء ایک خاندان کے بھائی ہیں جن کا باپ ایک اور مائیں جدا جدا ہیں اور ان کا دین (اصولی باتوں میں) ایک ہے میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے زیادہ نزدیک ہوں کیونکہ میری اور ان کے درمیان (والے زمانہ میں) کوئی نبی نہیں ہوا۔ وہ اترنے والے ہیں جب انہیں دیکھنا تو پہچان لینا، ان کا قد میانہ، رنگ سرخ وسفید ہوگا ان پر گرتے ہوئے دو کپڑے ہوں گے بن دھوئے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا، صلیب توڑ، خنزیر قتل اور جزیہ ختم کردیں گے اسلام کی دعوت دیں گے اسلام کے سوا تمام مذاہب ان کے زمانہ میں ختم ہوجائیں گے شیر اونٹوں کے ساتھ چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چل رہے ہوں گے، بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے آپ چالیس سال رہیں گے پھر انتقال ہوگا اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ

۳۸۸۵۷...... میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر لمبی ہوجائے تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے (دنیا میں) میری ملاقات ہوجائے پھر اگر میری وفات جلد ہوگئی تو جس کی ان سے ملاقات ہو وہ میرا اسلام ان تک پہنچادے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ

۳۸۸۵۸...... وہ (ساری) امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے آغاز میں میں (محمد ﷺ) ہوں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

حاکم عن ابن عمر

۳۸۸۵۹...... عیسیٰ علیہ السلام کے بعد والی زندگی بڑی اچھی ہوگی، آسمان کو برسنے کی زمین کو اگانے کی اجازت ہوگی اگر تم نے صفا پر بھی بیج بکھیر دیئے تو وہ اگ آئیں گے کوئی باہمی بغض وحسد نہیں ہوگا یہ حالت ہوگی کہ آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے گا سانپ پر پاؤں رکھے گا تو وہ اسے نہیں ڈسے گا۔ ابونعیم عن ابی ہریرۃ

۳۸۸۶۰...... جب تک عیسیٰ علیہ السلام تم میں منصف حاکم اور عادل بادشاہ بن کر نہیں اترتے قیامت قائم نہیں ہوگی وہ صلیب توڑ، خنزیر مار اور مال قبضہ کرلیں گے تو اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ

۳۸۸۶۱...... عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے دروازہ کے پاس سفید مینارے پر دن کی چھ گھڑیاں رہ جائیں گی تو رنگدار کپڑوں میں اتریں گے ان کے سر سے گویا موتی جھڑ رہے ہیں۔ (تمام، ابن عساکر عن عبدالرحمن بن ایوب بن نافع بن کیسان عن ابیہ عن جدہ)

۳۸۸۶۲...... عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے اتریں گے، صلیب توڑ اور خنزیر مار ڈالیں گے، لوگوں کو ایک دین (اسلام) پر جمع کردیں گے اور جزیہ ختم کردیں گے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۳۸۸۶۳...... عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو زمین پر آٹھ سو مرد اور چار سو عورتیں نیک لوگوں میں سے جو گزر چکے اور موجودہ میں سے ہوں گی۔

الدیلمی عن

یاجوج ماجوج کا خروج

۳۸۸۶۴...... مسلمان سات سال تک یاجوج ماجوج کے نیزوں اور کمان کی لکڑیاں اور ان کی ڈھالیں ایندھن کے طور پر جلاتے رہیں گے۔

ابن ماجہ عن النواس

۳۸۸۶۵...... آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف ہوگیا ہے اور وہیب نے اپنے ہاتھ سے (۹۰) نوے کا عدسہ بنایا۔

مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرۃ

۳۸۸۶۶...... یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی ضرور اس گھر کا حج وعمرہ ہوگا۔ مسند احمد، بخاری عن ابی سعید

۳۸۸۶۷...... یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی لوگ بیت اللہ کا حج وعمرہ کریں گے اور کھجوروں کے درخت لگائیں گے۔

عبدبن حمید عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۷۹۸، الضعیفہ ۲۳۷۰۔

۳۸۸۶۸.....اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عربوں کے لئے قریب آ چکے شر کی خرابی ہے! آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف ہو چکا ہے اور آپ نے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی کو ملا کر حلقہ بنایا، کسی نے عرض کیا: ہم میں نیک لوگ ہوں گے پھر بھی ہم ہلاک ہوں گے آپ نے فرمایا: ہاں جب برائی عام ہو جائے۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن زینب بنت جحش

۳۸۸۶۹.....یاجوج ماجوج روزانہ دیوار کو کھودتے ہیں، جب اس میں سے سورج کی شعاع دیکھتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے: چلو باقی کل کھودیں گے، تو (دوسرے دن) اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے مضبوط کر دیتے ہیں پھر جب سورج کی شعاع دیکھتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے: چلو انشاء اللہ کل کھودیں گے، تو جب لوٹیں گے تو اسے اسی حالت میں پائیں گے پھر اسے کھود کر لوگوں کی طرف آ جائیں گے، پانی (پیکر) خشک کر دیں گے لوگ ان کے شر سے بچنے کے لئے قلعہ بند ہو جائیں گے وہ آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے تو وہ خون آلود ہو کر ان کی طرف لوٹیں گے وہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں کو ہلاک کر دیا اور آسمان والوں پر غالب آ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر نغف کیڑا بھیجے گا جو ان کی گدی میں چپک جائے گا جس سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! زمین کے کیڑے مکوڑے ان کے خون سے موٹے ہوں گے اور ان کے گوشت سے پلیں بڑھیں گے۔ مسند احمد، ابن ماجه، حاکم عن ابی هريرة

۳۸۸۷۰.....یاجوج ماجوج کی عورتیں ہیں جتنا چاہیں ان سے جماع کریں اور درخت ہیں جن میں جتنی چاہیں پیوندکاری کریں، ان میں سے جو بھی مرتا ہے اپنی اولاد میں سے ہزار سے اوپر افراد چھوڑتا ہے۔ نسائی عن اوس بن ابی اوس

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۰۲۸۔

۳۸۸۷۱.....یاجوج ماجوج کو کھولا جائے گا۔ وہ لوگوں کی طرف آئیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ ہر اونچی جگہ سے پھسلتے ہوں گے'' پوری زمین پر (ٹڈی دل) کی طرح چھا جائیں گے، اور مسلمان ان سے بچنے کے لئے اپنے شہروں اور قلعوں میں محفوظ ہو کر اپنے مال مویشی اپنے پاس روک لیں گے، وہ زمین کے پانی پی لیں گے یہاں تک کہ ان کے کچھ لوگ نہر پر سے گزریں گے تو اس کا (سارا) پانی پی لیں گے اور اسے خشک کر کے چھوڑیں گے اور بعد والے جب وہاں سے گزریں گے تو کہیں گے: یہاں بھی کبھی پانی تھا۔

اور جب وہی لوگ رہ جائیں گے جو کسی قلعہ یا شہر میں ہوں گے تو ان میں سے کوئی کہے گا: ان زمین والوں سے تو ہم فارغ ہو گئے، اب آسمان والے رہ گئے ہیں، پھر ان میں سے ایک اپنے نیزے کو ہلائے گا اور آسمان کی طرف پھینک دے گا تو وہ خون آلود ہو کر نیچے آزمائش اور فتنہ کے لئے لوٹے گا، وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں پر ایک کیڑا بھیجے گا جیسے ٹڈی کا کیڑا ہوتا ہے وہ ان کی گردنوں میں نکلے گا تو وہ مردہ پڑے ہوں گے ان کی کوئی آہٹ سنائی نہیں دے گی، تو مسلمان کہیں گے: کیا کوئی شخص ہمارے لئے اپنی جان کی قربانی دے گا تاکہ دیکھے ایسے دشمن کا کیا ہوا؟ تو وہ شخص ان سے علیحدہ ہو کر اپنا محاسبہ کر کے کہ آج اس نے قتل ہو جانا ہے ان کی طرف اترے گا، تو انہیں ایک دوسرے پر پڑے مردہ پائے گا: وہ اعلان کرے گا: مسلمانو! خوشخبری ہو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری دشمن سے کفایت کر دی ہے چنانچہ وہ اپنے شہروں اور قلعوں سے اپنے مویشی ہنکاتے ہوئے نکلیں گے تو ان کی خوراک ان (یاجوج ماجوج) کے گوشت ہوں گے جس سے وہ ایسے تندرست و تناور ہوں گے جیسے انہیں کوئی خاص نبات مل گئی ہو۔ مسند احمد، ابن ماجه، ابن حبان، حاکم عن ابی سعید

الاکمال

۳۸۸۷۲.....یاجوج ماجوج اولاد آدم ہے اگر انہیں چھوڑ دیا تو لوگوں کی گزران زندگی بگاڑ دیں گے اور ان میں سے جو بھی مرتا ہے تو ہزار سے اوپر اپنی اولاد چھوڑ کر مرتا ہے ان کے پیچھے تین امتیں ہیں۔

تاویل، تاریس ومنسک، عبد بن حمید فی التفسیر وابن المنذر، طبرانی فی الکبیر وابن مردویه، بیهقی فی البعث عن ابن عمرو

کلام :......اللآلی ج ۱ ص ۵۸۔۵۹۔

۳۸۸۷۳ ... تم لوگ کہو گے: کوئی دشمن نہیں، جب کہ تم دشمن سے لڑتے رہو گے یہاں تک یاجوج آجائیں گے ان کے چہرے چوڑے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی بالوں کی سرخ نہیں ہوں گی، وہ ہر اونچی جگہ سے پھسل رہے ہوں گے، گویا ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں۔

مسند احمد، طبرانی عن خالد بن عبداللہ بن حرملہ عن خالۃ

۳۸۸۷۴ ... معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھے یاجوج ماجوج کی طرف بھیجا، میں نے انہیں اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی عبادت کی دعوت دی، تو انہوں نے میری بات ماننے سے انکار کردیا، تو وہ جنات اور اولاد آدم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی جہنم میں ہوں گے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن ابن عباس

کلام :......اللآلی ج ۱ ص ۵۸۔

۳۸۸۷۵ عربوں کے لئے قریب کے شر سے خرابی ہے یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے اور آپ نے دس کا عدد بنایا، کسی نے عرض کیا: ہم میں نیک لوگ ہوں گے پھر بھی ہم ہلاک ہوجائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب برائی پھیل جائے۔ طبرانی عن ام سلمۃ عن عائشۃ

۳۸۸۷۶ ... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، قریبی شر سے عربوں کی خرابی ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف ہوگیا ہے اور آپ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے حلقہ (دائرہ) بنایا، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں نیک لوگ ہوں گے پھر بھی ہم ہلاک ہوجائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب برائی زیادہ ہوجائے۔ ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن زینب بنت ام سلمہ عن ام حبیبہ بنت ام حبیبہ عن ام حبیبہ عن زینب بن جحش. مر برقم ۳۸۸۱۸۔

۳۸۸۷۷ ... سات سال تک مسلمان ان (یاجوج ماجوج) کے ترکش، ان کے نیزوں کے دستوں اور ان کی ڈھالوں کو بطور ایندھن جلائیں گے۔

طبرانی عن النواس

''دابۃ الارض کا نکلنا''

۳۸۸۷۸ ... دابۃ الارض نکلے گا اس کے پاس سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا وہ مومن کے چہرے پر لاٹھی سے اور کافر کی ناک پر انگوٹھی سے نشان لگائے گا، یہاں تک کہ لوگ دسترخوان پر جمع ہوں گے اور کہیں گے یہ مومن ہے، یہ کافر ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ہریرۃ

کلام :......ضعیف ابن ماجہ ۸۸۱ ضعیف الترمذی ۶۲۲۔

۳۸۸۷۹ دابۃ الارض نکلے گا اور لوگوں کی تھوتھنیوں پر نشان لگائے گا پھر وہ تم میں گھل مل جائیں گے یہاں تک کہ آدمی جانور خریدے گا تو اس سے کہا جائے گا: تم نے یہ کس سے خریدا؟ وہ کہے گا: نشان زدہ شخص سے۔ مسند احمد عن ابی امامۃ

۳۸۸۸۰ عمدہ گھوڑوں کی گھاٹی کیا ہی بری ہے؟ دابۃ الارض نکلے گا اور چیخے گا تو مدینہ کے اطراف کے درمیان والے لوگ اس کی آواز سنیں گے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ

کلام :......ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۱۸ ضعیف الجامع ۲۳۵۲۔

الاکمال

۳۸۸۸۱ ... دابۃ الارض جب نکلے گا تو اس کی اور میری امت کی مثال اس جگہ کی سی ہے جو تعمیر کی گئی اور اس کی دیواریں بلند کی گئیں، اور دروازے بند کردیئے گئے اور اس کے تمام وحشی جانور نکال دیئے گئے، پھر شیر لاکر اس کے درمیان میں چھوڑ دیا گیا، پھر وہ عمارت کانپنے لگی

اور پھٹنے کے قریب ہوگئی اور ہر طرف سے شیر پر گرنے لگی، یہی حال میری امت کا دابۃ الارض کے نکلنے کے وقت ہوگا ان میں سے کوئی بھی بھاگ نہ سکے گا سب اس کے سامنے لاکھڑے کئے جائیں گے۔ اور اسے ہمارے رب کی طرف سے بڑی دسترس حاصل ہوگی۔

ابو نعیم و الدیلمی عن سلمان

"آگ کا نکلنا"

۳۸۸۸۲.....قیامت کی پہلی نشانیوں میں سے آگ ہے جو مشرق سے نکلے گی لوگوں کو مغرب کی طرف کرے گی، اور اہل جنت جو سب سے پہلی چیز کھائیں گے تو وہ مچھلی کے جگر کی زیادتی ہے، رہا بچہ کا ماں باپ کے مشابہ ہونا، تو جب مرد کا پانی (نطفہ) عورت کے پانی پر سبقت لے جائے تو وہ (مرد) بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر سبقت حاصل کرلے تو وہ بچہ کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن انس

۳۸۸۸۳.....جب تک حجاز کی زمین سے ایسی آگ نہیں نکل آتی جس سے بصری کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی، قیامت قائم نہیں ہوگی۔

بخاری عن ابی ہریرۃ

"الاکمال"

۳۸۸۸۴.....حضر موت یا بحر حضر موت سے ایک آگ قیامت سے پہلے نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: شام سے نہ نکلنا۔ مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح عن ابن عمر

۳۸۸۸۵.....تمہارے سامنے حضرت موت سے آخری زمانے میں ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی، کسی نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: شام سے نہ نکلنا۔ ابن حبان عن ابن عمر

۳۸۸۸۶.....وہ آگ تمہارا ضرور قصہ ختم کرے گی جو آج وادی برہوت میں بجھی ہوئی ہے لوگوں کو گھیرے گی اس میں دردناک عذاب ہوگا، جانداروں اور اموال کو کھا جائے گی پوری دنیا میں آٹھ دنوں میں پھرے گی، وہ پرندوں اور بادلوں کی طرح اڑے گی، اس کی گرمی دن کی گرمی سے سخت ہوگی آسمان وزمین میں اس کی آواز کوندنے والی بجلی کی طرح ہوگی وہ لوگوں کے سروں کی بنسبت عرش کے زیادہ نزدیک ہوگی، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ مسلمانوں کے لئے سلامتی والی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اس وقت مسلمان مرد عورتیں ہوں گی کہاں؟ وہ تو گدھوں سے برے لوگ ہوں گے جانوروں کی طرح صحبت کریں گے ان میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوگا جو ان سے کہے: نہ کرو نہ کرو۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن حذیفۃ بن الیمان

۳۸۸۸۷.....ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، یہاں تک کہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کی طرف ہجرت کریں گے یہاں تک کہ زمین پر صرف برے لوگ رہ جائیں گے ان سے اللہ کی روح (ذات) نفرت کرے گی اور انہیں ان کی زمین پھینک دے گی اور آگ انہیں عدن سے بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی، جہاں وہ رات گزاریں گے آگ رات گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ (دوپہر کا آرام) کریں وہ قیلولہ کرے گی ان کے گرے پڑے اس کا حصہ خوراک ہوں گے۔ مسند احمد طبرانی، حاکم عن عمر

۳۸۸۸۸.....ہجرت کے بعد، ہجرت ہوگی ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کو تھامنے والے بہترین لوگ ہوں گے۔ اور زمین میں برے لوگ رہ جائیں گے اللہ کی ذات انہیں پھینک دے گی اور ان سے نفرت کرے گی اور آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی۔

مسند احمد، عن ابن عمر، مسند احمد، ابو داؤد، حاکم، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

کلام:.....ضعیف ابی داؤد ۵۳۴، ضعیف الجامع ۳۲۵۹۔

۳۸۸۸۹۔ عنقریب سیلاب کے بند سے ایک آگ نکلے گی وہ سست اونٹوں کی چال چلے گی صبح وشام دن کے وقت چلے گی اور رات کو قیام کرے گی، کہا جائے گا آگ چل پڑی لوگو! چلو، آگ کہے گی: لوگو! قیلولہ کرلو، شام کو آگ چلے گی: کہا جائے گا: لوگو! چلو وہ آگ جس تک پہنچ گئی اسے بھسم کردے گی۔

مسند احمد وابو نعیم وتعقب، بیهقی عن رافع بشر السلمی عن ابیه ویقال له: بشیر قال البغوی: ولا اعلم له غیره

۳۸۸۹۰۔۔۔ اپنے گھر والوں کو نکال کر لے جاؤ عنقریب یہاں سے ایک آگ نکلے گی جو بصری یعنی سیلاب کے بند کے اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔ حاکم وتعقب عن ابی البداح ابن عاصم عن ابیه

۳۸۸۹۱۔۔۔ بند سیلاب سے اپنے گھر والوں کو نکال لو کیونکہ یہاں سے عنقریب ایک آگ نکلے گی جو بصری کے اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔

طبرانی عن عاصم بن عدی الانصاری

۳۸۸۹۲۔۔۔ البتہ یہ اسے (مدینہ کو) اس سے اچھی حالت میں چھوڑ جائیں گے، کاش مجھے معلوم ہو جائے کہ یمن کی جانب جبل وراق سے وہ آگ کب نکلے گی جو بصری میں بیٹھے اونٹوں کی گردنیں دن کی روشنی کی طرح روشن کرے گی؟

مسند احمد، ابویعلی، ابن حبان والرویانی، حاکم، ضیاء عن ابی ذر

۳۸۸۹۳۔ اہل مشرق کی جانب ایک آگ بھیجی جائے گی جو انہیں مغرب کی طرف جمع کرے گی، جہاں وہ لوگ رات گزاریں، رات گزارے اور جہاں وہ قیلولہ کریں قیلولہ کرے گی۔ جو لوگ پیچھے گرے پڑے ہوں گی اس کی خوراک ہوں گے، وہ انہیں سست اونٹ کی رفتار ہانکے گی۔

دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابن عمرو

۳۸۸۹۴۔ جب تک رکوبہ سے ایک آگ نہیں نکلتی جس سے بصری کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی قیامت قائم نہیں ہوگی۔

ابوعوانه عن ابی الطفیل عن حذیفة ابن سید

۳۸۸۹۵۔ ہوسکتا ہے تم اسے، اس سے اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ، کاش مجھے پتہ چل جائے کہ جبل وراق سے وہ آگ کب نکلے گی جس سے بصری کے اونٹوں کی گردنیں اس طرح روشن ہوں گی جیسے لوگ دن کے وقت دیکھتے ہیں۔ حاکم عن ابن ذر

''سورج کا مغرب سے طلوع ہونا''

۳۸۸۹۶۔ پہلی نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۴۳، المشتھر ۴۱۔

۳۸۸۹۷۔۔۔ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو لیتا قیامت قائم نہیں ہوگی، جب وہ طلوع ہوگا تو لوگ اسے دیکھ کر سب کے سب ایمان لے آئیں گے یہی وقت ہوگا جس میں کسی ایمان لانے والے کو جب پہلے سے مسلمان نہیں ہوا اور نہ اپنے ایمان میں کوئی بھلائی کی، اسے کچھ فائدہ نہیں ہوگا، قیامت ضرور قائم ہوگی جب کہ دو آدمیوں نے (بھاؤ تاؤ کے لئے) کپڑا پھیلایا ہوگا تو نہ وہ اسے خرید بیچ سکیں گے اور نہ لپیٹ سکیں گے، قیامت قائم ہوکر رہے گی جب کہ آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دھوکر لوٹ رہا ہوگا پھر اسے پی نہیں سکے گا، اور قیامت برپا ہوکر رہے گی جب کہ ایک شخص اپنے حوض کی مرمت کررہا ہوگا تو اسے مزید (بھاگنے کا) موقع نہیں ملے گا، قیامت قائم ہوکر رہے گی جب کہ آدمی نے منہ کی طرف لقمہ اٹھایا ہوگا لیکن اسے کھا نہ سکے گا۔ (بخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ)

۳۸۸۹۸۔۔۔ میری امت کے لئے طلوع فجر، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کی نسبت امان ہے۔ فردوس عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۶۲۲۸ ۳، المغیر ۹۰

''الاکمال''

۳۸۸۹۹.... جب سورج مغرب سے نکلے گا تو ابلیس سجدہ میں گر جائے گا اور چیخ وپکار کر کہے گا: میرے معبود! مجھے حکم دے جسے تو چاہے گا میں سجدہ کروں گا، اس کا لشکر اس کے پاس جمع ہو کر عرض کرے گا: سردار! یہ کیسی آہ وزاری ہے؟ وہ کہے گا: میں نے اپنے رب سے ایک مقررہ مدت تک مہلت مانگی تھی اب یہی وہ وقت ہے، پھر کوہ صفا کی پھٹن سے ایک جانور نکلے گا وہ پہلا قدم انطاکیہ میں رکھے گا اور ابلیس کے پاس آ کر اسے طمانچہ مارے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۳۸۹۰۰.... وہ ہوا آئے گی جس سے اللہ تعالیٰ ہر مومن کی روح قبض کرے گا، پھر مغرب سے سورج طلوع ہوگا یہ وہی نشانی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی الطفیل عن حذیفة ابن اسید

۳۸۹۰۱.... وہ ہوا آئے گی جس سے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی روح قبض کرے گا پھر مغرب سے سورج طلوع ہوگا یہ وہی نشانی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ حاکم عن ابی شریحة، حسن

۳۸۹۰۲.... جانتے ہو یہ (سورج) کہاں جاتا ہے؟ یہ جاتا ہے اور عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے پھر اجازت طلب کرتا ہے اور اسے اجازت مل جاتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ وہ سجدہ کرے گا تو اس سے قبول نہیں کیا جائے گا پھر وہ اجازت طلب کرے گا تو اسے اجازت بھی نہیں ملے گی (بلکہ) اسے کہا جائیگا جہاں سے آیا ہے وہاں لوٹ جا، تو (یوں وہ) مغرب سے طلوع ہوگا۔ (یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا ہے یہی غالب علم والے کا نظام ٹھہرایا ہوا ہے۔'' بخاری عن ابی ذر

۳۸۹۰۳.... سورج عرش کے نیچے چھپتا ہے پھر اسے اجازت ملتی ہے تو وہ لوٹ جاتا ہے تو جس رات اس نے وہ صبح مغرب سے طلوع ہونا ہوگا اسے اجازت نہیں ملے گی صبح کے وقت اسے کہا جائے گا: اپنی جگہ سے طلوع ہو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، کیا انہیں فرشتوں، تیرے رب کے حکم اور تیرے رب کی فضل نشانیوں کے آنے کا انتظار ہے۔'' مسند احمد عن ابی ذر

''صور میں پھونک''

۳۸۹۰۴.... صور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، حاکم عن ابن عمرو

۳۸۹۰۵.... صور والے (فرشتے) کی دائیں جانب جبرائیل اور بائیں جانب میکائیل ہے۔ حاکم عن ابی سعید

کلام:.... ضعیف الجامع ۳۴۶۲۔

۳۸۹۰۶.... میں کیسے خوش عیش رہوں جب کہ صور والے (فرشتے) نے صور کو منہ میں رکھا ہے پیشانی جھکائی اور کان لگایا ہوا ہے حکم کا منتظر ہے کہ اسے پھونک مارنے کا کب حکم ملتا ہے؟ تاکہ اس میں پھونک مارے۔ لوگوں نے عرض کیا: ہم کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: کہنا اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اللہ پر ہی ہم بھروسا کیا۔ مسند احمد، ابن حبان، ترمذی، حاکم عن ابی سعید، مسند احمد، حاکم عن ابن عباس، مسند احمد، طبرانی عن زید بن ارقم وابو الشیخ فی العظمة عن ابی هريرة حلية الاولياء عن جابر والضياء عن انس

کلام:.... ذخیرة الحفاظ ۴۴۰۸۔

۳۸۹۰۷.... صور پھونکنے والے اپنے ہاتھوں میں دو نرسنگے تھامے انتظار کر رہے ہیں صور والا اسے اپنے منہ میں، جب سے پیدا ہوا، رکھے ہوئے ہے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہو تو پھونک مارے۔ خطیب عن البراء

۳۸۹۰۸.... دونوں نفخوں کے درمیان چالیس (سال) کا فاصلہ ہے پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل کرے گا تو لوگ زمین سے ایسے نکلیں گے

جیسے پودے اگتے ہیں انسان کی ہر چیز گل سڑ جائے گی صرف دم کی ہڈی باقی رہے گی اسی سے قیامت کے روز مخلوق کی ترکیب ہوگی۔

بخاری عن ابی ہریرۃ

''الاکمال''

۳۸۹۰۹۔۔۔۔صور پھونکنے والے کی آنکھ مسلسل عرش کی طرف لگی ہے جب سے اسے یہ کام سونپا گیا، تیار کھڑا ہے کہ کہیں اسے پلک جھپکنے سے پہلے حکم دے دیا جائے، گویا اس کی دونوں آنکھیں چمکتے موتی ہیں۔ حاکم عن ابی ہریرۃ

۳۸۹۱۰۔۔۔۔میں کیسے خوش عیش رہوں جب کہ صور والے نے نرسنگھا منہ میں تھامے رکھا ہے پیشانی جھکائی، کان لگائے انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے پھونک کا حکم ملے اور وہ پھونک مار دے، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: تم کہنا: ہمیں اللہ ہی کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے ہمارا اللہ پر ہی بھروسا ہے۔ سعید بن منصور، مسند احمد، وعبد بن حمید، ترمذی، حسن، ابویعلی، ابن حبان وابن خزیمہ وابو الشیخ فی العظمۃ، حاکم، بیہقی فی البعث، سعید بن منصور عن ابی سعید طبرانی عن زید بن ارقم، مسند احمد کذا، طبرانی فی الاوسط، حاکم، بیہقی فی البعث عن الارقم بن الارقم وقال: کذا فی کتابی ولا ادری منی او ممن حدثنی وقال ایوب بن زید ابن ارقم، سعید بن منصور عن انس. مرعزوہ برقم ۳۸۹۰۶

۳۸۹۱۱۔۔۔۔میں کیسے عیش کی زندگی گزاروں جب کہ صور والے نے نرسنگھا منہ میں رکھا ہے پیٹھ جھکائی اور نظر عرش پر لگائی ہے گویا اس کی دونوں آنکھیں چمکتے موتی ہیں اس نے کبھی نظر نہیں گھمائی اس خوف سے کہ اس سے پہلے اسے حکم ہو جائے۔ الخطیب عن انس

مردوں کا اٹھنا اور جمع ہونا

مردوں کا اٹھنا

۳۸۹۱۲۔۔۔۔اسی طرح تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔ ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن ابن عمرو

کلام:۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۸۹

۳۸۹۱۳۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انسان نے میری تکذیب کی اور اسے اس کا حق نہ تھا، اس نے مجھے برا بھلا کہا جب کہ اسے اس کا حق نہ تھا، اس کی تکذیب کرنا یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں اسے دوبارہ لوٹانے پر جیسے وہ تھا قادر نہیں، اور اس کا مجھے برا بھلا کہنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے: میرا نائب (بیٹا) ہے، میں اس سے پاک ہوں کہ اپنے لئے بیوی یا بیٹا بناؤں۔ بخاری عن ابن عباس

۳۸۹۱۴۔۔۔۔کیا تم کسی قوم کی قحط زدہ وادی سے نہیں گزرے، پھر تم وہاں سے گزرو تو وہ سرسبز و شاداب ہو، پھر اس سے گزرو تو وہ خشک ہو پھر گزرو تو سبزہ زار بنی ہو؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی رزین

۳۸۹۱۵۔۔۔۔انسان کی ہر چیز گل سڑ جاتی ہے صرف دم کی ہڈی نہیں گلتی اس سے قیامت کے روز مخلوق بنے گی۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۳۸۹۱۶۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے انسان نے مجھے برا بھلا کہا، جب کہ اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا، اس نے میری تکذیب کی جب کہ اسے میرے جھٹلانے کا کوئی حق نہیں، اس کا میرے کو گالی دینا یہ ہے کہ میرا (بیٹا) نائب ہے جب کہ میں بے نیاز اللہ ہوں اکیلا ہوں، نہ میرا کوئی بیٹا ہے اور نہ میں کسی کا بیٹا ہوں اور نہ کوئی ہمسر ہے اور اس کا میرے کو جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے: جیسے اس نے مجھے پہلی مرتبہ بنایا، مجھے نہیں لوٹائے گا، پہلی مرتبہ میرے لئے پیدا کرنا اس کے دوبارہ لوٹانے سے مشکل نہیں۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی ہریرۃ

حشر

اس کی دو قسمیں ہیں۔

قبل از موت...... دوم بعد الموت

یہ احادیث ان دونوں قسموں سے ملی جلی ہیں۔

۳۸۹۱۷...... قیامت کے روز لوگوں کی تین فوجیں ہوں گی، سواروں، کھانے والوں اور ننگھوں کی فوج، ایک فوج کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹ رہے ہوں گے اور آگ انہیں جمع کرے گی، ایک فوج چلتی اور بھاگتی ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ پشت پر مصیبت ڈال دے گا تو پھر کوئی قناری (پیٹھ والا) باقی نہیں رہے گا یہاں تک کہ آدمی کے پاس پسندیدہ باغ ہوگا جسے وہ کجاوے والے اونٹ کے بدلے دے دے گا اس پر اسے دسترس نہیں ہوگی۔

مسند احمد، نسائی، حاکم عن ابی ذر

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۸۰۱ ضعیف النسائی ۱۱۹۔

۳۸۹۱۸...... تمہیں پیدل اور سوار جمع کیا جائے گا اور یہاں سے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور آپ نے شام کی طرف اشارہ کیا۔

مسند احمد، نسائی، حاکم عن معاویہ بن حیدۃ

۳۸۹۱۹...... قیامت کے روز سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو بلایا جائے گا، آپ کی اولاد آپ کو دیکھے گی کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ آدم ہیں، وہ کہیں گے: میں حاضر ہوں اور میری سعادت ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم کی طرف بھیجے جانے والوں میں سے اپنی اولاد کے لوگ نکال لیں! عرض کریں گے میرے رب کتنے نکالوں؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہر سو میں سے ننانوے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب ہم میں سے ہر سو سے ننانوے نکالے جائیں گے تو ہمارا کیا باقی بچے گا؟

آپ نے فرمایا: میری امت (دوسری) امتوں میں کالے بیل پر سفید بال کی طرح ہے۔ بخاری عن ابی ہریرۃ

۳۸۹۲۰...... تمہیں ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا۔ بخاری عن عائشۃ ترمذی، حاکم عن ابن عباس

۳۸۹۲۱...... قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایک میل کی مقدار تک پہنچ جائے گا۔ اور لوگ اپنے اعمال کے اعتبار سے پسینے میں (ڈوبے) ہوں گے، کوئی ٹخنوں تک، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کوکھ تک، اور کسی کو (گویا) پسینے کی لگام پڑی ہوگی۔

مسلم عن المقدار بن الاسود

۳۸۹۲۲...... جب قیامت کا دن ہوگا تو سورج لوگوں کے اتنا نزدیک کر دیا جائے گا کہ وہ ایک یا دو میل کی مقدار میں ہوگا پھر سورج انہیں گرمائے گا تو ہر کوئی اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینے میں ڈوبا ہوگا، کسی کا پسینہ ٹخنوں تک، کسی کا گھٹنوں تک، کسی کا کوکھ تک اور کسی کو پسینے کی لگام پڑی ہوگی۔

مسند احمد، ترمذی عن المقداد

۳۸۹۲۳...... قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ بہے گا یہاں تک کہ زمین میں ان کا پسینہ ستر ہاتھ پھیل جائے گا اور انہیں کانوں تک ڈبو دے گا۔

بخاری عن ابی ہریرۃ

۳۸۹۲۴...... ان میں سے ایک شخص آدھے کانوں تک پسینہ میں شرابور ہوگا۔ بخاری، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمر

۳۸۹۲۵...... قیامت کے دن کافر کو پسینے کی لگام پڑی ہوگی (تنگ آکر) وہ کہے گا: میرے رب! مجھے (اس مصیبت سے) نجات دے مجھے نجات دے چاہے جہنم میں ڈال کر۔ خطیب عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۹۵۔

۳۸۹۲۶ قیامت کے روز آدمی کو پسینے کی لگام پڑی ہوگی وہ (گھبرا کر) کہے گا: میرے رب! مجھے چاہے جہنم میں ڈال دے۔ (لیکن) اس سے نجات دے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۶۰۔

۳۸۹۲۷......قیامت کے دن پسینہ زمین پر ستر گز پھیل جائے گا، اور وہ لوگوں کے منہ اور کانوں تک پہنچ جائے گا۔ مسلم عن ابی ھریرۃ

۳۸۹۲۸......اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے جمع کرے گا جیسے ترکش میں تیر جمع کئے جاتے ہیں پچاس ہزار سال تمہاری طرف نہیں دیکھے گا۔ طبرانی، حاکم عن ابن عمرو

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۹۲۔

۳۸۹۲۹......لوگو! تمہیں اللہ کے پاس ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع ہونا ہے ''جیسے ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا (اسی طرح) لوٹائیں گے'' یقیناً سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو پوشاک پہنائی جائے گی، سنو! میری امت کے بہت سے لوگ لائے جائیں گے، پھر انہیں بائیں جانب روک لیا جائے گا، میں کہوں گا: میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں، یہ تو میرے ساتھی ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ کو علم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات ایجاد کیں تو میں ایسے ہی کہوں گا جیسے نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: ''جب تک میں ان میں رہا تو مجھے ان (کے افعال) کی خبر تھی پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگران تھا'' کہا جائے گا: جب سے آپ نے ان سے مفارقت وجدائی اختیار کی یہ لوگ مسلسل مرتد ہوتے رہے (اور اپنے آباء واجداد کے دین کی طرف لوٹتے رہے۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی عن ابن عباس

۳۸۹۳۰...... قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھ رہی ہوں گی، آپ نے فرمایا: عائشہ! وہ منظر اس سے سخت ہوگا کہ کوئی ایک دوسرے کو دیکھے۔

نسائی ابن ماجہ عن عائشۃ

۳۸۹۳۱...... قیامت کے روز لوگوں کو سفید چٹیل زمین پر جمع کیا جائے گا جو میدے کی روٹی جیسی ہوگی، اس میں کسی کے لئے کوئی نشانی نہیں ہوگی۔

مسلم عن سھل ابن سعد

۳۸۹۳۲......قیامت کے روز لوگوں کی تین جماعتیں جمع ہوں گی، رغبت کرنے والے اور ڈرنے والے، دو ایک اونٹ پر، تین ایک اونٹ پر، چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر سوار ہوں گے، بقیہ کو آگ جمع کرے گی۔ جہاں وہ قیلولہ کریں قیلولہ کرے، جہاں وہ شب باشی کریں، شب باشی کرے، جہاں ان کی صبح وشام ہو، صبح وشام کرے گی۔ مسلم نسائی عن ابی ھریرۃ

۳۸۹۳۳......قیامت کے روز آگ لوگوں کو تین حصوں میں جمع کرے گی، ایک گروہ پیادہ، ایک سوار اور ایک جماعت منہ کے بل۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ نے فرمایا: جس نے انہیں قدموں کے بل چلایا ہے وہ انہیں منہ کے بل چلانے پہ بھی قادر ہے، یاد رکھو! وہ ہر ناہموار جگہ اور کانٹے سے اپنے چہرے بچاتے ہوں گے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی ھریرۃ

کلام:......ضعیف الترمذی ۶۱۲۔

۳۸۹۳۴......زبردست غلبہ والا اپنے آسمانوں اور زمین کو اپنے دست قدرت میں تھام کر فرمائے گا: میں زبردست بادشاہ ہوں، زبردستوں پر سختی کرنے والے، تکبر کرنے والے کہاں ہیں۔ ابن ماجہ عن ابن عمر

۳۸۹۳۵......اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زبردست کہاں ہیں؟ متکبر کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو لپیٹ کر بائیں ہاتھ میں پکڑ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں سختی کرنے والے، تکبر کرنے والے کہاں ہیں۔

مسلم، ابو داؤد عن ابن عمر

۳۸۹۳۶......اللہ تعالیٰ قیامت کے روز زمین کو پکڑے گا اور آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ مسلم، نسائی، ابن ماجه عن ابی هريرة، بخاری عن ابن عمر

۳۸۹۳۷......لوگوں کی تین طرح کی پیشیاں ہوں گی دو پیشیاں تو جھگڑے اور معذرتوں کی ہوں گی، رہی تیسری تو اس میں اعمال نامے ہاتھوں میں اڑ رہے ہوں گے تو کچھ دائیں ہاتھ میں پکڑیں گے اور کچھ بائیں ہاتھ میں۔ نسائی عن ابی هريرة، مسند احمد، ابو داؤد عن ابی موسی

کلام:......ضعیف ابن ماجه ۹۳۲ ضعیف الجامع ۶۴۳۲۔

۳۸۹۳۸......قیامت میں ہر آنے والا پیاسا ہوگا۔ حلية الاولياء بيهقی، عن انس

۳۸۹۳۹......ساری دنیا آخرت کے دنوں کے مقابلہ میں سات دن ہے۔ فردوس عن انس

۳۸۹۴۰......اگر کسی شخص کو پیدائش سے لے کر بڑھاپے تک اللہ تعالیٰ کی رضامندی میں منہ کے بل گھسیٹا جائے تو قیامت کے روز وہ اسے حقیر سمجھے گا۔ مسند احمد، بخاری فی التاریخ، طبرانی فی الکبير عن عتبة بن عبد

الاکمال

۳۸۹۴۱......قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو اٹھائے گا اور آسمان ان پر برسے گا۔ مسند احمد، ابويعلی، سعيد بن منصور عن انس

۳۸۹۴۲......تمہیں قیامت کے روز ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا۔ طبرانی عن سهل بن سعد

۳۸۹۴۳......تمہیں قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا، سب سے پہلے ابراہیم خلیل (اللہ) کو پوشاک پہنائی جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، ابراہیم خلیل کو پوشاک پہناؤ تاکہ لوگوں کو ان کی فضیلت کا پتہ چلے پھر باقی لوگوں کو ان کے اعمال کے مناسب کپڑے پہنائے جائیں گے۔

ابن السکن والاسماعیلی وابن منده وابو نعيم عن طلق بن جيب عن جيدة قال: ابن السکن: لعله والد معاوية بن حيدة

۳۸۹۴۴......تمہیں ننگے پاؤں، ننگے بدن اور ختنہ کے بغیر جمع کیا جائے گا کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: منظر اس سے بھی خوفناک ہوگا کہ کسی کی پروا کی جائے۔ مسند احمد، بخاری عن عائشة

۳۸۹۴۵......تمہیں ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے جمع کیا جائے گا، ایک عورت کہنے لگی: کیا ہم ایک دوسرے کی شرم گاہ (نہ) دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ارے فلانی! ''ہر آدمی کی ایک کیفیت ہوگی جو اسے دوسروں سے لاپروا کردے گی''۔

ترمذی: حسن صحیح، حاکم عن ابن عباس

۳۸۹۴۶......تمہیں یہاں ننگے پاؤں، پیادہ، سوار اور چہروں کے بل جمع کیا جائے گا، تم اللہ کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمہارے منہوں پر تو بڑا ہوگا سب سے پہلے ران آدمی کے اعمال بتائے گی۔ ابن ابی شيبه، طبرانی، حاکم عن معاوية بن حيدة

۳۸۹۴۷......لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن، اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا پسینہ کا انہیں نقاب چڑھا ہوگا جو کانوں کی لوتک پہنچ جائے گا، حضرت سودۃ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: افسوس! شرم گاہ! ہم ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: لوگ اس سے غافل ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کی کیفیت ہوگی جو اسے (دوسروں سے) لاپروا کردے گی۔ طبرانی، حاکم وابن مردوية فی البعث عن سودة بنت زمعة

۳۸۹۴۸......قیامت کے روز لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھایا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: شرم گاہوں کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ان میں سے ہر ایک کی ایک کیفیت ہوگی جو اسے غافل کردے گی''۔ حاکم وابن مردويه عن عائشة

۳۸۹۴۹......قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے جمع کیا جائے گا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: عائشہ! منظر اس سے، ہیبت ناک ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف دیکھے۔

مسلم، نسائی، ابن ماجه عن عائشة

۳۸۹۵۰ ..... قیامت کے روز لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ کے جمع کیا جائے گا، ایک عورت کہنے لگی: یا رسول اللہ! ہم ایک دوسرے کو کیسے دیکھ لیں گے؟ آپ نے فرمایا: اس دن نظریں جھکی ہوں گی۔ طبرانی عن السید الحسن

۳۸۹۵۱ ..... قیامت کے روز لوگوں کو ایسا ہی جمع کیا جائے گا جیسا انہیں ان کی ماؤں نے جنا یعنی ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: اس دن لوگ دیکھنے سے غافل ہوں گے، نظریں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھیں گے بغیر کھائے پیئے چالیس سال گزار دیں گے۔ ابن مردویہ عن ابن عمر

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۹۸۔

۳۸۹۵۲ ان میں سے ہر ایک کی اس دن ایک کیفیت ہوگی جو اسے لا پروا کردے گی مرد عورتوں کو اور نہ عورتیں مردوں کو دیکھیں گی وہ ایک دوسرے سے غافل ہوں گے۔ حاکم عن عائشۃ

۳۸۹۵۳ ..... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (لوگوں کو) ننگے بدن، بے ختنہ و بے عیب اٹھائے گا، لوگوں نے عرض کیا: بے عیب کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: یعنی ان کے ساتھ کوئی عیب نہیں ہوگا۔ پھر انہیں آواز دے گا تو دور والے ایسے سنیں گے جیسے قریب والے سنیں گے، میں بادشاہ ہوں، میں بدلہ دینے والا ہوں، کوئی جہنمی اس وقت تک جہنم میں نہیں جا سکتا یہاں تک کہ میں اسے جنتی سے اس کا حق نہ دلوا دوں، اور نہ کوئی جنتی جنت میں جا سکتا ہے یہاں تک کہ اس سے کسی جہنمی کا حق نہ دلوا دوں اگر وہ ایک طمانچہ ہی کیوں نہ ہو، لوگوں نے عرض کیا: کیا ہم اللہ کے حضور ہوں گے بدن، بے ختنہ اور بے عیب حاضر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نیکیوں اور گناہوں کے اعتبار سے۔

مسند احمد، ابویعلی والخرائطی فی مساوی الاخلاق، طبرانی، ضیاء عن عبداللہ بن انیس انصاری

۳۸۹۵۴ ہر بندہ کو اسی کیفیت پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت ہوئی، ایمان والے کو ایمان پر اور منافق کو اپنے نفاق کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ ابن حبان عن جابر

۳۸۹۵۵ سب سے آخر میں اس امت کے دو قریشی شخص محشر میں جمع کئے جائیں گے۔

ابن ابی شیبہ، عن وکیع عن اسمعیل عن قیس، قال: اخرت ان رسول اللہ ﷺ قال. فذکرہ وعن وکیع عن المسعودی عن سعید بن خالد عن حذیفۃ بون اسید موقوفا والا دل صحیح لان قیس بن ابی حازم سمع من العشرۃ والثانی حسن ولہ حکم الرفع

۳۸۹۵۶ ..... مزینہ کے دو شخص جمع کئے جائیں گے ان کا حشر سب سے آخر میں ہوگا۔ وہ پہاڑ سے لوگوں کے گھروں کی جانب آئیں گے تو زمین کو وحشی جانوروں سے پر پائیں گے، پھر مدینہ آئیں گے وہاں پہنچ کر کہیں گے: لوگ کہاں ہیں؟ انہیں کوئی نظر نہیں آئے گا، ان میں سے ایک اپنے ساتھ والے سے کہے گا: لوگ گھروں میں ہوں گے گھروں میں داخل ہوں گے تو وہاں بھی کوئی نہیں ہوگا اور بچھونوں بستروں پر لومڑیاں اور بلیاں ہوں گی، کہیں گے: لوگ کہاں گئے؟ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا: لوگ مسجد میں ہوں گے؟ مسجد میں آئیں گے تو وہاں بھی کوئی نہیں ملے گا، ان میں سے ایک کہے گا: مجھے لگتا ہے لوگ بازاروں میں ہیں بازاروں کی مشغولی نے انہیں روک رکھا ہوگا، وہاں سے نکل کر بازار آئیں گے تو وہاں بھی کوئی نہیں ہوگا، پھر وہ چلتے چلتے مدینہ آئیں گے تو وہاں دو فرشتے ہوں گے جو انہیں ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے محشر کی زمین پر لے جائیں گے تو یہ سب سے آخر میں جمع ہوں گے۔ حاکم وابن مردویہ وابن عساکر عن ابی سریحۃ الغفاری

۳۸۹۶۰ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام امتوں کو جمع کرے گا، اور اپنی شان کے مطابق عرش سے کرسی پر نزول فرمائے گا" اس کی کرسی کی وسعت آسمانوں وزمین سے زیادہ ہے۔" طبرانی عن ابن مسعود

۳۸۹۶۱ ..... تمہیں بیت المقدس کی طرف جمع کیا جائے گا، پھر قیامت کی طرف اکٹھا کیا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۳۸۹۶۲ ..... قیامت کی تاریکی میں قیامت کے دن لوگوں کا مختصر سلام، "لاالٰہ الا اللّٰہ" ہوگا۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمرو

۳۸۹۶۳ ... مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل اچھی صورت میں سامنے آئے گا، مومن اس سے کہے گا، تو کون ہے؟ اللہ کی قسم تو مجھے تو نیک شخص لگتا ہے وہ کہے گا: میں تیرا عمل ہوں، تو وہ اس کے لئے جنت تک جانے کے واسطے نور اور راہنما ہوگا۔ اور کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو

اس کا عمل بری صورت اور بری نوید میں ظاہر ہوگا وہ کہے گا: ارے تو کون ہے؟ اللہ کی قسم! تو مجھے برا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ وہ کہے گا: میں تیرا عمل ہوں، پھر اسے لے چلے گا یہاں تک کہ جہنم میں داخل کر کے چھوڑے گا۔ ابن جریر عن قتادہ مرسلاً

۳۸۹۶۴ ... مٹی انسان (کے جسم) کی ہر چیز کھا جائے گی صرف اس کی دمچی کی ہڈی جو رائی کے دانہ کی طرح ہے اسے نہیں کھائے گی اسی سے تم اگائے (زندہ کئے) جاؤ گے۔ مسند احمد، ابویعلی ابن حبان، حاکم، سعید بن منصور عن ابی سعید

۳۸۹۶۵ ... قیامت کے روز سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا، اور اس کی حرارت وگرمی میں اتنی اتنی زیادتی کر دی جائے گی، جس سے کھوپڑیاں ایسے کھولیں گی جیسے چولہے پر ہنڈیاں جوش مارتی ہیں، انہیں ان کے گناہوں کی مقدار سے پہچانا جائے گا، بعض کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا بعض کا پنڈلیوں تک بعض کا کمر تک اور بعض کو پسینہ کا نقاب بنا ہوگا۔ مسندا حمد، طبرانی عن ابی امامة

۳۸۹۶۶ ... قیامت کے روز سورج زمین کے (اتنا) قریب ہوگا کہ لوگ پسینے سے شرابور ہوں گے، بعض کا پسینہ ٹخنوں تک، بعض کا آدھی پنڈلی تک، بعض کا گھٹنوں تک، بعض کا کمر تک، بعض کا کوکھ تک بعض کا کندھوں تک، بعض کا حلق تک، بعض کو گویا پسینے کی لگام پڑی ہوگی اور بعض پسینے میں غرق ہوں گے۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن عقبة بن عامر

۳۸۹۶۷ ... لوگوں کو کانوں کی لو تک پسینے کی لگام پڑی ہوگی۔ حاکم عن ابن عمر

۳۸۹۶۸ ... قیامت کے روز سورج لوگوں کے اتنا قریب ہوگا یہاں تک دو میل کے فاصلے پر ہوگا اس کی حرارت میں اضافہ کر دیا جائے گا، پھر وہ انہیں گرمائے گا، تو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینے میں ڈوبے ہوں گے، کسی کا پسینہ ٹخنوں تک، کسی کا گھٹنوں تک، کسی کا کمر تک اور کسی کو پسینے کی لگام پڑی ہوگی۔ طبرانی فی الکبیر عن مقدام بن معدی کرب

۳۸۹۶۹ ... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا، پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: لوگو! کیا تم اپنے اس رب سے راضی نہیں جس نے تمہیں پیدا کیا، تمہیں صورتیں بخشیں تمہیں رزق دیا، کہ ہر انسان کو اس کے حوالے کر دیا جائے جس کی وہ دنیا میں عبادت (تعظیم پکار نذر و نیاز دیا) کرتا تھا اور جس سے محبت کرتا تھا؟ کیا یہ تمہارے رب کی طرف سے انصاف نہیں؟ لوگ کہیں گے: کیوں نہیں! پھر تم میں سے ہر انسان (اپنے معبود کے پیچھے) چل پڑے گا۔

۳۸۹۷۰ ... لوگوں کو جمع کیا جائے گا، پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: کیا یہ میری طرف سے انصاف نہیں کہ میں ہر قوم کو اس کے حوالے کر دوں جس کی وہ عبادت کیا کرتی تھی! پھر ان کے معبود ان کے سامنے بلند کئے جائیں گے تو وہ ان کے پیچھے چل پڑیں گے اور اس امت کے سوا کوئی نہیں بچے گا، ان سے کہا جائے گا: تمہارا الٰہ ومعبود کوئی نہیں؟ یہ کہیں گے ہمارا (اللہ کے سوا) کوئی معبود نہیں جس کی ہم عبادت کرتے ہوں، پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی کا ظہور فرمائے گا۔ طبرانی عن ابی موسٰی

حساب

۳۸۹۷۱ ... قیامت کے روز مومن کے اعمال نامے کا عنوان (ٹائٹل) ہوگا، لوگوں کی طرف سے اس کی اچھی تعریف۔ فردوس عن ابی ہریرة

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۸۲۲۔

۳۸۹۷۲ ... میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کا حساب میرے سپرد کر دیں تا کہ وہ دوسری امتوں کے سامنے رسوا نہ ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی: اے محمد (ﷺ) میں خود ان کا حساب لوں گا اگر ان کی کوئی لغزش ہوئی تو میں اسے چھپا لوں گا تا کہ آپ کے سامنے وہ رسوا نہ ہو۔ فردوس عن ابی ہریرة

کلام: ...... تذکرۃ الموضوعات ۲۲۷، ذیل اللآلی ۱۷۹۔

۳۸۹۷۳ ... میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب وعذاب کے جنت میں ضرور داخل ہوں گے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔ مسند احمد عن ثوبان

۳۸۹۷۴ ...... جس کا حساب ہوا اسے عذاب ہوگا۔ ترمذی، الضیاء عن انس

۳۸۹۷۵ ...... حساب میں جس کی تفتیش ہوئی وہ ہلاکت میں پڑ گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن الزبیر

۳۸۹۷۶ ...... جس کی حساب میں تفتیش ہوئی اسے عذاب ہوگا۔ بیہقی عن عائشة

۳۸۹۷۷ ...... قیامت کے دن جس کا حساب ہوا اسے عذاب ہوگا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔'' آپ نے فرمایا: یہ تو حساب نہیں یہ پیشی ہے لیکن جس کی حساب میں تفتیش ہوئی وہ ہلاک ہوا۔

مسند احمد، بیہقی، ترمذی عن عائشة

۳۸۹۷۸ ...... ایمان والے جب جہنم سے چھٹکارا پالیں گے تو انہیں جنت و جہنم کے درمیان ایک پل پر روکا جائے گا پھر ان کے دنیا میں باہمی ظلموں کا بدلہ دیا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ صاف اور شائستہ ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ہر جنتی اپنے مقام سے، دنیا کے گھر سے زیادہ واقف ہوگا۔

مسند احمد، بخاری عن ابی سعید

۳۸۹۷۹ ...... جب قیامت کا دن ہوگا کافر اپنے اعمال سے پہچان لیا جائے گا وہ انکار کرے گا اور جھگڑے گا (اللہ تعالیٰ) اس سے کہے گا: یہ تیرے پڑوسی تیرے خلاف گواہی دیتے ہیں وہ کہے گا: جھوٹ بولتے ہیں، اس سے کہا جائے: تیرے گھر کے لوگ اور تیرے رشتہ دار؟ وہ کہے گا: جھوٹ بولتے ہیں، (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: قسم کھاؤ! چنانچہ وہ قسم کھائیں گے پھر اللہ تعالیٰ انہیں خاموش کر دے گا اور ان کے خلاف ان کی زبانیں گواہی دیں گی اور اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں داخل کر دے گا۔ ابویعلی، حاکم عن ابی سعید

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۶۲۔

۳۸۹۸۰ ...... قیامت کے روز چار آدمی جھگڑیں گے۔ بہرا شخص جو کچھ نہیں سنتا؟ بے وقوف (جسے کچھ سجھائی نہ دیتا ہو) بوڑھا شخص اور وہ آدمی جو دونبیوں کے درمیانی زمانہ میں مرا، رہا بہرا تو وہ کہے گا: میرے رب! اسلام آیا تھا لیکن میں کچھ نہیں سنتا تھا، بے وقوف کہے گا: میرے رب! اسلام آیا اور بچے مجھے مینگنیاں مارا کرتے تھے، بوڑھا کہے گا: میرے رب! اسلام آیا اور میری سمجھ جواب دے چکی تھی، درمیانی زمانے میں مرنے والا کہے گا: میرے رب! میرے پاس تیرا کوئی رسول نہیں آیا، اللہ تعالیٰ ان سے عہد لے گا کہ وہ ضرور اس کی بات مانیں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف پیام بھیجے گا کہ جہنم میں داخل ہو جاؤ جو اس میں داخل ہوگا وہ اس کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی اور جو اس میں داخل نہیں ہوا اس کی طرف گھسیٹا جائے گا۔ مسند احمد، ترمذی عن الاسود بن سریع وابی هریرة

۳۸۹۸۱ ...... اللہ تعالیٰ نے حفاظت کرنے والے دو فرشتوں کو لطیف بنایا ہے اور انہیں دونوں ڈاڑھوں پر بٹھایا ہے آدمی کی زبان ان کا قلم اور اس کا لعاب ان کی روشنائی بنادی۔ فردوس عن معاذ

۳۸۹۸۲ ...... جب تک بندے سے چار سوال نہیں ہو جاتے اس کے قدم اٹھ نہ سکیں گے۔ عمر کہاں گنوائی، علم کے بارے کیا کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور جسم کہاں صرف کیا؟ ترمذی عن ابی برزة

۳۸۹۸۳ ...... انسان کے پاؤں قیامت کے روز اپنے رب کے پاس نہیں ٹلیں گے یہاں تک کہ اس سے پانچ باتوں کا سوال ہو جائے، عمر کہاں گنوائی، جوانی کہاں صرف کی، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور علم پر کیا عمل کیا؟ ترمذی عن ابن مسعود

۳۸۹۸۴ ...... قیامت کے دن انسان کو لایا جائے گا جیسے وہ بھیڑ کا میمنہ ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے دیا، تجھ پر بخشش کی، تجھ پر انعام کیا، (لیکن) تم نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے اسے جمع کیا منافع کمائے اور جتنا تھا اس سے زیادہ چھوڑ کر آ گیا، مجھے لوٹا تا کہ میں اس سارے کو تیرے پاس لے آؤں، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جو تم نے آگے بھیجا وہ مجھے دکھاؤ! وہ کہے گا: میرے رب! میں نے اسے جمع کیا، اس میں فائدہ اٹھایا، اور پہلے اسے زیادہ چھوڑ کر آیا، مجھے واپس بھیج تا کہ میں اس سارے کو تیرے پاس لے آؤں۔ پس جب بندے نے کوئی بھلائی نہ بھیجی ہوگی تو اسے جہنم کی طرف چلا دیا جائے گا۔ ترمذی عن انس

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۲۷۔

۳۸۹۸۵.....قیامت کے روز بندہ کہے گا: میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں! پھر وہ عرض کرے گا: میں اپنے بارے میں صرف اپنا گواہ مانوں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تیری جان تیرے خلاف گواہ کافی ہے نیز معزز لکھنے والے (کراماً کاتبین) کی گواہی کافی ہے پھر اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا: بولو! تو وہ اس کے اعمال بتائیں گے، پھر اس کے اور گفتگو میں رکاوٹ ڈال دی جائے گی، وہ کہے گا دور کرو بلکہ دفع ہو جاؤ، میں تو تمہاری وجہ سے ہی جھگڑتا تھا۔

مسند احمد مسلم، نسائی عن انس

۳۸۹۸۶.....قیامت کے روز بغیر سینگ کے بکری سینگ والی سے بدلہ لے گی۔ مسند احمد عن عثمان

۳۸۹۸۷.....قیامت کے روز بندے کو لا کر کہا جائے گا: کیا میں نے تمہیں، کان، آنکھ مال اور اولاد نہیں دی اور مویشی، کھیتی تمہارے کام میں نہیں لگائی، تمہیں سردار بنے دیا اور مال غنیمت کا چوتھائی حصہ وصول کرنے دیا، اور تمہارا گمان تھا کہ تم مجھ سے اس دن ملو گے؟ وہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہم نے تجھے ایسے چھوڑ دیا جیسے تو نے ہمیں بھلا دیا۔ ترمذی عن ابی ہریرة

۳۸۹۸۸.....قیامت کے روز پرندے اپنی چونچیں اٹھائیں گے اور اپنی دمیں جھاڑیں گے اور اپنے پیٹ خالی کر دیں گے انہیں کسی چیز کی طلب نہیں ہوگی۔ طبرانی، عدی عن ابن عمر

کلام:.....ترتیب الموضوعات ۱۱۲۶، التنزیہ ج ۲ ص ۳۸۲۔

الاکمال

۳۸۹۸۹.....قیامت کے دن پرندے عرش کے سائے تلے آئیں گے اپنی چونچیں اپنی دموں پر ماریں گے اپنے پیٹ خالی کر دیں گے ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا۔ عقیلی فی الضعفاء، ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

۳۸۹۹۰.....جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ اس امت پر سبز زمرد کا خیمہ لگائے گا پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک منادی ندا کرے گا: اے امت محمد! اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا ہے تم بھی ایک دوسرے کو معاف کر دو، اور پھر حساب کے لئے آؤ۔ الدیلمی عن ابی امامة

۳۸۹۹۱.....قیامت کے روز جنتی، جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کے باہمی ظلم ہوں گے۔ پھر عرش تلے سے ایک شخص آواز دے گا، اے لوگو! باہمی ظلم معاف کر دو تمہارا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ثواب میرے ذمہ ہے۔

ابن ابی الدنیا و ابن النجار عن انس

۳۸۹۹۲.....قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایسی بلند آواز دے گا جو شور سے پاک ہوگی، میرے بندے! میں اللہ ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا، سب سے بڑا حاکم، سب سے زیادہ حساب لینے والا ہوں آج نہ تم پر کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے، اپنی دلیل پیش کرو، آسان جواب دو کیونکہ تم سے سوال ہوگا اور تمہارا حساب ہوگا۔ اے میرے فرشتو! حساب کے لئے ان کے قدموں کے پاس صفیں بنا کر کھڑے کر دو! الدیلمی عن معاذ

۳۸۹۹۳.....تم لوگ مجھ سے پوچھتے نہیں میں کسی وجہ سے ہنس رہا ہوں؟ مجھے قیامت کے روز بندے کی اپنے رب سے جھگڑے کی وجہ سے ہنسی آ گئی۔ وہ کہے گا: میرے رب! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ مجھ پر ظلم نہیں کرے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں، وہ کہے گا: میں اپنے بارے میں اپنے سوا کسی کی گواہی قبول نہیں کروں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں اور معزز لکھنے والے (کراما کاتبین) کافی گواہ نہیں؟ چنانچہ وہ پھر اس بات کو کئی بار دہرائے گا پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء بولیں گے، جو وہ عمل کرتا رہا، وہ کہے گا دوری ہو بلکہ دفع ہو جاؤ میں تو تمہارے بارے میں جھگڑتا تھا۔ حاکم عن انس

۳۸۹۹۴...... جب انسان کے منہ کو بند کر دیا جائے گا تو سب سے پہلے اس کی بائیں ران بولے گی۔ مسند احمد، طبرانی عن عقبة بن عامر

۳۸۹۹۶...... تمہارے خلاف سب سے پہلے تمہاری ران گواہی دے گی۔ ابن عساکر عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۳۸۹۹۷...... قیامت کے دن تم آؤ گے تو تمہارے منہوں پر چھکا پڑا ہوگا سب سے پہلے اس کی ران اور ہتھیلی بولے گی۔

طبرانی، حاكم عن حكيم بن معاوية عن ابيه

۳۸۹۹۸...... قیامت کے روز سب سے پہلے مرد اور اس کی بیوی کا جھگڑا ہوگا، اللہ کی قسم! اس کی زبان نہیں بولے گی لیکن عورت کے ہاتھ پاؤں بول کر جو کچھ وہ خاوند کی عدم موجودگی میں کرتی تھی اس کی گواہی دیں گے اور مرد کے ہاتھ پاؤں اس بات کی گواہی دیں گے جن کاموں کے لئے وہ عورت کا ذمہ دار تھا، پھر آدمی اور اس کے خادموں کو بلایا جائے گا، اس کے بعد بازار والوں کو طلب کیا جائے گا، جب کہ وہاں سکے اور پیسے نہیں ہوں گے لیکن نیکیاں ہوں گی، ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی اور مظلوم کی برائیں ظالم پر ڈالی جائیں گی پھر ظالموں کو لوہے کے ہتھوڑوں میں لایا جائے گا اور کہا جائے گا: انہیں جہنم میں ڈال دو۔ طبرانی فی الکبیر و ابن مردویه عن ابی ایوب وفیه عبدالله بن عبدالعزيز الليثي ضعفو

۳۸۹۹۹...... سب سے پہلے انسان کے اعضاء کو اس کے عمل کے بارے میں بولنے کو کہا جائے گا، وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! میرے پاس بڑی چیزوں کو چھپانے والے اسباب ہیں! اللہ فرمائے گا: مجھے ان کے بارے میں تجھ سے زیادہ علم ہے جاؤ میں نے تمہاری بخشش کردی۔

الخطابی فی الغریب عن ابی امامة

۳۹۰۰۰...... سب سے پہلے ساٹھ یا ستر سال والوں کو حساب کے لئے بلایا جائے گا۔ الدیلمی عن الولید بن مسافع الدیلمی عن ابیه

۳۹۰۰۱...... میری امت کے ذمی لوگوں کا قصاص (بدلہ) قیامت کے روز ان کے عذاب میں کمی ہے۔

حاكم في تاريخه عن ابي هريرة، وفيه محمد بن مخلد الحمصي يروى الا باطيل

۳۹۰۰۲...... تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے گفتگو کرے گا اس کے اور رب کے درمیان کوئی دربان اور ترجمان نہیں ہوگا۔

رزين و ابن خزيمه، ضياء عن عبدالله بن بريده عن ابيه

۳۹۰۰۳...... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے روز مومن سے (حساب و کتاب میں) تخفیف کی جائے گی یہاں تک کہ وہ وقت مومن کے لئے دنیا میں وہ جو فرض نماز پڑھتا تھا اس سے بھی ہلکا ہوگا۔

مسند احمد ابويعلى و ابن جرير، ابن حبان، بيهقي في البعث، ضياء عن ابي سعيد

۳۹۰۰۴...... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہاں جھگڑا کیا جائے گا یہاں تک جن دو بکریوں نے آپس میں سینگ لڑائے اس کے بارے میں بھی فیصلہ ہوگا۔ مسند احمد، ابويعلى عن ابي سعيد

۳۹۰۰۵...... اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! ہر چیز قیامت کے روز جھگڑا کرے گی یہاں تک دو بکریاں جو آپس میں ٹکرائیں۔

مسند احمد عن ابي هريرة

۳۹۰۰۶...... ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو بکریوں کو سینگ لڑاتے دیکھا تو فرمایا: ابوذر جانتے ہو! یہ دونوں کس بارے میں جھگڑیں گی؟ عرض کیا: مجھے پتہ نہیں، آپ نے فرمایا: لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے قیامت کے روز ان میں فیصلہ فرمائے گا۔

ابو داؤد طيالسي، مسند احمد عن ابي ذر

۳۹۰۰۷...... قیامت کے روز جانوروں، نیکیوں اور برائیوں کو لایا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ اپنے جانوروں میں سے کسی جانور سے فرمائے گا: میرے بندے کی نیکیوں میں سے اپنا حق وصول کرلے، وہ اس کے لئے کوئی نیکی نہیں چھوڑے گا سب لے جائے گا۔ ابو الشيخ و ابن النجار عن انس

۳۹۰۰۸...... بے سینگ بکری، سینگ والی سے قیامت کے روز بدلہ لے گی۔ عن سلمان

۳۹۰۰۹...... ابن مردویہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی اور وہاں پانی کی موجودگی کے بارے میں پوچھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس (جگہ) میں

پانی (ضرور) ہوگا اللہ تعالیٰ کے دوست انبیاء کے حوضوں پر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجے گا جن کے ہاتھوں میں آگ کی لاٹھیاں ہوں گی وہ کفار کو انبیاء کے حوضوں سے ہٹارہے ہوں گے۔

۳۹۰۱۰ ... قیامت کے روز آدمی کا اعمال نامہ بلند کیا جائے گا وہ دیکھ کر سمجھے گا کہ میں بچ نکلا، انسانوں پر کئے گئے ظلم اس کا پیچھا کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اس کے پاس ایک نیکی بھی باقی نہیں رہے گی اور ان کے گناہوں کو اس پر بڑھایا جائے گا۔

حاکم عن ابی عثمان النهدی عن سلمان سعد و ابن مسعود و غیرهم

۳۹۰۱۱ ... قیامت کے دن بندے سے جب تک چار سوال نہیں ہو جاتے اس کے قدم نہیں ہلیں گے: (۱) جوانی کہاں صرف کی، (۲) عمر کہاں گنوائی، (۳) مال کہاں سے کمایا اور (۴) کہاں خرچ کیا۔ طبرانی عن ابی الدرداء

۳۹۰۱۲ ..... قیامت کے روز بندے کے پاؤں اس وقت تک نہیں ہلیں گے یہاں تک کہ اس سے چار باتوں کا سوال ہو جائے: جوانی کہاں صرف کی، عمر کہاں گنوائی مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اپنے علم پر کیا عمل کیا۔ طبرانی بیهقی، الخطیب و ابن عساکر عن معاذ

۳۹۰۱۳ ..... قیامت کے دن بندے کے قدم اس وقت تک نہیں اٹھیں گے یہاں تک کہ اس سے چار چیزوں کا سوال ہو! عمر کہاں گنوائی، جسم کہاں کھپایا، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور ہمارے اہل بیت کی محبت کے بارے میں۔ طبرانی عن ابن عباس

۳۹۰۱۴ ..... اے انسان! قیامت کے روز تیرے اللہ تعالیٰ کے سامنے سے اس وقت تک نہ اٹھ سکیں گے یہاں تک کہ تجھ سے چار سوال نہ ہو جائیں: اپنی عمر کہاں گنوائی، اپنا جسم کہاں کھپایا، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ حلیة الاولیاء و ابن النجار عن انس

کلام: ...... المتناھیة ۱۵۳۳۔

ترازو

۳۹۰۱۵ ..... تم میں کسی کو بلا کر اسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دے کر اس کے جسم کو ساٹھ گز (لمبائی میں) بڑھا دیا جائے گا، اس کا چہرہ سفید ہوگا، اس کے سر پر چمکتے موتیوں کا تاج رکھا جائے گا، وہ اپنے ساتھیوں کے پاس جائے گا وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے: اے اللہ! ہمیں اس کے ذریعہ عطا کر اور ہمارے لئے اس میں برکت دے یہاں تک وہ ان کے پاس پہنچ جائے گا اور کہے گا:

مبارک ہو تم میں سے ہر آدمی کے لئے ایسا ہی ہے، رہا کافر تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور ساٹھ گز حضرت آدم علیہ السلام جتنا اس کا جسم بڑھ جاتا ہے اور اسے آگ کا تاج پہنایا جاتا ہے اس کے ساتھی اسے دیکھ کر کہیں گے: ہم اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، اے اللہ! اسے ہمارے پاس مت لا، (لیکن) وہ ان کے پاس آئے گا تو یہ کہیں گے اللہ! اسے ذلیل کر! وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے، تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ ترمذی، حاکم عن ابی هریرة

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۴۲۴۔

۳۹۰۱۶ قیامت کے دن کی طوالت اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے پر چاہے گا فرض نماز کے وقت کی طرح کم کر دے گا۔ بیهقی عن ابی هریرة

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۱۷۴۔

۳۹۰۱۷ ..... اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کر کے اس پر اپنا پردہ (رحمت) ڈالے گا اور لوگوں سے اسے چھپالے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار لے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا فلاں گناہ جانتے ہو!؟ فلاں گناہ پہچانتے ہو؟!

کیا فلاں گناہ پہچانتے ہو؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں اے میرے رب! یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے گناہوں کا اقرار لے گا اور وہ دل ہی دل میں سمجھے گا کہ وہ ہلاک ہوگیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تجھ پر پردہ ڈالے رکھا اور آج (آخرت میں) تیرے گناہ بخشتا ہوں، پھر اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

رہا کافر اور منافق تو گواہ کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھوٹ بولا، سنو! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

مسند احمد، بخاری نسائی، ابن ماجه عن ابن عمر

۳۹۰۱۸۔۔۔ترازو رحمٰن تعالیٰ کے دست (قدرت) میں ہے کچھ قوموں کو بلند کرے گا اور کچھ کو پست کرے۔ البزار عن نعیم بن همار

۳۹۰۱۹۔۔۔تین جگہوں میں تو کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا، ترازو کے پاس یہاں تک کہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی ترازو بھاری ہوتی ہے یا کم، اور اعمال نامہ کے وقت یہاں تک کہا جائے گا: یہ میرا اعمال نامہ پڑھو، اور یہاں تک کہ اس بات کا علم ہو جائے کہ اسے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ ملتا ہے یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے، اور (پل) صراط کے وقت، جب اسے جہنم کے درمیان رکھا جائے گا اور اس کے دونوں کناروں پر بہت سے آنکڑے اور کانٹے دار بہت سے پودے ہوں گے، وہاں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے گا روک لے گا یہاں تک کہ اسے علم ہو جائے کہ اسے نجات ملتی ہے یا نہیں۔ ابو داؤد، حاکم عن عائشة

''الاکمال''

۳۹۰۲۰۔۔۔تین مقامات پر تو کوئی کسی کو یاد نہیں آئے گا، ترازو کے وقت یہاں تک کہ اسے پتہ چل جائے اس کی ترازو ہلکی ہوتی ہے یا بھاری، اعمال نامہ کے وقت یہاں تک کہا جائے گا، ''لو پڑھو میرا اعمال نامہ'' پھر اسے اس کا پتہ چل جائے کہ اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں میں یا پیٹھ کے پیچھے سے، اور صراط کے وقت جب اسے جہنم کے درمیان رکھا جائے گا، اس کے کناروں پر بہت سے آنکڑے اور خاردار پودے ہوں گے وہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا روک لے گا، یہاں تک کہ اسے علم ہو جائے کہ وہ نجات پاتا ہے یا نہیں، (حاکم، ابوداؤد، عن عائشة، فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز آپ اپنے گھر والوں کو یاد کریں گے؟ آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۲۴۵۔

۳۹۰۲۱۔۔۔اللہ تعالیٰ نے ترازو کے اعمال کے دونوں پلڑے آسمان وزمین کے خلا جتنے بنائے ہیں۔ فرشتوں نے کہا: اے ہمارے رب! آپ اس سے کس چیز کو تولیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس چیز کا میں چاہوں گا وزن کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے پل (صراط) تلوار اور استرے کی دھار جیسا تیز بنایا، فرشتوں نے عرض کیا: ہمارے رب! اس سے کون گزرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جسے چاہوں گا گزاروں گا۔

الدیلمی عن عائشة

۳۹۰۲۲۔۔۔قیامت کے دن ترازو کو رکھا جائے گا اگر اس میں آسمانوں وزمین کا وزن بھی کیا جائے تو سما جائیں، فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! اس میں آپ کس کا وزن کریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا، فرشتے عرض کریں گے: تیری ذات پاک ہے! جیسا تیری عبادت کا حق ہے وہ ہم سے ادا نہیں ہوا، اور پل صراط استرے کی طرح تیز رکھا جائے گا فرشتے عرض کریں گے: اس پر سے آپ کسے گزاریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

اپنی مخلوق میں سے جسے چاہوں گا، فرشتے عرض کریں گے: تیری ذات پاک ہے، ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔

حاکم عن سلمان بن المبارک والاجری فی الشریعة عنه موقوفاً

۳۹۰۲۳۔۔۔جو شخص بھی مرتا ہے اس کا قول وعمل تولا جاتا ہے اگر اس کا قول اس کے عمل سے وزنی ہو تو اس کا عمل بلند نہیں ہوتا اور اگر اس کا عمل اس کے قول سے وزنی ہو تو اس کا عمل بلند ہوتا ہے۔ الدیلمی عن ابی هریرة

۳۹۰۲۴۔۔۔قیامت کے دن بندے کو لایا جائے گا اس کی نیکیاں ایک پلڑے میں اور برائیاں دوسرے پلڑے رکھی جائیں گی اور (اس کی) برائیاں وزنی ہو جائیں گی پھر ایک پرچی لاکر نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی جس سے وہ جھک جائے گا وہ کہے گا: میرے رب! یہ پرچی کیسی ہے؟ میں نے رات دن جو عمل کیا وہ تو دیکھ لیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ جو تیرے بارے میں کہا گیا اور تو اس سے بری تھا۔ اس کے ذریعہ وہ نجات

پالے گا۔الحکیم عن ابن عمرو

۳۹۰۲۵.....قیامت کے روز ترازو رکھی جائے گی، (جس میں) اچھائیاں اور برائیاں تولی جائیں گی جس کی نیکیاں اس کی برائیوں سے ذرہ بھر بھی وزنی ہوگئیں تو وہ جنت میں جائے گا، اور جس کی برائیاں اس کی نیکیوں سے ذرہ بھر بھی وزنی ہوئیں وہ جہنم میں جائے گا، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر رہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ مقام اعراف والے ہوں گے جو جنت میں تو نہیں گئے لیکن اس کی خواہش رکھتے ہوں گے۔ابن عساکر، عن جابر وفیہ عباد بن کثیر ضعیف

۳۹۰۲۶.....قیامت کے دن انسان کو لاکر ترازو کے دونوں پلڑوں کے سامنے کھڑا کردیا جائے گا، اور ایک فرشتہ اس پر نگران مقرر کردیا جائے گا، پس اگر اس کی ترازو وزنی رہی تو وہ فرشتہ بآواز بلند کہے گا جسے تمام مخلوق سنے گی: فلاں شخص ایسا سعادت مند ہوا کہ اب کبھی بدبخت نہیں ہوگا، اور اگر اس کی ترازو ہلکی رہی تو فرشتہ بلند آواز سے پکارے گا جسے تمام مخلوق سنے گی: فلاں ایسا بدبخت ہوا کہ اب کبھی نیک بخت نہیں ہوسکے گا۔

حلیة الاولیاء عن انس

پل صراط

۳۹۰۲۷.....صراط کو جہنم کے درمیان رکھا جائے گا، اس پر سعدان بوٹی کی طرح کانٹے ہوں گے، پھر لوگوں کو وہاں سے گزارا جائے گا، کوئی سلامتی سے پار ہوجائے گا کوئی خراش کھا کر پار ہوگا، کوئی روکا جائے گا پھر پار ہوگا، اور کوئی اس میں گر جائے گا۔

مسند احمد، ابن ماجه، ابن حبان، حاکم عن ابی سعید

۳۹۰۲۸.....جہنم نے دنیا کو گھیرا ہوا ہے اور جنت نے اسے ڈھانپا ہوا ہے اسی بنا پر پل صراط جہنم پر رکھا ہوا ہے جو جنت میں جانے کا راستہ ہے۔

خطیب، فردوس، عن ابن عمر

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۶۴۲، الضعیفہ ۳۶۶۔

۳۹۰۲۹.....قیامت کے روز جہنم مومن سے کہے گی اے مومن (پل صراط سے) گزر کیونکہ تیرے نور (ایمان) نے میری بھڑک کو بجھادیا ہے۔

طبرانی، حلیة الاولیاء عن یعلی بن منبه

کلام:.....الاتقان ۵۶۸، اسنی المطالب ۵۰۲۔

۳۹۰۳۰.....قیامت کے روز صراط پر مومنوں کا نشان، اے رب! سلامت رکھ سلامت رکھ، ہوگا۔ترمذی، حاکم عن المغیرة

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۲۹، ذخیرة الحفاظ ۲۳۱۶۔

۳۹۰۳۱.....میری امت کا نشان جب وہ صراط پر اٹھائی جائے گی ''اے لاالہ الا انت ہوگا۔'' طبرانی عن ابن عمرو

۳۹۰۳۲.....مومنین جب قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو ان کا نشان ''لاالہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون'' ہوگا۔

ابن مردویه عن عائشة

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۴۰۰۔

۳۹۰۳۳.....قیامت کے روز، قیامت کی تاریکی میں ایمان والوں کا شعار ''لاالہ الا انت'' ہوگا۔الشیرازی عن ابن عمرو

الاکمال

۳۹۰۳۴.....صراط جہنم کے درمیان پر پھسلن کی جگہ ہے انبیاء اس پر پکار رہے ہوں گے: اے رب سلامتی دے، سلامتی دے، لوگ اس پر بجلی، آنکھ کی جھپک، عمدہ گھوڑوں سواریوں کی طرح اور پیدل گزرتے ہوں گے، کوئی سلامتی سے پار ہوگا کوئی خراش کھا کر لڑکھڑائے گا اور کوئی اس میں

گر جائے گا جہنم کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کی آگ کی کئی قسمیں ہیں۔ الرامھرمزی فیالا مثال عن ابی ھریرۃ

۳۹۰۳۵ ..... جہنم کے پل کے سامنے ایک پھسلن ولغزش کا راستہ ہے اور ہم وہاں سے گزریں اور ہمارے سامان میں دوسرے پرانے کپڑے ہوں اور ہم نجات پا جائیں یہ اس سے بہتر ہے کہ ہم اس پر آئیں اور بوجھل ہوں۔ مسند احمد، حاکم عن ابی ذر

یعنی جیسے ہلکی سواری سبک رفتار اور تیز گام ہوتی ہے ایسے ہی ہم بھی وہاں سے گزر جائیں یہ بہتر ہے بجائے اس کے کہ گراں بار اور بوجھل ہوں۔

۳۹۰۳۶ ..... جہنم پر ایک پل ہے جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز، اس کا بالائی حصہ جنت کی طرف پھسلن والا ہے جس پر دونوں جانب آنکڑے اور آگ کے کانٹے ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا جمع کرے گا اس دن پھسلنے والے مرد اور عورتیں بے شمار ہوں گی اور اس کے دونوں جانب فرشتے کھڑے پکار رہے ہوں گے: اے اللہ سلامت رکھ! سلامت رکھ! جو حق (توحید) لایا وہ گزر جائے گا اس دن لوگوں کو ان کے ایمان واعمال کے بقدر نور دیا جائے گا ان میں سے کوئی تو بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا کوئی ہوا کے جھونکے کی طرح اور کسی کو پاؤں دھرنے کی جگہ نور دیا جائے گا، کوئی گھٹنے ٹیک کر چلے گا، لوگوں نے جو گناہ کئے ہوں گے ان کی وجہ سے آگ انہیں پکڑے گی، وہ لوگوں کو ان کے گناہوں کے بقدر جسے اللہ چاہے گا جلائے گی یہاں تک کہ وہ نجات پالیں گے، پہلی جماعت سے ستر ہزار بغیر حساب وعذاب کے بچ نکلیں گے ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور ان کے قریب والے لوگ ستاروں کی طرح یہاں تک کہ وہ جنت تک اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ذریعہ پہنچ جائیں گے۔ بیھقی وضعف عن انس

۳۹۰۳۷ ..... قیامت کے روز لوگوں کو پل صراط پر اٹھایا جائے گا تو اس کے دونوں پہلوؤں سے لوگ ایسے جہنم میں گریں گے جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جسے چاہے گا نجات دے گا اس کے بعد فرشتوں، انبیاء، صدیقین اور شہدا کو سفارش کی اجازت دی جائے گی چنانچہ وہ سفارش کریں گے اور لوگوں کو نکالیں گے اور سفارش کریں اور لوگوں کو نکالیں، یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی بکرۃ

۳۹۰۳۸ ..... جبار تعالیٰ متوجہ ہوگا، اور پل پر اپنا پاؤں دوہرا کرے گا اور کہے گا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! آج کوئی ظلم مجھ سے تجاوز نہیں کرے گا۔ پھر مخلوق ایک دوسرے سے انصاف لے گی یہاں تک کہ بے سینگ بکری سینگ والی سے اس چوٹ کا بدلہ لے گی جو اس نے ماری ہوگی۔

طبرانی عن توبان وضعف

کلام: ..... الضعیفہ ۱۳۰۱، القدسیۃ الضعیفۃ ۹۷۔

۳۹۰۳۹ ..... لوگ جہنم کے پل سے گزریں گے اور اس پر کانٹے، آنکڑے اور آنچکے ہوں گے جو لوگوں کو دائیں بائیں سے اچک لیں گے، اور دونوں طرف فرشتے کہتے ہوں گے اے اللہ! سلامت رکھ، سلامت رکھ تو کچھ بجلی کی طرح گزر جائیں گے، کچھ ہوا کی طرح، کچھ گھوڑے کی طرح کچھ دوڑ کر، کچھ چل کر، کچھ گھٹنوں کے بل اور کچھ گھسٹ کر گزریں گے۔

رہے وہ جہنمی جو جہنم کے رہنے والے ہیں سو وہ نہ تو مریں گے اور نہ جی سکیں گے اور وہ لوگ جن کی ان کے گناہوں اور خطاؤں کی وجہ سے پکڑ ہوگی تو وہ جلتے جلتے سیاہ کوئلہ ہو جائیں گے، پھر سفارش کی اجازت ہوگی چنانچہ انہیں جمع کر کے نکالا جائے گا اور جنت کی کسی نہر میں پھینکا جائے گا، اور وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے بناؤ کی مٹی پر کوئی بیج اگتا ہے کیا تم نے بڑے سیلاب میں کوڑے میں کسی درخت کو اگتے نہیں دیکھا؟ سب سے آخر میں ایک شخص کو نکالا جائے گا وہ اس کے کنارے پر ہوگا وہ کہے گا: اے میرے رب! میرا چہرہ اس سے ہٹا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تیرا وعدہ اور ذمہ ہے اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہ مانگ، پل صراط پر تین درخت ہیں، وہ کہے گا: میرے رب! مجھے اس درخت تک پہنچا دے تاکہ میں اس کا پھل کھاؤں، اور اس کے سائے تلے بسیرا کروں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تیرا وعدہ اور ذمہ ہے اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہ مانگ۔ پھر اسے اس سے اچھے درخت دکھائی دیں گے وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس درخت پر پہنچا دے تاکہ اس کا پھل کھاؤں اور اس کے سائے تلے ٹھہروں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرا عہد وذمہ ہے مجھ سے اس کے علاوہ کچھ نہ مانگ، پھر اسے دوسرا درخت دکھائی دے گا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس درخت تک پہنچا دے اس کا پھل کھاؤں اور اس کی سائے تلے ٹھہروں، پھر اسے لوگوں کی بھیڑ نظر آئے گی ان کی

گفتگو سنے گا تو کہے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کردے تو اسے جنت میں داخل کردیا جائے گا اور دنیا اور اس جیسی جنت عطا کی جائے گی۔مسند احمد، ابویعلی ابن حبان، حاکم عن ابی سعید

۳۹۰۴۰..... اے عائشہ! تین مقامات پر تو کوئی کسی کو یاد نہیں آئے گا، ترازو کے وقت یہاں تک کہ وہ بوجھل ہوتا ہے یا ہلکا، اعمال ناموں کے اڑنے کے وقت، دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں ہاتھ میں، اور جب گردن نکلے گی جوان پر چھا جائے گی ان سے غضب ناک ہو کر کہے گی: مجھے تین طرح کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے، جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود (کسی بھی صورت میں) بنایا، جس کا آخرت کے دن پر ایمان نہیں، اور مجھے ہر متکبر اور ضدی پر مسلط کیا گیا ہے پھر وہ ان پر غالب آجائے گی اور انہیں سختیوں میں پھینک دیا جائے گا۔

جہنم کا پل بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا اس پر آنکڑے اور کانٹے ہوں گے، جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے پکڑ لیں گے، لوگ اس پر، آنکھ کی جھپک بجلی کی چمک، ہوا کے جھونکے، عمدہ گھوڑوں اور سواریوں کی طرح گزریں گے فرشتے کہہ رہے ہوں گے: اے رب سلامت رکھ، سلامت رکھ، کوئی تو سالم پار ہو جائے گا کوئی خراش کھا کر پار ہوگا کوئی منہ کے بل جہنم میں جا گرے گا۔مسند احمد عن عائشة

۳۹۰۴۱..... پانچ سفارشی ہوں گے: قرآن، رشتہ داری، امانت، تمہارے نبی اور ان کے گھرانے والے۔فردوس عن ابی ہریرۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۳۴۷۔

۳۹۰۴۲..... قیامت کے روز لوگ مختلف جماعتیں ہوں گے، ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی وہ کہیں گے: اے فلاں! سفارش کر، اے فلاں سفارش کر، یہاں تک کہ شفاعت محمد (ﷺ) تک پہنچ جائے گی، اس دن اللہ انہیں مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔بخاری عن ابن عمر

۳۹۰۴۳..... جس کے دل میں مچھر کے پر جتنا بھی ایمان ہوگا میں قیامت کے دن اس کی ضرور شفاعت کروں گا۔خطیب عن انس

۳۹۰۴۴..... ایک قوم شفاعت کے ذریعہ سے جہنم سے نکالی جائے گی وہ ایسے ہوں گے جیسے ککڑی۔بخاری عن جابر

۳۹۰۴۵..... میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

ترمذی حاکم عن عبداللہ بن ابی الجدعاء

۳۹۰۴۶..... ہر نبی کی اپنی امت کے بارے میں ایک دعا ہے جو وہ کر چکا اور میں نے قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے اپنی دعا چھپا رکھی ہے۔مسند احمد، مسلم عن جابر

۳۹۰۴۷..... ہر نبی کی ایک دعا ہے جو وہ کرتا ہے میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے اپنی دعا چھپا رکھوں۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ

۳۹۰۴۸..... ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہے جو وہ کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے اور اسے وہ عطا کی جاتی ہے۔اور میں نے قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے اپنی دعا پوشیدہ رکھی ہے۔مسلم عن ابی ہریرۃ

۳۹۰۴۹..... ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے جو اس نے اپنی امت کے بارے میں مانگی اور قبول کی گئی میں چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے ذخیرہ کرلوں۔بیھقی عن ابی ہریرۃ

۳۹۰۵۰..... قیامت کے روز لوگ صفوں میں کھڑے ہوں گے، ایک جہنمی ایک جنتی کے پاس سے گزرے گا: اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں کہ فلاں دن تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا، تو وہ اس کی شفاعت کرے گا (اسی طرح) ایک شخص، کسی شخص کے پاس سے گزرے گا تو اسے کہے گا: کیا تجھے یاد نہیں کہ میں نے تجھے وضو کے لئے پانی دیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کی شفاعت کرے گا، اور کہے گا: اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں کہ تو نے فلاں دن مجھے فلاں کام سے بھیجا تھا اور میں چلا گیا تھا؟ تو وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔ابن ماجہ عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۴۳۰۔

۳۹۰۵۱..... قیامت کے دن میں انسانوں کا سردار ہوں گا، جانتے ہو ایسا کیوں ہوگا؟ اللہ تعالیٰ اولین آخرین کو ایک کھلے میدان میں جمع کرے گا ایک بلانے والا انہیں اپنی آواز سنائے گا اور ایک آنکھ انہیں دیکھ سکے گی، سورج ان کے قریب ہوگا اور لوگ ناقابل برداشت غم و پریشانی میں مبتلا

ہوں گے، کچھ لوگ دوسروں سے کہیں گے: اپنی حالت دیکھتے نہیں؟ کیا تم اپنے بارے میں اپنے رب کے ہاں کسی کی شفاعت کے منتظر ہو؟ تو کچھ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے چلو آدم (علیہ السلام) کے پاس چلتے ہیں، وہ آدم علیہ السلام سے کہیں گے: آدم! آپ ہمارے باپ اور انسانیت کے والد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی (پیدا کردہ مخلوق) روح پھونکی، اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا! اپنے رب سے ہمارے بارے میں شفاعت کریں، آپ ہماری کیفیت نہیں دیکھ رہے؟ ہماری بے چینی آپ کے سامنے ہے؟ آدم علیہ السلام ان سے کہیں گے: میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے ایسا ناراض نہیں ہوا، اور نہ ہرگز کبھی ایسا ناراض ہوگا، اس نے مجھے درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے غلطی ہوگئی۔ مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ، نوح کے پاس جاؤ! وہ نوح علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: اے نوح! آپ اہل زمین کی طرف اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا ہے ہمارے لئے اپنے رب سے شفاعت کریں، آپ ہماری کیفیت نہیں دیکھ رہے، ہماری حالت آپ کے سامنے نہیں؟ تو نوح علیہ السلام ان سے کہیں گے: میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا کہ اس سے پہلے ایسا ناراض نہیں ہوا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے (بددعا کے طور) مانگ لی، مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم کے پاس جاؤ! چنانچہ وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: اے ابراہیم! آپ اہل زمین میں سے اللہ کے نبی اور خلیل ہیں ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کریں، آپ کو ہماری کیفیت نظر نہیں آ رہی اور ہماری حالت آپ کے سامنے نہیں؟ تو ابراہیم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا کہ اس سے پہلے ایسا غصہ نہیں ہوا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا میں نے تین جگہ توریہ (بظاہر جھوٹ) کہا ہے مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ، موسیٰ کے پاس جاؤ!

چنانچہ یہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے: اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ نے آپ کو اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ لوگوں پر فضیلت دی، ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کریں، آپ ہماری کیفیت نہیں دیکھ رہے اور ہماری حالت آپ کے سامنے نہیں؟ تو موسیٰ علیہ السلام ان سے فرمائیں گے: میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا کہ اس سے پہلے ایسا غصہ نہیں ہوا اور نہ کبھی اس کے بعد ہوگا۔ مجھ سے ایک قتل ہوگیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں تھا مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے۔ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ! عیسیٰ کے پاس جاؤ! چنانچہ یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: آپ اللہ کے رسول اور اس کے کلمہ ہیں جسے اس نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی روح (مخلوق) ہیں آپ نے پنگھوڑے میں لوگوں سے کلام کیا، ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کریں، کیا آپ کو ہماری کیفیت نظر نہیں آ رہی ہماری حالت آپ کے سامنے نہیں؟ عیسیٰ علیہ السلام ان سے فرمائیں گے: میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا کہ ایسا پہلے نہیں ہوا اور نہ کبھی اس کے بعد ہوگا، مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ لوگ محمد (ﷺ) کے پاس آ کر کہیں گے: اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطائیں بخش دی ہیں۔ ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کریں، کیا آپ ہماری کیفیت اور ہم جس حالت میں ہیں نہیں دیکھ رہے؟

چنانچہ میں چل کر عرش کے نیچے آؤں گا اور سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ میرا سینہ کھول دے گا اور مجھے ایسی محامد (اپنی تعریفیں) الہام کرے گا جو مجھ سے پہلے کسی کو الہام نہیں کی ہوں گی، پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ! مانگو تمہیں دیا جائے گا، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا، اے رب! میری امت میری امت کو بخش دیجئے! کہا جائے گا: اے محمد! اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جنت کے دروازوں میں سے داہنے دروازے سے داخل کردو جن پر کوئی حساب نہیں اور وہ دوسرے دروازوں میں لوگوں کے شریک ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جنت کے دو چوکھٹوں کے درمیانی فاصلہ ایسا ہے جیسے مکہ اور ہجر کے درمیان ہے یا جیسے مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی عن ابی ہریرۃ

۳۹۰۵۲ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ میرے ہاتھ حمد کا جھنڈا ہوگا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں، اس روز ہر نبی آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ (سب) میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔ اور سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ لوگ تین

مرتبہ گھبرائیں گے پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: آپ ہمارے باپ آدم ہیں ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کریں، وہ فرمائیں گے: مجھ سے ایک خطا ہوگئی جس کی وجہ سے مجھے زمین اتار دیا گیا البتہ تم نوح کے پاس جاؤ وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے: میں نے اہل زمین کے لئے بددعا کی تو وہ ہلاک کردیئے گئے البتہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا، وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ فرمائیں گے: میں نے تین بار توریہ کیا (جو بظاہر جھوٹ تھا) جو اللہ تعالیٰ کے دین میں حلال نہیں، البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے: وہ فرمائیں گے: میں نے ایک شخص قتل کردیا تھا البتہ تم عیسیٰ کے پاس جاؤ تو وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں، وہ فرمائیں گے: میری اللہ کے سوا عبادت کی گئی ہے البتہ تم لوگ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے، میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور جنت کے دروازے کے حلقہ کو پکڑ کر کھٹکھٹاؤں گا، کہا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا: محمد، تو وہ میرے لئے دروازہ کھول کر مجھے خوش آمدید کہیں گے، تو میں سجدے میں پڑ جاؤں گا اللہ تعالیٰ مجھے حمد وثناء کا الہام کرے گا پھر مجھے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ، مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی کہو تمہاری بات سنی جائے گی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "عنقریب تجھے تیرا رب مقام محمود پر مبعوث فرمائے گا" (ترمذی وابن خزیمہ عن ابی سعید الاقولہ فاخذ بحلقۃ باب الجنۃ فاقعقعھا فرانھا عن انس)

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۳۱۶۔

۳۹۰۵۴ ...... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جمع فرمائے تو وہ اس کا اہتمام کریں گے اور کہیں گے: اگر ہم اپنے رب سے سفارش کریں تو ہمیں اس جگہ سے نجات دے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست (قدرت) سے بنایا اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کریں تاکہ ہمیں اس جگہ سے نجات دے، تو آدم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں اور آپ کو اپنی وہ لغزش یاد آجائے گی جس کی وجہ سے وہ اپنے رب سے شرمائیں گے۔ اور وہ فرمائیں گے: البتہ تم نوح کے پاس جاؤ کیونکہ وہ زمین والوں کی طرف بھیجے ہوئے پہلے رسول ہیں، پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، انہیں اپنی لغزش یاد آئے گی کہ انہوں نے ایسی چیز کا سوال اپنے رب سے کیا تھا جس کا انہیں علم نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے رب سے شرمائیں گے۔ البتہ تم لوگ رحمن کے خلیل ابراہیم کے پاس جاؤ وہ ان کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں البتہ تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ ایسا بندہ ہے جس سے اللہ نے کلام کیا اور اسے تورات دی، چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، انہیں اس شخص کا قتل یاد آجائے گا جسے انہوں نے ناحق قتل کردیا تھا تو وہ اپنے رب سے شرمائیں گے، البتہ تم عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کا بندہ، اس کا کلمہ اور اس کی روح (مخلوق) ہے چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، البتہ تم محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے ہیں چنانچہ میں اٹھوں گا اور مومنوں کی دو صفوں میں چل کر اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کی اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت مل جائے گی جب میں اپنے رب کا دیدار کروں گا تو اپنے رب کے لئے سجدہ میں پڑ جاؤں گا پھر وہ جتنا چاہے گا مجھے سجدہ میں رکھے گا پھر فرمائے گا: محمد! سر اٹھاؤ! کہو تمہاری بات سنی جائے گی مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا اس کے بعد میں شفاعت کروں گا، پھر میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی جنہیں میں جنت میں داخل کروں گا پھر میں دوسری مرتبہ آؤں گا، اپنے رب کو دیکھ کر اس کے سامنے سجدہ ریز ہوجاؤں گا اور جتنی دیر اللہ چاہے گا مجھے سجدہ میں رکھے گا پھر فرمائے گا: محمد! سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پھر میرے لئے حد بندی کی جائے گی اور میں ان لوگوں کو جنت میں داخل کردوں گا۔

پھر میں تیسری مرتبہ آؤں گا اپنے رب کو دیکھ کر اس کے لئے سجدہ ریز ہوجاؤں گا جتنا وہ چاہے گا میں سجدہ میں رہوں گا پھر فرمائے گا: محمد! سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے گی مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، چنانچہ میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کروں گا جو وہ مجھے سکھاے گا تو میری لئے حد بندی کی جائے گی اور انہیں جنت داخل کردوں گا۔

پھر میں چوتھی مرتبہ آؤں گا میں کہوں گا اے میرے رب! صرف وہ رہ گیا ہے (جسے جس کو) قرآن نے روک رکھا ہے پھر ہراس شخص کو جہنم سے نکال لیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو برابر بھی خیر ہوئی، پھران لوگوں کو جہنم سے نکال لیا جائے گا جنھوں نے لا الـه الا اللہ کہا اوران کے دلوں میں گندم برابر بھی خیر ہوئی پھر ہراس شخص کو جہنم سے نکال لیا جائے گا جس نے لا الـه الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہوئی۔مسند احمد، بخاری، ترمذی، ابن ماجه عن انس

۳۹۰۵۴...... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا تو ایمان والے اس وقت کھڑے ہوجائیں گے جب جنت ان کے نزدیک کی جائے گی، اس کے بعد وہ آدم علیہ السلام سے آکر کہیں گے: اے ہمارے باپ ہمارے لئے جنت کھلوائیے، وہ فرمائیں گے، میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ، ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، میں اس کے علاوہ کا خلیل ہوں، موسیٰ کے پاس جاؤ جس سے اللہ نے کلام کیا، وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، تم لوگ عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور اس کی (مخلوق) روح ہے عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں محمد کے پاس جاؤ چنانچہ وہ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے وہ اٹھیں گے اور انہیں اجازت مل جائے گی پھر امانت اور رشتہ داری کو چھوڑا جائے گا وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہوجائیں گی۔

اس کے بعد تمہارا پہلا گروہ بجلی کی طرح گزرے گا پھر ہوا کے جھونکے کی طرح پھر پرندے اور سواری کی طرح گزریں گے۔لوگوں کو ان کے اعمال چلائیں گے تمہارے نبی پل صراط پر کھڑے کہہ رہے ہوں گے: اے رب سلامت رکھ، سلامت رکھو! یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال عاجز پڑ جائیں گے پھر ایک شخص کو لایا جائے گا تو وہ سوائے گھٹنے کے کسی طرح نہ چل سکے گا، اور پل صراط کے دونوں پہلوؤں پر حکم کے پابند آنکڑے ہوں گے جنہیں جس کے بارے پکڑنے کا حکم ہوگا اسے پکڑ لیں گے کوئی خراش کھا کر نجات پائے گا اور کوئی آگ میں گر جائے گا۔

مسلم عن ابی هريرة و حذيفة

۳۹۰۵۵......میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہوگی۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان، حاكم عن انس، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، حاكم عن جابر، طبرانی عن ابن عباس، خطيب عن ابن عمر عن كعب بن عجرة

کلام:......اسنی المطالب ۷۹۰، الجامع المصنف ۵۰۔

۳۹۰۵۶......میری شفاعت میری امت کے گنہگار لوگوں کے لئے ہوگی، حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: اگر چہ زنا و چوری کرے!؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ زنا و چوری اس سے ہوجائے، ابودرداء کی ناک خاک آلود ہونے کے ساتھ۔خطيب عن ابی الدرداء

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۰۴۔

۳۹۰۵۷......میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے لئے ہوگی جو میرے گھرانے سے محبت رکھتے ہوں گے۔خطيب عن علی

۳۹۰۵۸......میری شفاعت (میری امت کے ہر فرد کے لئے) مباح ہے صرف اس کے لئے نہیں جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہا۔

حلية الاولياء عن عبدالرحمن بن عوف

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۰۵۔

۳۹۰۵۹......قیامت کے روز میری شفاعت برحق ہے جس کا اس پر یقین نہیں وہ شفاعت والوں میں نہیں ہوگا۔

ابن منيع عن زيد بن ارقم وبضعة عشر من الصحابه

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۰۶۔

۳۹۰۶۰......میری امت کے ساتھ جو کچھ پیش ہوگا وہ مجھے (اہم واقعات کی صورت میں) دکھایا گیا، آپس کی خونریزی، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہے جیسا پہلی امتوں کے لئے طے تھا تو میں نے سوال کیا کہ مجھے اپنی امت کی شفاعت سونپ دی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کر لی۔

مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، حاكم عن ام حبيبه

۳۹۰۶۱......ہر نبی کی ایک دعا ہے جو وہ اپنی امت کے بارے میں مانگتا ہے اور جو قبول کرلی گئی اور میں نے قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت

کے لئے اپنی دعا چھپالی۔مسند احمد، بیہقی عن انس

۳۹۰۶۲ ... زمین پر جتنے درخت، پتھر اور ڈھیلے ہیں ان سے بڑھ کر میں قیامت کے روز (لوگوں کی) شفاعت کروں گا۔

مسند احمد عن بریدۃ

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۰۹۵۔

۳۹۰۶۳ ... میں اپنی امت میں سے سب سے پہلے، مدینہ مکہ اور طائف والوں کے لئے شفاعت کروں گا۔طبرانی عن عبداللہ بن جعفر

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۱۳۲، الضعیفہ ۶۸۲۔

۳۹۰۶۴ ... مجھے اختیار دیا گیا کہ یا تو میری آدھی امت جنت میں چلی جائے یا میں شفاعت کروں، میں نے شفاعت کو چن لیا، کیونکہ وہ عام اور کافی ہے کیا تم اسے مومنین متقین کے لئے سمجھتے ہو حالانکہ وہ ان گنہگاروں کے لئے ہے جو خطا کار اور گنا ہوں میں موث ہوں گے۔

مسند احمد عن ابن عمر ابن ماجہ عن ابی موسی

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۹۳۲ ضعیف ابن ماجہ ۹۳۸۔

۳۹۰۶۵ ... میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بیس سالہ لوگوں کے بارے میں سوال کیا تو انہیں مجھے دے دیا۔

ابن ابی الدنیا عن ابی ھریرۃ

کلام:... ضعیف الجامع ۳۲۲۰، الضعیفہ ۱۴۷۳۔

۳۹۰۶۶ ... میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے چالیس سالہ لوگوں کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: اے محمد! میں نے ان کی بخشش کردی ہے، میں نے عرض کیا: پچاس سالہ فرمایا: میں نے ان کی مغفرت بھی کردی ہے میں نے عرض کیا: ساٹھ سالہ فرمایا میں نے انہیں بھی بخش دیا ہے میں نے عرض کیا: ستر سالہ فرمایا: اے محمد! اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ اسے ستر سال کی عمر دوں، جب کہ وہ میری عبادت کرتا ہو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، اور میں اسے جہنم کا عذاب دوں۔رہے لمبے سالوں والے یعنی اسی اور نوے سال والے تو میں قیامت کے روز ان سے کہوں گا: جن لوگوں کو چاہو جنت میں داخل کرلو! ابوالشیخ عن عائشۃ

۳۸۰۶۷ ... میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے شفاعت کا سوال کیا، فرمایا: تمہارے ستر ہزار ہیں جو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا: میرے رب! مجھے بڑھا کر دیں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اتنی مخلوق دی گویا اپنے دائیں بائیں سے دو مٹھیاں بھر کر دیں۔ھناد عن ابی ھریرۃ

۳۹۰۶۸ ... میری امت کی ایک قوم میری شفاعت کہ وجہ سے جہنم سے ضرور نکلے گی جن کا نام "جہنمی" پڑچکا ہوگا۔

نسائی، ترمذی، ابن ماجہ عن عمران بن حصین

۳۹۰۶۹ ... میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں ضرور داخل ہوں گے جن کی تعداد بنی تمیم سے زیادہ ہوگی۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عبداللہ بن ابی الجدعاء

۳۹۰۷۰ ... ایک آدمی کی شفاعت سے جو نبی نہیں ہوگا دو قبیلوں، ربیعہ ومضر جتنے لوگ جنت میں ضرور جائیں گے (اور) میں جو کہتا ہوں وہی کہتا ہوں۔مسند احمد طبرانی عن ابی امامۃ

۳۹۰۷۱ ... وسیلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا درجہ اور مقام ہے کہ اس سے اوپر (مخلوق کے لئے) کوئی درجہ نہیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مجھے وسیلہ عطا کرے۔

مسند احمد عن ابی سعید

۳۹۰۷۲ ... قیامت کے روز تین طرح کے لوگ شفاعت کریں گے، انبیاء، علماء اور شہداء۔ابن ماجہ عن عثمان

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۹۳۹ ضعیف الجامع ۶۴۲۸۔

۳۹۰۷۳ ... (ام سلمہ!) عمل کرتی رہو اور (شفاعت پر) بھروسانہ کرو کیونکہ میری شفاعت میری امت کے ہلاک ہونے والوں کے لئے

ہے۔(یعنی گنہگاروں کے لئے)۔ابن عدی عن ام سلمہ
کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۸،ضعیف الجامع ۹۷۱۔

الاکمال

۳۹۰۷۴......تم جانتے ہو آج کی رات مجھے میرے رب نے کس بات کو پسند کرنے کا کہا؟ مجھے اختیار دیا کہ یا تو میری آدھی امت جنت میں چلی جائے یا شفاعت کرلوں تو میں نے شفاعت اختیار کرلی اور وہ ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔ابن ماجه، حاکم عن عوف بن مالک الاشجعی
۳۹۰۷۵......کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ ابھی مجھے میرے رب نے کیا اختیار کرنے کو کہا؟ مجھے اختیار دیا کہ یا تو میری امت کا دو تہائی بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل کردے یا میں شفاعت کروں تو میں نے شفاعت اختیار کی جو ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔

طبرانی عن عوف بن مالک

۳۹۰۷۶......مجھے اپنی امت کے (وہ اہم) اعمال دکھائے گئے جو وہ میرے بعد کرے گی تو میں نے قیامت کے روز ان کے لئے شفاعت کو اختیار کرلیا۔ابن النجار عن انس عن ام سلمة
۳۹۰۷۷......اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا میری آدھی امت کو بخش دے یا میں شفاعت کروں تو میں نے اپنی شفاعت پسند کرلی، مجھے امید ہے کہ وہ میری امت کے لئے عام ہوگی اگر مجھ سے پہلے نیک بندے نے پہل نہ کی ہوتی تو میں اپنی دعا جلد کرلیتا، اللہ تعالیٰ نے جب اسحاق علیہ السلام سے ذبح کی آزمائش دور کی، تو ان سے کہا گیا: اسحاق مانگو تمہیں دیا جائے گا تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم شیطان کی جھپٹ سے پہلے جلدی مانگ لیں گے، اے اللہ! جو تیرے ساتھ کسی کو شریک کئے بغیر مرے اور اس نے اچھے عمل کئے تو اس کی مغفرت کر اور اسے جنت میں داخل کر!

طبرانی، حاکم عن ابی هریرة

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۹۵۰۔
اس حدیث میں اسحاق علیہ السلام کو ذبح کی آزمائش میں مبتلا بتایا گیا، اس روایت کو ضعیف کہا گیا کیونکہ یہ صحیح احادیث کے خلاف ہے۔
۳۹۰۷۸......مجھے میرے رب نے دو باتوں میں اختیار دیا، یا میری آدھی امت کو جنت میں داخل کرے یا شفاعت۔

طبرانی عن عوف بن مالک

۳۹۰۷۹......میرے پاس میرے رب کا قاصد آیا کہ مجھے اس کا اختیار دیا کہ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کرے یا شفاعت، تو میں نے شفاعت اختیار کی، میں اپنی شفاعت میں ہر اس شخص کو شامل کروں گا جو میری امت میں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔

طبرانی عن معاذ

۳۹۰۸۰......جانتے ہو میں کہاں تھا اور کس کام میں مصروف تھا؟ میرے پاس میرے رب کا قاصد آیا مجھے اس کا اختیار دیا کہ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کرے، اور شفاعت کا، تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا تم لوگ اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے میری شفاعت میں داخل ہے۔مسند احمد، طبرانی عن ابی موسی
۳۹۰۸۱......ہر نبی کی ایک دعا ہے جو اس نے دنیا میں جلدی مانگ لی، میں نے اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کے گنہگاروں اور خطا کاروں کے لئے چھپا رکھی ہے۔ الخطیب عن ابن مسعود
۳۹۰۸۲......میں نے اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے مخفی رکھی ہے۔حاکم عن ابی هریرة
۳۹۰۸۳......ہر نبی کو ایک دعا دی گئی جو اس نے جلد مانگ لی، میں نے اپنے عطیہ کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے مؤخر کردیا۔صرف امت کا ایک شخص شفاعت کرے۔اس کی شفاعت لوگوں کی بڑی تعداد کے بارے میں قبول ہوگی۔پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ایک شخص قبیلہ کے

لئے شفاعت کرے گا، ایک شخص ایک جماعت کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک شخص تین مرد اور ایک آدمی کی شفاعت کرے گا۔

ابن عدی فی الکامل عن ابی سعید

۳۹۰۸۴..... ہر نبی کو ایک عطیہ دیا گیا جو اس نے لے لیا اور میں نے قیامت کے روز اپنی امت کے لئے اپنا عطیہ چھپا کر رکھ لیا۔

عبد بن حمید، ابویعلی و ابن عساکر عن ابی سعید

۳۹۰۸۵..... خبردار! ہر نبی کی دعا قبول ہوگئی، صرف میری دعا رہتی ہے۔ میں نے اسے قیامت کے روز اپنے رب کے پاس ذخیرہ رکھ لیا ہے۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد انبیاء اپنی امتوں پر فخر کریں گے کہ ان کی تعداد زیادہ ہے تو مجھے رسوا نہ کرنا، اس واسطے کہ میں تمہارے لئے حوض پر بیٹھا ہوں گا۔

ابن حبان عن انس

۳۹۰۸۶..... قیامت کے روز ہر نبی کے لئے ایک نور کا منبر ہوگا۔ مکمل حدیث شفاعت کے بارے میں۔ ابن حبان عن انس

۳۹۰۸۷..... شفاعت تو کبیرہ گناہوں والوں کے بارے میں ہوگی۔ هناد عن انس

۳۹۰۸۸..... میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں شفاعت کا سوال کیا تو مجھے عطا کردی، یہ انشاء اللہ ہر اس شخص کے بارے میں ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ مسند احمد، ابن خزیمه والطحاوی والرویانی، هاکم، سعید بن منصور عن ابی ذر

۳۸۰۸۹..... قیامت کے روز سب سے پہلے میری قبر کھلے گی مجھے اس پر کوئی فخر نہیں اور مجھے حمد کا جھنڈا دیا جائے گا تو بھی مجھے فخر نہیں، اور قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا مجھے اس پھر بھی فخر نہیں، اور میں قیامت کے روز سب سے پہلے جنت میں جاؤں گا اس پر بھی مجھے فخر نہیں، میں جنت کے دروازے پر آؤں گا تو جبار تعالیٰ میرے سامنے ہوگا میں اس کے حضور سجدہ ریز ہوں گا، وہ فرمائے گا، اپنا سر اٹھاؤ جب میری امت کے وہ لوگ جو جہنم میں رہ جائیں گے تو جہنمی (ان سے) کہیں گے تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے، تمہیں اس کا کیا فائدہ ہوا؟ تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔ مجھے اپنی عزت کی قسم! میں انہیں جہنم سے ضرور آزاد کروں گا۔ چنانچہ وہ جہنم سے نکلیں گے اور ان کی کھالیں اور ہڈیاں جھلس گئی ہوں گی، انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ اس میں ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے میں کوئی بیج اگتا ہے۔ ان کی پیشانیوں پر لکھا جائے گا اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں۔ پھر جنتی انہیں جہنمی کہیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا بلکہ یہ جبار کے آزاد کردہ ہیں۔

مسند احمد، نسائی، والدارمی و ابن خزیمه سعید بن منصور عن انس

۳۹۰۹۰..... میں کھڑا اپنی امت کا انتظار کررہا ہوں گا کہ وہ پل صراط پار کرے، اتنے میں میرے پاس عیسیٰ علیہ السلام آکر کہیں گے: جناب محمد! یہ انبیاء آپ کے پاس شکایت کررہے ہیں۔ یا فرمائیں گے۔ یہ جمع ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کررہے ہیں کہ وہ امتوں کے اجتماع کو جہاں چاہے منتشر کرے۔ اس غم کی وجہ سے جس میں وہ مبتلا ہیں اور مخلوق منہ تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ مومن تو وہ ان کے لئے زکام کی مانند ہوگا اور کافر تو اس پر موت (کی سی حالت) طاری ہوگی۔ وہ فرمائیں گے ٹھہرو میں ابھی آپ کے پاس آتا ہوں، اس کے بعد اللہ کے نبی جاکر عرش کے نیچے کھڑے ہوجائیں گے۔ اس وقت ان پر ایسا القاء ہوگا جو کسی برگزیدہ فرشتے اور نہ کسی بھیجے ہوئے رسول کی طرف ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا کہ محمد کے پاس جاکر ان سے کہو! اپنا سر اٹھائیے، مانگئے آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کریں، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں اپنی امت کے بارے میں شفاعت کروں گا کہ ہر ننانوے میں سے ایک انسان نکال دیں۔ پھر میں اپنے رب سے اصرار کرتا رہوں گا۔ شفاعت کیے بغیر میں اس جگہ سے نہیں اٹھوں گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ عطا کرکے فرمائے گا۔ اے محمد، اپنی امت میں سے اس مخلوق خدا کو جنت میں داخل کردو جس نے لا الٰہ الا اللہ کی گواہی صرف اخلاص کے ساتھ ایک دن دی اور اسی پر فوت ہوا۔

مسند احمد، ابن خزیمه، سعید بن منصور عن انس

۳۹۰۹۱..... تم دنیا و آخرت میں میرے ساتھی ہو، اللہ تعالیٰ نے مجھے بیدار کیا اور فرمایا: اے محمد! میں نے جو نبی و رسول بھیجا اس نے مجھ سے ایک سوال کیا جو میں نے اسی عطا کیا، تو اے محمد! تم مانگو تمہیں بھی دیا جائے گا، میں نے عرض کیا: میرا سوال قیامت کے روز اپنی امت کے لئے شفاعت ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شفاعت کیا ہے؟ فرمایا: میں عرض کروں گا، اے میرے رب! میں شفاعت

جسے میں نے آپ کے پاس چھپا رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں، پھر اللہ تعالیٰ میری بقیہ امت کو جہنم سے نکال دے گا اور انہیں جنت میں ڈال دے گا۔ مسند احمد، طبرانی والشیرازی فی الالقاب عن عبادۃ بن الصامت

۳۹۰۹۲...... لوگو! کیا بات ہے کہ مجھے گھر والوں کے بارے میں اذیت دی جاتی ہے۔ اللہ کی قسم! میری شفاعت ملے گی یہاں تک کہ وہ آ جائے بنی حکم اور صداء، سلہب قیامت کے دن آ جائیں۔ طبرانی و ابن مندہ عن ابی ہریرہ وابن عمر و عمار معاً؟

۳۹۰۹۳...... مجھے یہی امید ہے کہ میری شفاعت پہنچے گی جا د اور حکم۔ ابن عساکر عن ابی بردو

۳۹۰۹۴...... جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ زمین کو چمڑے کی طرح پھیلا دے گا یہاں تک کہ لوگوں کے لئے صرف قدم رکھنے کی جگہ ہوگی پھر مجھے سب سے پہلے بلایا جائے گا۔ جبرئیل رحمٰن (کے عرش) کے دائیں طرف ہوگا۔ اللہ کی قسم! اس نے اس سے پہلے اسے کبھی نہیں دیکھا، میں کہنے لگوں گا! اے میرے رب! اس نے مجھے بتایا کہ آپ نے اسے میری طرف بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے سچ کہا، پھر میں شفاعت کروں گا۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ تیرے بندے کہیں انہوں نے زمین کے اطراف میں تیری عبادت کی اور وہ مقام محمود ہے۔

عبدالرزاق وابن جریر عن علی بن الحسن مرسلاً

۳۹۰۹۵...... جب جنتی اور جہنمی جدا جدا ہو کر جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو رسول کھڑے ہو کر شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جاؤ جسے جانتے ہوا سے (جہنم سے) نکال لو، چنانچہ وہ انہیں نکالیں جبکہ ان کے داغ لگ چکے ہوں گے، پھر انہیں اسی نہر میں ڈالیں گے جس کا نام نہر حیات ہے جس سے ان کے داغ زدہ نشان نہر کے کنارے گر پڑیں گے اور وہ سفید ہو کر نکلیں گے جیسے ککڑی پھر وہ شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوا سے نکال لو، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب میں اپنے علم ورحمت سے نکالتا ہوں، تو جتنے انہوں نے نکالے اس سے دوگنے اور اس کے دوگنے نکالے جائیں گے۔ ان کی گردنوں میں لکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ، اس کے بعد انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا تو وہاں ان کی علامت جہنمی پڑ جائے گا۔

مسند احمد، ابن حبان و ابن منیع والبغوی فی الجعدیات ضیاء عن جابر

۳۹۰۹۶...... مجھے سب سے پہلے پل صراط پر تلاش کرنا، میں نے عرض کیا، اگر آپ سے وہاں ملاقات نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: میں ترازو کے پاس ہوں گا، میں نے عرض کیا: اگر ترازو کے پاس میری آپ سے ملاقات نہیں ہوتی۔ فرمایا: میں حوض کے پاس ہوں گا۔ قیامت کے روز میں ان تین مقامات کے علاوہ کہیں نہیں ہوں گا۔ مسند احمد عن انس، ترمذی حسن غریب عن انس

۳۹۰۹۷...... ایک شخص دو، تین کی شفاعت کرے گا اور ایک شخص ایک کی شفاعت کرے گا۔ ابن خزیمہ عن انس

۳۹۰۹۸...... ایک جنتی جھانک کر جہنمی لوگوں کی طرف دیکھے گا تو ایک جہنمی اسے آواز دے گا: ارے بھائی! کیا تو مجھے جانتا نہیں؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم! میں تو تجھے نہیں جانتا، تیرا برا ہو تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہ ہوں کہ دنیا میں تو میرے پاس سے گزرا تھا تو نے مجھ سے پانی کا گھونٹ مانگا تھا میں نے تمہیں سیراب کیا تھا اپنے رب سے میرے لئے شفاعت کرو تو یہ شخص اپنے گشت میں اللہ کے حضور جا کر عرض کرے گا۔ اے میرے رب! میں نے جہنمی لوگوں کو جھانک کر دیکھا تو ان میں سے ایک شخص مجھے کہنے لگا: اے فلاں! کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں، میں تجھے نہیں جانتا تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا: میں وہی ہوں، دنیا میں تو میرے پاس سے گزرا اور مجھ سے پانی مانگا تھا میں نے تجھے پانی پلایا تھا، اپنے رب سے میری شفاعت کر، اے میرے رب! اس کے بارے میں میری شفاعت قبول کر، پس اللہ تعالیٰ اس کے متعلق اللہ کی شفاعت قبول کر لے گا اور اسے جہنم سے نکال لے گا۔ ابویعلی عن انس

۳۹۰۹۹...... سورج قریب ہوگا یہاں تک کہ پسینہ آدھے کانوں تک پہنچ جائے گا وہ لوگ اس حالت میں ہوں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں، پھر موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کریں گے وہ بھی یہی کہیں گے، پھر محمد ﷺ سے مخلوق میں سے فریاد کریں گے، وہ چلیں گے اور جنت کے حلقہ کو پکڑ لیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں مقام محمود پر مبعوث کرے گا۔ ابن جریر عن ابن عمر

۳۹۱۰۰...... مجھے اللہ تعالیٰ نے اس بات میں اختیار دیا کہ ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں اور اپنی امت کے لئے اس کے پاس

پوشیدہ دعا رکھنے کے درمیان ۔بے شک میرے رب نے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار کا اضافہ کیا اور پوشیدہ دعا اس کے پاس ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن ابی ایوب

۳۹۱۰۱..... مجھے میرے رب نے اس میں کہ ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں اور پوشیدہ دعا کا اختیار دیا اور مجھے میرے رب نے مزید عطا کیا، ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں اور پوشیدہ دعا اسی کے پاس ہو۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ایوب

۳۹۱۰۲..... ایک قوم شفاعت کے ذریعہ جہنم سے نکلے گی۔ طبرانی فی الکبیر عن جابر

۳۹۱۰۳..... ابھی میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے یہ بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاعت عطا کی ہے۔ کسی نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا صرف بنی ہاشم کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کسی نے عرض کیا: قریش کے لئے عمومی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ کسی نے عرض کیا: کیا صرف آپ کی امت کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میری امت کے گناہوں سے لدے گنہگاروں کے لئے ہے۔

طبرانی و ابن عساکر عن عبداللہ ابن بشیر

۳۹۱۰۴..... قیامت کے دن زمین رحمٰن تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے پھیلا دی جائے گی پھر انسانوں کے لئے صرف قدم رکھنے کی جگہ ہوگی پھر سب سے پہلے مجھے بلایا جائے گا اس کے بعد میں سجدہ ریز ہوں گا پھر مجھے اجازت دی جائے گی میں کھڑے ہو کر کہوں گا: اے میرے رب! اس (جبرئیل) نے مجھے بتایا کہ آپ نے اسے میری طرف بھیجا ہے۔ وہ اس وقت رحمٰن تعالیٰ کی دائیں جانب ہوگا، اللہ کی قسم! اس سے پہلے جبرئیل نے کبھی (اللہ تعالیٰ) کو نہیں دیکھا ہوگا۔ جبرئیل خاموش کھڑے کچھ بول نہیں رہے ہوں گے۔ یہاں تک اللہ تعالیٰ (خود ہی) فرمائیں گے: اس نے (جو کچھ کہا) سچ کہا، اس کے بعد مجھے شفاعت کی اجازت ہوگی۔ پس میں کہوں گا: اے میرے رب! تیرے بندے ہیں جنہوں نے زمین کے گردونواح میں تیری عبادت کی ہے۔ یہی مقام محمود ہے۔ حاکم عن جابر

۳۹۱۰۵..... قیامت کے روز زمین رحمٰن تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے پھیلا دی جائے گی کسی کے لئے سوائے قدم رکھنے کی کوئی جگہ نہیں مجھے سب سے پہلے بلایا جائے گا۔ مجھے رحمٰن تعالیٰ (کے عرش) کی دائیں جانب جبرئیل نظر آئیں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، انہوں نے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا، میں عرض کروں گا اے میرے رب! یہ میرے پاس آ کر کہنے لگے۔ آپ نے انہیں میری طرف بھیجا ہے؟ جبرئیل خاموش ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: انہوں نے سچ کہا: میں نے ہی اسے آپ کی طرف بھیجا تھا، آپ اپنی ضرورت بیان کریں۔ میں عرض کروں گا۔ اے میرے رب! میں تیرے بندے چھوڑ آیا تھا جو زمین کے اطراف میں تیری عبادت کیا کرتے تھے اور ٹیلوں کی گھاٹیوں میں تیرا ذکر کیا کرتے تھے اب وہ میرے یہاں جانے کے بعد کے جواب کے منتظر ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں آپ کو ان کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا، یہ مقام محمود جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب تیرا رب تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے گا۔

حلیۃ الاولیاء، بیہقی عن علی بن الحسن عن رجل من الصحابۃ

۳۹۱۰۶..... میری شفاعت میری امت کے گنہگاروں کے لئے ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بولے: اگر وہ زنا و چوری کا ارتکاب کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابودرداء کی ناک خاک آلود ہونے کے ساتھ بھی وہ اگرچہ زنا و چوری کرلے۔ الخطیب عن ابی الدرداء

۳۹۱۰۷..... مسلمانوں کی ایک قوم شفاعت کرنے والوں اور اللہ کی رحمت سے جہنم میں عذاب دیئے جانے کے بعد جنت میں ضرور داخل ہوں گی۔

طبرانی عن ابن مسعود

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۵۲

۳۹۱۰۸..... اور لوگوں کو کیا ہوا، جو سمجھتے ہیں کہ میری شفاعت میرے گھرانے کے لوگوں کو حاصل نہیں ہوگی، جبکہ میری شفاعت حاء اور حکم (جو سب سے بڑے قبیلے ہیں) کو بھی شامل ہے۔ طبرانی عن ام ھانی

۳۹۱۰۹..... میں نے اپنے رب سے ان دونوں کے بارے میں (یعنی والدین) کوئی سوال نہیں کیا کہ وہ مجھے ان دونوں کے بارے میں عطا کرے اور میں اس دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا جس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول (اپنی شان کے مطابق) فرمائے گا تو وہ ایسے چرچرائے گی

جیسے کسی شخص سے تنگ کرسی چرچراتی ہے باوجود یکہ وہ زمین وآسمان کی طرح کشادہ ہے اور (اس دن) تمہیں ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ کے لایا جائے گا سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو پوشاک پہنائی جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے خلیل کو پوشاک پہناؤ پھر جنت کی چادروں میں دو سفید چادریں لائی جائیں گی جنہیں وہ پہنیں گے پھر وہ عرش کی جانب رخ کرکے بیٹھ جائیں گے ان کے بعد مجھے پوشاک پہنائی جائے گی میں اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا جہاں میرے علاوہ کوئی کھڑا نہیں ہوگا اس کی وجہ سے مجھ پر اولین وآخرین رشک کریں گے اور کوثر کی طرف سے میرے حوض کی جانب ایک نہر کھد جائے گی جو مشک اور کنکریوں سے بہے گی اس کی پیداوار سونے کی شاخیں ہوں گی اس کے پھل موتی اور جوہر ہوں گے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہید سے زیادہ میٹھا ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ اس کا ایک گھونٹ پلادے گا وہ اس کے بعد پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس سے محروم رہا وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔ مسند احمد ابن جریر، حاکم عن ابن مسعود

۳۹۱۱۰...... میں اپنی امت کے برے لوگوں کے لئے بہترین آدمی ہوں کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان کے نیک لوگوں کے لئے کسے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: رہے میری امت کے برے لوگ تو اللہ انہیں میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا اور رہے ان کی نیک لوگ تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال کی بدولت جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی، حلیة الاولیاء عن ابی امامة

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۵۴

۳۹۱۱۱...... میں اپنی امت کے برے لوگوں کے لئے بہترین آدمی ہوں، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان کے نیک لوگوں کے لیے کیسے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے نیک لوگ اپنے اعمال کی بدولت جنت میں جائیں گے اور میری امت کے برے لوگ میری شفاعت کے منتظر ہوں گے آگاہ رہو! وہ قیامت کے روز میری پوری امت کے لئے جائز ہوگی صرف وہ شخص محروم رہے گا جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان گھٹاتا ہوگا۔ الشیرازی فی الالقاب وابن النجار عن ام سلمة

۳۹۱۱۲...... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے؟ مجھے یقین ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری شفاعت کی خواہش رکھیں گے۔

حاکم فی تاریخه عن ابی بن کعب

۳۹۱۱۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے شفاعت کے بارے میں آپ کو کیا جواب دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے خیال میں اس کے متعلق پوچھنے والے تم پہلے شخص ہو کیونکہ مجھے تمہاری علمی لگن معلوم ہے مجھے ان کے جنت کے دروازے پر کھڑے ہونے کی کوئی فکر نہیں مجھے اپنی پوری شفاعت کی فکر ہے میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی دی اس کی زبان اس کے دل کی اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو۔

طبرانی حاکم عن ابی هریرة

۳۹۱۱۴...... میں تمہارے لیے اپنی زندگی کی سچائی میں ایک جگہ ہوں اور جب میں فوت ہو جاؤں گا تو اپنی قبر میں پکارتا رہوں گا: اے میرے رب! میری امت میری امت یہاں تک کہ صور میں پہلی بار پھونکا جائے پھر میری دعا قبول ہوتی رہے گی یہاں تک کہ دوسری بار صور میں پھونکا جائے۔

الحکیم عن انس

۳۹۱۱۵...... اس قبلہ والے اتنی تعداد میں جس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہوں پر جرات مندی اور اس کی فرمانبرداری کی مخالفت کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی پھر مجھے شفاعت کی اجازت ملے گی میں سجدہ میں اللہ تعالیٰ کی ایسے ہی تعریف کروں گا جیسے کھڑے ہو کر کرتا ہوں، پھر کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ طبرانی عن ابن عمرو

۳۹۱۱۶...... جنتی جنت میں ان لوگوں کو گم پائیں گے جو دنیا میں ان کے ساتھ ہوتے تھے یہ لوگ انبیاء سے جا کر عرض کریں گے: ہمارے لئے شفاعت کریں تو وہ ان کے حق شفاعت کریں گے انہیں جہنم سے نکال لیا جائے گا اور ان پر ماء حیات ڈالا جائے گا تو وہ ککڑی کی طرح ہو جائیں گے ان کا نام آزاد کھا جائے گا وہ سب سے (جہنم سے) آزاد ہوں گے۔ الشیرازی فی الالقاب عن جابر

۳۹۱۱۷...... انبیاء کے لیے سونے کے منبر رکھے جائیں گے جن پر وہ بیٹھیں گے اور میرا منبر خالی رہے گا میں اس پر نہیں بیٹھوں گا میں اپنے رب

کے سامنے دست بستہ کھڑا رہوں گا کہ کہیں مجھے جنت میں پہنچا دیا جائے اور میری امت میرے بعد تنہا رہ جائے میں عرض کروں گا: میرے رب! میری امت میری امت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں آپ کی امت سے کا برتاؤ کروں؟ میں عرض کروں گا: میرے رب! ان کا حساب جلد لیں چنانچہ انہیں بلا کر ان سے حساب لیا جائے گا ان میں سے کوئی تو اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائے گا اور کوئی میری شفاعت سے داخل ہوگا میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے ان آدمیوں کی ایک فہرست دی جائے گی جن کے بارے جہنم کا حکم ہو چکا ہوگا اور جہنم کا داروغہ کہے گا: اے محمد! تم نے اپنے رب کی ذرا ناراضگی اپنی امت میں نہیں چھوڑی۔

ابن ابی الدنیا فی حسن الظن با اللہ، طبرانی، حاکم وتعقب بیھقی فی البعث ابن عساکر وابن النجار عن ابن عباس

کلام:..... القدریۃ الضعیفہ ۳۹

الحوض

۳۹۱۱۸..... انبیاء آپس میں فخر کریں گے کہ کس کی امت کے لوگ زیادہ ہیں مجھے امید ہے کہ اس دن میرے امتی زیادہ ہوں گے سب کے سب حوض پر آئیں گے ان میں سے ہر ایک بھرے حوض پر کھڑا ہوگا اس کے ہاتھ میں لاٹھی ہوگی اپنی امت میں سے جسے پہچانتا ہوگا اسے بلائے گا ہر امت کی ایک نشانی ہوگی جس سے اسے اس کا نبی پہچان لے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۳۹۱۱۹..... تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا جس کی چوڑائی جرباء اوراذرح مقام جتنی ہوگی۔ مسند احمد، مسلم عن ابن عمر

۳۹۱۲۰..... تمہارے سامنے ایک حوض ہے جس کی چوڑائی جرباء اوراذرح جتنی ہے اس میں ستاروں کی طرح آبخورے (گلاس) ہوں گے جو وہاں آیا اور اس کا پانی پیا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ مسلم عن ابن عمر

۳۹۱۲۱..... میرے حوض میں جاموں کی تعداد آسمانی ستاروں جتنی ہے۔ ترمذی عن انس

۳۹۱۲۲..... میں حوض پر تمہارے نمائندہ ہوں گا اس کی چوڑائی ایلہ سے جحفہ تک ہے مجھے یہ خدشہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے بارے دنیا کا ڈر ہے کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگو گے آپس میں لڑ کر ایسے ہی ہلاک ہو جاؤ گے جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔

مسلم عن عقبۃ بن عامر

۳۹۱۲۳..... قیامت کے روز میں اپنے حوض کے پینے کی جگہ سے یمن والوں کے لئے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاٹھی سے پیچھے کر رہا ہوں گا یہاں تک کہ وہ ان پر بہہ پڑے کسی نے اس کی چوڑائی پوچھی آپ نے فرمایا: میری اس جگہ سے عمان تک کسی نے اس کے پانی کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اس میں جنت کے دو پرنالے لگا تار بہتے رہیں گے ایک سونے کا دوسر چاندی کا۔ مسند احمد، مسلم عن ثوبان

۳۹۱۲۴..... قیامت کے روز میری امت کا ایک گروہ میرے پاس آئے گا وہ حوض پر آنا چاہیں گے میں کہوں گا: میرے رب! یہ میرے ساتھی کہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ کو پتہ نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات نکالیں یہ آپ کے بعد الٹے پاؤں مرتد ہوتے رہے۔

ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۳۹۱۲۵..... میں حوض پر تمہارا نمائندہ ہوں گا تمہارا انتظار کروں گے تمہارے کچھ لوگ میرے سامنے ہوں گے یہاں تک کہ جب میں انہیں دیکھ لوں گا تو وہ میرے سامنے روک دیے جائیں گے میں عرض کروں گا: میرے رب! میرے ساتھی میرے ساتھی! کہا جائے گا: آپ کا معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات کیں۔ مسند احمد بخاری عن حذیفۃ

۳۹۱۲۶..... میں حوض پر تمہارا پیش رفتہ ہوں گا اور میں کچھ لوگوں سے جھگڑوں گا پھر ان غالب آ جاؤں گا میں کہوں گا: میرے رب! میرے ساتھی میرے ساتھی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔ مسند احمد مسلم عن ابن مسعود

۳۹۱۲۷......ابھی مجھ پر یہ سورۃ نازل ہوئی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کی پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل ہے جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ وہ ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس پر بڑی خیر ہے وہ میرا حوض ہے قیامت کے روز اس پر میری امت آئے گی اس کے جام ستاروں کے بقدر ہیں ایک شخص کو میرے سامنے روک لیا جائے گا میں کہوں گا: میرے رب! یہ میرا امتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ کو معلوم نہیں اس نے آپ کے بعد کیا بدعات کیں۔مسلم، ابو داؤد، نسائی عن انس

۳۹۱۲۸......میری امت میرے پاس حوض پر آئے گی اور میں لوگوں کو اس سے ایسے ہٹا رہا ہوں گا جیسے کوئی شخص کسی کے اونٹ اپنے اونٹوں سے دور ہٹاتا ہے لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! آپ ہمیں (اتنی بھیڑ میں) پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں تمہاری ایک علامت ہوگی جو کسی اور کی نہیں ہوگی تم سامنے آؤ گے تو وضوء کے نشانات کی وجہ سے تمہاری پیشانیاں اور ایڑیاں چمک رہی ہوں گی البتہ تمہاری ایک جماعت مجھ سے روک دی جائے گی وہ مجھ تک نہیں پہنچ جائیں گے میں عرض کروں گا: میرے رب یہ میرے ساتھی ہیں فرشتہ مجھے جواب دے گا آپ کو معلوم ہے انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں ایجاد کیں۔مسلم عن ابی ھریرۃ

۳۹۱۲۹......میں حوض پر ہوں گا اور تم میں سے اپنے پاس آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا کچھ لوگوں کو مجھ تک پہنچنے سے پہلے روک لیا جائے گا میں کہوں گا میرے رب! یہ میرے لوگ اور میرے امتی ہیں مجھے کہا جائے گا کیا آپ جانتے ہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ اللہ کی قسم! یہ آپ کے بعد الٹی ایڑیاں لوٹتے رہے۔مسلم عن اسماء بنت ابی بکر سند احمد، مسلم عن عائشۃ

۳۹۱۳۰......میں حوض پر تمہارا پیش رفتہ ہوں گا تو مجھے اس سے بچانا کہ تم میں سے ہرگز کوئی ایسی حالت میں نہ آئے اور اسے مجھ سے روک دیا جائے جیسے دبلے اونٹ ہٹا دیے جاتے ہیں میں کہوں گا: ایسا کیوں تو کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات دین میں ایجاد کیں تو میں کہوں گا: دور ہی رہیں۔مسلم عن ام سلمۃ

۳۹۱۳۱......میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس حوض پر آئیں گے اور میں جب انہیں دیکھ لوں گا اور پہچان لوں گا تو انہیں میرے سامنے روک دیا جائے گا میں کہوں گا: میرے رب! میرے ساتھی: میرے ساتھی ہیں مجھ سے کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔حاکم، مسند احمد بخاری عن انس وحذیفۃ

۳۹۱۳۲......میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں اس کے دونوں کناروں کے درمیان صنعاء وایلہ جتنا فاصلہ ہے اس میں ستاروں کے بقدر آبخورے ہیں۔
مسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرۃ

۳۹۱۳۳......میں جنت میں چل رہا تھا کہ اچانک مجھے ایک نہر نظر آئی جس کے دونوں کناروں پر خولص دار موتی چمک رہے تھے میں نے کہا: جبرائیل! یہ کیا ہے؟ کہا: کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا پھر اس کی مٹی میں ہاتھ ڈالا تو شک نکال ڈالی پھر سدرۃ المنتہیٰ میرے سامنے ہوئی وہاں میں نے بہت بڑا نور دیکھا۔بخاری ترمذی عن انس

۳۹۱۳۴......حوض پر آنے والوں کے مقابلہ میں تم ان کے لاکھویں جز کا ایک جزء بھی نہیں ہو۔مسندا احمد، ا ابو داؤد حاکم عن زید بن ارقم

۳۹۱۳۵......میں اپنے حوض سے بہت سے لوگوں کو ہٹادوں گا جیسے اجنبی اونٹ ہٹائے جاتے ہیں۔ابو داؤد عن ابی ھریرۃ

۳۹۱۳۶......میرے حوض کی چوڑائی صنعاء اور مدینہ جتنی ہے یا جیسے مدینہ اور عمان کا درمیانی فاصلہ اس میں سونے چاندی کے جام نظر آئیں گے جن کی تعداد ستاروں جتنی ہوگی یا ان سے (بھی) زیادہ ہوگی۔

۳۹۱۳۷......جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں مجھے عطا کی ہے اس پر بڑی خیر ہے قیامت کے روز اس پر میری امت آئے گی اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں ان میں سے ایک شخص روک دیا جائے گا میں کہوں گا: میرے رب! میرا امتی ہے کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں اس نے آپ کے بعد کیا بدعات نکالیں۔مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن زید بن خالد

۳۹۱۳۸......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حوض کے جام آسمانی ستاروں سے جو سخت تاریک رات میں چمکتے ہیں

تعداد میں زیادہ ہیں وہ جنت کے برتن ہیں جس نے اسے پی لیا وہ جب تک اس میں رہے گا پیاسا نہیں ہوگا اس کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہے جو عمان سے ایلہ تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ مسند احمد، نسائی، مسلم عن ابی ذر

۳۹۱۳۹......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں ضرور بہت سے لوگوں کو اپنے حوض سے ہٹاؤں گا جیسے کسی مخصوص حوض سے اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔ بخاری عن ابی ہریرۃ

۳۹۱۴۰......میرا حوض کعبہ سے بیت المقدس (جتنا چوڑا) ہے اس کا پانی دودھ کی طرح سفید اور اس کے جام تعداد میں تاروں جتنے ہیں اور قیامت کے روز میرے متبعین سب سے زیادہ ہوں گے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۱۸۵۔

۳۹۱۴۱......میرا حوض ایلہ سے عدن تک چوڑا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس کے جام تعداد میں ستاروں سے بڑھ کر ہیں وہ دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں بہت سے لوگوں کو وہاں سے ایسے ہٹاؤں گا جیسے کوئی اپنے حوض سے اجنبی اونٹ ہٹاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں تمہاری پیشانیاں اور ایڑیاں وضو کی وجہ سے چمک رہی ہوں گی جو کسی اور کی علامت نہیں ہوگی۔ مسلم ابن ماجہ عن حذیفۃ

۳۹۱۴۲......میرا حوض ایلہ سے عدن تک چوڑا ہے اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور دودھ ملے شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کے جام میں ستاروں کی تعداد سے بڑھ کر ہیں میں وہاں سے لوگوں کو ضرور ہٹاؤں گا جیسے کوئی شخص لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے دور کرتا ہے لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے آپ نے فرمایا: ہاں تمہاری ایک علامت ہوگی جو کسی اور امت کی نہیں ہوگی تمہاری آمد اس طرح ہوگی کہ تمہاری پیشانیاں اور ایڑیاں وضو کی وجہ سے چمک رہی ہوں گی۔ مسلم عن ابن ہریرۃ

۳۹۱۴۳......میرا حوض، صنعاء سے مدینہ جتنا ہے اس میں ستاروں کی طرح برتن ہوں گے۔ بخاری عن حارثۃ بن وھب والمستورد

۳۹۱۴۴......میرے حوض کی (لمبائی) مسافت مہینہ بھر ہے اور اس کی اطراف برابر ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کا ذائقہ اور خوشبو مشک سے زیادہ ہے اس کے برتن آسمانی ستاروں کی طرح ہیں جس نے اسے پیا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ بخاری عن ابن عمر

۳۹۱۴۵......میرا حوض عدن سے بلقاء تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے جام ستاروں کی تعداد میں ہیں جس نے اس کا ایک گھونٹ پی لیا کبھی پیاسا نہیں ہوگا سب سے پہلے مہاجرین کے فقراء لوگ ہوں گے جن کے بال پراگندہ اور کپڑے میلے کچیلے جو مالدار عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور نہ ان کے لیے بند دروازے کھولے جاتے ہیں ترمذی، حاکم عن ثوبان

۳۹۱۴۶......کوثر جنت کی نہر ہے اس کے کنارے سونے کے اس میں موتی اور یاقوت پہلے کی اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگی اس کا پانی شہد سے میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہوگا۔ مسند احمد، ترمذی ابن ماجہ عن ابن عمر

۳۹۱۴۷......کوثر جنت کی ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے اس کی مٹی مشک ہے اس کا پانی دودھ سے سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس پر آنے والے پرندوں کی گردیں جانوروں کی طرح ہوں گی ان کا کھانا ان سے زیادہ لذیذ ہوگا۔ حاکم عن انس

۳۹۱۴۸......تمہارے سامنے میرا حوض ہے جس کی چوڑائی جرباء اور اذرح جتنی ہے۔ بخاری ابو داؤد عن ابن عمر

۳۹۱۴۹......میرا حوض عدن سے عمان بلقاء تک (چوڑا) ہے اس کا پانی دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا ہے اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں جس نے اس کا ایک گھونٹ پی لیا کبھی پیاسا نہیں ہوگا سب سے پہلے وہاں مہاجرین کے فقراء لوگ آئیں گے جن کے سر پراگندہ کپڑے میلے جو مالدار عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور نہ ان کے ہے بند دروازے کھلتے ہیں جن سے ان پر واجب حق تو وصول کیا جاتا ہے اور جو ان کا حق بنا ہے وہ انہیں نہیں دیا جاتا۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ حاکم عن ثوبان

۳۹۱۵۰......میرے حوض کی مقدار ایلہ اور یمن کے صنعاء جتنی ہے اور اس میں ستاروں کی تعداد کے برابر برتن ہیں۔ مسند احمد، بیھقی عن انس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۵۵

۳۹۱۵۱..... ہر قوم کا ایک پیشرو ہوگا میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں جو حوض پر آیا اور پانی پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور جو پیاسا نہیں ہوا وہ جنت میں جائے گا۔طبرانی عن سھل بن سعد

کلام :..... ضعیف الجامع ۱۹۳۸

۳۹۱۵۲..... ہر نبی کا حوض ہے اور اس پر فخر کریں گے کہ کس کے آنے والے زیادہ ہیں اور مجھے یقین ہے کہ میں ان میں زیادہ تعداد والا ہوں گا۔

ترمذی عن سمرۃ

۳۹۱۵۳..... میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں میں نے اس کے بہتے پانی میں ہاتھ ڈالا تو وہ خوشبودار مشک تھا میں نے کہا: جبرائیل یہ کیا ہے انہوں نے کہا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا۔

مسند احمد، بخاری ترمذی نسائی عن انس

۳۹۱۵۴..... حوض کے برتنوں کی تعداد آسمانی ستاروں جتنی ہے۔ابوبکر بن ابی داؤد فی البعث عن انس

۳۹۱۵۵..... یہ امت حوض پر ضرور ایسا اژدھام بنائے گی جیسے پانچ دن سے پیاسے اونٹ پانی کے گھاٹ پر بناتے ہیں۔طبرانی عن العرباض

۳۹۱۵۶..... جب دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالو گے تو کوثر کے بہاؤ کی آواز سنو گے۔دارقطنی عن عائشۃ

کلام :..... تکمیل النفع ضعیف الجامع ۴۵۴

الاکمال

۳۹۱۵۷..... مجھے اپنا حوض دکھایا گیا تو اس کے کناروں پر آسمانی ستاروں کی طرح جام پڑے تھے میں نے جب اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو خوشبودار تھا۔ابن النجار عن انس

۳۹۱۵۸..... مجھے جنت کی ایک نہر دی گئی جس کا نام کوثر ہے اس کے درمیان میں یاقوت، مرجان، زبرجد اور موتی ہیں وہ اللہ کی قسم! صنعاء اور ایلہ جتنی (چوڑی) ہے اس میں رکھے جام آسمانی ستارون کی طرح ہیں اے فہد کی بیٹی مجھے وہاں آنے والوں میں تری قوم سب سے زیادہ محبوب ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن اسامۃ بن زید

۳۹۱۵۹..... مجھے جنت میں ایک نہر کوثر دی گئی جس کی لمبائی چوڑائی مشرق و مغرب جتنی ہے اس سے جو بھی پی لے گا پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس سے وضو کرے گا اس کے بال پراگندہ نہیں ہوں گے اس سے وہ شخص نہیں پی سکے گا جس نے میرا ذمہ کا انکار کیا میرے اہل بیت کو قتل کیا۔

ابن مردویہ عن انس

۳۹۱۶۰..... مجھے جنت کی ایک نہر عطا کی گئی جسے کوثر کہتے ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا اس میں پرندے ہوں گے جس کی گردنیں جانور کی طرح ہوں گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو بڑے عمدہ ہوں گے آپ نے فرمایا: ان کا گوشت ان سے زیادہ نرم و ملائم ہوگا۔ابن مردویہ عن انس

۳۹۱۶۱..... مجھے کوثر عطا کی گئی میں نے اس کی مٹی میں ہاتھ مارا تو وہ خوشبودار مشک تھا اور اس کے کنکر موتی تھے اور اس کے کنارے پر چمکنے موتی ہوں گے۔ابویعلی عن انس

۳۹۱۶۲..... میرا حوض ایلہ وصنعاء جتنا چوڑا ہے اور اس کی چوڑائی اس کی لمبائی جیسی ہے اس میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہیں ایک چاندی کا اور دوسرا سونے کا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے میٹھا ہے برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مکھن سے زیادہ نرم و ملائم ہوگا اس کے جام ستاروں کی تعداد میں ہیں جس نے اس سے پیا وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہیں ہوگا۔مسند احمد، حاکم عن ابی برزۃ

۳۹۱۶۳..... میرا حوض اتنا اتنا ہے اس میں آسمانی ستاروں جتنے برتن ہوں گے اس کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ

ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا جس نے اس کا ایک گھونٹ پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور جس نے اس سے نہ پیا وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔

طبرانی عن انس

۳۹۱۶۴......میرا حوض (اتنا چوڑا) ہے (جتنا) ایلہ و عمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ ابن عساکر عن الفرزدق عن ابی هريرة

۳۹۱۶۵......میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں گا اس کی چوڑائی اتنی ہے جتنی صنعاء اور ایلہ کے درمیان ہے گویا اس کے جام (کثرت میں) ستارے ہیں۔

طبرانی عن جابر ابن سمرب

۳۹۱۶۶......میں تم سے پہلی تمہارا پیشرو ہوں تو جب مجھے نہ دیکھ پاؤ تو حوض پر ہوں گا جس کی چوڑائی ایلہ اور مکہ کے درمیان والے علاقہ جتنی ہے بہت سے مرد اور عورتیں مشکیزے اور برتن لائیں گے لیکن اس سے نہیں پی سکیں گے۔

مسند احمد و ابن ابی عاصم و ابو عوانه ابن حبان، سعيد بن منصور عن جابر

۳۹۱۶۷......قیامت کے دن مجھے سب سے پہلے بلایا جائے گا میں کھڑے ہو کر آؤں گا پھر مجھے سجدہ کی اجازت دی جائے گی میں ایسا سجدہ کروں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا پھر مجھے اجازت ہوگی میں سر اٹھاؤں گا اور میں اللہ تعالیٰ سے ایسی دعا مانگوں گا جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا کل (بروز قیامت وضو کی علامات کی وجہ سے چہروں اور پاؤں سے چمکتے کھڑے ہوں گے پھر لوگوں کو حوض پر لایا جائے گا جو بصری سے ضعاء تک چوڑا ہوگا۔ (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید شہد سے میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا اس میں ستاروں کی تعداد میں جام ہوں گے جس نے وہاں جا کر پیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا، پھر لوگوں کے سامنے پل صراط رکھا جائے گا تو پہلے لوگ بجلی کی طرح (گزرتے) دکھائی دیں گے پھر ہوا کی طرح پھر پلک جھپکنے کی طرح پھر عمدہ گھوڑوں اور سواریوں کی طرح ہر حال میں یہ اعمال کے لحاظ سے ہوگا فرشتے پل صراط کی دونوں جانب کہہ رہے ہوں گے: اے رب! سلامت رکھ سلامت رکھ! تو کوئی سلامتی سے نجات پا جائے گا کوئی خراش کھا کر پار ہوگا اور کوئی آگ میں گر پڑے گا جہنم اس دن کہے گی: کیا اور کچھ ہے یہاں تک کہ رب تعالیٰ اس میں رکھ دیں گے جو چاہیں گے اور وہ سکڑنا اور سمٹنا شروع ہو جائے گا اور اس سے ایسے آواز آئے گی جیسے نئے توشہ دان سے آتی ہے (جب آدمی اسے بھرے) تو وہ کہے گا: بس بس بس! الحكيم عن ابی بن کعب

۳۹۱۶۸......آگاہ رہو! میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں اس کی چوڑائی صنعاء سے ایلہ تک ہے اس کے جام ستاروں کی مقدار ہیں۔

مسند احمد، مسلم و ابو عوانة عن جابر بن سمرة

۳۸۱۶۹......لوگو! میں تمہارا پیشرو ہوں اور تم میرے حوض پر آؤ گے جس کی چوڑائی بصری سے صنعاء تک ہے اس میں ستاروں کی تعداد (جام) ہیں

سمو یه عن حذيفه ابن امید

۳۹۱۷۰......حوض کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہے اس کا پانی چاندی سے بڑھ کر سفید اور شہد سے میٹھا ہے جس نے ایک گھونٹ پیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

دار قطنی فی الافراد عن ابن عمرو

۳۹۱۷۱......کوثر صنعاء سے ایلہ تک کے شامی علاقہ جتنی نہر ہے اس کے برتن ستاروں کی تعداد کی اس پر ایسے پرندے آتے ہیں جن کی گردنیں بختی اونٹوں جیسی کی ان کا کھانا ان سے بھی لذیذ ہے۔ هناد عن انس

۳۹۱۷۲......کوثر وہ نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس پر بڑی بھلائی ہے وہ میرا حوض ہے قیامت کے روز اس پر میری امت آئے گی اس کے برتن ستاروں کی تعداد ہیں ان میں سے ایک شخص روک دیا جائے امیں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میرا امتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ کو معلوم نہیں اس نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔ مصنف ابن ابی شیبة

۳۹۱۷۳......میرا حوض عدن سے عمان تک ہے اس میں ستاروں کی تعداد جام ہیں جس نے اس سے پیا کبھی پیاسا نہیں ہوگا میرے پاس میری امت کے وہ لوگ آئیں گے جن کے سر پراگندہ کپڑے میلے مالدار عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے جن کے سامنے بند دروازے یعنی بادشاہوں کے نہیں کھولے جاتے ان سے حق وصول تو کیا جاتا ہے لیکن انہیں ان کا حق دیا نہیں جاتا۔ طبرانی، سعيد بن منصور عن ابی امامة

۳۹۱۷۴......میرا حوض عدن سے عمان کے درمیان علاقہ جتنا ہے اور اسے زیادہ کشادہ ہے اس میں سونے چاندی کے دو پرنالے ہیں اس کا پانی

دودھ سے بڑھ کر سفید شہد سے زیادہ لذیذ اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جس نے اس سے پیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور نہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔

مسند احمد، بن حبان، ابن ماجه وسمو يه عن ابی امامة

۳۹۱۷۵..... میرے حوض کی (چوڑائی) ایک ماہ کی مسافت ہے اس کے کنارے برابر ہیں اس کے جام ستاروں کی تعداد ہیں اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے بڑھ کر میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جس نے اس کا ایک گھونٹ پی لیا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۹۱۷۶..... میرا حوض عدن وعمان کے درمیانی علاقہ جتنا ہے اس کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کے جام آسمانی ستاروں کی تعداد میں ہوں گے جس نے اس کا ایک گھونٹ بھی پی لیا کبھی پیاسا نہیں ہوگا سب سے پہلے وہاں مہاجرین کے فقراء لوگ آئیں گے کسی نے کہا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: جن کے سر پراگندہ چہرے پچکے پڑے ہوئے جن کے کپڑے میلے ان کے سامنے بند دروازے نہیں کھولے جاتے اور نہ وہ مالدار عورتوں سے شادی کر سکتے ہیں جو ان کے ذمہ ہے وہ تو وصول کرلیا جاتا ہے لیکن جو ان کا حق بنتا ہے وہ نہیں دیا جاتا۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۹۱۷۷..... میرا حوض بیضاء سے بصری تک ہے مجھے اللہ تعالیٰ ایسے حصہ سے عطا کرے گا کہ اللہ کی مخلوق میں سے کسی انسان کو اس کے کناروں کا پتہ نہیں۔ طبرانی عن عتبة بن عبد السلمی

۳۹۱۷۸..... میرا حوض عمان سے یمن تک ہے اس میں آسمانی ستاروں کی تعداد میں جام ہیں جس نے اس کا ایک گھونٹ ہی پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

ابو یعلی عبداللہ بن بریدة عن ابیه

۳۹۱۷۹..... قیامت کے روز میں اپنے حوض پر ہوں گا اور وہ لوگ جنہوں نے میری پیروی کی اور جو انبیاء مجھ سے پانی طلب کریں گے اللہ تعالیٰ قوم ثمود کی اونٹنی صالح علیہ السلام کے لیے بھیجے گا چنانچہ وہ اس کا دودھ دوہیں گے خود بھی پئیں گے اور ان کے ساتھ والے ایماندار بھی پئیں گے پھر وہ اس پر اپنی قبر سے سوار ہوں گے یہاں تک کہ محشر تک پہنچ جائیں وہ اونٹنی چلا رہی ہوگی کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس دن اپنی اونٹنی عضباء پر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں عضباء پر میری بیٹی فاطمہ ہوگی میں براق پر بیٹھ کر میدان محشر کی طرف جاؤں گا یہ صرف انبیاء میں سے میرے ساتھ خاص ہے اور بلال جنتی اونٹنی پر آئے گا صرف اذان کی وجہ سے ہم سے آگے ہوگا جب وہ اشہدان لا الہ الا اللہ کہے گا تو انبیاء اور ان کی امتیں کہیں گی ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جب وہ اشہدان محمدا رسول اللہ کہے گا تو انبیاء اور ان کی امتیں کہیں گی ہم بھی اس کی گواہی دیتے ہیں تو کس کی گواہی قبول ہوگی اور کس کی ناقابل قبول جب بلال وہاں پہنچ جائے گا تو اسے جنت کے جوڑے دیئے جائیں گے جنہیں وہ پہن لے گا قیامت کے روز انبیاء کے بعد جسے پوشاک پہنائی جائے گی وہ بلال اور نیک ایماندار ہیں۔ حمید بن زنجویه وابن عساکر عن کثیر بن مرة الحضرمی، عقیلی فی الضعفاء، ابن عساکر عن عبد الکریم بن کیسان عن سوید بن عمیر قال: عقیلی: ابن کیسان مجهول وحدیثه غیر محفوظ واورد ابن الجوزی حدیث سوید فی الموضوعات ووافقه الذهبی وقال غیره منکر

کلام:...... ترتیب الموضوعات ۱۱۱۸، التنزیہ ۲ص ۳۸۰۔

۳۹۱۸۰..... میرا حوض ایلہ ومضر (کے درمیانی علاقہ) جتنا ہے اس کے جام بہت زیادہ ہیں اور فرمایا: آسمانی ستاروں کی تعداد میں ہیں اس کا پانی شہد سے بڑھ کر میٹھا دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک کی خوشبو سے بڑھ خوشبودار ہے جس نے اسے پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

مسند احمد عن حذیفة

۳۹۱۸۱..... یہ نہر یعنی کوثر اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے جس کا پانی دودھ سے سفید شہد سے میٹھا ہے اس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی طرح ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یہ تو بڑے عمدہ ہوں گے آپ نے فرمایا: ان کا کھانا ان سے زیادہ لذیذ ہے۔

مسند احمد، ترمذی حسن، حاکم عن انس

۳۹۱۸۲..... مجھے کوثر عطا کی گئی جو جنت کی ایک نہر ہے اس کی چوڑائی لمبائی مشرق ومغرب جتنی ہے اس سے جو پئے گا پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس

سے وضو کرے گا پراگندہ نہیں ہوگا وہ انسان اس سے نہیں پی سکے گا جس نے میری ذمہ داری توڑی یا میرے گھرانے والوں کو قتل کیا۔

طبرانی فی الکبیر عن انس

۳۹۱۸۳..... گویا مجھے اپنی امت کی چھینا جھپٹی حوض اور مقام کے درمیان نظر آرہی ہے ایک دوسرے سے مل کر کہے گا: اے کیا تم نے پانی پیا؟ وہ کہے گا: ہاں اور دوسرا کہے گا کہ میں نے نہیں پیا میرا چہرہ پھیر دیا گیا سو مجھے دسترس نہ ہوئی۔ الحسن بن سفیان عن جابر

۳۹۱۸۴..... کچھ لوگوں کو میں (اپنے) حوض سے ہٹانے کی وجہ سے ان سے جھگڑوں گا وہ میرے سامنے روک دیے جائیں گے میں کہوں گا: یہ تیرے ساتھی ہیں! کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔ دار قطنی فی الافراد عن ابن مسعود

۳۹۱۸۵..... میرے پاس حوض پر ضرور بہت سی اقوام آئیں گی یہاں تک کہ جب میں انہیں اور وہ مجھے پہچان لیں گی میرے سامنے روک دی جائیں گی میں کہوں گا میرے رب! میرے ساتھی ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن حذیفة

۳۹۱۸۶..... کچھ لوگوں کو کیا ہوا وہ کہتے ہیں: میری رشتہ داری کا کچھ فائدہ نہیں کیوں نہیں اللہ کی قسم میری رشتہ داری جڑی رہے گی اور میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں وہاں کچھ لوگ آئیں گے اور آکر کہیں گے یا رسول اللہ! میں فلاں ہوں میں فلاں ہوں میں کہوں گا میں نے تمہیں پہچان لیا ہے لیکن تم نے میرے بعد بدعات ایجاد کیں اور تم الٹے پاؤں پلٹ گئے۔ حاکم عن ابی سعید

۳۹۱۸۷..... میری امت کے صرف اتنی دنیا باقی ہے جتنی سورج کی مقدار عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد رہتی ہے میرا حوض ایلہ سے مدینہ جتنا ہے اس میں ستاروں کی تعداد سونے چاندی کے جام ہیں۔ الخطیب عن ابن عمرو

۳۹۱۸۸..... میرے حوض کی چوڑائی مدینہ اور صنعاء کا درمیانی یا مدینہ اور عمان کا درمیانی علاقہ ہے۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل عن علی

۳۸۱۸۹..... تمہارے وعدہ کی جگہ میرا حوض ہے اس کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہے وہ ایلہ سے مکہ تک درمیانی علاقہ سے زیادہ وسیع ہے اور اس کی مسافت ایک مہینہ کی ہے اسمیں ستاروں کی طرح جام ہیں اس کا پانی چاندی سے سفید ہے جو وہاں جا کر پیئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

حاکم عن ابن عمرو

۳۹۱۹۰..... ایسا نہ ہو کہ میں تمہاری وجہ سے حوض پر جھگڑا کروں میں کہا کروں کہ یہ میرے ساتھی ہیں پر کہا جائے: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات نکالیں۔ طبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء

۳۹۱۹۱..... انس! اللہ تعالیٰ نے مجھے آج کی رات کوثر عطا کی جس کی لمبائی چھ سو سال کی اور اس کی چوڑائی مشرق سے مغرب کے درمیان علاقہ کی ہے اس سے کوئی مجھ سے پہلے نہیں پی سکے گا اور نہ وہ شخص پی سکے گا جس نے میرا عہد ذمہ توڑا میری اولاد کو تنہا چھوڑا اور میرے گھوڑے کو قتل کیا۔

ابن عدی عن انس

۳۹۱۹۲..... لوگو! میں تمہارا پیشرو ہوں اور تم میرے پاس حوض ہیں آؤ گے اس کی چوڑائی صنعاء سے بصری تک کا درمیانی علاقہ ہے اس میں ستاروں کی تعداد جام ہیں جو سونے چاندی کے ہوں گے اور جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا کہ میرے بعد تم ان میں کیسا برتاؤ کرتے ہو ایک کتاب اللہ جو ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں ہے سو اسے مضبوط تھامو اور گمراہ نہ ہو اور نہ اسے تبدیل کرو! اور میری اولاد میرے گھرانے کے لوگ کیونکہ مجھے لطیف خبیر ذات نے آگاہ کیا کہ میرے حوض پر آنے تک دونوں جدا نہیں ہوں گے۔ طبرانی حلیة الاولیاء والخطیب عن ابی لطفیل عن حذیفه بن اسید

۳۹۱۹۳..... لوگو! جب میں حوض پر ہوں گا تو تم لوگ جماعت در جماعت آؤ گے تمہاری ایک جماعت ادھر ادھر چلی جائے گی میں کہوں گا انہیں کیا ہوا؟ انہیں میرے پاس لاؤ تو ایک شخص چیخ کر کہے گا: انہوں نے آپ کے بعد دین بدل دیا تھا میں کہوں گا۔ دور ہوں دور ہوں۔

مسند احمد، طبرانی عن ام سلمة

۳۹۱۹۴..... لوگو! میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں اس کی کشادگی کوفہ سے حجر اسود تک ہے اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں اور میں نے اپنی

امت کے کچھ لوگ دیکھے جب وہ میرے قریب ہونے لگے تو ان کے سامنے ایک شخص آ کر انہیں مجھ سے دور کر دے گا پھر دوسری جماعت آئے گی ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا تو ان میں سے کوئی بھی نہ چھوٹ سکے گا ہاں جانور کی مانند (ایک دور) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ شاید وہ میں ہوں گا آپ نے فرمایا: نہیں وہ ایک قوم ہوگی جو تمہارے بعد نکلے گی جو دین کو ضائع کرے گی اور الٹے پاؤں لوٹ جائے گی۔

حاکم عن ابن عمر

۳۹۱۹۵..... میرے ساتھ جو لوگ ہیں (وہ) ان میں سے ایک قوم میرے پاس آئے گی جب وہ میرے سامنے ہوں گے تو روک دیے جائیں گے میں کہوں گا میرے رب! میرے ساتھی ہیں میرے ساتھی ہیں! کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔

طبرانی عن سمرة

۳۹۱۹۶..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے اپنی پہچان کرائے گا تو میں اللہ کے حضور ایسا سجدہ کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا پھر مجھے گفتگو کی اجازت دی جائے گی پھر امت پل صراط سے گزرے گی جو جہنم کے درمیان رکھا جائے گا تو وہ آنکھ جھپک اور تیر سے تیز گزریں گے اور عمدہ گھوڑوں سے تیز رفتار یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص گھٹنوں پر چلتا نکلے گا یہ (ان کے) اعمال ہیں اور جہنم مزید کا سوال کرے گی یہاں کہ حق تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا (یعنی حساب و کتاب شروع کر دے گا) تو وہ سمٹنا اور سکڑنا شروع کر دے گی اور کہے گی بس بس! اور میں حوض پر ہوں گا عرض کیا حوض کیا ہے؟ فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے بڑھ کر ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہوں گے اس سے جو انسان پیئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس سے ہٹایا گیا وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔ ابویعلی، دارقطنی فی الافراد عن ابی بن کعب

اللہ تعالیٰ کا دیدار

۳۹۱۹۷..... کیا تمہیں چودہویں کے چاند میں شک ہو سکتا ہے جب اس کے سامنے کوئی بادل نہ ہو؟ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے جب اس کے سامنے کوئی بادل نہ ہو تم اپنے رب کو بھی ایسے ہی دیکھو گے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کر کے فرمائے گا: جو جس کسی کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے چل دے تو سورج کے پجاری سورج کے پیچھے ہو جائیں گے چاند کے چاند کے پیچھے اور جو طاغوتوں (ہر وہ چیز جس کی اللہ کی علاوہ عبادت کی جائے) کے پجاری ہوں گے وہ ان کے پیچھے چل دیں گے اور یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں اس کے منافقین بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایسی صورت میں ظاہر ہوگا کہ وہ اسے پہچان نہ سکیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں یہ ہماری جگہ ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کے پاس پہنچ جائیں جب ہمارا رب آئے گا ہم اسے پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے جانی پہچانی صورت میں آئیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے: آپ ہی ہمارے رب ہیں پھر وہ رب کی پیروی کرنے لگیں گے۔

اس کے بعد پل صراط جہنم کے درمیان نصب کر دیا جائے گا میں پہلا رسول ہوں گا جو اپنی امت کو لیکر گزرے گا اس دن انبیاء کے سوا کوئی نہیں بولے گا انبیاء کی گفتگو بھی اس دن یہ ہوگی: اے اللہ! سلامت رکھ سلامت رکھ! اور جہنم میں آنکڑے ہوں گے جیسے کانٹے کیا تم نے سعدان بوٹی کے کانٹے دیکھے ہیں؟ وہ سعدان کے کانٹوں جیسے ہوں گے البتہ ان کی موٹائی صرف اللہ ہی جانتا ہے وہ لوگوں کو ان کے اعمال کی وجہ سے اچکیں گے کوئی اپنے عمل سے ہلاک ہوگا کوئی خراش پا کر نجات حاصل کرے گا جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے کر چکے گا اور اپنی رحمت سے جہنمی لوگوں کو نکالنے کا ارادہ کرے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جہنم سے ہر موحد کو نکال لو جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو چنانچہ وہ اس کو نکال لیں گے اور سجدوں کے نشانات کی وجہ سے انہیں پہچانیں گے اور اللہ تعالیٰ نے آگ کے لیے سجدہ کے نشانوں کو جلانا حرام قرار دیا ہے چنانچہ جب وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو وہ جھلس چکے ہوں گے پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلابی مٹی میں کوئی پودا اگتا ہے اس کے

بعد اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے کر چکے گا اور ایک شخص جنت و جہنم کے درمیان رہ جائے گا وہ سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا وہ کہے گا میرے رب! مجھے جہنم سے بچا مجھے اس کے دھوئیں سے تکلیف ہو رہی ہے اس کی گرمی نے مجھے جلا دیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تجھ سے یہ امید ہے کہ اگر تیرے ساتھ ایسا کیا جائے تو کوئی سوال نہیں کرے گا وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم (میں) میں کروں گا اللہ تعالیٰ اس سے عہد و پیمان لے کر جہنم سے اس کا چہرہ پھیر دیں گے اور جب جنت اور اس کی تر و تازگی دیکھے گا تو جتنا اللہ چاہے گا وہ خاموش ہے رہے گا پھر کہے گا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک آگے لے جا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کیا تم نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا تم کوئی سوال نہیں کروں گے وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں تری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں ہونا چاہتا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: تجھ سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ تم اس کے سوا کوئی چیز نہیں مانگو گے وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے عہد و پیمان لیکر اسے جنت کے دروازے کے آگے لے آئیں گے جب وہ اس کے دروازے تک پہنچے گا تو اس کی زیب و زینت اور اس میں تر و تازگی دیکھ کر جتنا اللہ چاہے وہ خاموش رہے گا پھر وہ عرض کرے گا میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے! اللہ تعالیٰ فرمائیں: ارے انسان! تو کتنا بد عہد ہے کیا تو نے مجھ سے عہد و پیمان نہیں کیا کہ جو کچھ میں نے تجھے دے دیا اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا۔ وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سے بدبخت ترین نہ بنا تو اللہ تعالیٰ اس کی اس بات سے خوش ہوں گے پھر اسے جنت جانے کی اجازت دے دیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کوئی تمنا کر وہ تمنا کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمنا ختم ہو جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اتنی اتنی اور تمنا کر اس کا رب اسے یاد دلاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تیرے لئے ہے یہ سب کچھ اور اس کے ساتھ اسی جیسا بہت کچھ ہے۔ مسند احمد بخاری عن ابی ہریرۃ ابو داؤد عن ابی سعید لکنه قال: وعشرة امثاله

۳۹۱۹۸...... کیا تم دوپہر کے وقت سورج کو صاف دیکھنے میں جب اس کے ساتھ کوئی بادل نہ ہو کوئی تکلیف ہوتی ہے اور کیا چودھویں رات کے چاند کو صاف دیکھنے میں جب اس کے ساتھ کوئی بادل نہ ہو دیکھنے میں کوئی مشقت ہوتی ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے دیدار میں اسی طرح کوئی مشقت نہیں ہوگی جیسے ان دونوں کے دیکھنے میں کوئی مشقت نہیں ہوتی قیامت کے روز ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا ہر امت اپنے معبود کے پیچھے چلے تو کوئی نہیں بچے گا اس کے علاوہ جو بتوں اور نصب کی چیزوں کی عبادت کریں گے آگ میں گرنا شروع ہو جائیں گے صرف وہ لوگ بچیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے چاہے نیک ہوں یا بد اور اہل کتاب کے باقی ماندہ لوگ ہوں گے پھر یہود کو بلایا جائے گا ان سے کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے کہا جائے گا جھوٹ بکتے ہو اللہ تعالیٰ نے کوئی بیوی بنائی اور نہ کوئی بیٹا سو تم کسے تلاش کرتے ہو وہ کہیں گے ہمارے رب! ہمیں پیاس لگی ہے پانی پلا! انہیں اشارہ کیا جائے گا۔ (جاؤ) گھاٹ کر کیوں نہیں اترتے! پھر انہیں ایسی آگ کی طرف جمع کیا جائے گا جو چمکتا سراب ہوگا پھر وہ اگ میں گرنے لگیں گے۔

اس کے بعد عیسائیوں کو بلایا جائے گا کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی عبادت کرتے تھے کہا جائے گا: جھوٹ بکتے ہو اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ بیٹا پھر تم کس کی تلاش میں ہو وہ کہیں گے: ہمارے رب ہمیں پیاس لگی ہے ہمیں پانی پلا، انہیں اشارہ کیا جائے گا گھاٹ میں کیوں نہیں اترتے پر انہیں ایسی آگ کی طرف جمع کیا جائے گا جو چمکتا سراب ہوگا اور وہ آگ میں گرنا شروع ہو جائیں گے پھر جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نیک و بد رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ اس ہلکی سی جھلک میں ان کے سامنے ظاہر ہوگا جسے وہ دیکھ سکیں اللہ فرمائیں گے تمہیں کس کا انتظار ہے؟ ہر امت اپنے معبود کے پیچھے چل پڑی وہ کہیں گے اے ہمارے رب! لوگوں نے ہمیں دنیا میں جن چیزوں کی ہمیں زیادہ ضرورت تھی چھوڑ دیا اور ہم ان کے ساتھ نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتے دو یا تین بار (کہیں گے) اور حالت یہ ہوگی کہ کچھ دائیں پلٹنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہیں اپنے رب کی کوئی نشانی معلوم ہے جس سے اسے پہچان سکو؟ وہ کہیں گے ہاں پنڈلی بس پنڈلی سے پردہ اٹھایا جائے گا تو جو کوئی اللہ کے لئے اپنی طرف سے یعنی دل سے سجدہ کرتا تھا اسے سجدہ کی اجازت دی جائے گی اور جو کوئی (عار سے) بچنے یا نمود و نمائش کے

لیے سجدہ کیا کرتا تھا اس کی پیٹ تختہ بن جائے گی جب وہ سجدہ کا ارادہ کرے گا گدی کے بل گر جائے گا جب وہ سر اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ کو پہلی صورت میں پائیں گے جو انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھی تھی۔

پھر وہ کہیں گے تو ہی ہمارا رب ہے اس کے بعد جہنم پر ایک پل بنایا جائے گا اور شفاعت کی اجازت ہوگی (انبیاء) کہیں گے اے رب! سلامت رکھ سلامت رکھ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ پل کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: انتہائی پھسلن والا اس میں جکے اور آنکڑے ہوں گے اور ایسے خاردار آلات جیسے بخد میں کانٹے دار پودے ہوتے ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے ایماندار آنکھ کی جھپک بجلی کی چمک ہوا کے جھونکے پرندے کی پرواز اور عمدہ گھوڑوں اور سواریوں کی رفتار گزریں گے کوئی صحیح سالم نجات پائے گا کوئی خراش کھا کر لڑکھڑائے گا اور کوئی جہنم کی آگ میں گر پڑے گا۔

یہاں تک جب ایمان والے جہنم سے بچ جائیں گے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت کے روز ایمان والوں سے بڑھ کر کوئی بھی اللہ کی قسم کو اللہ کے لئے پورا کرنے والا نہیں ہوگا جو وہ اپنے ان بھائیوں کے لیے حق وصول کریں گے جو جہنم میں جا چکے ہوں گے وہ کہیں گے: ہمارے رب! وہ ہمارے بھائی تھے ہمارے ساتھ روزے رکھتے نمازیں پڑھتے حج ادا کرتے تھے کہا جائے گا جسے جانتے ہو اسے نکال لو ان کی چہرے آگ پر حرام ہوں گے چنانچہ بہت سے ایسے لوگ نکالے جائیں گے آگ جن کی آدھی پنڈلیوں اور گھٹنوں تک پہنچ چکی ہوگی وہ عرض کریں گے: ہمارے رب جن کا آپ نے ہمیں حکم دیا ان میں سے تو کوئی بھی (جہنم میں) باقی نہیں رہا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے واپس جاؤ جس کے دل میں آدھے دینار جتنا بھی ایمان معلوم ہوا سے نکال لاؤ تو وہ بہت سے لوگ نکالیں گے (آکر) کہیں گے ہمارے رب جس کا آپ نے ہمیں حکم دیا ان میں سے تو کوئی نہ رہا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جاؤ جس کے دل میں ذرہ بھر بھی خیر و ایمان معلوم ہوا سے نکال لاؤ تو وہ کچھ لوگوں کو نکالیں گے پھر کہیں گے: ہمارے رب ہم نے اس میں کوئی بھلا ایمان والا نہیں چھوڑی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے فرشتوں انبیاء اور ایمان والوں نے شفاعت کر دی اب صرف ارحم الرحمین رہ گیا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی جہنم سے بھرے گا اور وہ تمام لوگ نکال لے گا جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی ہوگی وہ کوئلہ ہو چکے ہوں گے پھر انہیں جنت کے دہانوں سے نکلنے والی نہر میں ڈال دیں گے جسے آب حیات کہا جاتا ہے تو وہ ایسے ہو کر نکلیں گے جیسے سیلاب کی لائی مٹی پر پودا اگتا ہے کیا تم اسے دیکھتے ہیں کوئی پتھر کی طرف تو کوئی درخت کی طرف ہوتا ہے تو کوئی سورج کی طرف ہوتا ہے وہ ہلکا زرد اور سبز ہوتا ہے اور جو سائے کی جانب وہ وہ سفید ہوتا ہے پھر وہ چمکتے موتی کی طرح نکلیں گے ان کی گردنوں میں مہریں ہوں گی جنتی انہیں پہچان کر (کہیں گے) یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں انہیں کسی عمل اور بھلائی کرنے اور آگے بھیجنے کے بغیر ہی جنت میں داخل کر دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ اور جو چیز تمہیں نظر آئے وہ تمہاری ہے وہ عرض کریں گے: ہمارے رب تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا جو اہل عالم میں سے کسی کو عطا نہیں کیا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے پاس تمہارے لئے اس سے بھی افضل ہے وہ عرض کریں گے ہمارے رب! اس سے افضل کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اب میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔ مسند احمد، بخاری عن ابی سعید

۳۹۱۹۹...... کیا تمہیں دوپہر کے وقت جب کوئی بادل بھی نہ ہو سورج دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے کیا چودہویں رات کی چاند کو جب کوئی بادل بھی نہ ہو دیکھنے میں کوئی مشکل ہوتی ہے؟ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! تمہیں اپنے رب کے دیدار میں میں بھی کوئی مشقت نہیں ہوگی جیسے ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی مشکل تمہیں نہیں ہوتی بندہ اللہ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہیں بخشی تجھے سرداری گھر والی دی اور گھوڑے اونٹ تیرے لئے مسخر کر کام میں لگا دیے اور تجھے سرداری کرنے اور چاردیواری قائم کرنے کے لئے چھوڑ دیا وہ کہے گا کیوں نہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے (بدلہ میں) ایسے ہی فراموش کر دیا جیسے تو نے مجھے فراموش کر دیا تھا۔

پھر دوسرا شخص ملے گا: اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت سرداری گھر والی نہیں بخشی اور تیرے لئے گھوڑے اونٹ مسخر نہیں کیے اور تجھے سرداری کرنے اور چاردیواری بنانے کے لئے نہیں چھوڑا وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تیرا یقین تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ وہ کہے گا: نہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (بس سمجھ لے) جس طرح تو نے مجھے فراموش کیا میں نے بھی تجھے فراموش کر دیا پھر تیسرا شخص ملے گا اللہ تعالیٰ اس سے وہی بات کریں گے وہ کہے گا میرے رب میں تیری کتاب اور تیرے رسول پر ایمان لایا میں نے نمازیں پڑھیں روزے

رکھے صدقے کیے اور جتنی اس سے ہو سکے گی اپنی تعریف کرے گا کہا جائے گا ابھی پتہ چل جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا ہم تیرے خلاف اپنا گواہ لاتے ہیں وہ دل میں سوچے گا: خلاف کون گواہی دے گا تو اس کا منہ بند کر دیا جائے گا اس کی ران اس کے گوشت اور اس کی ہڈیوں کو بولنے کا حکم دیا جائے گا بولو وہ اس کے عمل کی قلعی کھولیں گی یہ اس لیے کہ وہ شرمندہ ہو اور یہ شخص منافق ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔

مسلم عن ابی ھریرۃ

۳۹۲۲۰ ..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا پھر رب العالمین ان کے سامنے ظہور فرمائے گا ارشاد فرمائے گا: خبردار! ہر انسان جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے چل دے صلیب والے کے سامنے اس کا صلیب تصاویر والے کے سامنے اس کی تصاویر اور آگ والے سامنے اس کی آگ آجائے گی تو جس کی وہ پرستش کیا کرتے تھے اس کے پیچھے چل پڑیں گے صرف مسلمان رہ جائیں گے رب العالمین ان کے سامنے ظہور فرما کر ارشاد فرمائے گا: کیا تم لوگوں کی پیروی نہیں کرتے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اللہ ہمارا رب ہے یہی ہماری جگہ ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کو دیکھ لیں وہ انہیں حکم دے گا اور ثابت قدم رکھے گا۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا: کیا تمہیں چودہویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی مشقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ نہیں! آپ نے فرمایا: اس کے دیدار میں بھی تمہیں کوئی تکلیف نہیں اٹھانا پڑے گی پھر وہ تجلی ہٹا لے گا پھر تجلی فرمائے گا اور انہیں اپنا تعارف کروائے گا پھر فرمائے گا: میں ہی تمہارا رب ہوں تم میری پیروی کرو! چنانچہ مسلمان اٹھ کھڑے ہوں گے اس کے بعد پل صراط رکھا جائے گا تو لوگ اس پر عمدہ گھوڑوں اور سواریوں کی طرح گزریں گے وہ کہہ رہے ہوں گے سلامت رکھ سلامت رکھ اب جہنمی رہ جائیں گے چنانچہ ان کی ایک فوج (جہنم میں) پھینکی جائے گی ارشاد ہوگا اے دوزخ تو بھر گئی ہے وہ کہے گی: کچھ اور ہے پھر ایک فوج پھینکی جائے گی ارشاد ہوگا: کیا تو بھر گئی ہے؟ وہ کہے گی: کچھ اور ہے یہاں تک کہ وہ سب اس میں پڑ جائیں گے رحمن تعالیٰ اس میں اپنے دونوں قدم رکھ دے گا تو وہ سکڑنا شروع ہو جائے گی تو کہے گی: بس! بس! بس!

جب اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں داخل کر دے گا تو موت کو لایا جائے گا اور اسے اس دیوار پر لا کر کھڑا کر دیا جائے جو جنتوں اور دوزخیوں کے درمیان ہوگی پھر اعلان ہوگا: جہنمیوں تو وہ خوش ہو کر جھانکیں گے کہ شاید کوئی شفاعت کرے گا اور جنتیوں سے کہا جائے گا: کیا اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں ہم نے اسے پہچان لیا یہ وہ موت ہے جسے ہم پر مسلط کیا گیا تھا پھر اسے لٹایا جائے گا اور دیوار پر ذبح کیا جائے گا پھر جنتیوں سے کہا جائے گا: ہمیشگی ہے موت نہیں اور کہا جائے گا: جہنمیو! ہمیشگی اور موت نہیں۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ

۳۹۲۰۱ ... قیامت کے روز میں جنت کے دروازے پر آؤں گا تو وہ میرے لیے کھول دیا جائے گا میں اپنے رب کو اس کی کرسی پر بیٹھا دیکھوں گا وہ میرے سامنے ظہور فرمائے گا تو میں سجدہ میں گر پڑوں گا۔ ابن النجار عن ابن عباس

کلام: ..... ضعیف الجامع الصغیر ۱۵۷۹۔

۳۹۲۰۲ ..... جان لو! مرنے سے پہلے تم میں سے کوئی بھی اپنے رب کو نہیں دیکھ سکے گا۔ مسلم ترمذی عن رجل

۳۹۲۰۳ ابورزین! کیا تم سب چودہویں کی رات چاند کو گزرتے نہیں دیکھتے؟ وہ تو اللہ کی ایک مخلوق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ عظمت والا اور بڑا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم عن ابی رزین

۳۹۲۰۴ جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: مزید کوئی چیز چاہتے ہو وہ عرض کریں گے: کیا آپ نے ہمارے چہرے سفید نہیں کیے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور جہنم سے نجات نہیں دی: تو اللہ تعالیٰ پردہ ہٹائے گا تو اپنے رب کے دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز انہیں محبوب نہیں ہوگی۔ مسلم ترمذی عن صھیب

۳۹۲۰۵ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں پہنچ جائیں گے تو ایک منادی اعلان کرے گا: اے جنتیو! تمہارا اللہ تعالیٰ سے ایک عہد ہے اللہ چاہتا ہے کہ اسے پورا کرے وہ کہیں گے: ایسا کون سا وعدہ ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے (اعمال کے) وزن کو نہیں بڑھایا ہمارے چہرے سفید نہیں کیے ہمیں جنت میں داخل کر کے جہنم سے نجات نہیں دی؟ پھر پردہ اٹھایا جائے گا تو وہ اللہ کی طرف دیکھیں گے تو اللہ کی قسم! انہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ

نے عطا کیا ان میں اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے اللہ کے دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی۔

مسند احمد، نسائی ابن ماجه وابن خزیمه ابن حبان عن صهیب

۳۹۲۰۶..... اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلام سے نوازا اور مجھے دیدار نصیب فرمایا اور مقام محمود کے اور پیاس بجھانے کے لئے حوض کے ذریعہ مجھے فضیلت بخشی۔

ابن عساکر عن جابر

کلام:..... ترتیب الموضوعات ۱۹۷ التزیہ ۱۳۲۵ ص ۳۲۵۔

۳۹۲۰۷..... تم اللہ تعالیٰ کو ایسے ہی دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیدار میں تمہیں کوئی مشقت اٹھانا نہیں پڑے گی سو اگر تم سے ہو سکے تو سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز سے مغلوب نہ ہو تو ایسا ہی کرنا (یعنی نماز فجر وعصر کو نہ چھوڑنا)۔

مسند احمد، بخاری عن جریر

۳۹۲۰۸..... تم مرنے سے پہلے ہرگز اپنے رب کو نہیں دیکھ سکو گے۔ طبرانی فی السنة عن ابی امامة

۳۹۲۰۹..... میں نے اپنے رب کو دیکھا۔ مسند احمد عن ابن عباس

۳۹۲۱۰..... میں نے جبرائیل سے پوچھا: کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے انہوں نے کہا: میرے اور اللہ کے درمیان نوری ستر پردے ہیں اگر ان میں سے (ادنیٰ) قریبی پردے کو میں دیکھ لوں تو مجھے جلا کر بسم کردے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۱۹

۳۹۲۱۱..... قیامت کے روز ہمارا رب مسکرا کر ظہور فرمائے گا۔ طبرانی عن ابی موسیٰ

۳۹۲۱۲..... اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مؤمنین سے اور مومن اس سے کیا کہیں گے اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے کہے گا: کیا تمہیں میری ملاقات پسند ہے وہ کہیں گے ہمیں تیری معافی ومغفرت کی امید ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے اپنی معافی اور مغفرت تمہارے لیے لازم کردی۔ مسند احمد طبرانی عن معاذ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۲۹۴ القدسیۃ الضعیفۃ ۶۳۔

الاکمال

۳۹۲۱۳..... قیامت کے روز تم اپنے رب کو کھلی آنکھوں دیکھو گے۔

طبرانی عن جریر وقال فيه زيادة الفظ "عيانا" تفردبها ابو شهاب الحنا ط وهو حافظ مبين من ثقات المسلمين

۳۹۲۱۴..... اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ اللہ تو ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتا مجھے کوئی زندہ ہرگز نہیں (دیکھ سکے گا) دیکھے گا تو مر جائے گا اور نہ کوئی خشک دیکھے گا اور نہ کوئی تر دیکھے گا مگر وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا مجھے تو وہ جنتی دیکھیں گے جن کی آنکھوں پر موت آئے گی نہ ان کے جسم گلیں گے۔ الحکیم عن ابن عباس

۳۹۲۱۵..... میں نے کہا: جبرائیل! کیا تو نے میرے رب کو دیکھا ہے؟ کہا: میرے اور اسکے درمیان ستر ہزار نور ونار کے پردے ہیں اگر میں ادنی کو بھی دیکھوں تو مجھے جلا ڈالیں۔ سمویہ عن انس

۳۹۲۱۶..... ابورزین! کیا تم میں سے ہر ایک چودہویں کی رات چاند کو صاف نہیں دیکھتا؟ جبکہ وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے اللہ تعالیٰ تو عظیم وجلال والے۔ (مسند احمد ابوداؤد وابن ماجہ حاکم طبرانی عن ابی رزین العقیلی فرماتے کہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے ہر ایک قیامت اپنے رب کو علیحدہ دیکھ لے گا اور اس کی مخلوق اس کی کیا کے روز نشانی ہے؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۳۷۴

۳۹۲۱۷...... جس دن آسمان پر بادل نہ ہوتم سورج کو دیکھ سکتے ہو؟ اور جس رات آسمان پر بادل نہ ہو چاند کو دیکھ سکتے ہو؟ اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھو گے یہاں تک کہ تم میں سے ایک اپنے رب سے گفتگو کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے میرے بندے! کیا تجھے فلاں فلاں گناہ یاد ہے؟ وہ عرض کرے گا: کیا آپ نے میری مغفرت میں فرمادی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری مغفرت ہی کی وجہ سے تم اس مقام تک پہنچے ہو۔
حلیة الاولیاء عن ابی ہریرة

۳۹۲۱۸...... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام امتوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کرے گا اور جب اللہ اپنی مخلوق کی تفریق کرنا چاہے گا تو ہر قوم کے سامنے اس کا معبود لا پیش کرے گا جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے چنانچہ وہ ان کے پیچھے ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ انہیں جہنم میں پھینک دیں گے پھر ہمارا رب آئے گا اور ہم لوگ ایک بلند جگہ پر ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ کون ہو؟ ہم کہیں گے ہم مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کس کا انتظار ہے؟ ہم کہیں گے: اپنے رب کا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم اسے دیکھ کر پہچان لو گے؟ لوگ کہیں گے جی ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے اسے دیکھا ہیں تو پہچانو گے کیسے؟ ہم کہیں گے یہی بات ہے اس کی ٹکر کا کوئی نہیں تو اللہ تعالیٰ مسکراتے ہوئے ظہور فرمائیں گے اور فرمائیں گے خوش ہو جاؤ مسلمانو! میں نے تمہاری جگہ میں سے ہر ایک کے مقام پر جہنم میں یہودی اور نصرانی کو ڈالا دیا ہے۔
مسند احمد عن ابی موسی

۳۹۲۱۹...... قیامت کے پہلے کے روز ہر ایک آنکھ اللہ تعالیٰ کو دیکھے گی۔ الخطیب عن ابن عمر
کلام:...... الجامع المصنف ۵۷

جنت اور اس کی خوبیوں کا ذکر

۳۹۲۲۰...... جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ابن سعد عن عوبة بن عمرو

۳۹۲۲۱...... جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ میں زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے۔ ابن مردویہ عن ابی ہریرة

۳۹۲۲۲...... جنت کے سو درجات ہیں اگر تمام عالم ایک میں جمع ہونا چاہیں تو اس میں سما جائیں۔ مسند احمد، ابویعلی عن ابی سعید

۳۹۲۲۳...... جنت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرة

۳۹۲۲۴...... جنت کے سو درجات ہیں ہر دو درجوں میں پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرة
کلام:...... ضعیف الجامع ۲۶۷۰

۳۹۲۲۵...... جنت کی عمارت ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی سے بنی ہے اور اس کا گارا خوشبودار مشک کا ہے اور اس کے کنکر (بھرتی) موتی اور یاقوت ہیں اس کی مٹی زعفران ہے جو اس میں داخل ہوگا خوش عیش رہے گا کبھی بدحال نہیں ہوگا ہمیشہ رہے گا کبھی اسے موت نہیں آئے گی نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ اس کی جوانی فنا ہوگی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی ہریرة

۳۹۲۲۶...... جنت کی زمین (گویا) سفید روٹی ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن جابر

۳۹۲۲۷...... کیا جنت کی تیاری کرنے والا کوئی ہے کیونکہ جنت کے لئے کوئی خطرہ ہیں رب کعبہ کی قسم! وہ ایک چمکتا نور ہے ترو تازہ پھول ہے مضبوط محل ہے بہتی نہر ہے۔ (اس میں) بہت کثرت سے پکے میوہ جات ہیں اور خوبصورت حسین بیوی ہے اور ایسی جگہ جو عیش و عشرت کا مقام ہے اس میں بہت سے کپڑے ہیں اور اونچے گھر ہیں جو شاندار اور محفوظ ہیں لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اس کے لئے تیار ہیں آپ نے فرمایا: کہو ان شاء اللہ۔ ابن ماجہ ابن حبان عن اسامة
کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۹۴۶ ضعیف الجہام: ۲۱۸

۳۹۲۲۸...... چاندی کی دو جنتیں جن کے برتن اور ساز و سامان سب چاندی ہے اور دو جنتیں جن کے برتن اور ان کی چیزیں سب سونے کی ہیں

لوگوں اوران کے رب کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادر ہوگی۔بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن ابی موسیٰ

۳۹۲۲۹..... جنت الفردوس جنت کی وہ اونچی جگہ ہے جواس کا درمیان ہےاور سب سے اچھا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن سمرة

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۶۳۷

۳۹۲۳۰..... جنت کے سودرجات ہیں دودرجوں میں زمین وآسمان جتنا فاصلہ ہےفردوس جنت کا اعلیٰ اور درمیانی مقام ہےاس کے اوپر رحمٰن تعالیٰ کا عرش ہےاس سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں تو جب بھی اللہ تعالیٰ سے مانگوتو جنت الفردوس مانگو۔

ابن ماجه عن معاذ حاکم عن عبادة بن الصامت، ابو داؤد عن ابیٔ هزیرة، ابن عساکر عن ابی عبیدة بن الجراح

۳۹۲۳۱.....اللہ تعالیٰ نے فردوس کو اپنے دست (قدرت) سے بنایا ہےاوراسے ہر مشرک اور شراب کے رسیا۔(عادی) پرحرام کردیا ہے۔

بیهقی فی شعب الأیمان عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجام:۱۵۸۲الضعیفہ ۱۷۱۹

۳۹۲۳۲..... جنت میں ایک نہر ہے جس میں جبرائیل جس وقت بھی داخل ہوکراس سے نکلے اوراپنے پر جھاڑے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدافرماتا ہے۔ابو الشیخ فی العظمة عن ابی سعید

کلام:.....ذخیرة الحفاظ ۱۹۴۴ضعیف الجامع ۱۹۰۰

۳۹۲۳۳..... جنت کی دونوں چوکھٹوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے۔مسند احمد ابویعلی عن ابی سعید

۳۹۲۳۴.....فردوس کی چارجنتیں ہیں: دوجنتیں سونے کی جن کا زیور برتن اور دیگر ساز وسامان سونے کا ہے دوجنتیں جن کا زیور برتن اور وہاں کا سامان چاندی کا ہےلوگوں کے درمیان اوران کے رب کو دیکھنے کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادراس کے چہرہ کے سامنے ہوگی یہ نہریں جنت عدن سے پھوٹتی اوراس کے بعدنہروں کی شکل میں تقسیم ہوجاتی ہیں۔طبرانی فی الکبیر سند احمد عن ابی موسیٰ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۶۳۵

۳۹۲۳۵.....اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا اوراس کے درخت اپنے ہاتھ سے لگائے پھراس سے فرمایا: بول،تو وہ کہنے لگی: ایمان والے کامیاب ہوئے۔حاکم عن انس

کلام:.....ذخیرة الحفاظ ۲۷۸۶ضعیف الجامع ۲۸۴۲

۳۹۲۳۶.....اللہ تعالیٰ نے جب جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس میں ایسی چیزیں بنائیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے ان کے بارے میں سنا اور کسی مخلوق کے دل میں ان کا خیال آیا، پھراللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: بول: تو وہ کہنے لگی: ایمان والے کامیاب رہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۷۷۴الضعیفہ ۱۲۸۴

۳۹۲۳۷.....دنیا میں جتنی چیزیں ہیں جنت میں صرف وہ نام ہوں گے۔الضیاء عن ابن عباس

۳۹۲۳۸.....لوگوں کوعمل کرنے دو کیوں کہ جنت کے سودرجات ہیں دودودرجوں میں زمین وآسمان جتنا فاصلہ ہےفردوس جنت کا اعلیٰ اور درمیان درجہ ہےاس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں تو جب اللہ تعالیٰ سے۔(جنت کا) سوال کروتو جنت الفردوس مانگو۔

مسند احمد، ترمذی عن معاذ

۳۹۲۳۹..... جنت میں پانی،شہد،دودھ اورشراب کا ایک ایک سمندر ہے پھراس کے بعدنہریں نہیں کھودی جائیں۔

مسند احمد، ترمذی عن معاویة ابن حیدة

۳۹۲۴۰..... جنت میں ایک مشک کی لوٹن کی جگہ ہے جیسے دنیا میں تمہارے جانوروں کی دنیا میں لوٹ لگانے کی جگہ ہوتی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن سهل بن سعد

۳۹۲۴۲......فردوس جنت کا اعلیٰ درمیانہ اور اونچا مقام ہے وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن سمرة

۳۹۲۴۳......جنت کی ایک بالشت جگہ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ابن ماجه عن ابی سعید، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع:۴۶۷۸

۳۹۲۴۴......تم میں سے کسی کے جنت کے کوڑے کی مقدار پورے خلا سے بہتر ہے۔مسند احمد عن ابی هریرة

۳۹۲۴۵......جنت کی کوڑے جتنی جگہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔بخاری، ترمذی، ابن ماجه، عن سهل بن سعد، ترمذی عن ابی هریرة

۳۹۲۴۶......جنت کی ایک چوکھٹ کا درمیانی فاصلہ چالیس سال کی مسافت جتنا ہے اور اس پر وہ دن بھی آئے گا کہ وہ بھر جائے گی۔

مسند احمد عن معاویه بن حیدة

۳۹۲۴۷......جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔ترمذی عن ابی هریرة

۳۹۲۴۸......جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے تلے سوار تیار کیا ہوا تیز رفتار گھوڑا سو سال دوڑاتا رہے گا پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔

مسند احمد، ترمذی، بخاری عن انس، مسلم عن سهل بن سعد، مسند احمد، بیهقی عن ابی سعید ترمذی عن ابی سعید، بیهقی، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریرة

۳۹۲۴۹......طوبیٰ ایک جنتی درخت ہے جس کی مسافت سو سال کی ہے اس کے غلافوں سے جنتیوں کے کپڑے نکلیں گے۔

مسند احمد بن حبان عن ابی سعید

۳۹۲۵۰......طوبیٰ ایک جنتی درخت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا اس میں حیات تو ڈالی اس پر زیورات اور کپڑے لگتے ہیں اس کی شاخیں جنتی دیواروں کے پیچھے سے نظر آئیں گی۔ابن جریر عن قرة بن ایاس

کلام:......ضعیف الجامع:۳۶۳۰

۳۹۲۵۱......طوبیٰ ایک جنتی درخت ہے جس کی لمبائی اللہ ہی جانتا ہے سوار اس کی ایک شاخ تلے ستر سال دوڑتا رہے گا اس کے پتے کپڑے ہیں اس پر بیٹھنے والے پرندے اونٹوں جتنے ہیں۔ابن مردویه عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع:۳۶۳۲

۳۹۲۵۲......طوبیٰ ایک جنتی درخت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا اور اس میں حیات کی روح پھونکی اس کی شاخیں جنت کی دیواروں سے باہر نظر آتی ہیں اس پر زیورات اور لدے ہوئے میوے لگتے ہیں۔ابن مردویه عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع:۳۶۳۱

۳۹۲۵۳......جنت کے سو درجات ہیں اگر تمام عالم جمع ہو کر ایک میں پہنچے تو سما جائے۔ترمذی عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۵۵ ضعیف الجامع:۱۹۰۱

۳۹۲۵۴......جنت میں سو درجات ہیں دو درجوں میں سو سال کا فاصلہ ہے۔ترمذی عن ابی هریرة

۳۹۲۵۵......جنت کے آٹھ دروازے ہیں ایک دروازے کا نام ریان ہے جس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔

بخاری عن سهل بن سعد

۳۹۲۵۶......جنت کے ایک دروازے کو ریان کہتے ہیں جس سے روزہ داروں کو بلایا جائے گا جو روزہ دار ہوگا وہ اس سے داخل ہوگا اور جو اس سے داخل ہوا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ترمذی ابن ماجه عن سهل بن سعد

۳۹۲۵۷......جنت میں ایک خول دار موتیوں کا خیمہ ہے جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے اس کے ہر کونے والے دوسروں کو دیکھتے ہیں مومن وہاں سے گزرے گا۔مسند احمد، مسلم تر عن ابی موسیٰ

۳۹۲۵۸......جنت کے سو درجات ہیں ہر دو درجوں میں زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جس سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی

ہیں اس کے اوپر عرش ہے تو جب بھی اللہ تعالیٰ سے (جنت) مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، مسند احمد، مسلم ترمذی، حاکم عن عبادة ابن الصامت

۳۹۲۵۹..... جنت وہ کچھ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی مخلوق کے دل میں اس کا خیال آیا۔

البزار، طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

الاکمال

۳۹۲۶۰..... جنت آسمان میں اور جہنم زمین میں ہے۔ الدیلمی عن عبداللہ بن سلام

۳۹۲۶۱..... سورج جنت میں اور جنت مشرق میں ہے۔ حاکم فی تاریخہ عن انس

۳۹۲۶۲..... فردوس جنت کی ناف ہے۔ عن الحارث الازدی

۳۹۲۶۳..... اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اس میں ایسی نعمتیں پیدا کیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی دل میں ان کا خیال آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا بول: تو اس نے کہا: ایمان والے کامیاب ہو گئے اللہ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! کوئی بخیل میرے پاس سے گزر کر تجھ تک نہیں پہنچے گا۔ طبرانی فی التند وتمام وابن عساکر عن ابن عباس

۳۹۲۶۴..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: سفید میدہ اور خالص مشک۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید

۳۹۲۶۵..... میرے سامنے جنت پیش کی گئی تو اس کا ایک خوشہ لینے لگا کہ تمہیں دکھاؤں تو میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! انگور کا ایک دانہ کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اتنی بڑی دیگ جو کبھی تمہاری والدہ نے ابالی ہو۔

ابویعلی سعید بن منصور عن ابی سعید

۳۹۲۶۶..... میں نے جنت کی طرف دیکھا تو اس کے اناروں میں سے ایک انار اونٹ کی اتری ہوئی کھال کی طرح تھا اور اس کے پرندے جیسے بختی اونٹ ہوتے ہیں اس میں ایک لڑکی تھی میں نے کہا: اے لڑکی! تو کس کے لئے ہے وہ کہنے لگی: زید بن حارثہ کے لئے اور جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان سے سنا اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال آیا۔ ابن عساکر عن ابی سعید

۳۹۲۶۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنت کے دانے کا ذکر کر کے فرمایا: اس کے مشابہ کوئی چیز نہیں رب کعبہ کی قسم (وہاں) تازے پھول چمکتا نور بہتی نہریں نہ مرنے والی بیویاں ہمیشگی اور امن وامان کی جگہ نعمتیں ہیں۔

الخطیب عن ابن عباس وقال: غریب

۳۹۲۶۸..... سنو! جنت کی لئے کوئی تیاری کرنے والا ہے؟ کیونکہ جنت کے لیے کوئی خطرہ نہیں رب کعبہ قسم! وہ سارا چمکتا نور ہے تازے پھول ہیں مضبوط محل ہیں پھیلی ہوئی نہریں ہیں اور بہت زیادہ پکے پھل ہیں خوبصورت حسین بیویاں اور بہت زیادہ کپڑے محفوظ جگہ میں تروتازگی میں اور بلند شان محفوظ شاندار گھر میں لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تیار ہیں آپ نے فرمایا: کہو! انشاء اللہ۔ ابن ماجہ، ابو یعلی، نسائی، ابن حبان ابو بکر بن داؤد فی البغث والرویانی والرامهرمزی، طبرانی، بیهقی، فی البعث، سعید بن منصور عن اسامة بن زید

۳۹۲۶۹..... جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں ٹھرائے گا وہ ایک کھلی جگہ میں باقی رہ جائیں گے جس میں اللہ تعالیٰ تین سو ساٹھ جہانوں کو ٹھرائے گا ہر عالم دنیا سے بڑا ہے جب سے دنیا بنی اس دن سے لیکر اس کے ختم ہونے تک۔ الدیلمی عن ابی سعید

۳۹۲۷۰..... جنت میں ایک تنے پر قائم ایک درخت ہے اس کے تنے کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرة

۳۹۲۷۱..... (جنت کے درخت) کی ایک شاخ تلے سوار سو سال چلتا رہے اس میں سونے کا بستر ہے گویا اس کے پھل مٹکے ہیں یعنی (سدرة المنتہی)

ترمذی حسن صحیح طبرانی فی الکبیر حاکم عن اسماء بنت ابی بکر

۳۹۲۷۲...... جنت کی کھجور کے تنے سرخ سونے کے ہیں اور اس کی شاخیں سبز زمرد کی ہیں اس کی شاخیں جوڑے ہیں اور اس کا پھل مٹکوں کی طرح ہے جو مکھن سے زیادہ نرم اس میں گھٹلی نہیں ہوگی۔الدیلمی عن ابن عباس

۳۹۲۷۳...... جنت میں ایک پرندہ ہے جس میں ستر ہزار پر ہیں وہ آکر ایک جنتی برتن پر بیٹھے گا پر جھاڑے گا تو ہر ایک سے برف سے زیادہ سفید رنگ اور مکھن سے نرم اور شہد سے میٹھا نکلے گا اس میں دوسرے رنگ سے ملتا جلتا رنگ نہیں ہوگا پھر وہ اڑ کر چلا جائے گا۔هناد عن ابی سعید

۳۹۲۷۴...... جنت میں ایک پرندہ ہے جس کے ستر ہزار پر ہیں جب کسی ولی کے سامنے دستر خوان رکھا جائے وہ پرندہ آکر اس میں گر جائے گا پر جھاڑے گا ہر ریشے سے شہد سے زیادہ لذیذ مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے میٹھا رنگ نکلے گا پھر اڑ جائے گا۔ابن مردویه عنا بن مسعود

۳۹۲۷۵...... جنت میں مومن کے لئے ایک خیمہ ہے جو خول دار موتی سے بنا ہے جس کی لمبائی ساٹھ میل ہے مومن کی اس میں اہل وعیال ہوں گے مومن ان کے پاس آئے گا پھر بھی وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے۔مسند احمد عن ابن ابی موسیٰ

۳۹۲۷۶...... جنت کی ایک کوڑے کی جگہ دنیا وما فیھا سے بہتر ہے۔حاکم عن ابی هريرة

۳۹۲۷۷...... شاید تمہارا گمان ہے کہ جنت کی نہریں زمین پر گڑھوں میں ہوں گی نہیں اللہ کی قسم وہ سطح زمین پر چلتی ہوں گی ان کے کناروں پر خول دار موتیوں کے خیمے ہوں گے ان کی مٹی خوشبودار مشک ہوگی۔ابو نعيم عن انس

۳۹۲۷۸...... جنت کی دونوں چوکھٹوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے اور اس پر یہ دن بھی آئے گا کہ وہاں ایسا اژدھام ہوگا جیسے پانچ دن کے پیاسے اونٹوں کا گھاٹ پر ہوتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن عبدالله بن سلام

اہل جنت اور ان کے درجات کا ذکر نیز اس میں مشرکین کی اولاد کا تذکرہ بھی ہے

۳۹۲۷۹...... سب سے پہلی جماعت جو جنت میں جائے گی ان کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گی وہ اس میں نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے اور نہ انہیں پاخانہ کی حاجت ہوگی وہاں ان کے سونے کے برتن ہوں گے ان کی کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی ان کی انگھٹیوں میں عود بندی ہوں گی اور چھڑکاؤ کے لیے مشک ہوگی ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا حسن وخوبصورتی کی وجہ سے گوشت میں سے نظر آئے گا ان کا آپس میں کوئی اختلاف وبغض نہیں ہوگا۔ان کے دل ایک ہوں گے صبح وشام اللہ کی تسبیح کریں گے۔

مسند احمد بخاری ترمذی عن ابن هريرة

۳۹۲۸۰...... جنت میں پہلی جماعت جو داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چناؤ کی طرح ہوں گے اور ان کے پیچھے جو لوگ ہوں گے ان کے چہرے آسمان پر تیز چمکنے والے ستارے کی طرح ہوں گے ان کے دل ایک ہوں گے ان کا آپس میں کوئی اختلاف بغض وحسد نہیں ہوگا ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی جن کی خوبصورت کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت سے نظر آئے گا صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے نہ بیمار پڑیں گے نہ پاخانے کی حاجت ہوگی نہ ناک سنکیں گے اور نہ تھوکیں گے ان کی برتن سونے چاندی کے اور ان کی کنگھیاں بھی انہی کی بنی ہوں گی ان کی انگھٹیوں میں عود بندی ہوگی۔بخاری عن ابی هريرة

۳۹۲۸۱...... سب سے کم درجے والا جنتی وہ ہوگا جو اپنی سلطنت میں ہزار سال دیکھتا رہے گا اس کی آخری سرحد کو ایسے (قریب سے) دیکھے گا جیسے اپنی بیوی خادموں اور بیٹوں کو دیکھے گا اور سب سے بلند درجہ وہ ہوگا جو دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا۔مسند احمد حاکم عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۸۱

۳۹۲۸۲...... جنتی جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اپنے اعمال کی فضیلت کی وجہ سے وہ اس میں اتریں گے پھر دنیا کے دنوں کے اعتبار سے یوم جمعہ کو اعلان کیا جائے گا تو وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے ان کے سامنے اس کا عرش نمودار ہوگا اور جنت کے ایک باغ سے ان کے لئے آغاز کیا جائے گا پھر ان کے لئے نور موتیوں یاقوت زبرجد سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے ان میں سے ادنیٰ شخص حالانکہ ان میں کوئی

کم درجہ نہیں ہوگا مشک وکافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا کرسیوں والے ان سے افضل نشست نہ رکھتے ہوں گے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں کیا تمہیں (دن میں) سورج اور رات جب چودھویں کا چاند دیکھنے میں کوئی شک ہوتا ہے ہم نے عرض کیا: نہیں آپ نے فرمایا: اپنے رب کے دیکھنے میں بھی تمہیں کوئی شک نہیں ہونا چاہے۔

اس مجلس میں ہر شخص سے اللہ تعالیٰ گفتگو فرمائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن فلاں! فلاں دن یاد ہے تم نے یہ یہ کہا تھا؟ تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی دنیا والی کچھ بے وفائیاں یاددلائے گا وہ عرض کرے گا میرے رب! کیا تو نے میری مغفرت نہیں فرمادی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں نہیں! میری مغفرت کی وسعت سے ہی تم یہاں تک پہنچے ہو وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ ایک بادل اس اوپر سے ڈھانپ لے گا اور ان پر ایسی خوشبو برسے گی کہ انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہوگی اللہ تعالیٰ کی فرمائیں گے جو میں نے عزت وتوقیر کا سامان تمہارے لے تیار کررکھا ہے اس کی طرف آؤ جو تمہیں پسند ہو لے لو! تو ہم ایسے بازار میں آئیں گے جسے فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا اس جیسا کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ نہ کانوں نے سنا اور نہ دلوں میں اس کا خیال آیا ہوگا تو جو چیز ہمیں پسند ہوگی اٹھوالی جائے گی اس بازار میں خرید وفروخت نہیں ہوگی۔

اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملیں گے اونچی منزل والا شخص اپنے سے کم درجہ سے ملے گا۔ اگرچہ ان میں کوئی کم درجہ نہیں ہوگا۔ تو اسے اس کا لباس اچھا لگے گا ابھی ان کی بات ختم نہیں ہونے پائے گی کہ اس پر اس سے اچھا لباس آجائے گا یہ اس لئے کہ جنت میں کوئی بھی غمگین نہیں ہوگا پھر ہم اپنے گھروں کا رخ کریں گے وہاں ہم سے ہماری بیویاں ملیں گی وہ کہیں گی: خوش آمدید! آپ میں تو پہلے سے زیادہ خوبصورتی آگئی ہم کہیں گے: آج ہم اپنے رب تعالیٰ سے مل بیٹھے تھے تو ہمارے لائق تھا کہ جیسے ہم وہاں تھے اسی طرح لوٹتے۔ ترمذی ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۹۴۷ ضعیف الجامع ۱۸۳۱

۳۹۲۸۳...... زیادہ تر جنتی وہ لوگ ہوں گے جو بھولے بھالے ہیں۔ ابزار عن انس

کلام:...... اسنی المطالب ۲۴۳ التذکرۃ ۱۷۱

۳۹۲۸۴...... جنتی لوگوں کے زیادہ تر موتی عقیق کے ہوں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن عائشہ

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۱۵۸ التریہ ج ۲ ص ۲۷۶

۳۹۲۸۵...... جب جنتی جنت میں ٹھہر جائیں گے تو بھائی ایک دوسرے سے ملنے کی خواہش کریں گے تو اس کا تخت اس کی طرف چل پڑے گا اور اس کا تخت اس کی جانب رواں ہوجائے گا یہاں تک کہ دونوں کی ملاقات ہوگی تو یہ اور وہ دونوں ٹیک لگا کر باتیں کریں گے جو دنیا میں ان کے درمیان ہوتیں۔ (ان میں سے ایک) کہے گا: میرے بھائی! یاد ہے ہم نے دنیا کے گھر میں ایک مجلس میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی سو (آج) اس نے ہمیں بخش دیا۔ ابو الشیخ فی العظمۃ، حلیۃ الاولیاء والبیھقی فی البعث عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع: ۱۳۵۹ الضعیفۃ ۲۳۲۱

۳۹۲۸۶...... اللہ تعالیٰ ہر جمعہ کی مقدار جنتوں کے لئے کافر کے سفید ٹیلے پر تجلی فرمائے گا۔ خطیب عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۶۹۴ الکشف الالٰہی ۲۱۵

۳۹۲۸۷...... اللہ تعالیٰ جنتیوں سے کہے گا: اے جنت والو! وہ عرض کریں گے! ہمارے رب! ہم حاضر ہیں اور ہماری سعادت ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم راضی ہوگئے؟ وہ عرض کریں گے ہم کیسے راضی نہ ہوں جبکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا میں تمہیں اس سے افضل نعمت نہ دوں؟ وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! اس سے افضل کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہارے لئے اپنی رضامندی جائز کردی اب اس کے بعد کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔ مسند احمد، بخاری ترمذی عن ابی سعید

۳۹۲۸۸...... آدمی جب جنت کا ایک پھل توڑے گا تو دوسرا اس کی جگہ لگ جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ثوبان

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۴۴۶

۳۹۲۸۹...... علیین کا ایک شخص جنتیوں کو جھانک کر دیکھے گا تو جنت ایسے روشن ہوجائے گی جیسے وہ چمکتا ستارا ہے۔ ابوداؤد عن ابی سعید

کلام :.......ضعیف ابی دواؤد ۷۸۵ ضعیف الجامع ۱۴۶۲

۳۹۲۹۰......ایک جنتی آدمی کو کھانے پینے شہوت اور جماع کی طاقت (دنیا کے) سو آدمیوں کے برابر دی جائے گی ان میں سے کسی کی (قضائے) حاجت پسینہ ہوگا جو جلد سے نکلے گا پھر اس کا پیٹ پتلا ہو جائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۳۹۲۹۱......ایک جنتی کو سو کی طاقت عورتوں کے بارے میں دی جائے گی۔ترمذی ابن حبان عن انس

۳۹۲۹۲......کم سے کم درجہ والا جنتی اپنی جنتی بیویوں خدمت گاروں اور بیٹوں کو ہزار سال تک دیکھتا رہے گا ان میں اللہ کے نزدیک سب سے عزت مندوہ ہوگا جو صبح وشام اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا۔ترمذی عن ابن عمر

۳۹۲۹۳......ادنیٰ مقام والا جنتی بھی ایک ایسے گھر کا مالک ہوگا جو ایک موتی سے بنا ہوگا اسی سے اس کے کمرے اور دروازے ہوں گے۔

هناد في الزهد عن عبد بن عمری مر سلا

کلام :......ضعیف الجامع ۱۳۸۰

۳۹۲۹۴......اہل جنت جنت میں کھائیں پئیں گے نہ تھوکیں نہ پیشاب کریں نہ پاخانہ کریں اور نہ ناک سنکیں گے لیکن ان کا کھانا اس ڈکار سے ہضم ہو جائے گا اور مشک کے چھڑکاؤ جیسا چھڑکاؤ ہوگا انہیں تسبیح وتحمید کا ایسے ہی الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن جابر

۳۹۲۹۵......جنت الفردوس والے عرش کے چرچرانے کی آواز سنیں گے۔ابن مردویہ عن ابی امامة

کلام :......ضعیف الجامع ۱۸۳۷

۳۹۲۹۶......جنتی جب اپنی بیویوں سے ہم بستر ہوں گے تو وہ پھر سے دوشیزہ ہو جائیں گی۔طبرانی فی الصغیر عن ابی سعید

کلام :......ضعیف الجامع: ۱۸۳۰

۳۹۲۹۷......جنت میں مومن کے لئے ایک خول دار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی جس میں مومن کے گھرانے کے لوگ ہوں گے مومن ان کے پاس آئے گا تو وہ لوگ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے۔مسلم عن ابی موسیٰ

۳۹۲۹۸......خیمہ خول دار موتی کا ہوگا جس کی لمبائی آسمان میں (بلندی کے لحاظ) ساٹھ میل ہوگی ہر گوشے میں مومن کے گھر والے ہوں گے جو ایک دوسرے کو نظر نہیں آئیں گے۔مسلم عن ابی موسیٰ

۳۹۲۹۹......اگر تم جنت میں داخل کیے گئے تو تمہارے پاس یاقوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے اس پر تمہیں سوار کیا جائے گا وہ تمہیں لے کر جہاں تم چاہو گے اڑے گا۔ترمذی عن ابی ایوب

کلام :......ضعیف الجامع: ۱۲۸۷

۳۹۳۰۰......جنتیوں کی ایک ۱۲۰ سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی اس امت کی اور چالیس دیگر امتوں کی ہوں گی۔

مسند احمد ترمذی ابن ماجه ابن حبان عن بریدة طبرانی فی الکبر عن ابن عباس وابن مسعود وعن ابی موسیٰ

۳۹۳۰۱......جنتی فالتو بالوں سے صاف نوعمر اور ان کی آنکھیں سرمگین ہوں گی جن کی نہ جوانی ختم ہوگی اور نہ ان کے کپڑے پرانے ہوں گے۔

ترمذی عن ابی هريرة

۳۹۳۰۲......جنت میں جو پہلا گروہ جائے گا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے اور دوسرے گروہ کا رنگ آسمانی چمکتے ستارے سے بڑھ کر اچھا ہوگا ان میں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے اس کی پنڈلیوں کا گودا باہر سے نظر آئے گا۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی سعید

۳۹۳۰۳......جنتی سب سے پہلے جو چیز کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا ٹکڑا ہوگا۔ابوداؤد الطیالسی عن سمرة وعن انس

۳۹۳۰۴......مشرکین کی (نابالغ) اولاد جنتیوں کے خادم ہوں گے۔طبرانی فی الاوسط عن سمرة وعن انس

کلام :......النوافح ۷ ۴۰

۳۹۳۰۵...... میں نے اللہ تعالیٰ سے مشرکین کی اولاد کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جنتیوں کی خدمت کے لیے عطا کر دیے کیونکہ جو شرک ان کے آباء (ماں باپ) نے کیا اسے انہوں نے نہیں پایا اور کیونکہ وہ پہلے عہد۔ (الست بربکم میں تھے)۔الحکیم عن انس

کلام :......ضعیف الجامع: ۲۰۸۸

۳۹۲۰۶...... میں نے اپنے رب سے سوال کیا تو مجھے مشرکین کے بچے جنتیوں کی خدمت کے لیے عطا کر دیے اور یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے ماں باپ کا شرک نہیں پایا اور وہ پہلے وعدہ میں تھے۔ابو الحسن بن ملہ فی امالیہ عن انس

کلام :......ضعیف الجامع ۳۲۲۵

۳۹۲۰۷...... مسلمانوں کے بچے قیامت کے روز عرش تلے ہوں گے جو بارہ سال سے کم ہوں گے وہ شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول کی جائے گی اور جو تیرہ سال کا ہو گیا تو وہ مکلف ہے (یعنی اس سے باز پرس ہوتی ہے)۔ابوبکر فی الغلا نیات وابن عساکر عن ابی مامة

کلام :......الجامع المصنف ۱۱۳ ضعیف الجامع: ۳۰۴۱

۳۹۲۰۸...... مسلمانوں کے بچے جنت کے درختوں پر سبز چڑیوں کی صورت میں ہوں گے (ان کی تربیت ان کی والد ابراہیم علیہ السلام کریں گے۔

سعید بن منصور عن مکحول مرسلاً

کلام :......ضعیف الجامع: ۳۰۴۰

۳۹۲۰۹...... مسلمانوں کے (فوت شدہ) بچوں کی کفالت ابراہیم علیہ السلام کریں گے۔ابوبکر بن داؤد فی البعث عن ابی ھریرة

۳۹۲۱۰...... مومنوں کی بچے جنت کی پہاڑ پر ہوں گے ابراہیم اور سارہ علیہما السلام ان کی کفالت کریں گے۔سعید بن منصور عن سلیمان موقوفا

۳۹۳۱۱...... میری امت جنت کی جس دروازے سے داخل ہوگی اس کی چوڑائی عمدہ گھوڑے کے سوار کی تین روزہ مسافت ہے۔

۳۹۳۱۲...... ہر جنتی اپنا جہنم والا ٹھکانا دیکھ کر کہے گا: اگر اللہ نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو پس وہ اس کے شکر کا سبب ہے اور جہنمی اپنا جنت والا ٹھکانا دیکھ کر کہے گا: کاش اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتا تو وہ اس کے لئے حسرت کا باعث ہے۔مسند احمد حاکم عن ابی ھریرة

۳۹۳۱۳...... (معراج کی رات) میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے اکثر جنتی بھولے بھالے نظر آئے۔

ابن شاھین فی الافراد وابن عساکر عن جابر

کلام :......ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۷۷ ضعیف الجامع ۲۹۵۹

۳۹۳۱۴...... ہر نعمت ختم ہوگی صرف جنتیوں کی نعمت باقی رہے گی ہر غم ختم ہو جائے گا صرف جہنمیوں کی مصیبت باقی رہے گی جو تجھ سے کوئی گناہ ہو جائے اس کے بعد نیکی کر لیا کر۔ابن لال عن انس

۳۹۳۱۵...... اگر کوئی جنتی عورت زمین پر جھانک دے تو زمین مشک کی خوشبو سے بھر جائے اور سورج چاندی کی روشنی مانند پڑ جائے۔

طبرانی فی الکبیر والضیاء عن سعید بن عامر

کلام :......ضعیف الجامع، ۴۸۰۱

۳۹۳۱۶...... میری امت کے سات لاکھ ستر ہزار ایک دوسرے کو پکڑ کر جنت میں داخل ہوں گے جب تک پچھلے داخل نہیں ہو لیتے پہلے داخل نہیں ہوں گے ان کے چہرے چودہویں کے چاند جیسے ہوں گے۔مسلم عن سھل بن سعد

۳۹۳۱۷...... جسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا تو اس کی بہتر عورتوں سے شادی کرے گا جن میں سے دو حور عین ہوں گی اور ستر (اس کے) جہنمی لوگوں سے اس کی میراث ہوں گی ان میں سے ہر ایک کی خواہش کرنے والی اندام نہانی اور اس مرد کا نہ مڑنے والا عضو تناسل ہوگا۔

ابن ماجه عن ابی امامة

کلام :......ضعیف ابن ماجہ ۹۴۸، ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۶۲

۳۹۳۱۸......جو جنت میں جائے گا خوش عیش ہوگا نہ تنگ حال میں ہوگا نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ جوانی ختم ہوگی۔
مسلم عن ابی ھریرۃ

۳۹۳۱۹......نبی، شہید، نوزائیدہ بچہ اور زندہ درگور کی گئی لڑکی جنت میں جائے گی۔ مسند احمد، ابوداؤد عن رجل

کلام:......ضعیف الجامع ۵۹۸۵

۳۹۳۲۰......انبیاء و رسل جنتیوں کے سردار ہوں گے اور شہداء جنتیوں کے قائدین ہوں گے اور قرآن کے حفاظ جنتیوں کے تعارف کے لئے ہوں گے۔
حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

کلام:......ضعیف الجامع: ۵۹۸۶، اللآلی ج ا ص ۲۶۵

۳۹۳۲۱......نیند موت کی بہن (یعنی موت جیسی) ہے اور جنتی مریں گے نہیں۔ بیھقی عن جابر

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۱۹ المتناھیۃ ۱۵۵۳

۳۹۳۲۲......جنتی بالا خانوں والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے (مشرق یا مغرب میں) چمکنے والے ستارے نظر آتے ہیں۔ (آپس میں ایک دوسرے پر فضیلت کی وجہ سے)۔ مسند احمد مسلم عن سھل بن سعد

۳۹۳۲۳......جنتی آپس میں ایک دوسرے پر فضیلت کی وجہ سے بالا خانوں والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے مشرق یا مغرب میں آسمان پر چمکتے ستارے نظر آتے ہیں۔ مسند احمد مسلم عن ابی سعید ترمذی عن ابی ھریرۃ

۳۹۳۲۴......جنتی ایسی عمدہ سفید سواریوں پر سوار ہو کر ایک دوسرے کی زیارت کریں گے جیسے وہ یاقوت ہیں اور جنت میں سوائے گھوڑے اور پرندے کے کوئی جانور نہیں ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب

۳۹۳۲۵......جنتی روزانہ دوبار رب جبار کے دربار میں حاضری دیا کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں قرآن سنائیں گے ان میں سے ہر آدمی اعمال کے لحاظ سے اپنی اس مجلس نشست پر بیٹھے گا جو موتیوں یاقوت زمرسونے اور چاندی کے منبروں سے بنی ہوگی اس سے ان کی آنکھوں جنتی اس سے ٹھنڈی ہوں گی کسی چیز سے ٹھنڈی نہیں ہوئی ہوں گی اس سے عظیم اور اچھی چیز انہوں نے کبھی نہیں سنی ہوگی اس کے بعد وہ اپنے اپنے مقامات پر اور آنکھوں کی ٹھنڈک کی طرف لوٹ جائیں گے اور آئندہ کے لیے انھیں ایسی ہی تندآئے گی۔ الحکیم عن بریدۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۸۳۴

۳۹۳۲۶......مومن جب جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل وضع حمل اور دانت وغیرہ سب ایک گھڑی میں ہو جائیں گے جیسا وہ چاہے گا۔ مسند احمد ترمذی ابن ماجہ ابن حبان عن ابی سعید

۳۹۳۲۷......کم سے کم درجہ جنتی کے اسی ہزار خدام اور بہتر بیویاں ہوں گی اور اس کے لئے موتی زبرجد اور یاقوت کا ایسا قبہ گنبد بنایا جائے گا جیسا جابیہ اور صنعاء کے درمیان ہے۔ مسند احمد ترمذی ابن حبان والضیاء عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۶۶ ضعیف الجامع ۲۶۶

۳۹۳۲۸......اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کرے تو جب تم چاہو گے کہ یاقوت کے سرخ گھوڑے پر سوار ہو اور وہ تمہیں جنت میں جہاں دل کرے اڑا کرے جائے تو تم سوار ہو جاؤ گے۔ مسند احمد ترمذی عن بریدۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۹۲

۳۹۳۲۹......جنتی جنت میں صاف بدن نو عمر اور سرمگین آنکھوں والے تیس یا تینتیس سال کے ہو کر داخل ہوں گے۔
مسند احمد، ترمذی عن معاذ بن جبل

۳۹۳۳۰......جنتی عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر پردوں سے بھی نظر آئے گی بلکہ اس کی پنڈلی کا گودا بھی دکھائی دیگا یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ

گویا تو قوت اور مرجان کہیں سویاقوت تو وہ پتھر ہے اگر تم اس میں (سوراخ کرکے) سفید دھاگہ ڈالو پھر سے صاف کرلو تو اس کے آر پار دیکھ سکو گے۔
ترمذی عن ابن مسعود

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۵۱، ضعیف الجامع: ۶۷۷۱

۳۹۳۳۱... پہلی جماعت جو جنت میں جائے گی ان کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح ہوں گے پھر ان کے بعد والے انتہائی چمکتے ستارے جیسے نہ انہیں پیشاب و پاخانہ آئے نہ تھوکیں سنکیں، ان کی کنگھیاں سونے کی چھڑکاؤ مشک کا اور دھونی عود بندی کی ان کی بیویاں حورعین ان کے اخلاق ایک طرح کے اپنے والد آدم کی شکل وصورت پر ساٹھ گز لمبے ہوں گے۔ مسند احمد مسلم ابن ماجه عن ابن هريرة

۳۹۳۳۲... جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے جس کا میں اضافہ کردوں؟ وہ عرض کریں گے: ہمارے رب جو کچھ آپ نے دیا اس سے بڑھ کر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضامندی اس سے بڑھ کر ہے۔
حاكم عن جابر

۳۹۳۳۳... آدمی جب جنت میں پہنچ جائے گا تو اپنے والدین اور بیوی بچوں کے بارے میں پوچھے گا اس سے کہا جائے گا: وہ ترے درجہ اور عمل تک نہیں پہنچے وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اپنے لئے اور ان کے لیے عمل کیا تھا چنانچہ انہیں اس کے ساتھ مل جانے کا حکم دیا جائے گا۔
طبراني في الكبير عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۸۵

۳۹۳۳۴... ایک جنتی اپنے رب سے کاشتکاری کی اجازت طلب کرے گا اس سے کہا جائے گا کیا تجھے پسندیدہ چیزیں نہیں ملیں؟ وہ کہے گا کیوں نہیں لیکن میں کاشتکاری کرنا چاہتا ہوں پھر وہ بیج ڈالے گا تو پلک جھپکنے سے پہلے اس کی فصل تیار کھڑی ہوگی اور وہیں کٹ جائے گی اور پہاڑوں جتنی ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم لو! تمہیں کوئی چیز سیر نہیں کرسکتیں۔ مسند احمد بخاری عن ابی هريرة

۳۹۳۳۵... جنتیوں پر تاج ہوں گے اس کا چھوٹے سے چھوٹا موتی مشرق ومغرب کو روشن کردے گا۔ ترمذ، حاکم عن ابی سعید

۳۹۳۳۶... جنت میں ایک بازار لگے گا جہاں لوگ ہر جمعہ کو آئیں گے اس میں مشک کے ٹیلے ہوں گے بادشمالی چلے گی تو وہ اڑکران کے منہوں اور کپڑوں میں پڑ جائے گی جس سے ان کا حسن و جمال دوبالا ہو جائے گا سو دوہرے حسن و جمال کے ساتھ وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے ان کے گھر والے ان سے کہیں گے اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہاری خوبصورتی میں اضافہ ہوگیا وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے بعد تم بھی زیادہ حسین وجمیل ہوگئے ہو۔ مسند احمد، مسلم عن انس

۳۹۳۳۷... جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید وفروخت نہیں وہاں صرف مردوں عورتوں کی تصویریں ہوں گی آدمی جب کسی صورت کو پسند کرے گا اس میں داخل ہو جائے گا۔ ترمذی عن علی

۳۹۳۳۸... کیا میں تمہیں جنتیوں کا نہ بتاؤں (کہ کون لوگ ہوں گے) کمزور اور مغلوب لوگ۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۳۹۳۳۹... جنتی اپنی نعمتوں میں مشغول ہوں گے کہ ایک نور بلند ہوگا وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اوپر سے رب انہیں دیکھ رہا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جنتیوں تم پر سلام ہو! یہ اللہ تعالیٰ کا وہی ارشاد ہے رب رحیم کی طرف سے سلام کی بات ہوگی چنانچہ وہ انہیں اور وہ اسے دیکھیں گے تو جب تک وہ اسے دیکھتے رہیں گے کسی نعمت کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ خود ان سے اوجھل ہو جائے اور اس کا نور و برکت ان پر ان کے گھروں میں باقی رہے گی۔ ابن ماجه عن جابر

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۳۳

۳۹۳۴۰... قیامت کے روز زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جسے جبار تعالیٰ ایسے پلٹے گا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں اپنی روٹی پلٹتا ہے جنتیوں کی مہمان نوازی کے لئے۔ مسند احمد بيهقي عن ابي سعيد

۳۹۳۴۱... جب اللہ تعالیٰ جنت میں قرآن پڑھیں گے ایسے لگے گا کہ لوگوں نے قرآن سنا ہی نہیں۔ الجزی فی الابانة عن انس

۳۹۳۴۲.....قیامت کے روز جب رحمٰن تعالیٰ لوگوں کے سامنے قرآن پڑھے گا یوں لگے گا کہ لوگوں نے قرآن سنا ہی نہیں۔
فردوس عن ابی ھریرۃ

۳۹۳۴۳.....اگر جنت کا ناخن بھر کا حصہ ظاہر ہو جائے آسمان وزمین کے کنارے چمک اٹھیں گے اور اگر کوئی جنتی (دنیا کی طرف) جھانک دے اور اس کی کنگن سامنے ہو جائیں تو سورج کی روشنی ایسے ہی ماند پڑ جائے جیسے سورج سے ستاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔
مسند احمد ترمذی عن ابی سعید

۳۹۳۴۴.....جو جنت کا اہل شخص چھوٹا یا بڑا امرا تو اسے تیس سال کا جنت میں کر دیا جاتا ہے جس سے زیادہ اس کی عمر نہیں ہوگی یہی حال جہنمیوں کا ہوگا۔ترمذی عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۶۷ ضعیف الجامع: ۵۸۵۲

۳۹۳۴۵.....اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان کی بلندی زمین وآسمان کے درمیانی فاان جنتی ہے اور زمین وآسمان کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا ہے آپ کی مراد اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہاں بلند بچھونے ہوں گے سے تھی۔
مسند احمد ترمذی نسائی ابن حبان عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف الجامع: ۶۱۰۹

۳۹۳۴۶.....اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کرے تو تمہارے لیے یہ بھی ہوگا اور جو تمہارا دل چاہے اور آنکھوں کی لذت کا سامان ہوا۔مسند احمد ترمذی عن لبریدۃ

۳۹۳۴۸.....اہل جنت جنت میں کھائیں گے نہ ناک سنکیں گے نہ بول وبراز کریں گے ان کا کھانا ڈکار (سے ہضم) ہوگا اور مشک کا چھڑکاؤ ہوگا انہیں تسبیح وتحمید کا ایسے الہام ہوگا جیسے سانس کا ہوتا ہے۔مسند احمد مسلم ابن ماجہ عن جابر

۳۹۳۴۹.....اللہ تعالیٰ ایک قوم کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا۔مسند احمد مسلم عن جابر

۳۹۳۵۰.....جہنم سے چار آدمی نکال کر اللہ کے حضور پیش کیے جائیں گے ان میں سے ایک متوجہ ہو کر عرض کرے گا: اے میرے رب! جب آپ نے مجھے وہاں سے نکال دیا تو دوبارہ نہ لوٹائیں تو اللہ تعالیٰ اس سے اسے نجات دیدے گا۔مسلم عن انس

۳۹۳۵۱.....میری امت کی ایک جماعت جنت میں جائے گی اور وہ ستر ہزار ہوں گے ان کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔مسلم عن ابی ھریرۃ

الاکمال

۳۹۳۵۲.....اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں کالے کی سفیدی ہزار سال کے فاصلے سے نظر آئے گی۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:.....الاسرار المرفوعۃ ۱۹۴

۳۹۳۵۳..... ہر ایک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ فلاں بن فلاں کے لیے اللہ تعالیٰ کا خط ہے کہ جو اسے جنت میں جائے گا اسے بلند جنت میں داخل کرو جس کے خوشے جھکے ہوئے ہیں۔
عبدالرزاق وابن المنذر والشیرازی فی الالقاب طبرانی فی الکبیر وابن مردیہ والخطیب عن سلمان

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۱۹ ذیل اللآلی ۱۶۷

۳۹۳۵۴.....سب سے کم درجہ جنتی وہ ہوگا جس کے سر پر دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں دو پلیٹیں ہوں گی ایک پلیٹ سونے

کی اور ایک چاندی کی ہر ایک کا رنگ دوسری سے مختلف ہوگا دوسری سے جو کھائے گا اسی طرح کی چیز پہلی سے کھائے گا جو لذت پہلی میں پائے گا وہ اسے دوسری سے محسوس ہوگی پھر مشک کا چھڑکاؤ مشک کی ڈکار ہوگی نہ بول و براز کریں گے اور نہ ناک سنکیں گے۔ حلیة الاولیاء عن انس

۳۹۳۵۵......اللہ تعالیٰ جمعہ کے روز جنتیوں کے لئے کافور کے ٹیلے پر نزول فرمائے گا۔ دارقطنی ابونعیم فی الدلائل عن ابن عباس عن عمر عن ابی بکر قال ابونعیم تفرد به الحسین بن المبارک ......قال ابن عدی وھو منکر الحدیث

۳۹۳۵۶......آدمی جنت میں پہلو بدلے بغیر ستر سال تک ٹیک لگائے بیٹھا رہے گا پھر ایک عورت آ کر اس کے کندھے پر تھپکی دے گی وہ اس کے چہرے پر نظر ڈالے گا جس کا رخسار آئینے سے زیادہ صاف ہوگا اور اس کا ادنی موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے چنانچہ وہ اسے سلام کرے گی وہ سلام کا جواب دے گا اور اس سے پوچھے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گی: میں مزید نعمت ہوں اس کے بدن پر ستر ہزار کپڑے ہوں گے کم سے کم نعمان کی طرح اچھے ہوں گے اس کی نگاہ ان کپڑوں سے گزرتی ہوئی اس کی پنڈلی کا گودا دیکھ لے گی اس کے سر پر تاج ہوگا جس کا ادنی موتی مشرق و مغرب کو روشن کردے۔ مسند احمد ابویعلی ابن حبان سعید بن منصور عن ابی سعید

۳۹۳۵۷......ایک جنتی مرد صبح ستر دوشیزاؤں کو ثیبہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ پھر انہیں کنواریاں بنادے گا۔ الدیلمی عن ابی سعید

۳۹۳۵۸......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کہ کیا جنتی صحبت کریں گے؟ اپ نے فرمایا: وہ جماع کریں گے جس میں نہ مرد کی منی ہوگی اور نہ عورت کی۔ ابو یعلی طبرانی فی الکبیر ابن عدی فی الکامل بیھقی فی البعث عن ابی امامة

۳۹۳۵۹......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کہ ایک جنتی کو سو آدمیوں کی کھانے پینے شہوت اور جماع کی طاقت دی جائے گی کسی نے عرض کیا: جو کھاتا پیتا ہے اسے (قضائے) حاجت کی ضرورت ہوتی ہے اپ نے فرمایا: ان کی قضائے حاجت یوں ہوگی کہ ان کے بدنوں سے ایک پسینہ مشک کی خوشبو کی طرح بہے نکلے گا جس سے پیٹ ہلکا ہوجائے گا۔

مسند احمد وھنادبن حمید والدارمی ابو یعلی ابن حبان طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور عن زید بن ارقم

۳۹۳۶۰......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایک جنتی آدمی صبح کی پہلی گھڑی میں سو کنواریوں سے ہمبستر ہوگا۔

ھناد عن ابن عباس

۳۹۳۶۱......جنت میں مؤمن کو اتنی جماع کی طاقت دی جائے گی کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ نے فرمایا: اسے سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔ ترمذی صحیح غریب عن ابن عباس

۳۹۳۶۲......ان میں سے ایک شخص کو تمہارے ستر سے زائد آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔ (ابن السکن وابن مندہ وابونعیم بیہقی فی شعب الایمان والخطیب فی المؤتلف عن خارجہ بن جزء العذری فرماتے ہیں ہم نے تبوک میں ایک شخص سے سنا وہ کہہ رہے تھے یارسول اللہ! کیا جنتی صحبت کریں گے؟ اس پر آپ نے فرمایا:)

۳۹۳۶۳......اللہ تعالیٰ جب جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں پہنچا دے گا فرمائے گا: اے جنتیو! زمین میں تم کتنے سال رہے؟ وہ عرض کریں گے دن یا آدھا دن! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے ایک دن یا آدھے دن میں میری رضا مندی اور جنت کی بہترین تجارت کی اب ہمیشہ کے لئے ٹھہرے رہو! پھر فرمائے گا: اے جہنمیو تم زمین پر کتنے سال رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے: دن یا آدھا دن فرمائے گا: ایک یا آدھے دن میں تم نے میری ناراضگی اور غضب کی میری تجارت کی اب ہمیشہ کے لئے ٹھہرے رہو! وہ عرض کریں گے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال دے پھر ہم نے ایسا کیا تو ہم ظالم ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس میں دفع ہوجاؤ اور مجھ سے بات نہ کرو تو یہ ان کے رب سے ان کی آخری بات ہوگی۔

ابو بکر محمد بن ابراھیم الاسماعیلی عن ابع الکلاعی وله صحبة قال: ابن کثیر: غریب والظاهر انه منقطع

۳۹۳۶۴......جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو ایک شخص گزر کر کہے گا: اے میرے رب! مجھے کاشتکاری کی اجازت دیجئے! اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے! یہ پوری جنت۔ (پڑی) ہے جہاں سے جی چاہے کھاؤ! وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے کاشتکاری کی اجازت دیجئے! چنانچہ اسے اجازت دی جائے گی پھر وہ بیج ڈالے گا تو تھوڑی دیر بعد ہر بالی جس کی لمبائی بارہ ہاتھ ہوگی کھڑی ہوگی اور وہ اپنی جگہ پر ہی ہوگا کہ اس

کے پہاڑوں جتنے ٹکڑے ہوں گے۔ابو لشیخ فی العظمة عن ابی ہریرة
۳۹۳۶۵..... بندے کو جنت کے دروازے پر وہ کچھ دیا جائے گا کہ اس کا دل خوشی سے پھول جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا دل مضبوط کرنے کی لئے ایک فرشتہ بھیجے گا۔الدیلمی عن انس
۳۹۳۶۶..... جنتیوں کا ایک بازار لگے گا جس میں وہ ہر جمعہ آئیں گے اس میں مشک کے ٹیلے ہوں گے جب وہ ان کی طرف جائیں گے تو ہوا چلے گی تو ان کے چہرے کپڑے اور گھر خوشبو سے بھر جائیں گے جس سے ان کا حسن و جمال دوبالا ہو جائے اوہ اپنے اہل کے پاس آئیں گے وہ ان سے کہیں گے تم ہمارے بعد زیادہ خوبصورت جمیل ہو گئے ہو! وہ ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! تمہارا حسن و جمال بھی بڑھ گیا ہے۔

مسند احمد والدارمی وابو عوانه ابن حبان عن انس
۳۹۳۶۷.....اہل جنت جنت میں کھائیں پئیں گے نہ ناک سنکیں گے نہ بول و براز کریں گے ان کا کھانا ڈکار (سے ہضم) ہوگا اور مشک کے چھڑ کاؤ جیسا چھڑکاؤ ہوگا انہیں تسبیح وحمد کا الہام ایسے ہی ہوگا جیسے سانس کا ہوتا ہے۔مسند احمد مسلم عن نجار
۳۹۳۶۸.....کیا تمہیں مشک درخت پر یقین ہے جس کا (ذکر) تم اپنی کتاب میں پاتے ہو؟ کیونکہ پیشاب اور جنابت ان کی زلفوں سے پسینہ بن کر پاؤں تک مشک کی صورت میں بہہ جائے گا یعنی جنتیوں کا۔طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم
۳۹۳۶۹.....جنتی سب سے پہلے مچھلی کا جگر گوشہ کھائیں گے۔طبرانی فی الکبیر ابن عساکر عن طارق بن شهاب
۳۹۳۷۰..... جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی جماعت کے چہرے چودہویں کے چاند جیسے ہوں گے پھر ان کے بعد والوں کے چمکتے ستارے کی طرح حضرت عکاشہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مجھے ان میں شامل کر دے آپ نے فرمایا: اللہ! اسے ان میں شامل کر دے پھر دوسرا شخص اٹھا آپ نے فرمایا: عکاشہ تم سے پہل کر گیا۔حاکم عن ابی ہریرة
۳۹۳۷۱..... جنت میں جانے والی پہلی جماعت کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح ہوں گے نہ وہ اس میں تھوکیں نہ ناک سنکیں اور نہ بول و براز کریں گے ان کے برتن اور کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیاں عود ہندی سے بھری ہوں گی مشک کا چھڑکاؤ ہوگا ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا حسن کی وجہ سے گوشت سے نظر آئے گا ان کا آپس میں کوئی اختلاف و بغض ہوگا ان کے دل ایک ہوں گے صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔مسند احمد بخاری مسلم ترمذی عن ابی ہریرة
۳۹۳۷۲..... جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت کے چہرے چودہویں کے چاند کی چاندنی کی طرح ہوں گے اور دوسری جماعت کے چہرے آسمانی چمکتے ستارے کے رنگ کی طرح ہوں گے ان میں سے ہر آدمی کی دو بیویاں حور عین ہوں گی ہر بیوی پرستر جوڑے ہوں گے ان کی پنڈلیوں کا گودا ان کے گوشت اور کپڑوں سے ایسے نظر آئے گا جیسے سفید جام میں کوئی مشروب نظر آتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود
۳۹۳۷۳..... جنت میں پہلی داخل ہونے والی جماعت کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح ہوں گے اور دوسری جماعت کے آسمانی چمکتے ستارے کے اچھے رنگ کی طرح ہوں گے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی ہر بیوی پرستر جوڑے ہوں گے جن سے اس کی پنڈلیوں کا گودا نظر آئے گا۔

مسند احمد ترمذی، صحیح وابو لشیخ فی العظمة عن ابی سعید
۳۹۳۷۴..... جو بندہ بھی جنت میں جائے گا اس کے سرہانے اور پائتی کی جانب دو حور عین بیٹھ کر گائیں گی جن کی آواز ایسی دلکش ہوگی جو کسی انسان یا جن نے سنی ہوگی وہ شیطان کے آلات موسیقی نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ حمد و تقدیس ہوگی۔

طبرانی فی الکبیر وابو نصر السجزی فی الابانة وابن عساکر عن ابی امامة
۳۹۳۷۵..... مومن کی جنت میں بہتر عورتوں سے شادی ہوگی ستر تو جنتی عورتیں اور دو دنیا کی ہوں گی۔

ابن الکسن ابن عساکر عن محمد بن عبد الرحمن بن حاطب بن ابی بلتعة عن ابیه عن جده
۳۹۳۷۶.....جنتی شخص کی چار ہزار کنواریوں آٹھ ہزار ثیبہ اور سو حوروں سے شادی ہوگی وہ ہر ہفتہ جمع ہو کر ایسی غمگین آواز میں جو مخلوق میں سنی ہوگی کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والی کہیں بھی فنا نہیں ہوں گی ہم خوش عیش کبھی بدحال نہیں ہوں گی، ہم راضی رہنے والی کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گی ہم

ٹھہرنے والی ہیں کبھی سفر نہ کریں گی اس کی کیا کہنے جو ہمارا ہوا اور ہم اس کی ہیں۔ابو الشیخ فی العظمة عن ابی اوفی

۳۹۳۷۷..... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ جنت کے درخت کو پیام بھیجے گا: میرے ان بندوں کو سناؤ! جو میرے ذکر وعبادت میں بانسریاں، باجے اور ستار چھوڑ کر مشغول ہوئے چنانچہ وہ ایسی آواز بلند کرے گا کہ اس جیسی تسبیح وتقدیس انہوں نے کبھی نہیں سنی ہوگی۔الحکیم عن ابی ھریرۃ

۳۹۳۷۸..... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ ایک جنتی درخت کو وحی بھیجے گا کہ میرے ان بندوں کو مشغول رکھو جنہوں نے گانے باجے کے آلات چھوڑ کر اپنے آپ کو میرے ذکر میں مشغول رکھا چنانچہ وہ انہیں تسبیحات وتقدیسات کی ایسی آوازیں سنائے گا کہ مخلوق نے ایسی آوازیں نہیں سنی ہوں گی۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۳۹۳۷۹..... جنتیوں کا زیور وضو کی جگہ تک پہنچے گا۔ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۳۹۳۸۰..... تم لوگ صاف بدن نوعمر سرمگیں آنکھوں والے بن کر شاخوں والے یعنی زلفوں والے بن کر تینتیس سال کی عمر میں یوسف علیہ السلام کی صورت اور ایوب علیہ السلام کے دِل والے بنا کر داخل ہوں گے۔ابن عساکر عن انس

۳۹۳۸۱..... جنتی صاف بدن نوعمر، گھنگریالے بالو والے سرمگین آنکھوں والے تینتیس سال کی عمر والے آدم علیہ السلام کے قد پر بنا کر جن کی لمبائی ساٹھ گز اور چوڑائی سات گز ہے جنت میں داخل ہوں گے۔

ابن سعد عن سعید بن المسیب مرسلًا مسند احمد ابو الشیخ فی العظمة عنه عن ابی ھریرۃ

۳۹۳۸۲..... جو نا تمام بچہ بن کر اور بوڑھا ہو کر مرا (باقی) لوگ ان کے درمیان والے حال میں ہوتے ہیں۔جب اسے تیس سال کا اٹھایا جائے گا تو جو جنتی ہوا وہ آدم علیہ السلام کے قد یوسف علیہ السلام کی صورت اور ایوب علیہ السلام کے دل کے ساتھ (متصف) ہوگا اور جو جہنمی ہوگا وہ اتنا بڑا اور موٹا ہوگا جیسے پہاڑ۔طبرانی فی الکبیر عن المقدام بن معد یکرب

۳۹۳۸۳..... جنتیوں کو قیامت کے روز آدم علیہ السلام کی صورت تینتیس سال کی عمر نوعمر صاف بدن اور سرمگین آنکھوں والا اٹھایا جائے گا پھر انہیں جنتی درخت کی طرف لیجایا جائے جس سے انہیں کپڑے پہنائے جائیں گے ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ان کی جوانیاں فنا ہوں گی۔

ابو الشیخ فی العظمة وتمام وابن عساکر وابن النجار عن انس

۳۹۳۸۴..... لوگوں کو نا تمام بچہ سے بوڑھے کھوسٹ تک تینتیس سال کی عمر میں آدم علیہ السلام کے قد یوسف علیہ السلام کے حسن ایوب علیہ السلام کے اخلاق صاف بدن نوعمر سرمگین آنکھوں والا اور زلفوں والا اٹھایا جائے ا۔طبرانی فی الکبیر عن المقداد بن الاسود

۳۹۳۸۵..... نا تمام بچہ سے بوڑھے فرتوت تک ایمان والوں کو تینتیس سال کی عمر آدمی علیہ السلام کے قد یوسف علیہ السلام کے حسن ایوب علیہ السلام کے دل نوعمر سرمگیں آنکھوں زلفوں والا بنا کر اٹھایا جائے گا کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کافر کے ساتھ کیا ہوگا آپ نے فرمایا: اسے جہنم کے لیے موٹا کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی کھال کمان جتنی دبیز (موٹی) ہو جائے گی اور اس کی ڈاڑھ احد جتنی ہو جائے گی۔

طبرانی فی الکبیر وابن مردویه عن المقدام بن معد یکرب

۳۹۳۸۶..... جنت میں رات نہیں ہوں گی وہاں تو نور اور ضیاء ہے صبح وشام کو لوٹایا جائے گا جن گھڑیوں میں وہ دنیا کے اندر نمازیں پڑھتے تھے ان میں نمازوں کے اوقات ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے ہدیے ان کی پاس آئیں گے اور فرشتے انہیں سلام کریں گے۔

الحکیم عن الحسن وابن قلابه معاً وسلا

۳۹۳۸۷..... جنت میں مومن کے لیے ایک خول دار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی اس خیمہ میں مومن کے اہل وعیال ہوں گے جو ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

۳۹۳۸۸..... ہر نعمت ختم ہو جائے گی سوائے جنتیوں کی نعمتوں کے اور ہر پریشانی ختم ہو جائے گی سوائے جہنمیوں کے غم کے جب تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو تو اس کے پیچھے کوئی نیکی کرلیا کر وہ اسے مٹا دے گی۔ابن لال عن انس

۳۹۳۸۹......جو جنت میں جائے گا زندہ رہے گا مرے گا نہیں اور اس میں خوش عیش رہے گا بد حال نہیں ہوگا نہ ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ جوانیاں فنا ہوں گی جنت کی عمارت ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی سے بنی ہوگی اس کا لیپ خوشبودار مشک ہوگا اور اس کا گارہ زعفران کا ہوگا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۹۳۹۰......تم کس پر بات ہنس رہے ہو؟ ناواقف آدمی جاننے والے سے پوچھتا ہے جنتیوں کے کپڑوں کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ نہیں بلکہ جنت کے پھل نکالے جائیں گے۔مسند احمد طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۳۹۳۹۱......پل صراط سے گزرنے کے بعد جنتی ایک پل پر آپس میں جمع کیے جائیں گے ان ظلموں کا بدل دلوایا جائے گا جو دنیا میں انہوں نے کیے ہوں گے یہاں تک جب وہ بالکل صاف ستھرے ہو جائیں گے انہیں جنت میں جانے کی اجازت دی جائے گی ان میں سے ہر ایک اپنی منزل کو اپنے دنیوی گھر کی طرح پہچان لے گا۔حاکم عن ابی سعید

۳۹۳۹۲......ایمان والوں کے لیے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے اور وہ دن ان کے لیے ایک گھڑی کی طرح گزرے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۳۹۳۹۳......اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جنتیو! تمہارے لیے ایک چیز رہ گئی ہے وہ آج تمہیں نہیں ملی وہ عرض کریں گے: یا میرے رب! وہ کیا چیز ہے؟ فرمائیں گے: میری رضا۔الحکیم عن جابر

۳۹۳۹۴......جنتیوں سے کہا جائے گا: تم صحت مند رہو کبھی بیمار نہیں پڑو گے زندہ رہو کبھی نہیں مرو گے خوش عیش رہو کبھی بدحال نہیں ہوں گے جوان رہو کبھی بوڑھے نہیں ہو گے۔الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی سعید وابی ہریرۃ معا ورجالہ ثقات

۳۹۳۹۵......ایک جنتی جنتیوں کو جھانک کر دیکھے گا تو ایسے لگے گا جسے چمکتا تارا اور ابوبکر وعمر انہیں میں سے ہیں اور کیا ہی اچھے ہیں۔
ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۳۹۳۹۶......جنت میں سب سے کم درجہ۔جب کہ ان میں کوئی کم درجہ نہیں ہوگا۔جنتی وہ ہوگا جو اس بات کی تمنا کرے گا چنانچہ وہ تیز زبان اور جامع عقل سے کہے گا: مجھے یہ دے یہ دے یہاں تک جب اس کی کوئی تمنا نہ رہے گی تو اسے کہا جائے یوں کہو یوں کہو پھر اس سے کہا جائے گا: تمہارے لیے یہ اور اس جیسا اس کے ساتھ ہے۔طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور عن سھل بن سعد

۳۹۳۹۷......سب سے ادنی جنت والا وہ ہوگا جو ہزار سال تک اپنی جنتی بیویوں نعمتوں خدمتگاروں اور بچوں کو دیکھتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے سعادت مند وہ ہوگا جو صبح وشام اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: بہت سے چہرے اس دن دیکھ رہے ہوں گے۔
ترمذی طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۹۳۹۸......جنتی بالا خانوں والوں کو اپنے اپنے اوپر ایسے دیکھیں گے جیسے مشرق یا مغرب میں آسمانی روشن ستارے کو دیکھتے ہیں آپس کے درجوں میں فضیلت کی وجہ سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو انبیاء کے درجات ہوں گے جن تک غیر نہیں پہنچ سکیں گے آپ نے فرمایا: کیوں نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے؟ وہ مرد جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔
مسند احمد والدارمی بخاری مسلم ابن حبان عن ابی سعید ابن حبان عن سھل بن سعد مسنداحمد ترمذی صحیح عن ابی ہریرۃ

۳۹۳۹۹......بلند درجات والوں کو کم درجات والے یوں دیکھیں گے جیسے تم میں سے کوئی آسمان کے کسی کنارے پر چمکتے تارے کو دیکھتا اور ابوبکر وعمر ان لوگوں میں سے ہیں اور کیا ہی اچھے ہیں۔ابن عساکر عن ابن عمر
کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۸۵۱

۳۹۴۰۰......جنت کے اعلیٰ اور ادنی درجہ لوگوں کے درمیان ایسا فرق ہوگا جیسے مشرق یا مغرب میں ستارہ دکھائی دیتا ہے۔
ابن جریر عن قتادۃ مرسلا

۳۹۴۰۱......جنات کے ایمانداروں کے لئے ثواب اور جنات پر عذاب بھی ہے کسی نے عرض کیا ان کا ثواب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اعراف پر

ہوں گے جنت میں نہیں ہوں گے کسی نے عرض کیا: اعراف کیا ہے؟ فرمایا: جنت کی دیوار جس میں نہریں رواں درخت اگتے اور پھل لگتے ہیں۔
بیھقی فی البعث عن انس

۳۹۴۰۲......کیا میں تمہیں دنیا کے جنتی لوگ نہ بتاؤں؟ نبی صدیق شہید اسلام میں پیدا ہونے والا بچہ جنتی ہے جو شخص مصر کی جانب ہے اور اپنے بھائی کی صرف اللہ کی رضا کے لئے زیارت کرتا ہے وہ بھی جنتی ہے کیا میں تمہیں تمہاری جنتی عورتیں نہ بتاؤں؟ زیادہ بچے جننے اور زیادہ محبت کرنے والی جب غصہ ہو تو کہے میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں میری آنکھ نہیں لگے گی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۹۴۰۳......ابھی میرے پاس سے میرا دوست جبرائیل جاتے ہوئے کہہ گیا: اے محمد! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا اللہ کا ایک بندہ ہے جس نے ایک پہاڑ کی چوٹی پر جو سمندر میں تھا پانچ سو سال عبادت کی اس پہاڑ کی لمبائی چوڑائی تیس در تیس گز ہے اور سمندر ہر طرف سے چار ہزار فرسخ تک اس پہاڑ کو محیط (گھیرے ہوئے) ہے اللہ تعالیٰ نے ایک نگلی کی موٹائی برابر اس کے لیے میٹھا چشمہ جاری کیا جس سے سفید میٹھا پانی بہتا ہے اور پہاڑ کے دامن میں اس کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے انار کے ایک درخت پر ہر رات ایک انار لگتا جس سے وہ دن میں گزارا کر لیتا۔ جب شام ہوتی تو وہ اتر کر وضو کرتا اور وہ انار لے کر کھالیتا اور پھر اپنی نماز پڑھنے لگ جاتا اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ سجدہ کی حالت میں اس کی روح قبض کرے اور زمین اور دوسری کسی چیز کو اس کی اس سجدہ کی حالت کو خراب کرنے کی اجازت نہ دے اور اسی حالت میں اسے قیامت کے روز اٹھائے تو اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا ہم (فرشتے) آسمان سے اترتے اور زمین سے اوپر چڑھتے وہاں سے گزرتے ہیں: ہمیں اس کے بارے جو علم ہے یہ ہے کہ جب اسے قیامت کے روز اٹھایا جائے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو وہ عرض کرے گا: میرے رب! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے پر جو میری نعمتیں تھیں اُن کا اور اس کے عمل کا محاسبہ کرو تو آنکھ کی نعمت پانچ سو سال کی عبادت کو گھیر لے گی اور جسم کی نعمت اس سے زائد ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو جہنم میں داخل کر دو! چنانچہ اسے جہنم کی طرف کھینچا جائے گا تو چیخ کر کہے گا: میرے رب! مجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دے! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اسے واپس لاؤ پھر اسے اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے! جب تو کچھ بھی نہ تھا تجھے کس نے پیدا کیا؟ وہ عرض کرے گا: آپ نے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: پانچ سو سال کی عبادت کی طاقت تمہیں کس نے دی؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب تو نے دی! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تجھے سمندر کے درمیان میں پہاڑ پر کس نے اتارا اور تمہارے لیے میٹھا پانی کھارے پانی سے کس نے نکالا اور تمہارے لیے شب انار کس نے اگایا جبکہ وہ سال بعد ایک مرتبہ پھل دیتا ہے؟ اور تم نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ میری روح بحالت سجدہ قبضہ کی جائے تو میں نے ایسا ہی کیا؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! آپ نے یہ سب کچھ کیا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہی میری رحمت ہے اور میں اپنی رحمت سے ہی تجھے جنت میں داخل کر رہا ہوں جبرائیل نے کہا: اے محمد (ﷺ) چیزیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہیں۔ الحکیم حاکم ومتعقب ابن حبان عن جابر

کلام:......الضعیفۃ ۱۸۳

۳۹۴۰۴......تم میں سے ہر ایک کے دو ٹھکانے ہیں: ایک جنت میں اور ایک جہنم میں۔

ابو اسحاق بن یوس فی تاریخ هراۃ عن حان بن قتیبہ بن الحسحا س بن عیسٰی بن الحسحاس بن ففضیل عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ عن جدہ الحسحاس بن فضیل الحظلی ورجال اسنادہ مجا ھل وفیہ خالد بن ھیاج متر وک

۳۹۴۰۵......ہر بندے کے دو گھر ہیں ایک جنت میں اور ایک جہنم میں مومن کا جنت والا گھر بنایا جاتا اور دوزخ والا گھر گرادیا جاتا ہے اور کافر کا جنتی گھر منہدم کر دیا جاتا اور دوزخ والا گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ الدیلمی عن ابی سعید

۳۹۴۰۶......قیامت کے روز کچھ انسان لائے جائیں گے ان کے ساتھ پہاڑوں کی طرح نیکیاں ہوں گی پھر جب وہ جنت کے بالکل قریب پہنچ جائیں گے انہیں آواز دی جائے گی: تمہارا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ ابن نافع عن سالم مو لی ابی حذیفۃ

۳۹۴۰۷......جنت کا کچھ حصہ جتنا اللہ تعالیٰ چاہیں گے خالی رہ جائے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی مخلوق پیدا فرما دے گا۔

عبد بن حمید، مسلم، ابویعلی ابن حبان عن انس

ایمان والوں کے بچے

ان کا ذکر اہل جنت میں گزر چکا ہے۔

الاکمال

۳۹۴۰۸... ایمان والے کے بچے جنت میں ہوں گے ابراہیم علیہ السلام ان کی پرورش کریں گے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۹۴۰۹... ایمانداروں کے بچے جنت میں ہوں گے ابراہیم علیہ السلام ان کی پرورش کریں گے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۹۴۱۰... مومنین کے بچے ایک جنتی پہاڑ پر ہوں گے ابراہیم وسارہ علیہما السلام ان کی پرورش کریں گے یہاں تک کہ قیامت کے دن ان کے آباء کے حوالہ کردیں گے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:...... المقاصد الحسنۃ ۲۶۷

مشرکین کے بچے

ان کا ذکر بھی اہل جنت میں گزر چکا ہے۔

الاکمال

۳۹۴۱۱... میں نے اپنے رب سے مشرکین کی (نابالغ) اولاد کو معاف کرنے کا سوال کیا تو انہیں معاف فرما کر جنت میں داخل کردیا۔

ابو نعیم عن انس

۳۹۴۱۲... ان کی کوئی غلطی تو نہیں جس کی سزا دی جائے جس کی وجہ سے وہ جہنمی بنیں اور نہ ان کی کوئی نیکیاں ہیں جن کا بدلہ دیا جائے کہ وہ جنت کے مالک بنیں مشرکین کے بچے جنتیوں کے خادم ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی

۳۹۴۱۳... اے عائشہ! اگر تم چاہو تو میں تمہیں ان بچوں کی جہنم میں چیخ وپکار سنا تا۔ یعنی مشرکین کے بچوں کی۔ الدیلمی عن عائشۃ

۳۹۴۱۴... مومنین اور ان کے بچے جنت میں ہیں جبکہ مشرکین اور ان کی اولاد جہنم میں۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل عن علی

۳۹۴۱۵... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا: آپ نے فرمایا: جو وہ عمل کرتے تھے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی عن ابن عباس عن ابی بن کعب بخاری مسلم ابو داؤد نسائی عن ابی ھریرۃ ابو داؤد والحکیم عن عائشۃ عبد بن حمید عن ابی سعید

۳۹۴۱۶... اللہ تعالیٰ نے جب انہیں پیدا کیا اس وقت سے خوب جانتا ہے انہوں نے کیا عمل کیے۔ مسند احمد عن ابی عباس

۳۹۴۱۷... اللہ تعالیٰ جب جنتیوں اور جہنمیوں میں فیصلہ کردے اور انہیں ممتاز وجدا کردے گا تو وہ چیخ کر کہیں گے: اے اللہ! ہمارے پاس تیرا کوئی رسول نہیں آیا نہیں کسی چیز کا علم نہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا: جب کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے عمل کا خوب علم ہوگا وہ کہے گا: میں تمہاری طرف تمہارے رب کا رسول ہوں چلو! چنانچہ وہ اس کے پیچھے چل پڑیں گے اور آگ کے قریب پہنچ جائیں گے ان سے کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے اس میں کود پڑو! چنانچہ ان کی ایک جماعت اس میں کود پڑے گی پھر انہیں نکال لیا جائے گا اسی طرح کہ ان کے ساتھیوں کو پتہ بھی نہیں ہوگا اور سابقین مقربین میں شامل کرلیا جائے گا پھر ان کے پاس وہ رسول آکر کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں آگ میں کودنے کا حکم دیتا ہے تو

دوسری جماعت بھی کود پڑے گی انہیں بھی ایسے انداز سے نکال لیا جائے گا کہ ان کے ساتھیوں کو خبر نہیں ہوگی اور انہیں اصحاب الیمین میں شامل کر دیا جائے گا پھر ان کے باقی ماندہ کے پاس وہ رسول آ کر کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں آگ میں کودنے کا حکم دیتا ہے وہ کہیں گے: ہمارے رب! تیرے عذاب کو برداشت کرنے کی ہم میں سکت نہیں چنانچہ ان کے بارے حکم ہوگا تو ان کی پیشانیوں اور قدموں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (الحکیم عن عبداللہ بن شداد کہ مشرکین کے چھوٹے بچوں کے بارے میں ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا جو بچپن میں مر گئے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا)

سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا

۳۹۴۱۸...... سب سے اخیر میں جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ پل صراط پر چل رہا ہوگا کبھی چلے گا اور کبھی ٹھوکر کھا کر گر پڑے گا کبھی اسے آگ کی لپٹ چھوئے گی جب وہ اس سے گزر جائے گا تو مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا: وہ ذات بابرکت ہے جس نے مجھے اس سے نجات بخشی اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز دی ہے جو اولین آخرین کو نہیں عطا کی، پھر اس کے سامنے ایک درخت بلند ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس درخت کے نزدیک کردے تاکہ اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم!، میں نے اگر تجھے یہ دیدیا تو مجھ سے اس کے علاوہ کا سوال کرے گا وہ عرض کرے گا نہیں میرے رب! اور عہد و پیمان کرلے گا کہ وہ سوال نہیں کرے گا اور اس کا رب اس کی بے صبری کی وجہ سے اسے معذور رکھے گا اسے اس درخت کے قریب کردے گا چنانچہ اس کے سائے تلے بیٹھ کر اس کا پانی پیئے گا۔

پھر اس کی سامنے پہلے سے زیادہ اچھا درخت بلند ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس کے نزدیک کردے تاکہ اس کے سائے میں بیٹھوں اور اس کا پانی پیوں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا ہے کہ مجھ سے مزید کچھ نہیں مانگے گا میں نے تمہیں اگر اس کے نزدیک کردیا تو مجھ سے اور سوال کرنا شروع کردو گے چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کو عہد و پیمان دے گا کہ وہ اس کے سوا کچھ نہیں مانگے گا اور اس کا رب اس کی بے صبری دیکھ کر اسے معذور رکھے گا اور اس کے قریب کردے گا، وہ اس کے سائے سے مستفید ہونے لگے اور اس کا پانی پینے لگے گا۔

پھر جنت کے دروازے کے پاس اس کے سامنے ایک اور درخت بلند ہوگا جو پہلے دونوں سے زیادہ اچھا ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس سے نزدیک کردے تاکہ اس کے سائے سے لطف اندوز ہوں اور اس کے (چشمہ سے) پانی پیوں میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا کہ مجھ سے کچھ نہیں مانگے گا وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں میرے رب! مجھے بس اس کے نزدیک کردے اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اگر میں نے تجھے اس کے قریب دیا تو تو مجھ سے کچھ نہیں مانگے گا وہ عہد و پیمان کرے گا کہ اس کی علاوہ کچھ نہیں مانگے گا اور اس کا رب اس کی بے صبری کی وجہ سے اسے معذور رکھے گا اور اس کے قریب کردے گا جب اسے اس کے قریب کردے گا تو وہ جنتیوں کی آوازیں سنے گا (تو پھر کچھ کہنے کو جی للچائے گا) اللہ تعالیٰ فرمائیں: ابن آدم! تو کیسے میرا پیچھا چھوڑے گا؟! اگر میں تجھے پوری دنیا اور اس جیسی اس کے ساتھ عطا کردوں تو تو راضی ہو جائے گا؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! آپ رب العالمین ہو کر مجھ سے مذاق کریں (مجھے نہیں لگتا) اللہ تعالیٰ فرمائیں: میں تجھ سے مذاق کیا کروں بلکہ میں تو ہر چیز پر قادر ہوں۔

مسند احمد مسلم کتاب الایمان دارقم ۳۱۰ عن ابن مسعود

۳۹۴۱۹...... سب سے ادنیٰ درجہ جنتی وہ شخص ہوگا جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ جہنم سے ہٹا کر جنت کی طرف کردے گا اس کے سامنے سایہ دار درخت نمودار ہوگا وہ عرض کریں گا: میرے رب! مجھے اس درخت تک پہنچادے تاکہ اس کے سائے میں بیٹھوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تجھ سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اگر میں ایسا کردوں تو تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہیں مانگو گے وہ عرض کرے گا: میں تیری عزت کی قسم! تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی نزدیک کردے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ایک سائے دار اور پھلدار درخت کریں گے وہ عرض کرے گا: میرے رب مجھے اس درخت کے

نزدیک کردے تا کہ اس کے سائے تلے بیٹھوں اور اس کا پھل کھاؤں اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کیا تم سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اگر تجھے یہ عطا کردوں تو مجھ سے مزید کچھ نہیں مانگو گے وہ عرض کرے گا: نہیں تیری ذات کی قسم! چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے نزدیک کردے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ایک سائے دار پھلدار اور چشمہ والا درخت پیش کردے گا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کردے تا کہ اس کا سایہ حاصل کروں اس کا پھل کھاؤں اور اس کا پانی پیوں اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: کیا تجھ سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ مجھ سے اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگو گے وہ عرض کرے گا: میں تیری عزت کی قسم! میں تجھ سے کچھ نہ یں مانگو گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے نزدیک کردے گا اس کے سامنے جنت کا دروازہ ہوگا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے جنت کے دروازے کے پاس کردے تا کہ جنت کی چوکھٹ کے نیچے ہوکر جنتی لوگوں کو دیکھوں اللہ تعالیٰ اسے جنت کے نزدیک کردے گا وہ جنت اور اس کی نعمتوں کو دیکھے گا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے جنت میں (ہی) داخل کردے چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کردے گا جب جنت میں داخل ہو جائے گا عرض کرے گا: یہ میرے لئے ہے؟ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: اور مانگو وہ تمنا کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائیں گے یہ مانگو یہ مانگو! جب اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ تیرے لیے اور ان جیسا دس گنا مزید تیرے لئے اور ہے پھر اسے جنت میں داخل کرے گا اس کے پاس اس کی دو بیویاں حورعین آئیں گی وہ دونوں کہیں گی: تمام تعریفیں اس کے اللہ لئے جس نے تجھے مرے لئے اور ہمیں تمہارے لے زندگی بخشی! وہ کہے گا: جو کچھ مجھے ملا کسی کو نہیں ملا اور سب سے کم درجہ عذاب والا وہ جہنمی ہوگا جسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ کھولے گا۔مسند احمد مسلم عن ابی سعید

۳۹۴۲۰.....ایک قوم جہنم سے نکالی جائے گی جو اس میں جل رہے ہوں گے صرف ان کے سجدوں کے نشان نہیں جلیں گے۔ یہاں تک کہ زمین جنت میں داخل کردیا جائے گا۔مسند احمد مسلم عن جابر

۳۹۴۲۱.....دو جہنمی جہنم میں بہت زیادہ چیخیں چلائیں گے رب تعالیٰ فرمائیں گے: طرف دونوں کو نکال لو! جب انہیں نکالا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم دونوں کیوں زور سے چلا رہے تھے؟ وہ عرض کریں گے ہم نے ایسا اس لئے کیا تا کہ آپ ہم پر رحم کریں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارے لیے میری رحمت یہ ہے کہ تم دونوں واپس اپنی جگہ جہنم میں چلے جاؤ اور وہاں اپنے آپ کو گرادو! چنانچہ دونوں چل دیں گے ایک اپنے آپ کو گرادے گا تو وہ اس کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی کا سامان بن جائے گی اور دوسرا کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو نہیں گرائے گا رب تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: تمہیں کس نے روکا کہ اپنے اپ کو گراتے جیسا تمہارے ساتھی نے اپنے آپ کو آگ میں گرادیا؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے یقین ہے کہ آپ نے جہاں سے مجھے نکالا وہاں دوبارہ نہیں بھیجیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیری امید تجھے کام دے گئی پھر دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل کردیئے جائیں گے۔ترمذی عن ابی ھریرۃ

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۸۷ضعیف الجامع ۱۸۵۹

۳۹۴۲۲..... مجھے سب سے آخری جہنمی اور سب سے آخری جنتی کا پتہ ہے ایک آدمی گھٹنوں کے بل چلتا ہوا جہنم سے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ تمہارے لئے دنیا جیسی واراس کے ساتھ کی دس جنتیں ہیں وہ عرض کرے گا: کیا آپ بادشاہ ہو کر مجھ سے مذاق کرتے ہیں۔مسند احمد مسلم ترمذی ابن ماجہ عن ابن مسعود

۳۹۴۲۳.....موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا عرض کیا: میرے رب! سب سے کم درجہ جنتی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص ہے جب جنتیوں کو جنت میں داخل کردیا جائے گا اسے لایا جائے گا اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ عرض کرے گا: میرے رب! (میں) کیسے (جاؤں) جب کہ لوگ اپنی منزلوں اور نشستوں پر پہنچ چکے ہیں؟ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: کیا تمہیں یہ بات منظور ہے کہ تمہیں دنیا کے کسی بادشاہ کی بادشاہت مل جائے وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے منظور ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تمہارے لئے یہ بھی ہے اور اس جیسی اس جیسی اور اس جیسی ہے وہ پانچویں بار عرض کرے گا: میرے رب میں راضی ہوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ بھی تیرے لئے اور اس جیسی دس اور جو تراد ل چاہے اور تیری آنکھ کو بھائے وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں راضی ہوں۔

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: رب تعالیٰ! سب سے اعلیٰ درجہ جنتی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ لوگ جنہیں میں نے چاہا اور اپنے ہاتھ سے ان کی عزت کے پودے لگائے اور ان پر مہر لگادی (کوئی اسے کھول نہ سکے) نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں ان کا خیال آیا۔ مسند احمد مسلم ترمذی عن المغیرة ابن شعبة

۳۹۴۲۴..... جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہوجائیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو اسے (جہنم سے) نکال لو چنانچہ انہیں نکالا جائے گا جبکہ وہ سیاہ ہوچکے ہوں گے پھر انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ ایسے اُگیں گے جیسے سیلاب کی جانب کوئی بیج اُگتا ہے تم نے دیکھا نہیں وہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے۔ مسلم عن ابی سعید

۳۹۴۲۵..... اہل توحید کے کچھ لوگوں کو جہنم کا عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ کوئلہ ہوجائیں گے تو پھر انہیں رحمت آ گھیرے گی چنانچہ انہیں نکالا جائے گا اور جنت کے دروازوں پر پھینک دیا جائے گا پھر جنتی ان پر پانی چھڑکیں گے تو (ان کے گوشت) ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے بہاؤ (والی مٹی) پر رائی اُگتی ہے اور انہیں جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ مسند احمد ترمذی عن جابر

۳۹۴۲۶..... کچھ لوگوں کو اپنے کیے گناہوں کی وجہ سے ضرور آگ چھوئے گی پھر اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کے طفیل جنت میں داخل کردے گا انہیں جہنمی کہا جائے گا۔ (مسند احمد بخاری عن انس

۳۹۴۲۷..... ایک قوم جل چکنے کی بعد جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کی جائے گی جنتی انہیں جہنمی کہیں گے۔ بخاری عن انس

۳۹۴۲۸..... ایک قوم محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کی جائے گی جن کا نام جہنمی ہوگا۔

مسند احمد بخاری ابوداؤد عن عمران بن حصین

۳۹۴۲۹..... اللہ تعالیٰ ایک قوم کو جہنم سے نکالے جب کہ صرف ان کی چہرے رہ گئے ہوں گے پھر انہیں جنت میں داخل کردے گا۔

عبد بن حمید عن ابی سعید

۳۹۴۳۰..... سب سے آخر میں جس شخص کو جنت میں داخل کیا جائے گا اس کا نام جہنمی ہوگا جنتی کہیں گے جہنمی کے پاس یقینی بات ہے۔

خطیب فی رواۃ مالک عن ابن عمر

۳۹۴۳۱..... سب سے آخر میں جو شخص جنت میں جائے گا وہ ہوگا جو پل صراط پر پیٹ سے پیٹھ کے بل گرے گا جیسے کسی بچہ کو اس کا باپ مارے پیٹے اور وہ اس سے (جان چھڑانے کے لیے) بھاگے اس کا عمل اسے چلانے سے عاجز ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے جنت میں پہنچا اور جہنم سے نجات دے اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیام بھیجے گا: میرے بندے میں تجھے جہنم سے نجات دیکر جنت میں داخل کردوں پر تو میرے لیے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کردے بندہ عرض کرے گا: ٹھیک ہے میرے رب! تیری عزت وجلال کی قسم! اگر آپ نے مجھے جہنم سے نجات دی تو میں آپ کے لئے ضرور اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اقرار کروں گا چنانچہ وہ پل پار کرجائے گا اور دل ہی دل میں کہے گا: اگر میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیام بھیجے گا: میرے بندے! اگر تو نے میرے لیے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرلیا تو میں انہیں معاف کرکے تجھے جنت میں داخل کردوں گا بندہ عرض کرے گا: تری عزت وجلال کی قسم! میں نے کوئی گناہ نہیں اور نہ کبھی کوئی خطا کی اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیام بھیجے گا: اے میرے بندے! میرے پاس تیرے خلاف گواہ ہے بندہ دائیں بائیں دیکھے گا تو دینا میں موجود اسے کوئی نظر نہیں آئے گا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اپنا گواہ دکھا! اللہ تعالیٰ اس کی کھال کو چھوٹے گناہوں کے بارے میں بولنے کا حکم دے گا: بندہ جب یہ کیفیت دیکھے گا تو عرض کرے گا: میرے رب! میرے تو بڑے اور پوشیدہ گناہ ہیں اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیام بھیجے گا: میرے بندے! میں انہیں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں میرے لئے ان کا اعتراف کردے میں انہیں معاف کرکے تجھے جنت میں داخل کردوں گا چنانچہ بندہ ان کا اعتراف کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کردے گا یہ کم سے کم درجہ جنتی کا حال ہے اس سے اوپر والے کا کیا حال ہوگا۔

طبرانی عن ابی امامة وحسن

الاکمال

۳۹۴۳۲..... سب سے آخر میں جہنم سے دو آدمی نکلیں گے اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک سے فرمائیں گے ابن آدم! تو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کی کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی کیا تجھے مجھ سے امید تھی؟ وہ عرض کرے گا: نہیں میرے رب اسے جہنم بھیجنے کا حکم ہوگا جہنمیوں میں اسے سب سے زیادہ حسرت ہوگی اور دوسرے سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! تو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کی کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی کیا تجھے مجھ سے ملنے کی امید تھی؟ وہ عرض کرے گا: میں میرے رب! البتہ مجھے تجھ سے ملنے کی امید تھی تو اس کے سامنے ایک درخت بلند ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے تاکہ اس کا سایہ حاصل کروں اس کا پھل کھاؤں اور اس کا پانی پیوں اور یہ عہد کرے گا کہ اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے گا۔

پھر اس کے سامنے دوسرا درخت بلند ہوگا جو پہلے سے زیادہ اچھا اور زیادہ پانی والا ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس درخت تلے ٹھہرا دے اس کے سوا کوئی سوال نہیں کروں گا تاکہ اس کا سایہ حاصل کروں اس کا پھل کھاؤ اور اس کا پانی پیوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا کہ اس کے سوا کوئی سوال نہیں کرے گا: وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں میرے رب! بس یہ دیدے اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کروں گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے نیچے ٹھہرا دے گا پھر اس کے سامنے جنت کے دروازے کے پاس ایک درخت بلند ہوگا جو پہلے دونوں سے اچھا اور زیادہ پانی ولا ہوگا وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس کے نیچے ٹھہرا دے اللہ تعالیٰ اسے اس کے نیچے ٹھہرا دے گا اور عہد کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا وہاں وہ جنتیوں کی آوازیں سنے گا اور اس سے صبر نہ ہو سکے گا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے جنت میں داخل کردے! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: مانگو اور تمنا کرو! چنانچہ وہ دنیا کے تین دن کے برابر مانگے گا اور تمنا کرنے گا اور اللہ تعالیٰ اسے ایسی باتوں کی تلقین کرے جن کا اسے علم نہیں ہوگا پھر وہ مانگے اور تمنا کرے گا جب فارغ ہو جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرے لئے یہ سب کچھ اور اس جیسا اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جیسا دس گنا اور۔ مسند احمد عبد بن حمید عن ابی سعید وابی هريرة

۳۹۴۳۳..... سب سے آخر میں جنت جانے والا شخص جہنمی کا ہوگا جنتی کہیں گے: جہنمی کے پاس یقینی خبر ہے اس سے پوچھو! کیا کوئی مخلوق ایسی بچی ہے جسے عذاب ہو رہا ہو وہ کہے گا: نہیں۔ دارقطني في غرائب مالک خطيب في ارواة مالک عن ابن عمر وقال: دارقطني باطل

۳۹۴۳۴..... جب قیام کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ مخلوق کے درمیان فیصلہ کر چکے گا تو یہ شخص باقی رہ جائیں گے انہیں جہنم میں بھیجے جانے کا حکم دیا جائے گا ان میں سے ایک پیچھے مڑ کر دیکھے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے واپس لاؤ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: تم نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل کریں گے: چنانچہ اسے جنت بھیجے جانے کا حکم ہوگا وہ کہے گا: مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ کچھ عطا کیا کہ اگر میں جنتوں کو کھلاتا رہوں تو کچھ میرے پاس ہے اس سے کچھ کم نہ ہو۔ مسند احمد عن عبادة بن الصامت وفضالة بن عبيد معاً

کلام:..... القدسیۃ الضعیفۃ ۰۷۔

۳۹۴۳۵..... سب سے آخر میں جنت جانے والا اور جہنم سے نکلنے والا وہ شخص ہوگا جو گھٹنوں کے بل چلے گا اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ! اسے خیال ہوگا کہ وہ بھر گئی ہے عرض کرے گا: میرے رب وہ تو بھر گئی ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے جاؤ! تمہارے لئے دنیا جیسی دس جنتیں کہیں وہ عرض کرے گا: آپ بادشاہ ہیں اور مجھ سے مزاح تو اس شخص کا جنتیوں میں سب سے کم حصہ ہوگا۔

طبراني في الكبير عن ابن مسعود

۳۹۴۳۶..... کچھ جہنمی جہنم میں ڈالے جائیں گے یہاں تک کہ وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے (پھر) انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا تو جنتی کہیں گے یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا: یہ جہنمی ہیں۔ سمو يه حلية الاولياء عن انس

۳۹۴۳۷..... لا الہ الا اللہ والے کچھ لوگ اپنے گناہوں کی بدولت جہنم میں جائیں گے تو لات وعزیٰ (کے پوجنے) والے ان سے کہیں گے:

تمہیں لا الہ الا اللہ پڑھنے کا کیا فائدہ ہوا تم ہمارے جہنم میں ہو اللہ تعالیٰ غضبناک ہو کر انہیں۔ (جہنم سے) نکال لے گا اور انہیں نہر حیات میں ڈال دے گا تو ان کے جلن کے نشان ختم ہو جائیں جیسے چاند کا گہن دور ہوتا ہے پھر وہ جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے ان کا نام جہنمی پڑ جائے گا۔

حلیة الاولیاء عن انس

۳۹۴۳۸...... کچھ مردوں کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا آگ انہیں بھسم کر دے گی اور سیاہ کوئلے ہو جائیں گے وہ سب سے بڑے جہنمی ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کریں گے اسے پکار کر کہیں گے: ہمارے رب! ہمیں نکال کر دیوار کی بنیاد میں ڈال دے اللہ تعالیٰ جب انہیں دیوار کی بنیاد میں ڈال دے گا تو وہ دیکھیں کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہوا عرض کریں گے ہمارے رب! ہمیں دیوار کے پیچھے کر دے ہم اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگتے تو ان کے سامنے ایک درخت بلند ہوگا یہاں تک کہ جہنم کی گرماش ان سے ہٹ جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے اپنے بندوں سے عہد کیا ہے یا ایک شخص کو جنت میں داخل کروں گا اور اس کے لئے وہاں اس کی من چاہی نعمتیں رکھوں گا تمہارے لئے وہ کچھ ہے جو تم مانگو گے اور اس کے ساتھ اسی جیسا اور ہے۔ هناد عن ابی سعید و ابی هریرة معاً

۳۹۴۳۹...... ایک بندہ جہنم میں ہزار سال تک اللہ تعالیٰ کو پکارتا رہے گا: اے حنان اے منان (رحم واحسان کرنے والے) اللہ تعالیٰ جبرائیل سے کہیں گے جاؤ اور میرے اس بندے کو میرے پاس لے آؤ! جبرئیل جائیں گے اور جہنمیوں کو اوندھے منہ پڑا روتے دیکھ کر واپس آجائیں گے عرض کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جاؤ اسے لاؤ وہ فلاں مقام پر ہے چنانچہ وہ اسے لا کر رب تعالیٰ کے دربار میں کھڑا کر دیں گے فرمائیں گے: میرے بندے تم نے اپنی جگہ اور خواب گاہ کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! میرے جگہ اور بری خواب گاہ ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو واپس پہنچا دو عرض کرے گا: میرے رب! مجھے امید نہیں کہ جب آپ نے مجھے وہاں سے نکال دیا تو وہاں واپس نہیں لوٹائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو چھوڑ دو۔ مسند احمد و ابن خزیمه ابن حبان عن انس

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۲۲۵ التعقبات ۵۲۔

۳۹۴۴۰...... جہنم کے دو دروازے ہیں ایک کا نام جوانیہ' اور دوسرے کا برانیہ' رہا جوانیہ' تو اس سے کوئی نہیں نکلے گا اور برانیہ جس میں اللہ تعالیٰ گنا ہگاروں اور ایمان والوں میں سے سزا واجب کرنے والے کاموں کی بدولت جتنا چاہے گا عذاب دے گا پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں انبیاء ورسل اور اپنے نیک بندوں میں سے جن کے لئے چاہے گا اجازت دے گا وہ شفاعت کریں گے تو وہ نکال لیے جائیں گے وہ کوئلہ ہو چکے ہوں گے پھر انہیں جنت کی ایک نہر کے کنارے ڈالا جائے گا جس کا نام نہر حیات ہے ان پر اس کا چھڑکاؤ ہوگا وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلابی مٹی پر دانہ اگتا ہے جب ان کے جسم ٹھیک ہو جائیں گے کہا جائے گا نہر میں داخل ہو جاؤ چنانچہ وہ داخل ہوں گے اس کا پانی پئیں گے اور اس سے غسل کریں گے پھر باہر نکل آئیں گے اس کے بعد ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔ هناد عن ابی سعید و ابن هریرة

۳۹۴۴۱...... ایک قوم جل کر کوئلہ چکنے کے بعد جہنم سے نکالی جائے گی جنتی ان پر پانی چھڑکتے رہیں گے تو وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے بہاؤ پر کوڑا کرکٹ میں دانہ بیج اگتا ہے۔ حلیة الاولیاء عن ابی سعید

۳۹۴۴۲...... مجھے اس آخری جنتی کا علم دیا گیا ہے جو جنت میں داخل ہوگا وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا کہ مجھے جہنم سے بچا اور جنت کا سوال نہیں کرے گا جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو یہ درمیان میں باقی رہ جائے گا عرض کرے گا: میرے رب! میرا یہاں کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ابن آدم یہ وہی چیز ہے جس کا تو مجھ سے سوال کر رہا تھا وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں میرے رب! وہ اسی حالت میں ہوگا کہ اسے ایک درخت نظر آئے گا جو جنت کے دروازے پر اندرونی جانب ہوگا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس کے قریب کر دے تاکہ اس کا پھل کھاؤں اور اس کا سایہ حاصل کروں۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے سوال میں کیا؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب تجھ جیسا کہاں؟ چنانچہ وہ برابر افضل سے افضل چیزیں دیکھتا اور مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اس سے کہا جائے گا: جو جہاں تک تمہارے قدم چل سکیں اور جو تمہاری آنکھیں دیکھیں وہ تمہارا ہے پھر چیزوں کے نام لے لے کر تھک جائے گا تو ہاتھ سے اشارہ کرے گا کہے گا یہ یہ! اس سے کہا جائے گا: تیرے لئے یہ بھی اور اس کے ساتھ

اس جیسا بھی تو وہ راضی ہو جائے گا اور سمجھے گا کہ جو کچھ اسے ملا کسی جنتی کو نہیں عرض میرے گا اگر مجھے اجازت مل جائے تو میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت سے جنتیوں کے ہے کھانا مشروب اور کپڑے پیش کروں اس سے تو کچھ بھی کم نہیں ہوگا۔طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۳۹۴۴۳ ... جہنم سے دو آدمی نکال اللہ کے حضور پیش کیے جائیں گے پھر انہیں جہنم جانے کا حکم ہے گا ان میں سے ایک مڑ کر دیکھے گا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے امید تھی کہ اپ مجھے جہنم سے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں نہیں لوٹائیں گے چنانچہ اللہ اسے اس سے بچالے گا۔

مسند احمد ابویعلی ابوعوانہ ابن حبان عن انس

۳۹۴۴۴ ایک قوم جہنم سے نکلے گی جن کے جسم سے گوشت کے جلنے بھننے کی بوآ رہی ہوگی آگ نے انہیں بھسم کر دیا گیا ہوگا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے ان کا نام جہنمی پڑ جائے گا۔

ابو داؤد طیالسی مسند احمد و ابن حزیمہ عن حذیفہ

۳۹۴۴۵ جہنم سے ایک قوم نکال کر جنت میں داخل کی جائیگی جنت میں ان کا نام جہنمی پڑ جائے اوہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ان سے یہ نام دور کردے تو جب وہ جہنم سے نکلے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ نام دور کر دیا۔طبرانی الکبیر عن المغیرۃ

۳۹۴۴۶ ...کچھ لوگ جو جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے جہنم سے نکالے جائیں گے پھر جنتی ان پر مسلسل پانی چھڑکتے رہیں گے تو ان کا گوشت ایسے ہی پھوٹے گا جیسے سیل آب کی مٹی پر رائی کا دانہ اگتا ہے۔عبداللہ بن احمد الدیلمی و ابن خزیمہ عن ابی سعید

۳۹۴۴۷ ایک قوم جو جہنم میں داخل ہوگی جب وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں تو انہیں نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا جنتی کہیں گے یہ کون لوگ ہیں کہا جائے گا: یہ جہنمی ہیں۔الحکیم عن انس

۳۹۴۴۸ ایک قوم جتنا اللہ چاہے گا جہنم میں رہے گی پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے گے اور انہیں وہاں سے نکال لے گا اور وہ سب سے کم درجہ کی جنت میں ایک وادی میں ٹھہریں گے اور نہر حیوان میں غسل کریں گے جنتی انہیں جہنمی کہیں گے ان میں سے کوئی اگر دنیا والوں کی ضیافت ومہمان نوازی کرے تو انہیں کھلائے پلائے بستر لحاف دے اور شادیاں تک کرادے پھر اس کی چیزوں میں کمی واقع نہ ہو۔

مسند احمد ابن عساکر عن ابن مسعود

موت کا ذبح

۳۹۴۴۹ ... جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل کر رہے جائیں گے تو موت کو ایک خوبصورت مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا پھر اسے جنت وجہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے گا کہا جائے گا: اے جنتو! کیا اسے پہچانتے ہو؟ وہ سر اٹھا کر اسے دیکھ کر کہیں گے یہ موت ہے اسے ہر ایک نے دیکھا ہے پھر اسے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا۔(جنتیوں سے) کہا جائے گا: جنتیوں ہمیشہ رہو کبھی موت میں آئی گی اور جہنوں! ہمیشہ رہو کبھی موت نہیں آئے گی۔مسند احمد مسلم ترمذی نسائی عن ابی سعید

۳۹۴۵۰ ...جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں پہنچ جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت وجہنم کے درمیان لاکر ذبح کیا جائے گا پھر ایک منادی ندا کرے گا: اے جنتیو! ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں اے جہنمیو! ہمیشہ کی (عذاب والی) زندگی ہے موت نہیں تو جنتیوں کی خوشی میں اور جہنوں کی پریشانی میں اضافہ ہوگا۔مسند احمد مسلم عن ابی ہریرۃ

۳۹۴۵۱ ... جب قیامت کا دن ہوگا تو موت کو خوبصورت مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا اس کے بعد اسے جنت وجہنم کے درمیان کھڑا کر کے ذبح کر دیا جائے گا لوگ دیکھ رہے ہوں گے سو اگر کوئی خوشی سے مرسکتا تو جنتی مرجائے اور اگر غم سے کوئی مرسکتا تو جہنمی مرجائے۔

ترمذی عن ابی سعید

۳۹۴۵۲ ... موت کو خوبصورت مینڈھے کی طرح لایا جائے گا اور جنت وجہنم کی درمیانی دیوار پر کھڑا کر کے کہا جائے گا: جنتیوں!، وہ سر اٹھا کر

دیکھیں گے۔ کہا جائے گا جہنمیو! وہ بھی گردن بلند کر کے دیکھیں گے، کہا جائے گا: اسے جانتے ہو! وہ کہیں گے: جی ہاں یہ موت ہے پھر اسے الٹ کر ذبح کیا جائے گا پس اگر اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لئے زندگی اور بقا کا فیصلہ نہ کیا ہوتا وہ لوگ خوشی سے مر جائے۔ ترمذی عن ابی سعید

۳۹۴۵۳..... قیامت کے روز موت کو لا کر پل صراط پر کھڑا کیا جائے گا کہا جائے گا اے جنتیو! تو وہ ڈرتے ڈرتے دیکھیں گے کہ کہیں جس جگہ وہ ہیں وہاں سے نکال نہ دیے جائیں پھر کہا جائے گا: جہنمیو! تو وہ خوش ہو کر اس لالچ سے دیکھیں گے کہ شاید اس جگہ سے نکالا جا رہا ہے پھر کہا جائے گا: کیا اسے جانتے ہو؟ وہ عرض کر دیں گے جی ہاں یہ موت ہے پھر اسے پل صراط پر ذبح کرنے کا حکم دیا جائے ا پھر دونوں فریق سے کہا جائے گا تمہیں جو جو مقام ملے ہیں ان میں ہمیشہ کی زندگی ہے کبھی موت نہیں آئے گی۔ مسند احمد ابن ماجہ حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۹۴۵۴..... اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں داخل کرے گا پھر ایک اعلان کرنے والا کھڑے ہو کر کہے گا جنتیو! موت نہیں (رہی) جہنیو موت نہیں ہے ہر ایک جس میں ہے اسی ہمیشہ رہے گا۔ بخاری عن ابن عمر

۳۹۴۵۵..... جہنمیوں سے کہا جائے گا: اے جہنمیو! ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں اور جنتیوں سے کہا جائے گا جنتیو! ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں۔

بخاری عن ابی ھریرۃ

۳۹۴۵۶..... ایک اعلان کرنے والا پکار کر کہے گا۔ (جنتیو!) صحت مندر ہو کبھی بیمار نہیں پڑو گے۔ زندہ رہو کبھی مرو گے نہیں تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے خوش عیش رہو کبھی بدحال نہیں ہو گے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی ھریرۃ

الاکمال

۳۹۴۵۷..... قیامت کے روز موت کی خوبصورت مینڈھے کی صورت میں لا کر جنت وجہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا: پھر کہا جائے گا: جنتیو! کیا اسے پہچانتے ہو؟ وہ سر اٹھا کر دیکھ کر کہیں گے جی ہاں اور جہنمی لوگوں سے کہا جائے گا: کیا اسے جانتے ہو؟ وہ سر اٹھائے دیکھتے ہوئے کہیں گے: جی ہاں یہ موت پھر اسے ذبح کیے جانے کا حکم دیا جائے گا اس کے بعد کہا جائے گا: جنتیو! ہمیشہ کی ہے کبھی موت ہیں اور جہنمیو! ہمیشگی ہے کبھی موت نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۹۴۵۸..... قیامت کے روز موت کو خوبصورت مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا۔ ابویعلی سعید بن منصور عن انس

۳۹۴۵۹..... جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے پھر ان میں ایک اعلان سنانے والا اعلان کرے گا: اے جہنمیو! موت نہیں رہی اے جنتیو! موت میں رہی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ (بخاری عن ابن عمر)

حور کا ذکر

۳۹۴۶۰..... حور عین جنت میں گا کر کہیں گی ہم اچھی حوریں ہیں جو اچھے خاوندوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ سمدیہ عن انس

۳۹۴۶۱..... جنت میں حور عین کا اجتماع ہو گا وہ ایسی آواز بلند کریں گے جو مخلوق نے نہیں سنی ہو گی وہ کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والیاں کبھی تباہ نہیں ہوں گی ہم خوش عیش کبھی بدحال نہیں ہوں گی ہم راضی رہتی ہیں کبھی ناراض نہیں ہوں گی اس کے لئے خوشخبری ہے جو ہمارا ہوا اور ہم اس کی ہو گئیں۔

ترمذی عن علی

کلام:..... ضعیف الترمذی ۴۶۹ ضعیف الجامع ۱۸۹۸

۳۹۴۶۲..... جنتیوں کی بیویاں اپنے خاوندوں کے لیے گائیں گی ایسی اچھی آواز ہو گی جو کسی نے سنی ہو گی۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۳۹۴۶۳..... حور عین زعفران سے پیدا کی گئیں۔ ابن مردویہ خطیب عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع: ۲۸۸۰۳

۳۹۴۶۴..... حور عین ملائکہ کی تسبیح سے پیدا ہوئیں۔ ابن مردویہ عن عائشہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۰۴

۳۹۴۶۵..... حور عین زعفران سے پیدا ہوئیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۳۹۴۶۶..... جنت میں ایک نور بلند ہوگا کوئی کہے گا: یہ کیا ہے؟ تو وہ ایک حور کے دانتوں کی چمک ہوگی جو اپنے خاوند کے سامنے ہنس رہی ہوگی۔

الحاکم فی الکنی خطیب عن ابن مسعود

کلام:...... تحذیر المسلمین ۱۳۹ ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۲۸

۳۹۴۶۷..... مومن کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا ان کے کپڑوں سے دکھائی دے گا۔ ابو الشیخ فی العظمة عن ابی هریرة

۳۹۴۶۸..... حور عین فرشتوں کی تسبیح سے پیدا ہوئیں ان میں اذیت کی کوئی چیز نہیں ہوگی۔ الدیلمی عن ابی امامة عن عائشة

۳۹۴۶۹..... اگر حور عین اپنی ایک انگلی ظاہر کردے تو ہر جاندار اس کی خوشبو محسوس کرے۔

الحسن بن سفیان طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن سعید بن عامر بن حذیم

۳۹۴۷۰..... اگر حور عین میں سے ایک عورت اپنی انگلی ظاہر کردے تو ہر جاندار اس کی خوشبو محسوس کرے۔

ابن قانع حلیة الاولیاء عن سعید بن حذیم

جہنم اور اس کی خصوصیات

۳۹۴۷۱..... ایک بڑے چٹان جہنم کے کنارے سے (جہنم میں) پھینکی جائے تو گرتے گرتے اسے ستر سال لگ جائیں گے پھر بھی نیچے نہیں پہنچے گی۔ نسائی ترمذی عن عتبة بن غزوان

۳۹۴۷۲..... جہنم کی قناتوں کی مقدار چار دیواروں کے برابر ہے ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔

مسند احمد ترمذی ابن حبان حاکم عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف الترمذی ۴۷۹ ضعیف الجامع: ۴۶۷۵

۳۹۴۷۳..... اگر کوئی گولی اس کھوپڑے جیسی آسمان سے زمین کی طرف پھینک جائے جو پانچ سو سال کی مسافت ہے تو رات سے پہلے زمین پر پہنچ جائے لیکن اگر سے زنجیر کے سر سے چھوڑا جائے تو چالیس سال کی عرصہ میں اپنی حد اور مقام پر پہنچے۔

مسند احمد ترمذی حاکم عن ابن عمرو

کلام:...... ضعیف الترمذی ۴۸۴ ضعیف الجامع: ۴۸۰۵

۳۹۴۸۴..... تمہاری یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تو کافی ہوگی آپ نے فرمایا: وہ اس سے ستر درجے بڑھ کر (تیز) ہے سارے حصے اس کی گرمی کی طرح ہیں۔ مسند احمد بخاری ترمذی عن ابی هريرة

۳۹۴۷۵..... یہ آگ جہنم کی آگ کا ننانواں حصہ ہے۔ مسند احمد عن ابی هريرة

۳۹۴۷۶..... تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے اگر اسے پانی سے دوبارہ بجھایا نہ گیا ہوتا تو تم لوگ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ اسے اس میں نہ لوٹایا جائے۔ ابن ماجه حاکم عن انس

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۹۴۰ ضعیف الجامع: ۲۰۱۸

۳۹۴۷۷..... تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے ہر حصہ کی گرمی ہے۔ ترمذی عن ابی سعید

۳۹۴۷۸..... یہ پتھر (کی آواز) ہے جسے ستر سال ہوگئے پھینکا گیا وہ ابھی تک نہ تک پہنچنے کے لیے گر رہا ہے۔

مسند احمد مسلم عن ابی هريرة

۳۹۴۷۹ ... جہنم میں لگاتار (مجرمین کو) ڈالا جائے گا اور وہ کہے گا: کیا اور کچھ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھ دیں گے تو وہ سکڑنا شروع ہو جائے گا اور کہے گا: بس بس تیری عزت وجلال کی قسم! اور جنت میں فالتو جگہ رہے گی بالآخر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک مخلوق پیدا فرمائے گا جنہیں جنت کے محلات میں ٹھہرائے گا۔ مسند احمد بیھقی ترمذی نسائی عن انس

۳۹۴۸۰ جہنم کو لایا جائے گا اس دن اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی ہر لگام کے ساتھ ایک فرشتہ ہوگا جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

مسلم ترمذی عن ابن مسعود

۳۹۴۸۱ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ مرا اندرون ایک دوسرے کو کھا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس سردیوں میں اور ایک گرمیوں میں تو وہ اس گرمی سے سخت ہے جسے تم محسوس کرتے ہو اور اس سردی سے زیادہ سخت ہے جو تم محسوس کرتی ہو۔

مالک بیھقی ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۳۹۴۸۲ ... جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرے رب! میرے اندرون نے ایک دوسرے کو کھا لیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے دو سانس مقرر کیے ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں اس کا وہ سانس جو سرما میں ہوتا ہے (چونکہ وہ اندر کی طرف ہوتا ہے) وہ سرد ہے اور گرما میں جو سانس ہوتا ہے (وہ باہر آتا ہے) گرم ہے۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ

۳۹۴۸۳ جہنم کو ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر دس سال مزید اسے جلایا گیا تو وہ سفید ہوگئی پھر مزید دس سال جلائی گئی یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی تو وہ تاریک رات کی طرح سیاہ کالی ہے۔ ترمذی ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۳۹۴۸۴ ... ہر اذیت وتکلیف پہنچانے والی چیز جہنم میں ہے۔

خطیب وابن عساکر عن علی وقال المناوی ج ۵ ص ۳۰ وقال: خبر غریب

۳۹۴۸۵ ... اگر کوئی پتھر سات اونٹنیوں جتنا جہنم کے کنارے سے گرایا جائے تو ستر سال گزرنے پر بھی اس کی تہہ میں نہیں پہنچے گا۔

ھناد عن انس

۳۹۴۸۶ ... اگر پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والے بدبودار ہو جائیں۔ ترمذی ابن حبان حاکم عن ابی سعید

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۴۸۰ ضعیف الجامع ۴۸۰۴

۳۹۴۸۷ ... اگر جہنم کا ایک شرارہ مشرق میں ہو تو اس کی گرمائش مغرب میں محسوس کی جائے گی۔ ابن صردویہ عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۸۰۶

۳۹۴۸۸ اگر جہنم کے جوہر کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی گذران خراب ہو جائے تو جس کا وہ کھانا ہوگا اس کا کیا حال ہوگا۔

مسند احمد ترمذی نسائی ابن ماجہ بن صبان حاکم عن ابن عباس

۳۹۴۹۰ اگر (جہنم کا) لوہے کا ایک ہتھوڑا زمین پر رکھ دیا جائے اور جن وانس جمع ہو کر اسے اٹھانے کی کوشش کریں تو زمین سے نہ اٹھا سکیں اور اگر لوہے کا ایک ہتھوڑا کسی پہاڑ پر ضرب لگائی جائے تو جیسے جہنمیوں کو مارا جائے گا تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر گرد وغبار بن جائے۔

مسند احمد ابویعلی حاکم عن ابی سعید

الاکمال

۳۹۴۹۱ اگر کسی (جہنمی) پتھر کو جس کا وزن سات اونٹوں کے برابر ہو جہنم میں پھینکا جائے تو وہ ستر سال گزرنے پر بھی اس کی تہہ میں نہیں پہنچے گا اور خیانت کرنے والے کو لا کر اس کے ساتھ ڈالا جائے گا اور اسے اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ اسے لاؤ۔

نسائی طبرانی ابن حبان عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ

۳۹۴۹۲......اگر ایک چٹان جس کا وزن دس اونٹوں کے برابر ہو جہنم کے کنارے سے گرایا جائے تو وہ ستر سالوں میں بھی اپنی تہہ تک نہیں پہنچے گی یہاں تک کہ وہ غی اور اثام تک پہنچ جائے کسی نے عرض کیا: غی اور اثام کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جہنم کے دو کنوئیں ہیں جن میں جہنموں کی پیپ بہہ کر جاتی ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۳۹۴۹۳......اگر کسی پتھر کو جہنم میں پھینکا جائے گا تو اس کے پہنچے سے پہلے ستر سال گزر جائیں۔هناد عن ابی موسیٰ

۳۹۴۹۴......اگر سات اونٹیاں اپنی چربیوں کے ساتھ لی۔ائیں اور انہیں جہنم کے کنارے سے گرایا جائے تو ستر سالوں میں بھی انتہاء تک نہ پہنچ جائیں۔حاکم عن ابی ھریرة

۳۹۴۹۵......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے جہنم کے دونوں کناروں میں اور اس کی تہہ میں اتنا فاصلہ ہے جیسے کوئی چٹان ہو جس کا وزن سات اونٹنیوں کا ان (کے کوہانوں) کی چربی گوشت اور پیٹ کے بچوں سمیت ہو اور اسے کنارے سے تہہ کی طرف گرایا جائے تو ستر سالوں میں پہنچے۔طبرانی فی الکبیر عن معاذ حاکم عن ابی ھریرة

۳۹۴۹۶......تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے اگر اسے سمندر میں نہ بجھایا گیا ہوتا تو انسان اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتے۔

ابن مردویه عن ابی هريرة

۳۹۴۹۷......تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے اگر اسے پانی میں دو مرتبہ نہ بجھایا گیا ہوتا تو تم اس سے مستفید نہ ہو سکتے اللہ کی قسم! وہ کافی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ کبھی بھی جہنم کی طرف نہ لوٹائی جائے۔حاکم وتعقب عن انس

۳۹۴۹۸......اسے ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار سال یہاں تک کہ سفید ہوگئی پھر ہزار سال یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی تو وہ سیاہ کالی ہے اس کی لپٹ بجھتی نہیں۔بیهقی فی شعب الایمان عن انس

۳۹۴۹۹......جہنم کی ایک وادی کو ”لملم“ کہا جاتا ہے جہنم کی (باقی) وادیاں اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہیں۔حلیة الاولیاء عن ابی ھریرة

۳۹۵۰۰......تیل کی تلچھٹ کی طرح جب اس کے چہرے کے قریب کیا جائے گا تو اس کی چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی۔

مسند احمد عبد بن حمید بیهقی ابویعلی ابن حبان حاکم بیهقی فی البعث عن ابی سعید فی قوله لمهل قال فذكره

۳۹۵۰۱......اگر جہنم کا ایک شرارہ زمین کے درمیان میں گر جائے تو اس کی بدبو اور حرارت مشرق و مغرب کے درمیان میں لینے والی ہر چیز فنا ہو جائے۔

ابن مردویه عن انس

۳۹۵۰۲......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تھوہر کا ایک قطرہ زمین کے سمندروں میں ڈال دیا جائے تو خراب ہو جائیں تو جس کا کھانا ہوگا اس کا کیا بنے گا۔حاکم عن ابن عساکر

۳۹۵۰۳......جہنم میں حاملہ اونٹنیوں کی گردنوں کی طرح سانپ ہیں ان میں اسے جب ایک ڈنک مارے گا تو (مجرم) اس کی شدت چالیس سال تک محسوس کرے گا اور جہنم کے بچھو موٹے خچروں کی گردنوں جیسے ہوں گے ان میں ایک ڈنک مارے گا تو چالیس سال تک اس کا درد محسوس کرے گا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان، حاکم، سعید بن منصور عن عبدالله بن الحارث بن جزء الزبیدی

۳۹۵۰۴......جہنم کو ستر ہزار لگاموں سے پکڑ کر لایا جائے گا ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۹۵۰۵......جہنم پر ایک دن ایسا ضرور آئے گا گویا وہ پکی ہوئی سرخ فصل ہے اس کے دروازے چرچرا رہے ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:......الضعیفة ۶۰۷

۳۹۵۰۶......جہنم پر ایسا دن آتا ہے جب کہ اس میں کوئی انسان نہیں ہوگا تو اس کے دروازے چرچرائیں گے۔الخطیب عن ابی امامة

کلام:......ترتیب الموضوعات ۱۱۵۶

جہنمیوں کی خصوصیات کا ذکر

۳۹۵۰۷.....سب سے کم درجہ عذاب والا وہ جہنمی ہوگا جسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن کی گرمی سے اس کا دماغ کھولے گا۔

مسلم عن ابی سعید

۳۹۵۰۸.....قیامت کے روز سب سے کم درجہ عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے قدموں کے تلووں کے نیچے دو انگارے رکھے جائیں گے جس سے اس کا دماغ ایسے کھولے گا جیسے ہنڈیا یا شیشے کا برتن کھولتا ہے۔مسند احمد بخاری ترمذی عن النعمان بن بشیر

۳۹۵۰۹.....سب سے کم درجہ عذاب والا وہ جہنمی ہوگا جس کے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے ہوں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھولے گا اس سے زیادہ عذاب والا کوئی نہیں سمجھا جائے گا حالانکہ وہ سب سے کم درجہ عذاب والا ہوگا۔مسلم عنه

۳۹۵۱۰.....قیامت کے روز وہ شخص سب سے کم عذاب والا ہوگا جس کے آگ والے دو جوتے ہوں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھولے گا۔

حاکم عن ابی هريرة

۳۹۵۱۱.....سب سے کم درجہ عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے قدموں تلے دو انگارے رکھے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا۔

مسلم عن النعمان بن بشير

۳۹۵۱۲.....سب سے کم درجہ عذاب ابوطالب کو ہوگا، انہوں نے آگ کے جوتے پہن رکھے ہوں گے جن سے ان کا دماغ کھولے گا۔

مسلم عن النعمان بن بشير

۳۹۵۱۳.....قیامت کے روز اس جہنمی کو لایا جائے گا جو دنیا کا سب سے خوش عیش شخص ہوگا پھر اسے جہنم میں غوطہ دیا جائے گا اس کے بعد اسے کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کوئی بھلائی کبھی پائی ہے تجھ پر کوئی نعمت کبھی ہوئی؟ وہ عرض کرے گا: نہیں میرے رب پھر اس جنتی کو لایا جائے گا جو دنیا کا سب سے بدحال شخص تھا اسے جنت میں غوطہ دیا جائے گا اس سے کہا جائے گا: ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی کیا تجھ پر کبھی کوئی تنگی آئی وہ عرض کرے گا: نہیں میرے رب! مجھ پر کوئی سخت نہیں آئی اور نہ میں نے کوئی مصیبت دیکھی۔

مسند احمد مسلم نسائي ابن ماجه عن انس

۳۹۵۱۴.....کافر اپنے پیچھے ایک یا دو فرسخ اپنی زبان کھینچ رہا ہوگا اور لوگ اس پر پاؤں مار رہے ہوں گے۔مسند احمد ترمذی عن ابن عمر

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۷۴ ضعیف الجامع: ۱۵۱۸

۳۹۵۱۵.....کھولتا پانی ان کے سروں پر بہایا جائے گا تو ان کے مساموں میں گھس کر پیٹ میں پہنچ جائے گا جو کچھ پیٹ میں ہے اسے قدموں کے راستوں سے نکال دے گا اور وہ صبر ہے پھر وہ ویسا ہی ہو جائے گا۔مسند احمد ترمذی حاکم عن ابی هريرة

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۷۶ ضعیف الجامع: ۱۴۳۳

۳۹۵۱۶.....جہنمی شخص کو جہنم کے لیے بڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی ایک داڑھ احد جتنی ہوگی۔مسند احمد عن زيد بن ارقم

۳۹۵۱۷.....کافر کو بڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی داڑھ احد سے بھی بڑی ہوگی اور اس کا باقی جسم اس کی ڈاڑھ سے ایسا ہی بڑھا ہوا ہوگا جیسے تمہارا جسم داڑھ سے بڑا ہے۔ابن ماجه عن ابی سعيد

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۹۴۲ ص ضعیف الجامع ۱۵۱۹

۳۹۵۱۸.....جہنمی جہنم کے لئے بڑے کیے جائیں گے یہاں تک کہ اس کے کان کو لوسے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کا ہوگا۔(اور اس کی جلد کی موٹائی چالیس گز ہوگی اور اسکی ڈاڑھ احد پہاڑ سے بڑے ہوگی۔طبرانی فی الكبير عن ابن عمر

کلام:.....ضعیف الجامع: ۱۸۳۹

۳۹۵۱۹.....کافر کی جلد کی موٹائی بیالیس گز ہوگی اللہ تعالیٰ کے گز کی پیمائش کے مطابق اور اس کی داڑھ احد جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مدینہ کے درمیان والا فاصلہ۔ترمذی، حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۹۵۲۰.....کافر کی داڑھ احد جتنی ہوگی اور اس کی جلد کی موٹائی تین (دن) کی مسافت۔مسلم ترمذی عن ابی ھریرۃ

۳۹۵۲۱.....قیامت کے روز کافر کی ڈاڑھ احد جیسی ہوگی اور اسکی ران بیضاء کی طرح اور جہنم میں اس کی نشست تین (دن) کی مسافت جیسے ربذہ ہے۔

ترمذی عن ابی ھریرۃ

۳۹۵۲۲.....قیامت کے روز کافر کی داڑھ احد جیسی اور اس کی جلد کی موٹائی ستر گز اور اس کا بازو بیضاء جیسا اور اس کی ران ورقان (پہاڑ) کی طرح اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ میرے اور ربذہ (گاؤں) کے درمیانی علاقہ جتنی ہوگی۔مسند احمد حاکم عن ابی ھریرۃ

۳۹۵۲۳.....کافر کی داڑھ احد جتنی اور اس کی جلد کی موٹائی چالیس گز ہوگی اللہ تعالیٰ کے گز کی پیمائش کے مطابق۔البزار عن ثوبان

۳۹۵۲۴.....جس ذات نے انہیں قدموں پر چلایا ہے وہ قیامت کے روز انہیں چہروں کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔

مسند احمد، مسلم، نسائی عن انس

۳۹۵۲۵.....ان میں سے کسی کے ٹخنوں تک آگ پہنچی ہوگی تو کسی کے گھٹنوں تک کسی کی کمر تک اور کسی کی گردن تک پہنچی ہوگی۔

مسند احمد، مسلم، عن سمرۃ

۳۹۵۲۶.....جہنمیوں (کے لئے رونے کا ماحول بن جائے گا گویا ان) پر رونا بھیجا جائے گا وہ روئیں گے یہاں تک آنسو خشک ہو جائیں گے پھر خون کے آنسو بہائیں گے یہاں تک کہ چہروں پر گڑھے سے بن جائیں گے اگر ان (کے آنسو) میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو چل پڑیں۔

ابن ماجہ عن انس

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۹۴۳

۳۹۵۲۷.....جہنمیوں پر بھوک طاری کی جائے گی وہ اس عذاب کے برابر ہو جائے گی جس میں وہ مبتلا ہوں گے وہ فریاد کریں گے تو کانٹے دار اٹکنے والے کھانے سے ان کی فریادرسی کی جائے گی تو انہیں یاد آئے گا کہ وہ دنیا میں اٹکنے والے کھانے کو پانی سے اتار لیتے تھے چنانچہ وہ پانی مانگیں گے تو لوہے کے آنکڑوں کے ساتھ انہیں کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جب وہ ان کے مونہوں کے قریب ہوگا تو انہیں جلا دے گا جب ان کے پیٹوں میں پہنچے گا تو وہ کہیں گے: جہنم کے پہرے داروں کو بلاؤ! وہ کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں! وہ کہیں گے: پکارو! وہ پکاریں گے اور کافروں کی دعا و پکار بے کار ہوگی۔

پھر وہ کہیں گے: مالک کو بلاؤ! وہ کہیں گے: اے مالک تمہارا رب ہمیں موت دیدے وہ انہیں جواب دے گا: تم یہیں ٹھہرو گے پھر وہ کہیں گے: تم اپنے رب کو پکارو تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں چنانچہ وہ کہیں گے: ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی چھا گئی اور ہم گمراہ لوگ تھے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال پھر اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم ظالم ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں جواب دیں گے: اس میں دفع ہو جاؤ اور مجھ سے بات نہ کرو اس وقت وہ ہر اچھی امید سے ناامید ہو جائیں گے اور اسی وقت چیخ و پکار حسرت و افسوس کرنا شروع کر دیں گے۔

ابن ابی شیبۃ ترمذی عن ابی الدرداء

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۸۲۔

۳۹۵۲۸.....جہنمی اتنا روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل پڑیں اور وہ خون کے آنسو روئیں گے۔

حاکم عن ابی موسیٰ

۳۹۵۲۹.....جہنمی وہی ہیں جو اس میں نہ مریں گے اور نہ (چین سے) جی سکیں گے لیکن کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ڈالا جائے گا تو انہیں ایک موت سی دے گا یہاں تک کہ جب وہ کوئلہ ہو جائیں گے تو اس وقت شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو انہیں گروہ در گروہ لایا جائے گا پھر انہیں جنت کی نہروں پر ڈالا جائے گا پھر کہا جائے گا اے جنتیوں ان پر پانی بہاؤ چنانچہ وہ ایسے پھوٹیں گے جیسے

سیلاب کے باوئیروانہ اگتا ہے۔مسند احمد مسلم ابن ماجه عن ابی سعید
۳۹۵۳۰۔۔۔۔۔اگر جہنمیوں سے کہا جائے کہ تمہیں دنیا کی کنکریوں کی بقدر جہنم میں بھرنا ہے تو وہ خوش ہو جائیں اور اگر جنتیوں سے کہا جائے کہ تمہیں جنت میں ہر کنکری کی بقدر ٹھرنا ہے تو وہ غمگین ہو جائیں گے لیکن ان کے لیے ابدی زندگی بنائی گئی ہے۔طبرانی عن ابن مسعود
۳۹۵۳۱۔۔۔۔۔جہنم میں کافر کے کندھے کا فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین روزہ مسافت ہے۔مسلم عن ابی هريرة
۳۹۵۳۲۔۔۔۔۔ایک گھرانے والے لگا تار جہنم میں جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی آزاد غلام اور لونڈی نہیں رہے گی اور ایک گھرانے کے لوگ پے در پے جنت میں جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی آزاد غلام لونڈی نہیں بچے گی۔طبرانی فی الکبیر عن ابی حجیفة
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع:۱۸۲۹
۳۹۵۳۳۔۔۔۔۔سورج اور چاند (بوجہ لوگوں کی پرستش کے) جہنم میں زخمی بیل کی طرح ہوں گے۔ابو داؤد طیالسی، ابو یعلی عن انس
کلام:۔۔۔۔۔التنزیہ ج ا ص ۱۹۰ الفوائد المجموعہ ۱۳۰۵

الاکمال

۳۹۵۳۴۔۔۔۔۔کافر ایک یا دو فرسخ تک قیامت کے روز اپنی زبان گھسیٹے گا لوگ اسے روندیں گے۔هناد الترمذی، البیهقی عن ابن عمر
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الترمذی ۴۸۴ ضعیف الجامع ۱۵۱۸
۳۹۵۳۵۔۔۔۔۔قیامت کے روز کافر دو فرسخ اپنی زبان گھسیٹے گا لوگ اسے روندیں گے۔مسند احمد عن ابن عمر
۳۹۵۳۶۔۔۔۔۔جہنم میں کافر کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت ہوگی اس کی ہر داڑھ احد جیسی اور ران کی ران ورقان۔(پہاڑ) جیسی اور گوشت ہڈی کے علاوہ اس کی کھال چالیس گز ہوگی۔مسند احمد ابو یعلی حاکم عن عن ابی سعید
۳۹۵۳۷۔۔۔۔۔کافر کی نشست گاہ تین دن کی مسافت ہے اور اس کی داڑھ احد جتنی ہوگی۔الخطیب عن ابی هريرة
۳۹۵۳۸۔۔۔۔۔جہنمی جہنم میں بڑھ جائیں گے یہاں تک کہ ان کی کان کی لو سے کندھے تک سات سو سال کا فاصلہ ہوگا اور ان کی جلد ستر گز موٹی ہو گی اور ان کی داڑھ احد جیسی ہوگی۔مسند احمد عن ابی عمر
کلام:۔۔۔۔۔الضعیفة ۱۳۲۳
۳۹۵۳۹۔۔۔۔۔اگر کسی (جہنمی) شخص کو نکال کر مشرق میں ٹھہرایا جائے اور ایک شخص مغرب میں کھڑا کیا جائے تو یہ دنیا کا شخص اس کی بدبو سے مرجائے۔
الدیلمی عن ابی سعید
۳۹۵۴۰۔۔۔۔۔اگر اس مسجد میں (ایک طرف) لاکھ یا اس سے زیادہ لوگ ہوتے اور اس میں ایک جہنمی ہو اور وہ سانس لے اور اس کی سانس انہیں پہنچ جائے تو مسجد اور مسجد کے لوگ جل جائیں۔ابو یعلی بیهقی فی البعث عن ابی هريرة
۳۹۵۴۱۔۔۔۔۔جہنمی لوگوں کو خارش ہو جائے گی تو وہ کھجائیں گے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی وہ کہیں گے: ہمیں یہ خارش کیوں ہوئی؟ کہا جائے گا: ایمان والوں کو تکلیف دینے کی وجہ سے۔الدیلمی عن انس
۳۹۵۴۲۔۔۔۔۔جہنمیوں میں ماتم پھیل جائے گا تو وہ اتنا روئیں گے کہ آنسو ختم ہو جائیں گے پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے یہاں تک کہ ان کے رخساروں پر گڑھے پڑ جائیں گے جن میں اگر کشتیاں چلائی جائیں تو چل پڑیں۔هناد عن انس
۳۹۵۴۳۔۔۔۔۔اللہ کی قسم! جو جہنم میں جائیں گے وہ کئی سال گزرنے کے بعد نکلیں گے اور وہاں کا سال اسی سال سے زیادہ ہے اور سال تین سو ساٹھ یوم کا ہوتا ہے اور ہر دن تمہاری گنتی کے مطابق سال بھر کا ہے۔الدیلمی عن ابن عمر
۳۹۵۴۴۔۔۔۔۔قیامت کے روز کافر کے لئے پچاس ہزار سال کی مقدار مقرر کی جائے گی جیسا کہ اس نے دنیا میں کوئی عمل نہیں کیا، اور کافر جہنم کو

دیکھے گا تو اسے یوں لگے گا کہ چالیس سال کی مسافت سے وہ اس میں گرنے والا ہے۔

مسند احمد، ابویعلی ابن حبان حاکم، سعید بن منصور عن ابی سعید

۳۹۵۲۵ سب سے کم درجہ عذاب والا وہ جہنمی ہے جس کے آگ کے دو جوتے ہوں گے جن سے اس کا دماغ یوں کھولے گا جیسے ہانڈی اس کے کان انگارے اس کی ڈاڑھیں انگارے اس کے ابرو آگ کی لپٹ دونوں طرف کی آنتیں قدموں کی راہ سے نکلیں گی اور باقی ان تھوڑے دانوں کی طرح ہوں گے جو زیادہ ابلتے پانی میں ہوں۔ هناد عن عبيد بن عمير مرسلا

۳۹۵۲۶ آگ کسی جہنمی کے ٹخنوں تک تو کسی کے گھٹنوں تک کسی کی کمر تک اور کسی کی پنڈلی تک ہوگی۔ طبراني في الكبير حاكم عن سمرة

۳۹۵۲۷ سب سے کم درجہ عذاب والا وہ جہنمی ہوگا جس کے پاؤں میں آگ کے جوتے ہوں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا اور کوئی عذاب کے ساتھ ٹخنوں تک آگ میں ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی کانوں تک کوئی سینے تک اور کوئی آگ میں ڈوبا ہوگا۔

مسند احمد عبد بن حميد و ابن قيع حاكم، سعيد بن منصور عن ابي سعيد

۳۹۵۲۸ سب سے کم درجہ عذاب والا وہ جہنمی ہوگا جس کے دو جوتے ہوں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا۔ مسند احمد عن ابي هريرة

اہل جہنم کے ذیل میں......از الاکمال

۳۹۵۲۹ شفاعت تو میری امت کے ان لوگوں کے لئے ہوگی جنہوں نے کبیرہ گناہ کیے اور (بغیر توبہ) مر گئے ان میں سے کوئی تو جہنم کے پہلے دروازے میں ہوں گے نہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے نہ ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی نہ انہیں طوق پہنائے جائیں گے اور نہ شیاطین کے ساتھ جکڑے جائیں گے اور نہ انہیں گرزوں سے مارا جائے گا اور نہ وہ (جہنم کے) طبقات میں پھینکیں گے ان میں سے کوئی تو گھڑی بھر رہ کر نکال دیا جائے گا اور کوئی مہینہ ٹھہر کر نکالا جائے گا اور کوئی سال کا عرصہ رہ کر نکالا جائے گا اور سب سے زیادہ عرصہ رہنے والا وہ ہوگا جو دنیا کی طرف رہا جب سے وہ پیدا کی گئی اور فنا ہونے تک تو یہ مدت ہزار سال ہیں پھر اللہ تعالیٰ جب مومن (ذات وصفات میں اللہ تعالیٰ کو اکیلا ماننے والوں) کو نکالنے کا ارادہ کرے گا تو دوسرے مذاہب والوں کے دلوں میں ڈالے گا وہ ان سے کہیں گے: ہم اور تم دونوں اکٹھے دنیا میں رہے تم ایمان لائے ہم نے کفر کیا تم نے تصدیق کی ہم نے تکذیب کی تم نے اقرار کیا ہم انکار کرتے رہے لیکن تمہیں اس کا کیا فائدہ ہوا؟ آج ہم اور تم سب اس میں برابر ہیں جیسا ہمیں عذاب ہوتا ہے تمہیں بھی ہو رہا ہے اور جیسے تم ہمیشہ رہو گے ہم بھی رہیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ایسے ناراض ہوں گے کہ ایسے کبھی ناراض نہیں ہوئے اور نہ کبھی پھر ناراض ہوں گے چنانچہ توحید والوں کو نکال کر ایک چشمہ پر لائے گے جو جنت و پل صراط کے درمیان ہوگا جس کا نام نہر حیات ہے (وہاں) ان پر پانی چھڑکا جائے گا جس سے وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے بہاؤ میں دانہ اگتا ہے جو سائے کے قریب ہوگا وہ سبز ہوگا اور جو دھوپ میں ہوگا وہ زرد ہوگا وہ جنت میں داخل ہوں گے ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا آگ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ صرف ایک آدمی رہ جائے گا جو ان کے بعد ہزار سال اس میں رہے گا پھر وہ پکارے گا: اے رحم کرنے والے اے احسان کرنے والے! اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے تا کہ اسے نکال لائے چنانچہ وہ اس کی تلاش میں ستر سال غوطہ لگائے گا لیکن اسے نہ لا سکا واپس آکر کہے گا: آپ نے مجھے اپنے بندہ کو جہنم سے نکالنے کا حکم دیا اور میں نے اسے ستر سال سے تلاش کیا لیکن میں اسے نہ پا سکا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ وہ فلاں وادی میں فلاں چٹان کے نیچے ہے اسے نکال لاؤ چنانچہ وہ اسے نکال کر لائے گا اور اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ الحكيم عن ابي هريرة

۳۹۵۵۰ میں نے ایک خواب دیکھا جو حق ہے اسے سمجھو! میرے پاس ایک شخص آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے پیچھے چلا کر ایک خوفناک پہاڑ پر لے گیا اور مجھ سے کہا: اس پر چڑھو! میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا اس نے کہا میں آپ کی مدد کرتا ہوں تو جیسے ہی میں نے اپنا قدم چڑھنے کے لئے سیڑھی پر رکھا تو ہم پہاڑ کی درمیانی جگہ میں پہنچ گئے ہم چلتے گئے اچانک ہمیں ایسے مرد و عورتیں نظر آئے جن کی باچھیں چیری ہوئی ہیں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ویسا کرتے نہ تھے پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہمیں ایسے مرد و خواتین نظر آئے جن کی

آنکھوں اور کانوں میں سلائیاں پھری گئی ہیں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ لوگ ان دیکھی اور ان سنی باتوں کا دعویٰ کیا کرتے تھے پھر ہم چلے تو ہمیں ایسی عورتیں نظر آئیں جو اپنی ایڑیوں کے بل لٹکی ہوئی تھیں ان کے سر سید ھے تھے سانپ ان کے پستانوں پر ڈس رہے تھے میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو اس نے کہا: یہ وہ ہیں جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ پھر ہم چلے تو ایڑیوں کے بل لٹکے ہوئے ان کے سر سیدھے ہیں جو تھوڑا پانی اور کیچڑ چاٹ رہے ہیں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو اس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے اور روزہ کے وقت سے پہلے افطار کر لیتے تھے، پھر ہم چلے تو ہمیں ایسے مرد و خواتین نظر آئیں جن کی صورت بے حد بری اور ان کا لباس بڑا برا ہے ان سے سخت بدبو آرہی ہے جیسے بیت الخلا کی بدبو ہوتی ہے میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں پھر ہم چلے تو ہمیں مردے نظر آئے جو بہت زیادہ پھولے اور بدبو دار ہیں، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ کافروں کے مردے ہیں پھر ہم چلے تو ہمیں ایک دھواں دکھائی دیا اور ایک ھونک کی سی آواز سنائی دی میں نے کہا: یہ کیا ہے، کہا: یہ جہنم ہے اسے چھوڑو پھر چلے تو ہمیں درختوں کے سائے تلے کچھ مرد سوئے نظر آئے میں نے کہا: یہ کون ہیں کہا: یہ مسلمانوں کے مردے ہیں۔

پھر ہم چلے تو ہمیں آٹھ نوجوان لڑکے اور حورین دونہروں کے مابین کھیلتی نظر آئیں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: مسلمانوں کے بچے ہیں پھر ہم چلے تو ہمیں بہت خوبصورت مرد اچھے لباس اور اچھی خوشبو والے نظر آئے جیسے ان کے چہرے ورق ہیں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ صدیقین شہداء اور صالحین ہیں پھر ہم چلے تو ہمیں تین آدمی شراب پیتے اور گاتے نظر ائے میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ زید بن حارثہ جعفر بن ابی طالب عبداللہ بن رواحہ ہیں تو میں ان کی جانب مڑا تو وہ کہنے لگے: ہم آپ پر فدا ہم اپ پر فدا پھر میں نے سر اٹھایا تو عرش کے نیچے تین آدمی تھے میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے جدامجد ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کی وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

طبراني في الكبر حاكم بيهقي في عذاب القبر سعيد بن مهصور عن ابي امامة

۳۹۵۵۱......میری امت کے موحدین کو ان کے ایمان کے نقصان و کمی وجہ سے جہنم کا عذاب ہوگا۔ حاكم في تاريخه عن انس

۳۹۵۵۲......گناہگاروں کو ان کے ایمان کی کمی وجہ سے جہنم کا عذاب ہوگا۔ حاكم في تاريخه عن انس

۳۹۵۵۳......قیامت کے روز پاگل زمان فترت (دو نبیوں کا درمیانی زمانہ) فوت ہونے والے اور بچپن میں مرنے والے کو لایا جائے گا پاگل کہے گا: میرے رب! اگر آپ مجھے عقل عطا کرتے تو جسے آپ نے عقل دی وہ مجھ جیسا سعادت مند نہ ہوتا اور زمانہ فترت میں فوت ہونے والا کہے گا: میرے رب! اگر میرے پاس تیرا وعدہ (توحید و رسالت) آتا جو جس کے پاس آیا وہ مجھ سے زیادہ تیرے عہد میں نیک بخت نہ ہوتا اور بچپن میں ہلاک ہونے والا کہے گا: میرے رب! اگر تو مجھے وہ عمر دیتا جو آپ نے عمر والے کو دی تو وہ اپنی عمر میں مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہیں ایک کام کا حکم دینے لگا ہوں کیا تم میری بات مانو گے وہ عرض کریں گے: میری عزت کی قسم! جی ہاں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ! جہنم میں داخل ہو جاؤ! وہ اگر داخل ہو جائے تو انہیں کوئی نقصان نہ پہنچاتی تو ان کی جانب آگ کے شعلے نکلیں گے وہ سمجھیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کو ختم کر دیں گے اللہ تعالیٰ انہیں حکم دے گا وہ جلدی سے واپس آجائیں گے؟ کہیں گے: ہمارے رب! ہم داخل ہونا چاہتے تھے تو ہمارے اوپر شعلے نکلنا شروع ہو گئے اس لیے ہم نکل آئے ہم سمجھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کو ہلاک کر دیں گے اللہ تعالیٰ دوسری مرتبہ انہیں حکم دے گا پھر وہ اسی طرح واپس آجائیں گے اور اسی طرح کی بات کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تمہاری پیدائش سے پہلے مجھے علم تھا جو کچھ تم عمل کرو گے اپنے علم کے مطابق میں نے تمہیں پیدا کیا اور میرے علم کی طرف تم لوٹو گے اے جہنم! انہیں سمیٹ! چنانچہ جہنم انہیں پکڑ لے گی۔ الحكيم طبراني حلية الاولياء عن معاذ بن جبل

کلام:......المتناهية ۱۵۴۰

۳۹۵۵۴......جب قیامت کا دن ہوگا تو اہل جاہلیت اپنے بتوں کو اپنی پیٹھوں پر لادے آرہے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا وہ عرض کریں گے: آپ نے ہماری طرف نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ کوئی دین آیا اگر اپ کوئی رسول بھیجتے تو ہم آپ کے سب سے زیادہ اطاعت گزار بندے ہوتے ان کا رب ان سے فرمائے گا: تمہارا کیا خیال ہے۔ (اب) اگر میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو میری مانو گے؟ وہ عرض کریں گے:

جی ہاں چنانچہ اللہ تعالیٰ انہیں حکم دے گا کہ جہنم سے گزرو! وہ اس میں داخل ہوں گے چلتے چلتے جب اس کے قریب ہوں گے تو اس کی چیخ دھاڑ اور غیظ وغضب سنیں گے تو اپنے رب کے پاس واپس آجائیں گے عرض کریں گے: ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال لے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہارا خیال نہیں کہ میں نے تمہیں ایک کام کہا تھا جس کی تم نے فرمانبرداری کرنا تھی پھر ان سے عہد وپیمان لے گا اور کہے گا: اس کی طرف جاؤ چنانچہ وہ جائیں گے جب اسے دیکھیں گے تو ڈر کر واپس آکر کہیں گے: ہمارے رب! ہم تو اس سے ڈر گئے ہم اس میں داخل نہیں ہوسکتے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ذلیل ہوکر اس میں داخل ہوجاؤ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اگر اس میں پہلی مرتبہ ہی داخل ہوجاتے تو اسے سلامتی والی اور ٹھنڈی پاتے۔

نسائي، حاكم، ابن مردويه عن ثوبان

۳۹۵۵۵ جب جہنمی جہنم میں جمع ہوجائیں گے اور ان کے ساتھ جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا قبلہ والے میں ہوں گے تو کفار مسلمانوں سے کہیں گے: کیا تم لوگ مسلمان نہ تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں تو کافر کہیں گے: پھر تمہیں تمہارے اسلام کا کیا فائدہ ہوا؟ تم ہمارے ساتھ جہنم میں ہو؟ وہ کہیں گے: ہمارے گناہ تھے جن کی وجہ سے ہماری پکڑ ہوئی اللہ تعالیٰ ان کی بات سن لے گا اور قبلہ والوں کو جہنم سے نکالنے کا حکم دے گا چنانچہ انہیں نکال لیا جائے گا جب باقی کفار یہ منظر دیکھیں گے تو کہیں گے! کاش ہم مسلمان ہوتے تو ہم بھی ایسے ہی نکال لیے جاتے جیسے یہ نکلے ہیں یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بار ہا کافر لوگ امید کریں گے کاش وہ مسلمان ہوتے۔

ابن ابي عاصم في السنة وابن جرير وابن ابي حاتم طبراني في الكبير وابن مردويه حكم بيهقي في البعث عن ابي موسى

۳۹۵۵۶ جن جہنمیوں کو اللہ تعالیٰ نکالنا نہیں چاہے گا وہ اس میں نہ جئیں گے اور نہ مریں گے اور جن جہنمیوں کو اللہ تعالیٰ نکالنا چاہے گا انہیں اس میں ایک بار موت دے گا پھر گروہوں میں نکالے جائیں گے اس کے بعد انہیں جنت کی نہروں پر پھیلایا جائے گا تو ایسے ان کا گوشت پھوٹے گا جیسے سیلاب کے بہاؤ پر دانہ اُگتا ہے جنتی انہیں جہنمی کہیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں گے کہ ان سے یہ نام ختم کردے تو اللہ تعالیٰ اسے مٹادیں گے۔

عبد بن حميد عن ابي سعيد

۳۹۵۵۷ ایک شخص جہنم سے نکالا جائے گا اس کا رب اس سے کہے گا: اگر میں تمہیں نکال دوں تو مجھے کیا عہد وپیمان دو گے وہ عرض کرے گا: میرے رب! جو آپ کہیں گے وہی دوں گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا میری عزت کی قسم تو نے جھوٹ بولا میں نے تجھ سے اس سے کم چیز مانگی تم نے وہ بھی نہ دی میں نے تجھ سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ تو مجھ سے سوال کرنا میں تجھے دوں گا مجھ سے دعا کرنا تو میں تیری دعا قبول کرتا مجھ سے مغفرت طلب کرنا میں تیری مغفرت کردیتا۔ الديلمي عن انس

۳۹۵۵۸ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے تین وجوہات بیان کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آدم! میں نے جھٹلانے والوں پر لعنت نہ کی ہوتی اور وعدہ خلافوں اور جھوٹوں سے بغض نہ رکھا ہوتا اور اس پر وعید یں نہ سنائی ہوتیں تو آج تمہاری ساری اولاد پر رحم کرتا باوجود یکہ میں نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے لیکن میری طرف سے یہ حق بات ہو چکی کہ اگر میرے رسولوں کو جھٹلایا گیا اور میری نافرمانی کی گئی تو میں دونوں انسانوں سب سے جہنم کو بھر دوں گا اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آدم! مجھے علم ہے کہ میں تیری اولاد میں جسے بھی جہنم میں داخل کروں اور جہنم کا عذاب دوں گا اگر اسے دنیا کی طرف لوٹا دوں تو وہ اس سے زیادہ برے کام کرنے لگے جو وہ کرتا تھا وہ ان سے باز نہیں آئے گا اور توبہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آدم! میں نے تجھے اپنے اور (اپنی مخلوق) تیری اولاد کے درمیان فیصل بنایا ہے ترازو کے پاس کھڑے ہوکر دیکھو ان کے کتنے اعمال کم اور زیادہ ہوتے ہیں سو جس کی بھلائی اس کی برائی پر ذرہ بھر بھی بڑھ جائے اس کے لئے جنت ہے یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہوجائے کہ میں نے ان میں سے صرف ہر ظالم کو ہی جہنم میں داخل کرنا ہے۔

ابن عساكر عن الفضل بن عيسى الرقاشي عن الحسن عن ابي هريرة والفضل ضعيف وعن سعيد بن انس عن الحسن قوله

۳۹۵۵۹ میں نے کچھ مرد دیکھے جن کی کھالیں جہنم کی قینچیوں سے کاٹی جارہی ہیں میں نے کہا: ان لوگوں کا کیا قصور ہے؟ کہا یہ لوگ ایسی زیب وزینت اختیار کرتے تھے جو ناجائز تھی میں نے ایک بدبودار کنواں دیکھا جس میں شور ہورہا تھا میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا: یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز طریقے سے زیب وزینت کرتی تھیں میں نے ایک قوم کو نہر حیات میں غسل کرتے دیکھا میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا یہ وہ لوگ ہیں

جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ برے اعمال ملالیے تھے۔ابن عساکر من ابی بردة بن ابی موسیٰ عن ابیه

۳۹۵۶۰... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! آخرت کی جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ میرے اس مقام پر پیش کی گئی میرے سامنے دوزخ پیش کیا گیا تو اس کا ایک شرارہ میری جانب بڑھا یہاں تک کہ میری اس چادر کے قریب ہوگیا مجھے خدشہ ہوا کہ وہ تمہیں گھیر لے گا تو میں نے کہا: میرے رب! میں ان میں ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اسے تم سے ہٹالیا پھر میں نے فوراً پیٹھ پھیری گویا پھر میں نے ایک نظر ڈالی تو مجھے بنی غفار کا عمران بن حومان بن الحارث جہنم میں اپنی کمان پر ٹیک لگائے نظر آیا اور مجھے اس میں حمیر کی رہنے والی عورت بلی والی نظر آئی جس نے اسے باندھے رکھا اسے کھلایا اور نہ اسے چھوڑا۔طبرانی فی الکبیر عن عقبة بن عامر

جنت دوزخ کی لڑائی

۳۹۵۶۱..... جنت دوزخ کی تکرار ہوئی جنت کہنے لگی: میں ضعفاء اور مساکین کا گھر ہوں اور جہنم نے کہا: میں ظالموں اور متکبروں کا ٹھکانا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے تیری وجہ سے میں جس سے چاہوں گا انتقام لوں گا اور جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے تیری وجہ سے میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا تم میں سے ہر ایک کے لئے اس بھراؤ ہے۔

مسلم، ترمذی، عن ابی هریرة، مسلم عن ابی سعید، ابن خزیمه عن انس

۳۹۵۶۲..... جنت وجہنم کی تکرار ہوگی جہنم نے کہا: مجھے ظالموں اور متکبروں کی وجہ سے ترجیح حاصل ہے اور جنت نے کہا: میں تو صرف ضعفاء اور درماندہ لوگوں کا ٹھکانا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے تیری وجہ سے میں اپنے جن بندوں پر چاہوں گا رحم کروں گا اور جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے تیری وجہ سے میں اپنے جن بندوں کو چاہوں گا عذاب دوں گا تم میں سے ہر ایک کا بھراؤ ہے رہا جہنم تو وہ بھرے گا نہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھیں گے تو وہ کہے گا: بس! بس! بس! تو اس وقت بھر جائے گا اور سمٹنے لگے گا: اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا رہی جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک مخلوق پیدا کردے گا۔مسند احمد، مسلم عن ابی هریرة

۳۹۵۶۳......اللہ تعالیٰ نے جب جنت پیدا کی تو جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھو، وہ گئے اور اسے دیکھنے کے بعد آکر کہنے لگے: میرے رب! تیری عزت کی قسم! اس کے بارے میں جو سنے گا وہ اس میں داخل ہوگا پھر اسے ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا پھر جبرائیل سے کہا: اب جاکر دیکھو وہ گئے اور دیکھنے کے بعد آکر کہنے لگے: میرے رب! تیری عزت وجلال کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ اس میں کوئی نہیں جائے گا۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا فرمایا: تو جبرائیل سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھو وہ گئے اور دیکھ کر کہنے لگے: اے رب! تری عزت کی قسم! جس نے اس کے بارے سنا پھر وہ اس میں داخل ہو (ایسا نہیں ہوسکتا) اللہ تعالیٰ نے اسے شہوات ولذات سے ڈھانپ دیا پھر جبرائیل سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھو وہ گئے ڈیکھنے کے بعد آکر عرض کرنے لگے: میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس سے کوئی بھی نہیں بچے گا ہر ایک اس میں داخل ہوگا۔مسند احمد ابن ابی شیبة حاکم عن ابی هریرة

الاکمال

۳۹۵۶۴...... جنت وجہنم کی رب تعالیٰ کے حضور چپقلش ہوئی جنت نے کہا: رب! کیا بات ہے کہ میرے پاس لوگوں میں سے کمزور اور پس ماندہ ہی آئیں گے اور جہنم نے کہا: کیا بات ہے کہ میں ظالموں اور متکبروں کا ٹھکانا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے تیری وجہ سے جیسے چاہتا ہوں رحمت پہنچاتا ہوں اور جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے تیری وجہ سے میں جسے چاہتا ہوں عذاب دیتا ہوں اور تم دونوں میں سے ہر ایک کے لیے بھراؤ ہے رہی جنت تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا فرمادے گا جیسے چاہے گا پیدا فرمادے گا اور رہا جہنم تو اللہ تعالیٰ اپنی

مخلوق میں سے کسی پر ظلم پیش کرتا پھر اس میں لوگوں کوڈالا جائے تو وہ کہے گا: کیا کچھ اور ہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھیں گے تو سکڑ کر کہے گا: بس بس بس۔ بخاری دارقطنی فی الصفات عن ابی ھریرۃ

۳۹۵۶۵......میں نے جنت وجہنم کو دیکھا تو مجھے ان میں خیر وشر جیسا کہیں نظر نہیں آیا۔ بیھقی فی ابعث عن انس

از قسم الافعال......قرب قیامت

۳۹۵۶۷......(مسند علی) نعیم بن دجاجہ سے روایت ہے کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم ہی کہتے ہو کہ لوگوں پر سو سال نہیں گزریں گے کہ کوئی جھپکنے والی آنکھ باقی ہو تم سرین کے بل گرو! رسول اللہ ﷺ نے تو یوں فرمایا: سو سال میں آج جو لوگ ہیں ان میں کوئی زندہ ہیں بچے گا اس امت کی خوشحالی وکشادگی سو سال کے بعد ہے۔

مسند احمد، ابو یعلی حاکم، سعید بن منصور

۳۹۵۶۸......معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اپنے ہاتھ سے اپنی پیٹھ کی طرف اشارہ کیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اور قیامت کو (ایک ساتھ) بھیجا ہے اور (اس) حکومت میں سختی ہی ہوگی اور لوگ زیادہ بخیل ہو جائیں گے اور قیامت برے لوگوں پر برپا ہوگی۔ بیھقی فی کتاب بیان خطا من اخطا علی الشافعی

۳۹۵۶۹......حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس لوٹے تو میں نے آپ سے قیامت کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج جو لوگ زندہ ہیں سو سال کے بعد یہ زمین پر نہیں ہوں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۷۰......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: دیہاتی جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تو آپ سے پوچھتے: قیامت کہا ہے؟ آپ ان میں سے سب سے نوجوان شخص کی طرف دیکھ کر فرماتے: اگر یہ اتنا زندہ رہا کہ بوڑھا نہ ہوا تو تم پہ قیامت برپا ہو جائے گی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۷۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کہ میں اور قیامت ان دو کی طرح بھیجے گئے ہیں آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا جیسے گھوڑ دوڑ کے گھوڑے دونوں بھاگیں تو ان میں سے ایک دوسرے سے سبقت لے جائے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اللہ کا حکم فرشتے اور قیامت آ گئی لوگو! اپنے رب کو جواب دو اور اس کی فرمانبرداری اختیار کرو۔

رواہ حاکم

کذاب لوگ

۳۹۵۷۲......(مسند عثمان) عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں کچھ لوگ گرفتار کیے جو مسیلمہ کذاب کی تشہیر کرتے اور ان کے بارے میں لوگوں کو دعوت دیتے تھے آپ نے حضرت عثمان بن عفان کو خط لکھا آپ نے جواب لکھا ان کے سامنے دین حق یعنی لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی پیش کرو سو جو کوئی اسے قبول کر لے اور مسیلمہ کذاب سے برات وعلیحدگی اختیار کرتے اسے قتل نہ کرو اور جو مسیلمہ کے مذہب سے چمٹا رہے اسے قتل کر دو تو ان کے کئی لوگوں نے اسے قبول کر لیا تو انھیں چھوڑ دیا گیا اور کچھ لوگ مسیلمہ کے مذہب سے لگے رہے تو وہ قتل کر دیئے گئے۔ بیھقی فی شعب الایمان ابن ابی شیبۃ

۳۹۵۷۳......حضرت جابر سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے فرمایا: قیامت سے پہلے کئی جھوٹے ہوں گے ان میں یمامہ اور صنعاء کا بادشاہ عنسی اور حمیر کا حکمران اور دجال ہوگا اور دجال ان سب سے زیادہ فتنہ باز ہوگا۔ نعیم بن حماد

۳۹۵۷۴......ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سب سے پہلا ارتداد جو اسلام میں ظاہر ہوا

وہ یمن میں گدھے والے عیلہ بن کعب اور وہ اسود ہے کے ہاتھ پر ظاہر ہوا مذحج کے سال وہ حجۃ الوداع کے بعد نکلا تو ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے خطوط آئے جن میں ہمیں یہ حکم دے رہے تھے کہ ہم اس کے مقابلہ کے لئے لوگوں کو بھیجیں اور یہ کہ ہم ہر شخص کو جس کے بارے میں وہ امید رکھتا ہے رسول اللہ ﷺ کی بات پہنچا ئیں تو معاذ بن جبل اس کو لیکر اٹھے جس کا انھیں حکم دیا گیا ہیں ہم سمجھ گئے کہ قوت ہے اور ہمیں مدد کا یقین ہو گیا۔سیف بن عمرو حاکم

۳۹۵۷۵..... حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسود عنسی کا ذکر کر کے فرمایا: اسے نیک شخص فیروز بن دیلمی فارس والے نے قتل کر دیا ہے۔ابن منده ابن عساکر

۳۹۵۷۶..... عبداللہ بن دیلمی اپنے والد سے روایت ہے کرتے ہیں فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اسود عنسی کا سر لے کر آیا جسے میں نے یمن میں قتل کیا تھا۔الدیلمی وقال فیروز: ھذا جدنا من نبی ضبة ابن عساکر

۳۹۵۷۷..... (مسند عائشہ) دیہات کے کچھ سخت (طبیعت) لوگ تھے وہ نبی ﷺ کے پاس آ کر آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے آپ ان کے سب سے کم عمر شخص کو دیکھ کر فرماتے اگر اس نے (لمبی) عمر پائی اور بوڑھا نہ ہوا تو ایک دن تم پر قیامت بر پا ہو جائے گی۔

بخاری بیھقی فی البعث

۳۹۵۷۸..... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ فرمایا: کہ ہم لوگ اپنا جھونپڑ ٹھیک کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے فرمایا: یہ کیا (ہو رہا) ہے؟ میں نے عرض کیا: خراب جھونپڑہ تھا ہم اس کی اصلاح کر رہے ہیں آپ نے فرمایا: میرے خیال میں قیامت کا معاملہ اس سے زیادہ جلدی ہونیوالا ہے۔ھناد، ترمذی وقال حسن صحیح ابن ماجه

۳۹۵۷۹..... قیس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یہ ابن النواحہ نبی ﷺ کے پاس آیا جسے مسیلمہ کذاب نے بھیجا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر قاصد کا قتل کرنا (بین الممالک قانون میں) درست ہوتا تو میں اسے قتل کر دیتا۔عبدالرزاق

مسیلمہ کے علاوہ

۳۹۵۸۰..... ابوالجلاس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عبداللہ شیبانی کو فرماتے سنا: اے سنو! کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جو بات بتائی میں نے اسے لوگوں سے نہیں چھپایا میں نے آپ کو فرماتے سنا: کہ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے ہوں گے ان میں سے ایک تو ہے۔

ابن ابی شیبه ابن ابی حاتم، ابویعلی

۳۹۵۸۱..... (مسند حصین بن یزید الکلبی) سیف بن عمرو سعید بن عبد بن یعقوب ابوماجد الاسدی، حضرمی بن عامر ان سدی ان کے سلسلہ سند میں ہے فرمایا: میں نے طلیحہ بن خویلد کے متلو پوچھا تو فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی واپسی کی اطلاع ملی پھر یہ خبر ملی کہ مسیلمہ یمامہ پر غالب آ گیا ہے اور یمن پر اسود عنسی کا گلہ ہو گیا ہے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تو طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور سمیرا میں لشکر تیار کر لیا لوگوں نے اس کی پیروی کی اور اسے مضبوطی مل گئی اس نے اپنے بھتیجے حبال کو نبی ﷺ کی طرف بھیجا جو آپ کو صلح کی دعوت اور اس کی اطلاع دینے آیا تھا حبال نے کہا: اس کی پاس ذوالنون (فرشتہ) آتا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے اس کا نام فرشتہ رکھ دیا تو حبال نے کہا: میں خویلد کا بیٹا ہوں تو نبی نے فرمایا: اللہ تجھے ہلاک کرے اور شہادت سے محروم کرے آپ نے اسے ایسے ہی لوٹا دیا جیسے وہ آیا تھا چنانچہ حبال ارتداد میں قتل ہوا سیف فرماتے ہیں: کلبی نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو اس کی بعض باتیں پہنچیں کہ وہ کہتا ہے: میرے پاس ذوالنون آتا ہے جو نہ جھوٹ بولتا ہے نہ خیانت کرتا ہے اور ایسا نہیں ہوگا جیسا ہوتا رہا کہا اس نے عظیم الشان فرشتے کا ذکر کیا۔رواہ ابن عساکر

۳۹۵۸۲..... (ایضاء) سیف، بدر بن الخلیل، عثمان بن قطبۃ ان کے سلسلہ سند میں نبی اسد کے لوگوں سے روایت ہے ان میں سے کسی کے پاس یہ خبر پہنچی کہ طلیحہ نبی ﷺ کے زمانہ میں نکلا اس نے (مقام) سمیراء پر پڑاؤ ڈالا لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف بلایا اور نبی ﷺ کی طرف صلح کا پیام

بھیجا تو نبی ﷺ نے ضرار بن ازور کو روانہ کیا وہ سنان بن ابی سنان اور قضاعہ پھر بنی ورقاء جو بنی صداء سے تھے ان میں صیداء کی بیٹی اور دوسرے لوگ تھے آپ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط اور عوف ابن فلاں کی طرف آپ کا حکم لائے اس نے آپ کا حکم مان لیا اور اسے قبول کر لیا، پھر ان لوگوں نے اسلام پر ثابت قدم مسلمانوں سے خط و کتابت کی اور مسلمانوں نے واردات میں مسلمان لشکر بنایا ور سنان وقضاعہ ضرار اور عوف کے پاس جمع ہو گئے اور کافروں نے مقام سمیراء میں لشکر سجایا اور طلیحہ کے پاس جمع ہو گئے عوف سنان اور قضاعہ اس پر اتفاق کیا کہ طلیحہ کے لئے مخنف بن السلیل کو دھوکے سے بھیجیں چنانچہ جب وہاں کے پاس پہنچے اسے پیام دیا تو اس نے اپنی تلوار اس دیدی انہوں نے اس کے لئے تلوار تیز کی اور پھر اس کی طرف اٹھ کر اس کی کھوپڑی کاٹ دی تو طلیحہ بے ہوش ہو کر گر پڑا لوگوں نے انہیں پکڑ کر قتل کر دیا جب طلیحہ کو ہوش آیا تو کہنے لگا یہ ضرار کی کارستانی ہے جب کہ سنان اور قضاعی اس کام میں اس کے پیرو ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۵۸۳ ..... (اسی طرح) سیف، طلحہ، بن الاعلم، حبیب بن ربیعہ الاسدی عمارۃ بن بلال اسدی فرماتے ہیں: طلیحہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں مرتد ہوا اور نبوت کا دعویٰ کیا تو نبی ﷺ نے ضرار بن ازور کو بنی اسد پر مقرر اپنے گورنروں کی طرف بھیجا اور انہیں وہاں قیام کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ اس سلسلہ میں اپنی مہم پر لگ گئے اور دیگر لوگ جو اسی کام کے لئے بھیجے گئے تھے انہوں نے طلیحہ کو زخمی کیا اور ڈرایا مسلمانوں نے واردات میں اور مشرکین نے سمیراء میں پڑاؤ کیا مسلمان روز بروز بڑھتے رہے اور مشرکین آئے دن گھٹتے رہے یہاں تک کہ ضرار رضی اللہ عنہ نے طلیحہ کی جانب جانے کا قصد کیا تو ہر ایک نے انہیں صلح کے لیے روکا صرف ایک وار جو انہوں نے جراز (نامی) تلوار سے کیا جس سے وہ زخمی ہو گیا ہو گیا یہ بات لوگوں میں پھیل گئی وہ اسی حال میں تھے کہ نبی ﷺ کی وفات کی خبر آ گئی تو کچھ لوگوں نے کہا: طلیحہ کے بارے میں ہتھیار تجھے زندگی میں کر سکیں گے تو ابھی شام بھی نہیں ہوئی کہ مسلمانوں کو نقصان کا پتہ چل گیا اور لوگ طلیحہ کی طرف ٹوٹ پڑے اور اس کی حکومت ٹوٹ گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۵۸۴ ..... (مسند علی) سیف بن عمر، بدر بن الخلیل علی بن ربیعۃ الوالبی فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے طلیحہ کا واقعہ بیان کیا اور انہیں بتایا کہ اس کی تلاور جو جراذ نامی تھی میں نے انہیں مخنف کا واقعہ بھی بتایا اور میں نے اسے اس تلوار ضرب لگائی جس سے وہ زخمی ہوا فرماتے ہیں: ہمیں طلیحہ کی ضرب کی یہ خبر اور جراز کے زخم والی بات پہنچی تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے اسی کا حکم تھا وہ زخمی ہوا اگر چہ جراز نامی تلوار اس سے اچٹ گئی۔

چھوٹی نشانیاں

۳۹۵۸۵ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: لوگو! حبشہ کی جانب ہجرت کرو بنی علی کی وادیوں سے ایک آگ نکلے گی جو یمن کی جانب سے آئے گی لوگوں کو جمع کرے گی جب لوگ چلیں گے تو ان کے ساتھ چلے گی اور جہاں وہ ٹھہریں ٹھہر جائے گی یہاں تک کہ وہ گھیر لے جمع کرے گی اور بصری تک پہنچادے گی اور یہ حالت ہوگی کہ آدمی گر گا تو وہ آگ ٹھہر کر اسے پکڑ لے گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۸۶ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ان چوڑے چہروں کو چھوڑ و جب تک انہوں نے تمہیں چھوڑے رکھا ہے اللہ کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ کاش ہمارے اور ان کے درمیان ایسا سمندر ہوتا جسے پار نہ کیا جا سکے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۸۷ ..... (مسند عمر) سلیمان بن الربیع العدوی سے روایت ہے فرمایا: میں بصرہ سے کچھ عبادت گزار لوگوں کے ساتھ نکلا پھر ہم مکہ آئے تو ہماری ملاقات عبداللہ بن عمرو سے ہوئی انہوں نے فرمایا: عنقریب بنو قنطورا خراسانیوں اور کیسانیوں کو سختی سے ہنکائی گے پھر وہ اپنے گھوڑے دجلہ کے کنارے لگی کھجوروں سے باندھ دیں گے پھر فرمایا: بصرہ سے ابلہ تک کا فاصلہ کتنا ہے؟ ہم نے کہا: چار فرسخ، فرمایا: وہ آکر وہاں اتریں گے پھر اہل بصرہ کی طرف پیام بھیجیں گے: کہ یا ہمارے لئے اپنی زمین خالی کر دو یا ہم تمہاری طرف چل کر آئیں تو اہل بصرہ کے تین گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ جنگل میں چلا جائے گا ایک کوفہ سے جا ملے گا اور ایک فرقہ ان (حملہ آوروں) سے جا ملے گا اس کے بعد وہ سال بھر ٹھہریں گے پھر کوفہ والوں کی طرف پیام بھیجیں گے: یا ہمارے لئے اپنی زمین خالی کر دو یا ہم تمہاری طرف چل کر آئیں تو ان کی تین ٹولیاں ہو جائیں گی ایک ٹولی شام

سے جا ملے گی ایک جماعت جنگل میں چلی جائے گی ایک ٹولی ان (حملہ آوروں) سے جا ملی گی فرمایا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور آپ سے وہ بات بیان کی جو عبداللہ بن عمرو سے سنی تھی اپ نے فرمایا: عبداللہ بن عمرو جو کہہ رہے تھے اسے زیادہ جانتے ہیں پھر لوگوں میں اعلان ہوا نماز با جماعت تیار ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میری امت کا ایک گروہ ضرور حق پر قائم رہے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آ جائے'' ہم نے عرض کیا: یہ عبداللہ بن عمرو کی حدیث کے خلاف ہے چنانچہ ہم عبداللہ بن عمرو سے ملے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو فرمایا ان سے کہہ دیا تو انہوں نے فرمایا: ہاں جب اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا تو جو میں نے کہا وہ بھی ہو جائے گا، ہم نے کہا: ہم سمجھتے ہیں آپ نے سچ فرمایا ہے۔ابن جریر وصحیحه بیهقی فی البعث

۳۹۵۸۸...... (مسند عمر) قتادة ابوالاسود سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں اور زرعة بن ضمرہ اشعری کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ (راستہ میں) ہماری ملاقات عبداللہ بن عمرو سے ہوگئی آپ نے فرمایا: عنقریب عجم کی زمین میں کوئی عربی باقی نہیں رہے گا کوئی مقتول یا قیدی جس کے خون کا فیصلہ کیا جانے لگے تو زرعة نے ان سے کہا: کیا مشرکین مسلمانوں پر غلبہ پالیں گے؟ آپ نے فرمایا: تم کس قبیلہ سے ہو کہا: بنی عامر بن صعصعہ سے فرمایا: جب تک نبی عامر بن صعصعہ کے کندھے ذی الخلصة پر ایک بت جو جاہلیت کا کوئی بت تھا۔ آپس ٹکرائیں تو ہم نے ملاقات کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عبداللہ بن عمرو کا قول ذکر کیا آپ نے تین بار فرمایا: عبداللہ جو کہتے ہیں اسے زیادہ جانتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کا خطبہ دیا فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت کا ایک ٹکڑا ہمیشہ حق پر کاربند رہے گا ان کی مدد کی جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آ جائے پھر ہم نے عبداللہ بن عمرو سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات نقل کی تو عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا: اللہ کے نبی ﷺ نے سچ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کا حکم آئے اور وہ بھی ہو جائے گا جو میں نے کہا ہے۔

ابن راهو يه قال الحافظ ابن حجر رجاله ثقات لكن فيه انقطاع ميں قتادة وابی الاسود

۳۹۵۸۹...... (مسند علی) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت جب پندرہ کام کرلے گی تو ان پر مصیبت نازل ہو جائے گی کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت و مال بنالیں گے امانت کو غنیمت سمجھ لیں زکوۃ کو تاوان وٹیکس قرار دیں گے اور مرد اپنی بیوی کی مانے گا اور والد سے بےوفائی کرے گا ماں کی نافرمانی کرے گا اور دوست سے نیکی کرے گا شرابیں پی جانے لگیں گی باریک وموٹا ریشم بنا جانے لگے آلات موسیقی اور گانے بجانے والی رکھنے لگیں آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے قوم کا سردار (اخلاق کے لحاظ سے) گھٹیا شخص بن جائے اس امت کا آخری حصہ پہلے پر لعنت کرنے لگے مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں تو اس وقت لوگ تین چیزوں کا انتظار کریں سرخ آندھی زمین دھنسا ؤ اور چہروں کا مسخ وبگڑاؤ۔

ترمذی وقال ابن ابی الدنيا فی ذم الملا هی بيهقی فی البعث وقال هذا الاسناد فيه ضعف وابن الجوزی فی الواهيات

۳۹۵۹۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص نے آپ کو آواز دے کر کہا: قیامت کب ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ڈانٹا دھمکایا اور اس سے فرمایا: خاموش رہو! یہاں تک کہ جب پو پھوٹی تو آپ نے آسمان کی طرف نگاہ دوڑائی تو فرمایا: وہ ذات پاک ہے جس نے اسے بلند کیا اور اسے بنانے والا ہے پھر زمین کی طرف نگاہ لگائی تو فرمایا: وہ ذات پاک ہے جو اسے پھیلانے والا اور پیدا کرنے والا ہے اس کی بعد فرمایا: سائل کہاں جو قیامت کے بارے میں پوچھ رہا تھا تو وہ شخص اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پوچھا تھا آپ نے فرمایا: (یہ حادثہ عظیمہ) اس وقت ہوگا جب حکمرانوں کا خوف ستاروں کی تصدیق اور تقدیر کی تکذیب ہونے لگے اور جب امانت کو غنیمت صدقہ کو ٹیکس اور آزاد عورت سے زنا کرنا کھلا گناہ ہے اس وقت تری قوم کی ہلاکت ہے۔البزار وسنده حسن

۳۹۵۹۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اسلام گھٹتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ اللہ (بھی) نہ کہا جائے گا جب ایسا ہوگا تو شہد کی مکھی دین کو ڈسے گی اور جب ایسا ہوگا تو ایسی قوم کو بھیجے گا جو ایسے جمع ہوں گے جیسے خزاں کے پتے جمع ہوتے ہیں اللہ کی قسم،! مجھے ان کے امیر کے نام اور سواریوں کو ٹھہرانے کی جگہ کا پتہ ہے۔رواه ابن ابی شيبه

۳۹۵۹۲۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمائی: لوگ ختم ہوجائیں گے یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہنے والا کوئی نہ رہے گا جب لوگ ایسا کرلیں گے تو شہد کی مکھی دین کوڈسے گی تو لوگ اس کے پاس ایسے جمع ہوں گے جیسے خزاں کے پتے جمع ہوتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے ان کے امیر کا نام اوران کی سواریوں کی ٹھہرے کی جگہ کا علم ہے لوگ کہتے ہیں: قرآن مخلوق ہے نہ خالق ہے اور نہ مخلوق لیکن اللہ کا کلام ہے اسی سے اس کا آغاز ہوااوراسی کی طرف لوٹ کرجائے گا۔ اللالکائی والاصبھانی

۳۹۵۹۳۔۔۔(مسند جابر بن عبداللہ) جابر سے روایت ہے کہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دن تم میں سے کوئی جاندار زندہ میں ہوگا جس کی عمر ہزار سال ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۹۴۔۔۔جریر بجلی سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے زمین کا بایاں خراب ویران ہوگا پھر دایاں محشر رہاں ہوگا اور میں اس کا تابع ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۹۵۔۔۔عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں یہ پتھراؤ بگڑاؤ اور دھنسنا ہوگا کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کب ہوگا؟ فرمایا: جب آلات موسیقی عام ہوجائیں گانے والیاں بکثرت ہوجائیں اور شرابیں پی جانے لگیں۔ رواہ ابن النجار

۳۹۵۹۶۔۔۔عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عوف! قیامت سے پہلے چھ چیزیں شمار کرلینا سب سے پہلے میری وفات تو میں رونے لگا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ مجھے چپ کرانے لگے۔ پھر فرمایا: کہو! ایک دوسری بیت المقدس کی فتح کہو دواور بکثرت موتیں جو میری امت میں ایسے ہوں گی جیسے بکریوں میں گردن توڑ بیماری ہوتی ہے کہو! تین چوتھی چیز ایسا فتنہ جو میری امت میں سب سے بڑا ہوگا کہو! چار پانچویں مال تم لوگوں میں بکثرت ہوگا یہاں تک کہ آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے پھر بھی وہ ناراض ہوگا کہو پانچ چھٹی بدعہدی جو تم میں اور ترکوں میں ہوگی اس کے بعد وہ تمہاری طرف چل کر آئیں گے اور تم سے جنگ کریں گے اور مسلمان اس وقت غوطہ نامی زمین میں دمشق نامی شہر میں ہوں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۹۵۹۷۔۔۔عوف بن مالک سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے اجازت چاہی کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: آجاؤ میں نے عرض کیا: سارا اندر آجاؤں یا تھوڑا سا (یعنی صرف سرآگے کروں) آپ نے فرمایا: پورے آجاؤ چنانچہ جب میں اندر آیا تو آپ نے اچھے انداز سے وضو کیا پھر فرمایا: عوف بن مالک! قیامت سے پہلے چھ چیزیں ہیں: تمہارے نبی کی فوتگی کہو! ایک گویا میرا دل اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ بیت المقدس کی فتح ایسی موت جو تمہیں ایسے ختم کرے گی جیسے بکریوں میں گردن توڑ بیماری ہوتی ہے اور مال بکثرت ہوجائے اور ایک روایت ہے: پھر فتنے ظاہر ہوں گے مال کی اتنی کثرت و بہتات ہوگی کہ آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے پھر بھی وہ ناراض ہوگا کافروں کے شہر کی فتح بدعہدی جو تم میں اور بنی الاصفر (ترکوں) میں ہوگی وہ تمہارے مقابلہ میں اسی جھنڈوں تلے آئیں گے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار (جنگجو) ہوں گے وہ غداری کرنے میں تم سے بڑھ کر ہوں گے۔ (ابن ابی شیبۃ وابن النجار

۳۹۵۹۸۔۔۔سواد بن ابی عمار سے روایت ہے کہ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طاعون! مجھے بھی ختم کردے! لوگوں نے آپ سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا آپ نے فرمایا: جب بھی مسلمان کی عمر لمبی ہوتی ہے اس کے لئے بہتری ہوتی ہے آپ نے فرمایا: کیوں نہیں لیکن مجھے ایک چیز کا ڈر ہے اور وہ بے وقوف لوگوں کی حکومت اور حکم کو بیچنا، خونوں کو بہانا، قطع رحمی کرنا، پولیس والوں کی کثرت اور ایسے نئے لوگوں کا ظہور جو قرآن کو ساز و بانسری بنالیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۵۹۹۔۔۔عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ کے پاس مال غنیمت آتا آپ اسے اسی دن تقسیم فرمادیتے تو شادی شدہ لوگوں کو دوہرا حصہ اور کنواروں کو ایک حصہ دیتے ہمیں بھی بلایا گیا مجھے عمار بن یاسر سے پہلے بلایا جاتا چنانچہ مجھے بلایا گیا اور آپ نے مجھے دوہرا حصہ دیا کیونکہ میں شادی شدہ تھا پھر میرے بعد عمار بن یاسر کو بلایا گیا اور انہیں آپ نے ایک حصہ دیا تو وہ ناراض ہوئے یہاں تک کہ خود رسول اللہ ﷺ اور آپ کے پاس بیٹھنے والوں نے اسے محسوس کیا۔ (ادھر سامان میں) سونے کی ایک زنجیر کا ٹکڑا رہ گیا تھا تو

نبی ﷺ نے اپنی لاٹھی کی نوک سے اسے اٹھانا چاہا تو وہ گر پڑتا اور آپ فرمانے لگے اس وقت تم لوگوں کی کیا حالت ہوگی جب اس (مال) کی تمہارے لئے بہتات وکثرت ہوگی؟ تو کسی نے اس بات کا (ڈر کی وجہ سے) کوئی جواب میں دیا عمار عرض کرنے لگے: ہم چاہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے لے بڑھا دیا تو جور کے سور کے اور جو فتنہ میں پڑسو پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید تم اس میں بری طرح نہ پڑ جاؤ۔

ابو یعلی، ابن عساکر

۳۹۶۰۰......(ایضاً) اس وقت تک جنگ ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ چھ چیزیں پیش آجائیں سب سے پہلے میری فوتگی کھوایک دوم بیت المقدس کی فتح سوم لوگوں میں ایسی موت جیسے بکریوں کی گردن توڑ بیماری ہوتی ہے چہارم لوگوں میں عام فتنہ ہوگا ہر گھرانے پر اس کے حصہ کے مطابق اثر ہوگا پنجم ترکوں میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو شہزادہ ہوگا وہ دن میں ایسے جوان ہوگا جیسے بچہ جمعہ میں جوان ہوتا ہے اور وہ جمعہ میں ایسے جوان ہوگا جیسے بچہ مہینہ میں بڑھتا ہے اور وہ چیز میں ایسے پروان چڑھے گا جیسے بچہ سال میں جوان ہوتا ہے جب اس کی عمر بارہ سال ہوگی لوگ اسے اپنا بادشاہ بنا لیں گے وہ ان میں کھڑے ہوکر کہے گا کب تک یہ لوگ ہماری عمدہ زمینوں پر غالب رہیں گے میرے خیال میں مجھے ان کی طرف جانا چاہئے تا کہ انہیں وہاں سے نکالوں خطیب لوگ اٹھ کر اس کی رائے کی تحسین کریں گے پھر وہ جزیروں اور جنگلوں میں کشتی بنانے والوں کو بھیجے گا اس کی بعد جنگجوؤں کو ان میں سوار کرے گا بالاخر وہ لوگ انطاکیہ اور عریش۔ (جھوبڑوں) کے درمیان اتریں گے۔

مسلمان اپنے حاکم کے پاس بیت المقدس میں جمع ہوں گے ان کا اس پر اتفاق ہوگا کہ مدینۃ الرسول جائیں یہاں تک کہ ان کی فصلیں چراگاہ اور خیبر سے متعلق ہوں گی وہ میری امت کو گھائیں اگنے کی جگہوں سے نکالا باہر کریں گے ان میں سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے ایک تہائی قتل ہوجائیں گے اور ثابت قدم تہائی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کو شکست دیں گے اس روز اللہ کی قسم (اللہ) اپنی تلوار چلائے گا اور اپنے نیزہ سے حملہ کرے گا اور مسلمان اس کی پیروی کریں گے یہاں تک کہ قسطنطنیہ کی تنگ جگہ کے پاس پہنچ جائیں گے جہاں کا پانی خشک ہوچکا ہوگا پھر وہ شہر کا رخ کریں گے وہاں پڑاؤ کریں اللہ تعالیٰ اس قلعہ کے کی دیواروں کو تکبیر کے ذریعہ گرادے گا اس کے بعد وہ ان کے پاس پہنچ جائیں گے تو ڈھالوں سے ان کے اموال تقسیم کریں گے وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک ان کے پاس ایک گھڑسوار آکر کہے گا: تم یہاں مصروف ہو اور تمہارے گھروں میں دجال نمودار ہوچکا ہے۔ جو ایک جھوٹی خبر ہوگی تو جنہوں نے اس بارے میں علماء سے سن رکھا ہوگا وہ تو ایسا کام کریں گے اور جوان کے علاوہ ہوں گے وہ چل نکلیں گے مسلمان قسطنطنیہ میں مساجد تعمیر کریں گے اور اس کے پچھلے علاقوں میں جنگ کریں یہاں تک دجال نکل آئے گا۔ رواہ حاکم

۳۹۶۰۱......عوف بن مالک اشجعی سے وہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تک دو بستیاں فتح ہوجاتیں قسطنطنیہ فتح ہوگا، سعیہ اور عموریۃ۔ رواہ حاکم

۳۹۶۰۲......(ایضاً) صلۃ بن زفر سے روایت ہے فرمایا: میں بلنجر کی فتح میں حاضر تھا ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چل رہے تھے آپ نے مجھ سے فرمایا: صلہ! میں نے عرض کیا: جی حضرت! فرمایا: اس وقت ہماری کیا حالت ہوئی جب مسلمان سفید کی طرف چلیں گے ان کے ساتھ فالنجارہ یہاں تک کہ وہ اس کا پتھر پتھر توڑ دیں گے میں نے کہا: کیا ایسا ہونے والا ہے؟ فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا میں نے کہا: کس کے ہاتھ پر ایسا ہوگا فرمایا: ایک ہاشمی نوجوان کے ہاتھ پر، پھر صلہ میں نے کہا: جی جناب! فرمایا: اس وقت تم کس حال میں ہوگے جب مسلمان طبرستان کا رخ کریں گے ان کے پاس فالبخار ہوگا وہ اس کے ذریعہ اس کا پتھر پتھر توڑ دیں گے میں نے کہا: ایسا ہوگا آپ نے فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم جس کے جس کی قبضہ قدرت میں میر جان ہے نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا میں نے کہا: کس کے ہاتھوں ایسا ہوگا فرمایا: ایک ہاشمی نوجوان کے ہاتھوں پھر فرمایا: صلہ! میں نے کہا: جی حضرت! فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مسلمان قسطنطنیہ کی طرف جائیں گے ان کے ساتھ فالبخار ہوگا یہاں تک کہ وہ اس کا پتھر پتھر توڑ دیں گے میں نے کیا ایسا ہونے والا ہے؟ فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا میں نے کہا: کس کے ہاتھوں؟ فرمایا: ایک ہاشمی نوجوان کے ہاتھوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۰۳......معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: آخری زمانہ میں کھلے عام گناہ کرنے والے قاری ہوں گے اور فاجر وزراء خیانت کرنے والے امین ظالم عرفاء اور جھوٹے امراء ہوں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۰۴......ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک شام کے میرے لوگ عراق اور عراق کے اچھے لوگ شام منتقل نہیں ہوجاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۰۵......ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک عراق کے اچھے لوگ شام کی طرف اور شام کے برے لوگ عراق کی طرف نقل مکانی نہیں کر لیتے قیامت قائم نہیں ہوگی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شام کو نہ چھوڑنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۰۶......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تک برے لوگ عراق اور عراق کے اچھے لوگ شام منتقل نہیں ہوجاتے قیامت قائم نہیں ہوگی اور حالت یہ ہوگی کہ شام شام اور عراق عراق ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۰۷......حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بصرہ یا بصیرہ نامی زمین کا ذکر جس کے ایک طرف دجلہ نامی نہر جہاں بہت سے کھجوروں کے درخت ہیں وہاں قنطورا اترے گا اور لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے ایک گروہ اپنی اصل سے جاملے گا اور ہلاک ہوجائے گا ایک گروہ اپنا بچا کر کے کافر ہوجائے گا اور ایک اپنے بچوں کو پیچھے چھوڑ کر ان سے جنگ کریں گے اور ان کے مقتولین شہداء ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے بقیہ ماندون کو فتح دے گا۔ ابن ابی شیبہ وسندہ حسن

۳۹۶۰۸......ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یہ قیامت کی نشانیاں ہیں کہ عقلیں کم ہونے لگیں خوابوں کو قریب کیا جانے لگے اور پریشانی بڑھ جائے۔ نعیم حماد فی الفتن

۳۹۶۰۹......ابوالرباب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپس کی بغاوت اور لعن طعن کے زمانہ سے اللہ کی پناہ طلب کرو لوگوں نے کہا: وہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایسی قوم کی جنگ ہو جن کا دعویٰ جاہلیت والا ہوگا تو وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بازاروں میں ایک عربی عورت کو کھڑا کر کے سات باپوں کی طرف منسوب کیا جائے گا (یعنی زنا عام ہوجائے گا) آدمی کے لئے اس کی خریداری سے صرف باریک پنڈلی روکاوٹ بنے گی۔

اور کہا جاتا ہے: وہ شخص محروم ہے جو بنی کلب کی غنیمت سے محروم رہا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے قریش اور قریش میں سے میرے گھرانے کے لوگ ہلاک ہوں گے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ کی وبا کی شکایت کی گئی تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اس (مدینہ) کی وبا مہیعۃ کی طرف منتقل کردے اے اللہ جتنا آپ نے ہمارے لئے مکہ کو محبوب بنایا ہے اس سے دوہرا مدینہ کو محبوب بنادے فرمایا: کہا جاتا ہے: آپ علیہ السلام نے شام کی طرف رخ کر کے فرمایا: وہاں فتح ہوگی تو لوگ اس کی طرف (ایسے جائیں گے) جیسے ہنکائے جاتے ہیں اور مشرق فتح ہوگا تو لوگ اس کی طرف لپکے جائیں گے جب کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر انہیں معلوم ہو ان کے مد وصاع میں برکت دی گئی اور فرمایا: جس نے مدینہ کی مشقت شدت پر صبر کیا تو میں قیامت کے روز اس کے لئے گواہ بنوں گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۱۰......عبداللہ بن بشر سے روایت ہے فرمایا: میں نے کافی زمانہ ہوگیا (رسول اللہ ﷺ کی) حدیث سنی ہے کہ جب تو بیس یا ان سے کم یا زیادہ لوگوں میں ہو اور تو نے ان کے چہرے جانچے تو تمہیں کوئی ایسا نظر نہ آیا جس سے اللہ تعالیٰ کے لئے خوف کیا جاتا تو جان لو قیامت قریب ہے۔

بیہقی فی شعب الایمان ابن عساکر

۳۹۶۱۱......عبداللہ بن بشر صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے فرمایا: ہم سنتے تھے کہا جاتا تھا جب بیس ان سے کم یا زیادہ آدمی جمع ہوں اور ان میں کوئی ایسا نہ ہو جس سے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے خوف ہو تو قیامت آئی کہ آئی۔ بیہقی فی شعب الایمان

۳۹۶۱۲......عبداللہ بن حوالہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیدل غنیمت کے لئے بھیجا تو ہم لوگ بغیر کچھ لائے واپس آگئے آپ نے جب ہماری مشقت و تھکاوٹ دیکھی تو دعا کی اے اللہ! اس میرے حوالے نہ کر میں ان کی کفالت سے کمزور پڑ جاؤں اور نہ لوگوں کے سپرد کر کہ یہ ان کے سامنے بے وقت ہوجائیں اور انہیں ترجیح دینے لگیں اور نہ انھیں ان کے اپنے حوالے کر کہ عاجز پڑ جائیں بلکہ ان کے رزق اکیلے

ہی ذمہ دار بن جا پھر فرمایا: تمہارے لئے ضرور شام فتح ہوگا اور ضرور تمہارے لئے فارس روم کے خزانے تقسیم ہوں گے اور تم میں سے ایک آدمی کے پاس اتنا اتنا مال ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دینے جائیں گے پھر انہیں ناراضگی سے لے گا کہ تھوڑے ہیں۔
اس کے بعد میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ابن حوالہ: جب دیکھو کہ خلافت (شام) ارض مقدس میں اتر چکی تو اس وقت زلزلے وصعوبتیں فتنے اور بڑے بڑے امور پیش آئیں گے اور قیامت اس وقت لوگوں کے اتنے نزدیک ہوگی جتنا میرا یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے۔

یعقوب بن سفیان ابن عساکر

۳۹۶۱۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک قیصر یا ہرقل کا شہر فتح نہیں ہو جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی ایمان والوں اس میں اجازت ہوگی ان دونوں شہروں میں ڈھالوں سے مال تقسیم کریں گے وہ زمین پر موجود مال سے زیادہ مال قبول کریں گے پھر ان میں یہ افواہ پھیل جائے گی کہ تمہارے گھرانوں میں دجال ظاہر ہو گیا چنانچہ جو کچھ ان کے پاس ہوگا اسے چھوڑ کر دجال سے جنگ کرنے آجائیں گے۔

رواہ ابو نعیم

۳۹۶۱۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عنقریب ایک ظاہر ہونے والا ظاہر ہوگا لوگوں نے عرض کیا: ظاہر ہونے والا کون ہے؟ فرمایا: ایک منادی جو اعلان کرے گا قیامت تو ہر زندہ مردہ کو گویا کان کے پاس یہ اعلان پہنچا ہوگا۔ خطیب فی المتفق

۳۹۶۱۵...... عبد بہ بن صالح عروہ بن رویم ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے انصاری سے نبی ﷺ سے نقل کرتے سنا: فرمایا: میری امت میں بھونچال ہوگی جس میں دس ہزار بیس ہزار اور تیس ہزار لوگ ہلاک ہوں گے جسے اللہ تعالیٰ متقین کے لیے نصیحت ایمان والوں کے لیے رحمت اور کافروں کے لئے عذاب بنائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۱۶...... عبدربہ، عروہ بن رویم انصاری سے روایت کرتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندوں کو بہترین رات میں جھنجھوڑوں گا تو اس رات میں نے جس کی حالت کفر میں روح قبض کی تو وہ اس کی میری تقدیر میں لکھی موت ہوگی اور جس کی روح بحالت ایمان قبض کی تو وہ اس کے لئے شہادت ہوگی۔ ابن عساکر

۳۹۶۱۷...... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: یہ قیامت کی علامت ہے کہ نیک لوگوں کو پست کیا جائے اور برے لوگوں کو بلند کیا جائے اور ہر قوم اپنے منافق لوگوں کو سردار بنادے۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۶۱۸...... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: تم قسطنطنیہ میں تین جنگیں کرو گے پہلی میں تمہیں کافی مشقت اٹھانا پڑے گی دوسری تمہارے اور ان میں صلح کی صورت میں ہوگی یہاں تک کہ تم ان کے شہر میں ایک مسجد بھی بناؤ گے پھر تم اور وہ قسطنطنیہ کے پیچھے دشمن سے جنگ کرو گے تیسری میں اللہ تعالیٰ تمہیں تکبیر کے ذریعہ ان پر فتح دے گا چنانچہ اس کا ایک ثلث (تہائی) ویران ہوگا ایک تہائی کو اللہ تعالیٰ جلد دے گا اور باقی ایک تہائی کو تم ناپ کر تقسیم کرلو گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۶۱۹...... (مسند عبداللہ بن عمرو) اللہ تعالیٰ بدخلق بدزبان کو ناپسند کرتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب تک بدخلقی اور بدکلامی پھیل نہیں جاتی برا پڑوس قطع رحمی عام نہیں ہو جاتی امین کو خائن اور خیانت کرنے والے کو امانت دار نہیں سمجھا جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے سب سے بہترین مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور سب سے افضل ہجرت اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں کو چھوڑنا ہے۔
اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! مومن کی مثال سونے کے ٹکرے کی سی ہے اس کا مالک اگر اسے آگ میں گرم کرے تو نہ وہ تبدیل ہوا اور نہ کم ہوا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مسلمان کی مثال شہد کی مکھی سی ہے جس کی خوراک بھی پاکیزہ اور اس کا پاخانہ بھی پاکیزہ (اگر) گرے تو نہ ٹوٹے نہ خراب ہو خبردار! میرا اتنا بڑا حوض ہے جس کی چوڑائی ایلہ سے مکہ تک ہے اور اس کے جام ستاروں کی تعداد ہیں اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا دودھ سے زیادہ سفید ہے جس نے اسے پی لیا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

مسند احمد طبرانی فی الکبر والخر ائطحی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمرو

۳۹۶۲۰.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: جب تک لوگ راستوں میں گدھوں کی طرح جفتی نہیں کریں گے تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۲۱.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: جب تک لوگ راستوں میں گدھوں کی طرح جفتی نہیں کریں گے قیامت قائم نہیں ہوگی پھر ابلیس ان کے پاس آکرانہیں بتوں کی عبادت پہ لگادے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۲۲.....عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے شام کی زمین ویران ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۲۳.....عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے ایک ہوا بھیجے گا جو ہراس شخص کو اس چھوڑے گی جس کے دل میں (ایمان کی) بھلائی ہوتی اسے ماردے۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۲۴.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ یہ قیامت کی علامت ہے کہ آدمی مسجد سے گزرے گا اور وہاں دو رکعت بھی نہیں پڑھے گا۔ عبدالرزاق

۳۹۶۲۵.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قرآن کوایک رات میں ضرور اٹھالیا جائے گا پھر کسی کے نسخہ میں ایک آیت بھی نہیں رہے گی اٹھالی جائے گی۔ ابن ابی داؤد

۳۹۶۲۶.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگو! فرات کے پانی کے پھیلاؤ کو برا نہ سمجھو عنقریب پانی کا ایک برتن گلاس تلاش کیا جائے تو بھی نہیں ملے گا یہ اس وقت ہوگا جب ہر پانی اپنے عنصر (مادہ) کی طرف لوٹ جائے گا۔ (اس وقت) پانی اور باقی ماندہ مومنین شام میں ہوں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۲۷.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان میں ایک چیخ ہوگی تو شوال میں ایک ملی جلی آوازوں کا شور ہوگا ذیقعدہ میں قبیلوں میں غیز ہوگی ذوالحجہ میں خون بہائے جائیں گے اور محرم محرم کیا ہے تین بار فرمایا: افسوس صد افسوس! بہت زیادہ لوگ میں قتل ہوں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! چیخ کیا ہے فرمایا: یہ پندرویں رمضان کی ہوگی ایسی آواز ہوگی جو سوئے لوگوں کو جگادے گی اور کھڑوں کو بٹھادے گی اور جس سال بہت سے زلزلے اور اولے ہوں گے اس جمعرات میں باپردہ عورتوں کو اپنے پردے سے نکال دیگی جب جمعرات اسی سال کا رمضان پڑے تو جب پندرویں رمضان جمعہ کے روز تم لوگ فجر کی نماز پڑھ لوتو ایسا کرنا کہ اپنے گھروں میں داخل ہوجانا دروازے بند کرلینا اپنے طاقچے بند کرلینا کمبل اوڑ لینا اور اپنے کان بند کرلینا جب تمہیں چیخ کے آثار محسوس ہونے لگیں تو اللہ کے حضور سجدہ میں گر پڑنا اور کہنا: سبحان القدوس سبحان القدس ہمارا رب قدوس ہے اس واسطے جس نے ایسا کیا وہ نجات پاجائے گا اور جس نے ایسا نہ کیا وہ ہلاک ہوجائے گا۔ نعیم حاکم

۲۹۶۲۸.....(مسند ابن مسعود) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تمہارے دین میں سب سے پہلے امانت ختم ہوگی اور آخری چیز نماز رہے گی اور ایسی قوم نماز پڑھے گی جس کا کوئی دین نہیں ہوگا اور یہ قرآن عنقریب تم میں سے اٹھالیا جائے گا لوگوں نے عرض کیا: ایسا کیسے ہوگا جب کہ اسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں میں محفوظ کردیا ہے اور ہم نے اسے اپنے نسخوں میں محفوظ کررکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک رات میں اسے چلایا جائے تو جو تمہارے دلوں میں یا نسخوں میں ہے سب مٹ جائے گا پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: اور ہم چاہتے تو جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا اسے ختم کردیتے۔ ابن ابی شیبة نعیم

۳۹۶۲۹.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا: عنقریب تم کوفہ سے نقدی اور درہم میں لے سکو گے کسی نے کہا: وہ کیسے؟ فرمایا: ایک قوم آئے گی جن کے چہرے گویا منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑے سواد پر باندھ لیں گے تمہیں چراگاہوں کی طرف ہٹادیں گے یہاں تک کہ اونٹ اور توشہ تمہیں تمہارے محلات سے زیادہ محبوب ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۳۰.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تمہارے پاس مشرق کی جانب سے چوڑے چہرے والی ایک قوم آئے گی ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی گویا ان کی آنکھیں کسی چٹان میں ظاہر ہوئی ہیں اور ان کے چہرے جیسے منڈھی ہوڈھالیں ہیں بالآخر وہ اپنے گھوڑے

فرات کے کنارے پر باندھ دیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۳۱.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عنقریب تم اپنے کے لئے گھر میں پاؤ گے جنہیں زلزلوں نے تباہ کردیا ہوگا اور نہ اپنے سفریں۔ (ادھر ادھر) پہنچنے کے لئے سواریاں پاؤ گے کیونکہ بجلیوں نے انہیں ہلاک کردیا ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۳۲..... طاؤس سے روایت ہے فرمایا: جھٹکے ہوں گے ایک جھٹکا یمن میں سخت قسم کا ہوگا ایک شام اس سے زیادہ سخت ہوگا اور ایک مشرق میں۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۳۳.....ابن سابط سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں دھنساؤ بگڑ آ و اور پتھراؤ ہوگا لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی گواہی دیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب آلات موسیقی شرابیں عام ہوجائیں ریشم پہنا جانے لگے۔

۳۹۶۳۴..... عدی بن حاتم سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے لئے اپنے مال کی زکوٰۃ دینا بھی مشکل ہوجائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۳۵..... عدی بن حاتم سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک سفید محل جو مدائن میں ہے فتح نہیں ہوجاتا قیامت قائم نہیں ہوگی اور جب تک ایک مسافر عورت حجاز سے عراق کی جانب امن کے ساتھ نہیں چلتی کہ اسے کسی قسم کا خوف نہ ہو۔ میں نے یہ دونوں علامتیں دیکھ لیں۔ قیامت قائم نہیں ہوگی اور جب تک لوگوں کا ایسا بادشاہ نہیں ہوجاتا جو دونوں ہاتھوں سے مال جمع کرتا ہو قیامت قائم نہیں ہوگی۔ رواہ ابن النجار

۳۹۶۳۶.....مکحول سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے ارمینا ویران ہوگا پھر مصر کی زمین۔ ابن ابی شیبہ وفیہ برد

۳۹۶۳۷.....(مسند علی) وکیع سواریں بن میمون بشیر بن عوف شیخ من عبدالقیس ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جب ایک سو پینتالیس سال ہوں گے تو سمندر اپنی جانب کو روک دے گا اور جب ایک سو پچاس سال ہوں گے تو خشکی روک دے گی اور جب ایک سو ساٹھ سال ہوں گے تو اس وقت دھنساؤ بگڑاؤ اور زلزلے شروع ہوں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۳۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: نہر کے پیچھے سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام حارث بن حراث ہوگا اس کے لشکر کے آگے ایک شخص منصور نامی ہوگا وہ آل محمد کی مدد و موافقت ایسے کرے گا جیسے قریش نے رسول اللہ..... کی مدد کی ہر مومن کے ذمہ ہے کہ اس کی مدد کرے یا فرمایا: اس کی دعوت قبول کرے۔ ابوداؤد

۳۹۶۳۹..... (مسند علی) زید بن واقد مکحول سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ لوگ نماز اور امانت کو ضائع کردیں کبیرہ گناہوں کو حلال کرلیں سود کھانے لگیں رشوت وصول کریں مضبوط عمارتیں بنائیں خواہشات کی پیروی کریں دین کو دنیا کے بدلہ بیچ ڈالیں قرآن کو راگ بنالیں، درندوں کی کھالیں بچھونے اور مسجدوں کو راستہ اور ریشم کو لباس بنالیں، ظلم زنا عام ہوجائے طلاق (دینے دلوانے اور واقع ہوجانے) کو معمولی سمجھیں خائن کو امانت دار اور امین کو خیانت کرنے والا سمجھ لیا جائے بارش تباہی مچائے، (اولاد) غصے کا سبب بن جائے فاجر امراء جھوٹے وزراء، خائن امانت دار اور ظالم خفیہ پولیس والے ہوجائیں علماء کم قراء بکثرت اور فقہاء کی کمی ہوگی قران مجید کو سونے سے اور مساجد کو زیور سے سجایا جائے گا منبر لمبے ہوں گے دل خراب ہوں گے گانے والیاں گی رکھی جائیں گی آلات موسیقی کو حلال سمجھا جائے گا شرابیں پی جائیں گی حدود (شرعیہ) کی پامالی کی جائے مہینوں کو کم شمار کیا جائے گا وعدے توڑے جائیں گے عورت تجارت میں اپنے خاوند کے شریک ہوگی عورتیں ٹٹوؤں پر سوار ہوں گی عورتیں مردوں کو اور مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کریں گے غیر اللہ کی قسم کھائی جائے گی آدمی بغیر مطالبہ کے گواہی دے گا زکوٰۃ کو جرمانہ اور امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا آدمی بیوی کی مانے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا باپ کو دور کرے گا عہدے میراث بن جائیں گے ادمی کے شر سے بچنے کے لئے اس کی عزت کی جائے گی حکومتی گماشتے۔ (پولیس والے) بکثرت ہوں گے جاہل منبروں پر چڑھ جائیں گے مرد تاج پہنیں گے راستے تنگ ہوں گے عمارتیں مضبوط بنیں گی مرد، مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے لطف اندوز ہوں گی تمہارے منبروں کے خطباء بڑھ جائیں گے اور تمہارے علماء تمہارے حکمرانوں کی طرف جھک جائیں گے پھر حرام کو حلال اور حلال

کوحرام قراردے کرمن پسند فتوے دیں گے اورتمہارے علماء اس لئے علم سیکھیں گے تاکہ تمہارے درہم ودنانیز حاصل کرسکیں تم نے قرآن کوتجارت بنالیا اپنے مالوں میں اللہ تعالیٰ کا حق ضائع کردیا سوتمہارے مال تمہارے برے لوگوں کے پاس چلے گئے اور تم نے ناتے ختم کیے اپنی محفلوں میں شرابیں، پس جوئے سے تم کھیلے تم نے ڈھول باجے اور بانسریاں بجائیں اور تم نے اپنے ضرورتمندوں کو اپنی زکوۃ سے روکا اور تم نے اسے جرمانہ سمجھا اور بری (بے گناہ) کو قتل کیا گیا تاکہ عوام اس کے قتل کی وجہ سے غضبناک ہوں تمہاری خواہشات مختلف ہوتیں اور دادو عیش غلاموں اور پس ماندہ لوگوں میں رہ گئی پیمانوں اور دونوں کو گھٹایا گیا اور بے وقوف تمہارے (حکومتی) کاموں کے ذمہ دار بن گئے۔

ابو الشیخ فی الفتن وعوین فی جزء والدیلمی

۳۹۶۴۰.....ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم سے کہا گیا جو اس امت کے آخر میں قریب قیامت کے وقت ہونا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی اور لونڈی کے پچھلے مقام کو استعمال کرے گا اور یہ ان میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ناراضگی لازم آتی ہے ان میں سے آدمی (مرد) کا مرد سے لطف اندوز ہونا ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے، ان میں سے عورت کا عورت سے لطف اندوز ہونا ہے اسے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ناراضگی لازم آتی ہے، ایسے لوگوں کی کوئی نماز نہیں، جب تک یہ اسی روش پر قائم رہیں ہاں جب اللہ تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرلیں کسی نے ابی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: سچی توبہ کیا ہے فرماتے ہیں: میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ نے فرمایا: گناہ پر ندامت جب تم سے زیادتی ہوجائے تو تم کسی گھڑے کے پاس بیٹھ کر اپنی ندامت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرو اور پھر کبھی وہ کام نہ کرو۔ دارقطنی فی الافراد، بیہقی ابن النجار

۳۹۶۴۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں نے ایسا دور بھی دیکھنا ہے جس میں فاجر حد سے گزر جانے فریبی قریب کیا جائے اور انصاف کرنے والا عاجز آجائے گا اسی دور میں امانت غنیمت زکوۃ جرمانہ، نماز مقابلہ بازی صدقہ احسان سمجھا جانے لگے گا اسی دور میں لونڈیوں اور ملکہ سے مشورہ لیا جائے گا اور بے وقوفوں کی حکومت ہوگی۔ ابن المنادی

۳۹۶۴۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب تک خراسان سے سیاہ جھنڈے نہیں آتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑے بیان اور فرات کی کھجوروں کے ساتھ نہیں باندھ لیتے رات دن۔ (یعنی دنیا) فنا نہیں ہوں گے۔

ابن المنادی

۳۹۶۴۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! قیامت کب ہوگی ہے آپ نے اسے ڈانٹا پھر جب آپ نے نماز فجر پڑھ لی تو آسمان کی طرف چہرہ اٹھایا پھر فرمایا اس کا خالق اسے بلند کرنے والا اسے تبدیل کرنے والا اور اسے کتاب میں کاغذات سمیت کر رکھنے والا کتنا بابرکت ہے پھر زمین کی طرف دیکھ کر فرمایا: اس کا بنانے والا پھیلانے بدلنے اور کاغذات کو کتاب میں سمیٹنے کی طرح اسے لپیٹنے والا کتنا بابرکت ہے اس کے بعد فرمایا: قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ تو وہ شخص لوگوں آخر میں کے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا وہ عمر بن الخطاب تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بادشاہوں کے ظلم، تقدیر کو جھٹلانے ستاروں پر ایمان ویقین رکھنے کے وقت ہوگی ایک گروہ آئے گا جو امانت کو غنیمت، زکوۃ کو جرمانہ، فاحشہ کو زیارت ودیدار کا ذریعہ بنالیں گے میں نے آپ سے فاحشہ کی زیارت کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: دو فاسق آدمی ہوں گے ان میں سے ایک کھانے پینے کا بندوبست کرے گا اور (دوسرا) عورت لائے گا پھر (اس سے) کہے گا جیسے تو نے کیا ایسا میرے لے بھی بنا۔ اسی بنیاد پر ایک دوسرے کی زیارت کریں گے اس وقت میری امت ہلاک ہوگی۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاہی

۳۹۶۴۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے ان سے پوچھا: قیامت کب ہے؟ فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی بات کا سوال کیا جس کا علم نہ جبرائیل کو ہے اور نہ میکائیل کو البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں کچھ چیزیں بتادوں جب زبانیں نرم اور دل دشمنی کرنے لگیں لوگ دنیا میں رغبت کرنے لگیں زمین پر عمارتیں ظاہر ہوجائیں بھائیوں میں اختلاف پھیل جائے اور ان کی خواہشات مختلف ہوجائیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم بیچا جانے لگے۔ ابن ابی شیبة

۳۹۶۴۵..... (مسند انس) ایک شخص اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: قیامت کب ہے آپ ﷺ جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا ٹھہرے رہے پھر اس شخص کو بلایا اور ازدشنوۃ کے ایک نوجوان کی طرف دیکھا جو میرا ہمعصر تھا فرمایا: اگر یہ زندہ رہا اور اسے موت نہ آئی تو قیامت قائم ہوجائے گی۔

عبد بن حمید، مسلم، بیهقی فی البعث

۳۹۶۴۶..... (ایضاً) رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے میں دیہاتی بڑے جرأتمند واقع ہوئے ایک اعرابی آپ کے پاس آ کر کہنے لگا: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی تو آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا پھر آپ مسجد تشریف لائے مختصر نماز پڑھ کر اعرابی کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اور اتنے میں سعد دوسی گزر رہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے (لمبی) عمر پائی یہاں تک کہ اپنی عمر ختم کر کی تم میں سے کوئی جھپکتی آنکھ باقی نہیں رہے گی۔ بیهقی فی البعث

۳۹۶۴۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی آپ کے پاس انصار کا ایک نوجوان لڑکا تھا، جس کا نام محمد تھا آپ نے فرمایا: اگر یہ لڑکا زندہ رہا اور بڑھاپے تک پہنچ گیا تو اس وقت قیامت قائم ہوجائے گی۔

ابو نعیم فی المعرفة

زمانے کی رسول اللہ ﷺ سے دوری کی وجہ سے تنزل وتغیر پذیری

۳۹۶۴۸..... ابن جریر نے تہذیب الآثار میں فرمایا: ابوحمید الحمصی احمد بن المغیرۃ عثمان بن سعید محمد بن مناجر، زبیدی زھری ان کے سلسلہ سند میں عروۃ سے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں افسوس لبید نے کیا کہہ دیا: شعر:

''وہ لوگ چلے گئے جن کے سائے میں (پناہ میں) جی جاتا تھا اور میں پیچھے ایسے رہ گیا جیسے خارشی اونٹ کی جلد ہوتی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش تو ہمارا یہ زمانہ پالیتا'' پھر زھری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عروہ پر رحم کرے پس کیا حال ہوتا اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے پھر زبیدی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زھری پر رحم کرے پس کیسا ہوتا ہے اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے محمد نے کہا: میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ زبیدی پر رحم فرمائے کیا ہوتا اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے ابوحمید فرماتے ہیں: عثمان نے کہا: ہم کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ محمد پر رحم کرے پس کیسا ہوتا اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے ابن جریر کہتے ہیں: ہم سے ابوحمید نے کہا: اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم کرنے کیسا ہوتا اگر وہ ہمارا یہ زمانہ پالیتے ابن جریر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ احمد بن المغیرۃ پر رحم کرے کیسا ہوتا اگر وہ ہمارا یہ زمانہ پالیتے۔ عبدالرزاق

بڑی نشانیوں کا احاطہ

۳۹۶۴۹..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: اگر کوئی شخص راستہ میں گھوڑا باندھے اور پہلی نشانی کے وقت عمدہ بچھڑا حاصل کرے تو آخری نشانی دیکھنے تک وہ بچھڑے پر سوار نہیں ہوسکے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۵۰..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تم پہلی نشانی دیکھ لوگے تو پھر لگاتار شروع ہوجائیں گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۵۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دھنساؤ بگڑاؤ اور پتھراؤ ضرور ہوگا عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اس امت میں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، جب گانے والیاں رکھ لیں گے زنا کو حلال سمجھ لیں گے سود کھائیں گے حرم کا شکار جائز کرلیں گے ریشم پہنا جائے گا مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے فائدہ اٹھائیں گی۔ رواہ ابن النجار

۳۹۶۵۲..... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: آپ کا گمان ہے کہ قیامت سو سال تک قائم ہوجائے گی انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! میں یہی کہتا ہوں قیامت قائم ہونے کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے میں نے تو یہ کہتا تھا: مخلوق کے ہر سو سال کے سرآغاز جب سے دنیا پیدا کی گئی ایک معاملہ ہوگا فرمایا: پھر عنقریب بھڑ کے حمل کا بچہ ظاہر ہوگا کسی نے کہا: بھڑ کے حمل کا بچہ کیا ہے؟ فرمایا: ایک رومی ہوگا

جس کا باپ یا ماں شیطان (جن) ہوگا وہ پانچ لاکھ کا لشکر لیکر سمندری راستہ سے مسلمانوں کا رخ کرے گا بالآخر عطا اور صور کے درمیان پڑاؤ کرے گا اس کے بعد وہ اعلان کرے گا کشتیوں والو! ان سے نکلو! پھر انہیں جلانے کا حکم دے گا پھر ان سے کہے گا: تمہارے لئے قسطنطنیہ ہے اور نہ روم یہاں تک کہ ہمارے اور عرب کے درمیان فیصلہ کن جنگ ہو جائے تو مسلمان ایک دوسرے سے امداد مانگیں گے یہاں تک کہ عدن ابین والے اپنی اونٹنیوں پر بیٹھ کر انہیں امداد پہنچائیں گے اور جمع ہو کر جنگ شروع کر دیں گے پھر جو نصرانی شام میں ہوں گے ان سے خط و کتابت کر کے انہیں مسلمانوں کی خفیہ باتیں پہنچائیں گے مسلمان کہیں گے (ان سے) الگ ہو جاؤ تم سب ہمارے دشمن ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان (فتح و شکست کا) فیصلہ کر دے پھر وہ مہینہ تک جنگ کرتے رہیں گے ان کے ہتھیار ختم ہو گئے ... تمہارا ... پہنچ ... ان پر پہنچا ہے۔

فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو مہینہ شروع میں تمہارا ... ہے ... آج ... اپنے دشمنوں سے انتقام ... اپنے ... ہوں گے ... جنگ ... یہاں تک ... دن یہاں تک ... آدمیوں پر ... ایک ... آج ... پھر ... تو ... اس ... کہ ... کوئی آ ... ان سے کہے گا: مدد ... بچوں میں دجال آ چکا ہے وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ... ہو جائیں گے ... وقت ... ہو ... آسمان کی تاریکی ... اتار جائے گا اور ایک آدمی (تیر ...) دجال ... آدمی اپنے بھائی سے بات ... اس کی وجہ سے اس کی آواز نہیں سن سکے گا (آواز پست ہوگی) وہ ایسی حالت میں ہوں گے کہ آسمان سے ایک آواز سنیں گے لوگو! ... مدد پہنچ چکی ہے لوگ کہیں گے: عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہو گئے چنانچہ وہ آپ کو اور آپ انہیں خوشخبری دیں گے روح اللہ! نماز پڑھائیے وہ فرمائیں گے: اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت بخشی ہے ان کے علاوہ کسی کو ان کی امامت کرنا مناسب نہیں تو امیر المؤمنین لوگوں کو نماز پڑھائیں گے ... کہا گیا ... لوگوں نے ... معاویہ بن ابی سفیان ہوں گے آپ نے فرمایا: نہیں پھر عیسیٰ علیہ السلام اس دن نماز پڑھیں گے نماز سے فارغ ہونے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اپنا نیزہ منگوائیں گے اور دجال آ جائے گا آپ فرمائیں گے (دجال، کذاب ٹھہر جا) جب وہ آپ کو دیکھ کر آپ کی آواز پہچان لے گا تو جیسے آگ کی وجہ سے تانبا پگھلتا ہے یا دھوپ کی وجہ سے چربی پگھلتی ہے ایسے پگھلے گا اگر عیسیٰ علیہ السلام اسے نہ مارتے تو وہ بالکل پگھل جاتا چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام اس پر ... اس کے ... پر وار کریں گے اور اسے قتل کر دیں گے اور اس کا لشکر پتھر اور درختوں میں تتر بتر ہو جائے گا اس کے لشکر میں زیادہ تر یہودی اور منافقین ہوں گے پتھر پکارے گا روح اللہ! یہ ... پیچھے ... ہے اسے قتل کیجئے اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑنے اور خنزیر قتل کرنے کا حکم دیں گے چنانچہ صلیب توڑ دی جائے گی اور خنزیر قتل کر دیا جائے گا ... جنگ ختم ہو جائے گی یہاں تک کہ بھیڑیا ان کے پاس بیٹھ جائے گا اور ... سے گا ... بچے اور بچے سانپ سے کھیلیں گے ... انہیں ... زمین ... انصاف سے بھر دیں گے۔

وہ اس حال میں ہوں گے کہ ایک آواز سنیں گے: یاجوج ماجوج کھل گئے وہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وہ ہر اونچی جگہ سے پھسلتے آئیں گے اور پوری زمین میں فساد پھیلائیں گے صورت حال یہ ہوگی کہ ان کا پہلا حصہ موجیں مارتی نہر پر آ کے سارا پانی پی جائے گا اور پچھلے کہیں گے یہاں کوئی نہر تھی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھ بیت المقدس میں قلعہ بند ہو جائیں گے اور وہ کہیں گے: ہمارے علم میں ہم نے تمام زمین والوں کو قتل کر دیا چلو آسمانوں والوں کا رخ کرو چنانچہ وہ اپنے تیر پھینکیں گے جن کے پھلوں پر خون لگا واپس آئے گا جو آزمائش ہوگی وہ کہیں گے: اب زمین میں کوئی نہیں بچا آسمان میں اس وقت ایمان والے کہیں گے: روح اللہ ان کے لیے فنا کی بددعا کریں! تو وہ ان کے لیے بددعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے کانوں پر ایک کیڑا پیدا فرمائے گا جو انہیں ایک رات میں قتل کر دے گا تو ان کے مرداروں سے پوری زمین بدبودار ہو جائے گی لوگ عرض کریں: روح اللہ! ہم بدبو سے مرجانے والے ہیں تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش بھیجے گا اور سیلاب انہیں سمندر میں پھینک دے گا پھر وہ ایک آواز سنیں گے کہا جائے گا ٹھہرو! کوئی ہے کہ قلعہ نما گھر پر جنگ ہے تو وہ ایک لشکر بھیجیں گے تو وہ

اس لشکر کے پہلے لوگوں کو جاملیں گے ادھر عیسیٰ علیہ السلام وفات پاجائیں گے مسلمان آپ کے پاس آکر آپ کو غسل دیں گے خوشبو لگا کر کفنا ئیں گے اور نماز جنازہ پڑھ آپ کو دفن کریں گے تو اس لشکر کے پہلے لوگ اور دوسرے مسلمان واپس آکر آپ کی قبر پر مٹی ڈال کر ہاتھ جھاڑ رہے ہوں گے اس کے بعد وہ لوگ کچھ ہی عرصہ رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ یمنی ہوا بھیجے گا کسی نے پوچھا: یمنی ہوا کون سی ہے؟ فرمایا: یمن سے ایک ہوا چلے گی جو مسلمان بھی اسے سونگھے گا اس کی روح قبض کر لے گی، فرمایا: ایک رات میں سارا قرآن اٹھالیا جائے گا انسانوں کے سینوں یا ان کے گھروں میں جو کچھ ہوگا سارے کا سارا اللہ تعالیٰ اٹھائیں گے لوگوں میں نہ کوئی نبی ہوگا نہ قران اور نہ کوئی ایماندار رہے گا۔

عبداللہ بن عمرو نے فرمایا: اس وقت قیامت کا قائم ہونا مخفی ہوجائے گا ہمیں پتہ نہیں کتنے لوگ چھوڑ جائیں گے اسی طرح ایک چیخ ہوگی، فرمایا: زمین پر جب کوئی چیخ ہوئی تو وہ اللہ تعالیٰ زمین والوں پر ناراضگی کی وجہ سے ہوئی فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا یہ لوگ ایک چیخ کے منتظر ہیں جس میں دودھ دہونے کا بھی وقفہ نہیں سورۃ آیت ۱۵ فرمایا: مجھے پتہ نہیں کہ کتنے چھوڑ جائیں گے۔ رواہ ابن عساکر

مہدی علیہ السلام

۳۹۶۵۳..... حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خوشخبری ہو مہدی تمہاری اولاد سے ہوگا۔ ابن عساکر وفیہ موسیٰ بن محمد البلقاوی عن الولید بن محمد المعرقری کذابان

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۱۔

۳۹۶۵۴..... (ابن ابی شیبہ) حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ، ابو محمد، عاصم بن عمرو البجلی ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ آسمان سے ایک آدمی کا نام پکارا جائے گا ہدایت یافتہ نہ اس کا انکار کرے گا اور نہ اسے روکا جائے گا۔

۳۹۶۵۵..... عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: فتح مکہ کے روز میں رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر قریش کے پاس آیا اور انہیں رسول اللہ ﷺ سے لڑائی کرنے سے روکنے لگا ادھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہ پا کر تلاش کا حکم دیا لوگوں نے کہا: وہ قریش کے پاس گئے ہیں تاکہ انہیں آپ سے لڑائی کرنے سے روکیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے باپ کو واپس لاؤ میرے باپ کو واپس لاؤ کہیں قریش انہیں قتل نہ کردیں جیسا ثقیف نے عروہ بن مسعود کو قتل کردیا تو رسول اللہ ﷺ کے گھڑ سوار نکلے اور مجھ سے مل کر مجھے واپس لے آئے جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو آبدیدہ ہو کے میرے ساتھ لپٹ کر رونے لگے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو آپ کی مدد کے لئے گیا تھا آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے پھر آپ نے تین بار فرمایا: اللہ! عباس اور اس کی اولاد کی مدد فرما اس کے بعد ارشاد فرمایا: چچا جان! کیا آپ کو پتہ ہے کہ مہدی جسے توفیق دی گئی وہ راضی اور پسندیدہ آپ کی اولاد سے ہوگا۔ ابن عساکر وفیہ الکدیمی

۳۹۶۵۶..... ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رومیوں کو میری اولاد کے ایک حکمران کے مقابلہ میں روکا جائے گا اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا وہ عماق نامی جگہ سے متاجہ ہونگے باہمی جنگ ہوگی مسلمانوں کے تقریبا تین تہائی شہید ہوں گے پھر دوسرے دن کی جنگ میں بھی مسلمانوں کے آتنے ہی شہدی ہونگے پھر تیسرے دن جنگ میں رومیوں پر فتح پالیں گے، یہ لوگ بڑھتے بڑھتے قسطنطنیہ فتح کرلیں گے اسی اثناء کہ وہ آپس میں ڈھالوں سے غنیمت تقسیم کررہے ہونگے کہ ایک اعلان کرنے والا آئے گا: تہارے بچوں میں دجال نکل آیا ہے۔

الخطیب فی المتفق و المفرق

۳۹۶۵۷..... سعید بن جبیر سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا جب ہم کہہ رہے تھے بارہ امیر ہوں گے پھر کوئی امیر نہیں ہوگا بارہ امیروں کے بعد قیامت ہے فرمایا: کیا بے وقوفی میں پڑے ہو ہم اہل بیت میں سے اس کے بعد منصور سفاح اور مہدی ہے عیسیٰ علیہ السلام تک آپ نے شمار کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۵۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رایت ہے فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ دنیا ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ہم میں سے ایک نوجوان

پیدافرمائے گا جونیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے گا نہ فتنے اس کی لئے مشتبہ ہونگے اور نہ وہ فتنوں کو مشتبہ سمجھے گا اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس (حکومت) کا خاتمہ بھی ہم پر کرے گا جیسا کہ اس کا آغاز ہم سے فرمایا ہے تو ایک شخص نے اپ سے کہا: ابن عباس! اس سے آپ کے (خاندانی) بوڑھے عاجز ہیں اور تمہارے نوجوان اس کی امید رکھتے ہیں اپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۵۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی ہر گھر میں غم وخوف پہنچ جائے گا لوگ دو درھم دو جریب۔ (زمین کا ٹکڑا یا چار روٹیاں) مانگے گے لیکن کوئی انہیں نہیں دے گا پھر جنگ کے بدلے جنگ ہوگی اور آسانی کے بدلے آسانی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے شہر میں گھرلے گا اس کی بعد زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۹۶۶۰..... قتادہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے: مہدی چالیس سال رہے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۶۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایسا فتنہ ہوگا جو لوگوں کو ایسے نکھیرے گا جیسے (معدن) کان میں سونا لہٰذا اہل شام کو برا بھلا نہ کہنا بلکہ ان کے برے لوگوں کو جو کچھ کہنا ہو کہو کیونکہ اہل شام میں ابدال میں عنقریب اللہ تعالیٰ اہل شام پر آسمان سے بارش بھیجے گا ان کی جماعت خوفزدہ ہوجائے گی یہاں تک کہ اگر ان سے لومڑیاں لڑیں تو وہ بھی ان پر غالب آجائیں اس وقت میرے گھرانے کا ایک شخص تین جھنڈوں میں نکلے گا زیادہ والا کہے گا: پندرہ ہزار اور کم والا کہے گا: بارہ ہزار ان کی نشانی امت امت، سات جھنڈے والوں سے ملیں گے ہر جھنڈے تلے ایک شخص ہوگا جو بادشاہت کا طالب ہوگا اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کردے گا اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ان کی الفت عزت دور ونزدیک میں ڈال دے۔ طبرانی فی الاوسط

۳۹۶۶۲..... (اسی طرح) الغفاری فی کتاب الاداب والمواعظ قاضی ابوسعید خلیل بن احمد السجستانی، ابن خلف اسحاق بن زریق اسمعیل بن یحییٰ بن عبداللہ حسن بن عمارہ حکم بن عیینہ یحییٰ بن حزار ان کے سلسلہ سند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اتنے میں تمیم داری آگئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کر کے اپ کا سر چوما نبی ﷺ نے فرمایا: تمیم اتنے دن کہاں تھے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں بحری سفر میں تھا ہمارا جہاز ٹوٹ گیا پھر جساسہ کا اول سے آخر تک قصہ بیان کیا۔

۳۹۶۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک ایک تہائی قتل ایک مرتے اور ایک تہائی باقی نہیں رہ جاتے مہدی نہیں نکلے گا۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۳۹۶۶۴..... حضرت علی ﷺ سے روایت ہے فرمایا: جب تک لوگ ایک دوسرے پر تھو کتے ہیں مہدی نہیں نکلے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ حق ال محمد میں ہے اس وقت مہدی (کا نام) لوگوں کی زبانوں پر ہوگا اور اس کی محبت سے ان کے دل لبریز ہونگے اس کے علاوہ کسی کا ذکر نہیں ہوگا۔

نعیم وابن المفادی فی الملاحم

۳۹۶۶۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سفیانی کے مقابلہ میں کالے جھنڈے نکلیں گے ان میں بنی ہاشم کا ایک جوان ہوگا اس کی بائیں ہتھیلی پر تل ہوگا اور اس کے لشکر کے آگے بنی ہاشم کا ایک شخص ہوگا جسے شعیب بن صالح کہا جائے گا تو وہ اس (سفیانی) کے ساتھیوں کو شکست دے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۶۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سفیانی کا گھڑ سواروں کا لشکر کوفہ کی طرف نکلے گا تو وہ خراسانیوں کی تلاش میں ایک مہم بھیجے گا اور خراسانی والے مہدی کی تلاش میں نکلیں گے چنانچہ وہ اور ہاشمی کالے جھنڈے لے کر ملیں گے اس کے لشکر کے مقدمہ پر شعیب بن صالح ہوگا اس کے بعد وہ سفیانی کے ساتھی باب اصطخر پر ملیں گے پھر ان کے درمیان سخت لڑائی ہوگی چنانچہ کالے جھنڈوں کو غلبہ ہوگا اور سفیان کا لشکر بھاگ جائے اس وقت لوگ مہدی کی تمنا اور تلاش کریں گے۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مدینہ کی جانب ایک لشکر بھیجا جائے گا وہ آل محمد ﷺ میں سے جس پر دسترس رکھیں گے اسے پکڑلیں گے اور بنی ہاشم کے بہت سے مرد وخواتین قتل کردیئے جائیں گے اس وقت مہدی اور مبض مدینہ سے بھاگ کر مکہ چلے جائیں گے

ان کی تلاش میں لوگ بھیجیں گے وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے حرم وامن کی جگہ سے جاملیں گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۶۶۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سفیانی مہدی کی طرف لشکر بھیجے گا تو وہ کھلے میں دھنسا دیئے جائیں گے یہ بات اہل شام تک پہنچے گی وہ اپنے خلیفہ سے کہیں گے مہدی نکل آیا ہے اس کی بیعت کرو اور اس کی فرمانبرداری میں داخل ہو جاؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے وہ بیعت کا پیام بھیجے گا اور مہدی چل پڑے گا اور بالآخر بیت المقدس میں پڑاؤ کرے گا خزانے اس کی طرف منتقل ہوں گے عرب وعجم اور جنگ والے روم وغیرہ بغیر جنگ کے اس کی اطاعت میں داخل ہو جائیں گے یہاں تک کہ قسطنطینیۃ میں اور اس کی آس پاس مسجدیں بن جائیں گی اور مشرق میں اس کے گھرانے کا ایک شخص اس سے پہلے نکلے گا اور اپنے کندھے پر آٹھ سال تلوار لٹکا کر لڑے گا اور قصاص لے گا بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اس کے پاس نہیں پہنچے گا کہ مر جائے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۶۷۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمارے ایک آدمی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فتنے کھول دے گا انہیں دھنسانے کا عذاب دے گا صرف تلوار ہی ان پر چلائے گا وہ آٹھ سال تک اپنے کندھے پر تلوار لٹکائے گا قتل کرتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ کہنا شروع ہو جائیں گے یہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے نہیں ہے اگر اولاد فاطمہ سے ہوتا تو ہم پر رحم کرتا اللہ تعالیٰ اسے بنی عباس اور بنی امیہ سے لڑائے گا۔

رواہ ابو نعیم

۳۹۶۷۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مہدی کی پیدائش گاہ مدینہ ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے گھرانے سے ہوگا اس کا نام نبی کے نام جیسا ہوگا اور اس کی ہجرت کی جگہ بیت المقدس ہے (اس کا حلیہ یہ ہے) گھنی داڑھی سرمگیں آنکھیں چمکدار دانت چہرے پر تل ناک کا بانسہ اٹھا ہوا اس کے کندھے پر نبی ﷺ کی علامت ہوگی وہ نبی ﷺ کا جھنڈا لیکر نکلے گا جو چوکور کالی منقش چادر سے بنا ہوگا اس میں پتھر ہوگا جب سے رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تب سے وہ کھولی نہیں گئیں اور جب تک مہدی نہیں نکلے گا کھولی نہیں جائیں گی اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں سے اس کی مدد کرے گا جو اس کے مخالفین کی گردنوں اور پیٹھوں پر ماریں گے وہ تیس سے چالیس کے درمیانی زمانہ میں بھیجا جائے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۶۷۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مہدی قریشی نوجوان ہوگا گندمی رنگ درمیانے قد والا ہوگا۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۶۷۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سیاہ جھنڈے سفیانی کے لشکر کو شکست دیں گے ان میں شعبی بن صالح ہوگا تو لوگ مہدی کی تمنا اور تلاش کریں گے چنانچہ وہ مکہ سے نکلے گا اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہوگا لوگوں کا اس کے نکلنے سے مایوس ہونے کے بعد وہ دو رکعتیں ادا کرے گا کیونکہ لوگوں پر زیادہ مصیبت رہی ہوگی جب وہ نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرے گا تو کہے گا لوگو! امت محمد ﷺ اور خصوصاً آپ کے گھرانے والوں پر مصیبت نے حد کر دی ہمیں ڈانٹا گیا ہمارے خلاف بغاوت کی گئی۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۶۷۴......عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت (المقدس) کو الوداع کہا تو فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں میں بیت (المقدس) کے خزانے اور اس میں رکھا اسلحہ اور مال اللہ کی تقسیم کروں گا یا چھوڑ جاؤں گا تو حضرت علی بن ابی طالب نے اپ سے کہا: امیرا المومنین چلئے آپ یہ کام کرنے والے نہیں یہ کام ہمارا قریشی نوجوان کرے گا جو آخری زمانہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تقسیم کرے گا۔

رواہ ابو نعیم

۳۹۶۷۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمای: مہدی ہمارا آدمی فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۶۷۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مہدی تیس یا چالیس سال تک لوگوں کا حاکم رہے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۶۷۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: طالقان کے لیے خرابی ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ایسے خزانے میں جو نہ سونے کے نہ چاندی کے لیکن وہاں ایسے مرد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے وہ آخری زمانہ میں مہدی کے مددگار ہوں گے۔

ابو غنم الکوفی فی کتاب الفتن

۳۹۶۷۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے قریب میری اولاد سے ضرور ایک شخص نکلے گا جب ایمان والوں کے دل ایسے مردہ ہو جائیں گے جیسے مشقت سختی بھوک قتل پے در پے فتنوں اور بڑے جنگوں کی وجہ سے بدن مر جائے ہیں سنتوں کو ختم کرنا بدعات کو فروغ

دینا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنا (جیسے امور پیش آئیں گے) پس اللہ تعالیٰ مہدی محمد بن عبداللہ کی وجہ سے مٹائی گئی سنتوں کو زندہ کرے گا اس کی عدالت و برکت سے مومنوں کے دل کھل اٹھیں گے اور عجم کی جماعتیں اور عرب کے قبائل اس کے پاس جمع ہو جائیں گی وہ اسی حال پر کئی سال رہے گا جو زیادہ نہیں دس سے کم ہے پھر وہ فوت ہو جائے گا۔ ابن المنادی فی الملاحم

۳۹۶۷۹ ..... سعد الاسکاف، اصبغ بن نباتہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (لوگوں سے) خطاب کیا حمد وثناء کے بعد فرمایا: لوگو! قریش عرب کے امام ہیں نیکوں کے لیے اور برے بروں کے لئے ایک چکی کا ہونا ضروری نیک ہے جو گمراہی کو پیسے اور گھومے گی جونہی وہ درمیان میں رکے گی تو زور سے پیسے گی آگاہ رہنا اس کے پینے کی ایک علامت ہے اور وہ اس کی تیزی ہے اور اسے ست کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے خبردار! میں اور میری اولاد کے نیک لوگ اور میرے اہل بیت بچپن میں صاحب علم اور بڑھاپے میں عقلمند ہوتے ہیں ہمارے ساتھ حق کا جھنڈا ہے جو اس سے آگے بڑھا گمراہ ہوا جو اس سے پیچھے رہا ہلاک ہوا اور جس نے اسے تھامے رکھا مل گیا۔

ہم رحمت والے ہیں ہماری وجہ سے حکمت کے دروازے کھلے اللہ کے حکم سے ہم نے فیصلے کیے اللہ کے علم سے ہم نے جانا اور سچے سے ہم سنا، اگر تم ہماری پیروی کرو گے نجات پاؤ گے اور اگر منہ موڑو گے اللہ تعالیٰ تمہیں ہمارے ہاتھوں عذاب دے گا ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہاری گردنوں سے ذلت ورسوائی کے پھندے توڑ دیئے ہم پر اختتام ہوا نہ کہ تم پر دوسرے ہمارے ساتھ ملتے ہیں۔ اور غلو وشدت کرنے والا ہماری طرف رجوع کرتا ہے آگ تمہاری جلد بازی اور ایسے کام کے اندازے سے تاخیر نہ کرتے جو انسان میں پہلے ہو چکا تو میں تمہارے سامنے غلام جوانوں عرب کے بیٹوں اور کچھ بوڑھوں کی بات کرتا جو توشہ میں نمک کی طرح ہیں اور کم از کم توشہ نمک ہے ہم میں معتبر اور ہماری جماعت (شیعہ) میں اس کا انتظار ہے ہم اور ہماری جماعت پیٹ چرا گاہ اور تلوار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف چل رہے ہیں ہمارا دشمن بیماری اور ہلاکت سے مرے گا اور جو اللہ تعالیٰ بدلہ اور سزا چاہے گا اللہ غالب عزت والے کی قسم! جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم سے کہہ دوں تو ایک جماعت کہہ دے گی: کس قدر جھوٹا اور انکل پچو ہے اور اگر میں تم میں سے سو آدمی چن لوں جن کے دل سونے جیسے ہوں پھر ان میں سے اس کا انتخاب کروں اور ان سے بیان کروں ہمارے اہل بیت کے بارے میں نرم بات کروں جس میں صرف حق کہوں اور صرف سچائی کا سہارا لوں تو وہ لوگ باہر نکل کر کہنے لگیں علی سب سے جھوٹا ہے۔ اور اگر تمہارے علاوہ دس آدمیوں کا انتخاب کروں اور ان سے اپنے دشمنوں اور ہمارے خلاف بغاوت کرنے والوں کی زیادہ باتیں کروں تو باہر نکل کر کہیں گے: علی سب سے سچا ہے، لکڑیاں چننے والا ہلاک ہوا اور کل والے نے قلعہ بنایا اور دل پلٹنے لگے بعض سبز ہیں اور بعض خشک و اور بعض پر بارش پڑتی ہے اے ساتھیو! تمہارے چھوٹے تمہارے بڑوں سے نیکی کریں اور تمہارے بڑے تمہارے چھوٹوں پر رحم کریں۔ اور گمراہوں، سنگ دلوں کی طرح نہ ہونا جو نہ دین کی سمجھ رکھتے ہیں اور نہ انہیں اللہ تعالیٰ کا خالص یقین حاصل ہے جیسے شتر مرغ کے سفید انڈوں کے رکھنے کی جگہ آل محمد کے جوڑوں کے لئے ظالم جابر حد سے تجاوز کرنے والے خلیفہ کی طرف سے خرابی ہے جو میری اور میری اولاد کی اولاد کی توہین کرے گا۔

اللہ کی قسم! مجھے رسالتوں کی تفسیر شمار کا پورا ہونا اور کلمات کے مکمل ہونے کا علم ہے میری اہل میں ضرور ایک شخص مرا خلیفہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا حکم دے گا مضبوط ہوگا اور اللہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرے گا: یہ سخت اور رسوا کرنے والے زمانہ کے بعد ہوگا جس میں مصیبت بڑھ جانے کی امید ختم ہو جائے گی رشوت قبول کی جائے گی اس وقت اللہ تعالیٰ دجلہ کے کنارے سے ایک شخص کسیا ہم کام کے لیے بھیجے گا اسے کینہ وحسد خون بہانے پر مجبور کرے گا جبکہ وہ پردے میں اوجھل تھا ایک قوم سے ناراض ہو کر انھیں قتل کرے گا وہ بڑا کینہ ور اڑیل ہوگا جیسے بخت نصر کا سال لوگوں کو دھنسا کر تکلیف دے گا اور انہیں (موت کا) جام پلائے گا اس کی گردش عذاب کا کوڑا اور بھیجہ نکالنے والی تلوار ہوگی۔

پھر اس کے بعد فساد اور مشتبہ امور ہوں گے وہاں جو خرات سے دور ہو کر او نچے سیلوں تک جا پہنچا جو قسطنطنیات کا دروازہ ہیں کئی نشانیوں اور پے در پے آفات ہیں جو یقین کے بعد شک پیدا کریں گی تھوڑی دیر بعد وہ اٹھے گا شہروں کو بنائے گا اور خزانوں کو کھولے گا لوگوں کو جمع کرے گا ایک نگاہ سے انھیں دیکھے گا اور نظر اٹھائے گا چہرے جھک جائیں گے اور حال ظاہر ہو جائے گا یہاں تک کہ انے جانے والے کو دیکھ لے گا افسوس جو کچھ معلوم ہے رجب ذکر کا مہینہ ہے رمضان سالوں کو پورا کرنے والا ہے شوال میں قوم کے کام اٹھائے جاتے ہیں ذوالقعدہ میں لوگ بیٹھتے

ہیں ذوالحجہ پہلے عشرے کا افتتاح ہے خبردار! جمادی اور رجب کے بعد تعجب ہی تعجب ہے کئی چیزوں کا جمع کرنا اور مردوں کو اٹھانا اور فتنہ وفساد کی باتوں کا پیش آنا ان کے درمیان کئی حس وتیں ہونگی جو اپنا دامن اٹانے والی اپنی زیادتی کو بلانے والی اپنی بات کا اعلان کرنے والی دجلہ اور اس کے آس پاس خبردار! ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہوگا اس کا حسب پاک ہوگا اس کے ساتھ سردار ہوں گے اسے رمضان کے مہینہ میں بہت زیادہ قتل وقتال تنگی ونقصان کے بعد جب اللہ کے دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوگی اسے اس کے اور اس کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا پر گرچہ مجھے معلوم ہے کہ زمین اپنی امانتیں کس کے سامنے نکالے اور کس کے حوالے اپنے خزانے کرے گی، اگر میں چاہوں تو اپنا پاؤں مار کر کہوں یہاں سے چاندی اور زر ہیں نکال اس وقت مصیبت زدو با تمہاری کیا حالت ہوگی! جب تمہاری تلوار میں تمہاری ہاتھوں میں سفرتی ہوں گی پھر تم آرام کی رات کند ھے پہلاؤ۔ (پریڈ کرو) گے اللہ تعالیٰ ضرور ایسا خلیفہ مقرر کرے گا جو ثابت قدم رہے گا اپنے فیصلے پر اشوت نہیں لے گا اور لمبی لمبی دنگے گا جو منافقین کو ہلاک کردیں گی مومنین کے لئے کشادگی لائیں گی خبردار! ایسا ہونا ہے اگر چہ نہ چاہنے والے نہ چاہیں تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے درود وسلام ہو محمد (ﷺ) پر جو خاتم النبین ہیں اپ کی آل اور آپ کے تمام صحابہ پر۔ (ابن المنقدی وسعد والصغ متروکان) اس پوری روایت میں ایسی باتیں ہیں جو فصیح کلام میں بدنما ہیں اس لحاظ سے بھی یہ سند اور روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول نہیں ہو سکتی۔ مترجم

۳۹۶۸۰......محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے ایک دن اپنی مجلس میں فرمایا: اللہ کی قسم مجھے (اندازے سے) یہ معلوم ہے کہ تم لوگ ضرور مجھے قتل کرکے میرے خلیفہ بنو گے اور تم ضرور ایسے اور اندھے ہوگے جیسے تمہارا بد بخت میری داڑھی کو اس گھوڑی کے خون سے رنگین کرنے سے تیس کے گا اللہ کی قسم! یہ رسول اللہ ﷺ کی مجھے وصیت ہے یہ قوم اہل باطل سے ملکر اور اہل حق سے جدا ہو کر تم پر ٹوٹ پڑے گی یہاں تک کہ کافی عرصہ حکومت کریں گے اور حرام خون حرام شرمگاہ اور حرام شراب کو حلال کرلیں گے مسلمانوں کا کوئی گھر ان کے ظلم سے نہیں بچے گا نبی امیہ کے بے ان کی لونڈی کے بیٹے کی وجہ سے افسوس ہے ان کے زندیقوں کو قتل کرے گا ان کا خلیہ بازاروں میں چلے گا جب ایسی حالت ہوگی اللہ تعالیٰ انھیں آپس میں ٹکرائے گا اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور جان پیا کی نبی امیہ کی حکومت قائم رہے گی یہاں تک ایک زندیق ان کا حاکم بن جائے گا پھر جب اسے قتل کردیں گے تو اپنی لونڈے کے بیٹے کے محکوم بن جائیں اللہ تعالیٰ ان میں پھوٹ ڈال دے گا تو وہ اپنے ہاتھوں اور ایمان والوں کے ہاتھوں اپنے گھر ویران کریں گے سرحدیں بے کار ہو جائیں گی خون بہائے جائیں گے اور سات ماہ تک دنیا میں دشمنی اور قتل عام پھیل جائے گا جب ان کا زندیق قتل ہو جائے گا تو اس زمانہ میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی خرابی ہے نبی ہاشم ایک دوسرے پر مسلط ہو جائیں گے اور غیرت کا یہ عالم ہوگا کہ پانچ آدمی حکومت پہ ایسی غیرت کھائیں گے جیسے نوجوان خوبصورت عورت پر غیرت کھاتے ہیں تو ان میں سے کوئی بد بخت بھاگ جائے گا اور کوئی بے غیرت کوسج (جس کی داڑھی نہ اگتی ہو) سے لوگوں کی زیادہ تعداد بیعت کرلے گی پھر بتوں کے شہر جزیرہ سے ایک ظالم اس کی طرف جائے گا بے غیرت اس سے جنگ کرکے خزانوں پر قبضہ کرلے گا اور دمشق سے حران تک اس سے جنگ کرے گا اور سابقہ ظالموں کے سے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں پر آسمان سے ناراض ہوگا تو اس پر مشرق کی جانب سے ایک نوجوان بھیجے گا جو نبی ﷺ کے گھرانے والوں کی طرف بلائے گا وہ سیاہ جھنڈوں والے کمزور لوگ ہونگے اللہ تعالیٰ انھیں غلبہ دے گا ان پر اپنی مدد بھیجے گا پھر جوان سے جنگ کرے گا شکست کھائے گا قحطانی لشکر چلے گا یہاں تک کہ وہ خلیفہ کو نکال لیں گے وہ خوفزدہ اور ناپسند کررہا ہوگا اس کے ساتھ نو ہزار فرشتے چلیں گے اس کے ساتھ مدد ونصرت کا جھنڈا ہوگا اور یمن کا نوجوان نہر کے کنارے جزیدہ کے ظالم کے سینہ میں ہوگا پھر اس کی اور نبی ہاشم کے سفاح کی ملاقات (مڈبھیڑ) ہوگی وہ حماز (ظالم) کو اور اس کے لشکر کو شکست دیں گے آور انہیں نہر میں ڈبو دیں گے۔

پھر حماز چلتے چلتے حران تک پہنچ جائے گا یہ لوگ اس کا پیچھا کرکے اسے شکست دیں گے پھر وہ شام میں سمندری کنارے پر واقع شہروں کو اپنے قبضہ میں کرے گا اور بحرین تک جا پہنچے گا سفاح اور یمن کا جوان چلتے چلتے دمشق تک پہنچ جائیں گے اور اسے کوندنے والی بجلی سے بدھی جلدی فتح کرکے اس کی فصیل گرادیں گے اسے بیاد سے پھر تعمیر کیا جائے گا جو شخص نبی ہاشم کا اس میں ان کی مدد کرے گا اس کا نام نبی کے نام پر ہوگا تو اسے مشرقی دروازے سے دوسرے دن کی چار گھڑیاں گزرنے سے پہے فتح کرلیں گے تو اس میں ستر ہزار سونتی ہوئی تلواریں داخل ہوں گی جو سیاہ جھنڈوں والوں کے ہاتھوں میں ہوں گی ان کا شعار (کوڈورڈ) امت امت ہوگا اس کے اکثر مقتول مشرقی علاقے والے ہونگے۔ (سفاح) اور

نوجوان حماز کی تلاش میں نکلیں گے اور اسے بحرین کے پیچھے نجر علاقہ اور یمن سے پکڑ کر قتل کر دیں گے اللہ تعالیٰ خلیفہ کے اس کی طاقت کو مکمل کر دے گا پھر دو ہنمام جو شیخ ماریں گے ایک شام میں دوسرا مکہ میں مسجد حرام والا تو ہلاک ہوگا۔ (وہ اس طرح کہ) اس کا رخ ادھر ہوگا تو اس کا شکر شامی فوج سے ملے گا تو وہ اسے شکست دیں گے۔ ابن المنادی

۳۹۶۸۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عنقریب ایسا فتنہ ہوگا جو لوگوں کو ایسے سمیٹے گا جسے معدن (کان) میں سونا سمٹتا ہے لہٰذا اہل شام کو برا بھلا نہ کہو بلکہ ان کے ظالم لوگوں جو کچھ کہا ہے کہو کیں کہ ان میں ابدال ہیں اللہ تعالیٰ عنقریب آسمان سے ایک بارش بھیجے گا جس سے وہ ذرجائیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے لومڑیاں بھی لڑیں تو ان پر غالب آجائیں گی پھر اس وقت اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے ایک شخص بھیجے گا جس کے ساتھ کم از کم بارہ ہزار یا زیادہ پندرہ ہزار ہوں گے۔ ان کی علامت وشعار وامت امت ہوگا ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا ان سے سات جھنڈوں والے جنگ کریں گے ہر جھنڈے والا بادشاہت کی طمع کرے گا پھر انہیں قتل کیا جائے گا اور وہ لوگ شکست کھائیں گے پھر ہاشمی ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو طرف ان کی الفت وعظمت لوٹادے گا پھر وہ دجال کے نکلنے تک رہے گا۔ نعیم بن حماد حاکم

۳۹۶۸۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا مہدی ہم ال محمد سے ہوگا یا ہمارے علاوہ کسی سے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: بلکہ ہم میں سے ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اختتام فرمائے گا جیسا ہمارے ذریعہ آغاز فرمایا ہے لوگ فتنہ سے ایسے بچائے جائیں گے جیسے وہ شرک سے بچائے گئے۔ ہمارے ذریعہ شرک کی عذرت کے بعد اللہ آپس میں ان کے دل جوڑے گا جیسے وہ شرک کی عداوت کے بعد اپنے دین میں بھائی بن گئے ایسے ہی ہماری وجہ سے فتنہ کی ہوں گے یا فرمایا: فتنہ میں مبتلا اور کافر۔

نعیم بن حماد طبرانی في الاوسط وابونعیم في كتاب المندی خطیب في التلخیص

دجال

۳۹۶۸۳..... (مسند الصدیق) سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا عراق میں خراسان نامی کوئی زمین ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: دجال وہیں سے نکلے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۸۴..... حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: دجال علاقہ مرو کے یہودیوں میں سے نکلے گا۔

نعیم بن حماد في الفتن

۳۹۶۸۵..... عکرمہ حضرت ابوبکر الصدق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دجال مشرق کی جانب خراسان نامی زمین سے نکلے گا۔

رواہ ابونعیم

۳۹۶۸۶..... (از مسند حذیفہ بن الیمان) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دجال پہلے ہے یا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام؟ آپ نے فرمایا: پہلے دجال پھر عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام پھر اگر کسی نے اپنی گھوڑی جنوائی تو وہ اس کے بچھڑے پر سوار نہیں ہو سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

رواہ ابونعیم

۳۹۶۸۷..... (ایضا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال اللہ کا دشمن نکلے گا اور اس کے ساتھ یہودیوں اور مختلف لوگوں پر مشتمل لشکر ہوگا اس کے ساتھ جنت و دوزخ بھی ہوگا کچھ لوگوں کو مارے گا اور زندہ کرے گا اس کے ساتھ ثرید کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی اور میں تم سے اس کی علامت بیان کر دیتا ہوں وہ نکلے تو اس کی آنکھ سپاٹ ہوگی اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا اور ان پڑھ پڑھ لے گا اس کی جنت جہنم ہے اور جہنم جنت ہے وہی رحمت سے دور (دجال ہے) کذاب ہے تیرہ ہزار یہودی عورتیں اس کی پیروی کریں گی اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جو اس روز اپنے بے وقوف کو اس کی پیروی سے منع کرے گا اس پر غلبہ قرآن کی وجہ سے ہوگا کیونکہ اس کی حالت سخت آزمائش والی ہوگی اللہ تعالیٰ مشرق ومغرب سے شیاطین کو بھیجے گا جو اس سے کہیں گے: جو چاہو اس میں ہماری مدد حاصل کرو تو وہ ان سے کہے گا: جاؤ اور لوگوں کو بتاؤ کہ میں ان کا رب ہوں اور میں ان کے

پاس اپنی جنت اور جہنم لایا ہوں چنانچہ شیاطین چل پڑیں گے ایک آدمی کے پاس سو سے زائد شیاطین آئیں گے اور اس کے سامنے اس کے باپ بیٹے بھائیوں غلاموں اور دوست کی صورت میں آ کر کہیں گے: اے فلاں! کیا تو ہمیں جانتا ہے تو وہ شخص ان سے کہے گا: ہاں یہ میرا باپ ہے یہ میری ماں ہے یہ میری بہن اور یہ میرا بھائی ہے پھر وہ ان سے کہے گا تمہاری کیا خبر ہے؟ تو وہ کہیں گے: بلکہ تو ہی اپنی خبر بتا تو وہ کہے گا: ہمیں تو یہ اطلاع ملی ہے کہ اللہ کا دشمن دجال نکل آیا ہے تو شیاطین اس سے کہیں گے: ٹھہراؤ! ایسا نہ کہو کیونکہ وہ تمہارا رب ہے جو تم میں فیصلہ کرنا چاہتا ہے یہ اس کی جنت ہے جیسے وہ لے کر آیا ہے اور یہ اس کا جہنم ہے اور اس کے ساتھ نہریں اور کھانا ہے تو کھانا صرف وہی ہوگا جو پہلے سے ہوگا یا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

پھر وہ شخص کہے گا: تم جھوٹ کہتے ہو تم شیاطین ہی ہو اور وہ بڑا جھوٹا ہے جبکہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پہنچا دیا اور تمہاری بات بتا دی ہمیں ڈرایا اور آگاہ کیا تمہارا آنا نامبارک ہو تم شیاطین ہو اور وہ اللہ کا دشمن ہے اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو ضرور لائیں گے جو اسے قتل کریں گے چنانچہ وہ ذلیل ورسوا ہو کر لوٹ جائیں گے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے سامنے یہ اس لیے بیان کیا ہے تا کہ تم اسے سمجھو اس کی سوجھ بوجھ رکھو اسے یاد کر کے اس پر عمل کرو اور پچھلے لوگوں کو بتاؤ تم میں سے ہر دوسرا دوسرے سے بیان کر دے کیونکہ اس کا فتنہ سب سے سخت ہے۔

نعیم و فیہ سوید بن عبدالعزیز متروک

۳۹۶۸۸..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ آپ سے بھلائی کے متعلق پوچھتے جبکہ میں برائی کا سوال کر کے اس سے بچنے کی کوشش کرتا ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بھلائی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے کیا اس کے بعد بھی کوئی برائی ہوگی جیسا اس سے پہلے ایک شر تھا؟ فرمایا: ہاں میں نے عرض کیا: اس سے بچنے کا طریقہ: فرمایا: تلوار میں نے عرض کیا: کیا تلوار کو باقی رکھنے کی کوئی چیز ہے؟ فرمایا: بدعہدی پر صلح نہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلح کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: گمراہی کی طرف بلانے والے اس دن اگر تمہیں اللہ والا زمین میں کوئی خلیفہ ملے تو اس کے ساتھ چمٹ جانا اگر چہ وہ تمہارا مال لے لے تمہیں کوڑے مارے ورنہ اور ایک روایت میں ہے اگر خلیفہ نہ ہو تو زمین پر پورے زور سے بھاگ جانا یہاں تک کہ تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم کسی درخت کی جڑ چبا رہے ہو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! گمراہی کی دعوت دینے والوں کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: دجال کا نکلنا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! دجال کیا لائے گا؟ فرمایا: جہنم اور نہر لائے گا جو اس کی آگ میں گرا اس کا اجر ثابت ہوگا اور گناہ جھڑ گیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دجال کے بعد کیا ہوگا؟ اپ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اگر کسی نے گھوڑی جنوائی تو اس کی پیٹھ پر سوار نہیں ہو سکے گا یہاں تک قیامت قائم ہو جائے گی۔ ابن ابی شیبۃ ابن عساکر

۳۹۶۸۹..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر دجال نکل آیا تو ایک قوم اپنی قبروں میں بھی اس پر ایمان لے آئے گی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

یعنی وہ لوگ ایسے بے ایمان تھے کہ اگر زندہ ہوتے تو فوراً اس پر ایمان لے آتے تو گویا وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

۳۹۶۹۰..... محجن سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور احد۔ (پہاڑ) پر چڑھ کر مدینہ کی طرف جھانکا پھر فرمایا: اس کی ماں کا ناس ہو مدینہ کو لوگ چھوڑ دیں گے جب کہ وہ ان کے لئے بہترین (جگہ) ہے دجال جب وہاں آئے گا تو اس کے ہر دروازے پر فرشتے کو اپنے پَر پھیلائے پائے گا اور اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹۱..... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دجال کے ساتھ ایک لثید نامی عورت ہوگی جس بستی میں وہ جانا چاہے گا تو وہ اس سے پہلے پہنچ کر لوگوں سے کہے گی یہ شخص تمہارے پاس آنے والا ہے اس سے بچ کر رہنا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۹۶۹۲..... عبداللہ بن بسر مازنی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بھتیجے! شاید تو قسطنطنیہ کی فتح کا زمانہ پالے تو خبردار! اگر تو اس کی فتح میں موجود ہوا تو اس کی غنیمت نہ چھوڑنا کیونکہ اس کی فتح اور دجال کے درمیان سات سالوں کا فاصلہ ہوگا۔ نعیم ابن حماد فی الفتن

۳۹۶۹۳..... عبداللہ بن بسر مازنی سے روایت ہے فرمایا: جب تمہارے پاس دجال کی اطلاع آئے اور تم لوگ اس (قسطنطنیہ) میں ہو تو اس کی

غنیمت نہ چھوڑنا کیونکہ دجال ابھی نہیں نکلا ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۹۶۹۴..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دجال ایک مسلمان پر مسلط ہوگا اسے قتل کر کے زندہ کرے اور کہے گا: کیا میں رب نہیں؟ کیا تو لوگ نہیں دیکھتے ہیں کہ میں مارتا اور زندہ کرتا ہوں اور وہ شخص پکار کر کہے گا: مسلمانو! نہیں بلکہ یہ اللہ کا دشمن کافر خبیث ہے اللہ کی قسم! میرے بعد اسے کسی پر دسترس حاصل نہیں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک ہرقل قیصر کا شہر فتح نہیں ہوجاتا اور اس میں داخل ہونے کی عام اجازت نہیں ہوجاتی اور ڈھالوں سے مال تقسیم نہیں ہوجاتا قیامت قائم نہیں ہوگی جتنا مال لوگوں نے دیکھ رکھا ہوگا اس سے زیادہ قبول کریں گے پھر ایک افواہ پھیلے گی دجال تمہارے گھروں میں نکل آیا ہے وہ سب کچھ پھینک اس سے لڑنے چل پڑیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹۶..... ابوالطفیل کسی صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: دجال گدھے پر (سوار) نکلے گا گندگی پر گندگی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹۷..... ابوظبیان سے روایت ہے فرمایا: ہم نے دجال کا ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس کی آمد کب ہوگی؟ فرمایا: کسی مومن سے مخفی نہیں ہوگی اس کی داہنی آنکھ سپاٹ اس کی پیشانی پر کافر لکھا حضرت علی نے ہمارے سامنے اس کے ہجے کیے ہم نے عرض کیا: ایسا کب ہوگا؟ فرمایا: جب پڑوسی پر فخر کرنے لگے سخت کمزور کو کھانے لگے: ناتے رشتے ختم کیے جانے لگیں اور لوگ آپس میں میری ان انگلیوں کی طرح اختلاف کرنے لگیں آپ اپنی انگلیاں کھولیں اور بند کیں۔ تو ایک شخص آپ سے عرض کرنے لگا امیرالمومنین! اس وقت کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا: تیرا باپ نہ رہے تو اس زمانہ کو ہرگز نہیں پائے گا تو ہمارے دل (اس بات سے) خوش ہوگئے۔ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹۸..... ان حضرات صحابہ کی سند جن کا نام نہیں لیا گیا) میں نے تمہیں خبر سے محروم سے ڈرادیا اس کی بائیں آنکھ مسلی ہوئی ہوگی اس کے ساتھ روٹی کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلیں گی اس کی علامت یہ ہے کہ وہ زمین میں چالیس روز رہے گا اس کی دسترس سوائے چار مساجد کے ہر جگہ پہنچ جائے گی کعبہ مسجد نبوی بیت المقدس اور طور اور جب کبھی ایسا ہوا تو یاد رکھنا اللہ تعالیٰ اس عیب (کانے پن) سے پاک ہے وہ ایک شخص پر مسلط ہوگا اور اسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا اور کسی پر مسلط نہیں ہوگا۔ مسند احمد

۳۹۶۹۹..... ایک انصاری سے روایت ہے: میں نے تمہیں خیر سے محروم دجال سے ڈرادیا ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا وہ تمہارے درمیان گھنگریالے بالوں والا گندمی رنگ بائیں آنکھ پر گویا ہاتھ پھیرا ہوا ہے اس حالت میں آئے گا اس کے ساتھ جنت وجہنم ہوگا اور روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی مینہ برسے گا لیکن اگے گا کچھ نہیں ایک مسلمان پر مسلط ہوگا اسے مار کر زندہ کرے گا زمین میں چالیس دن رہے گا چار مسجدوں میں داخل نہ ہوسکے گا باقی ہر گھاٹ پر اترے گا: مکہ مدینہ بیت المقدس اور طور اگر اس کی کوئی بات تمہیں گڑبڑ لگے تو یاد رکھنا تمہارا رب کانا نہیں۔

البغوی عن رجل من الانصار

۳۹۷۰۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک یہودی عورت نے یہ کہہ کر کھانا مانگا: مجھے کھانا کھلاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دجال اور عذاب قبر کے فتنہ سے بچائے اور رسول اللہ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دجال اور قبر کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۳۹۷۰۱..... لوگو! جانتے ہو میں نے تمہیں یہاں کیوں جمع کیا؟ میں نے تمہیں اللہ کی قسم! نہ کسی چیز کے خوف کے لیے جمع کیا اور نہ کسی چیز میں رغبت کے لئے بات یہ ہے کہ تمیم داری پہلے نصرانی تھے وہ آئے بیعت ہو کر مسلمان ہوئے انہوں نے مجھ سے ایسی بات بیان کی جو میں تم سے خیر سے محروم دجال کے بارے میں کرتا تھا انہوں نے بیان کیا: کہ وہ بحری جہاز میں سوار ہوئے جس میں قبیلہ لخم وجذام کے آدمی تھے تو ایک ماہ تک موجیں ان سے اٹکھیلیاں کھیلتی رہیں پھر وہ ایک سمندری جزیرہ کے پاس لنگر انداز ہوئے جو سورج غروب ہونے کی جانب ہے چنانچہ یہ لوگ جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہوگئے تو انہیں ایک جانور ملا جو سراتا پیر بالوں پر مشتمل ہے بالوں کی کثرت سے اس کے آگے پیچھے کا پتہ نہ چلتا تھا لوگوں نے اس سے کہا: اے تو کیا چیز ہے؟ وہ بولا: میں جساسہ ہوں لوگوں نے کہا: جساسہ کیا ہوتا ہے اس نے کہا لوگو! اس شخص کے پاس جاؤ جو گرجا میں ہے کیونکہ اسے تمہاری خبر کی بڑی چاہت ہے کہتے ہیں: جب اس نے ہمارے سامنے آدمی کا نام لیا تو ہم ڈر گئے کہیں شیطان

نہ ہو بہر کیف ہم جلدی سے چل کر گرجے میں داخل ہو گئے کیا دیکھتے ہیں وہاں بہت بڑا انسان ہے اور اس کے ہاتھ موڑ کر گردن اور گھٹنے ٹخنوں سے جوڑ کر لوہے کی زنجیروں سے سے کسے ہوتے ہیں ہم نے اس سے کہا: تو کیا چیز ہے؟ وہ کہنے لگا: جب تمہیں میرا پتہ مل ہی گیا تو پہلے تم بتاؤ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب لوگ ہیں سمندری جہاز میں سوار ہوئے تو سمندری طوفان نے ایک مہینہ تک ہمیں موجوں کا کھلونا بنائے رکھا پھر ہم نے تمہارے جزیرہ کا رخ کیا اور اپنی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہو گئے تو وہاں ہماری ملاقات ایک سر تا پا بالوں والے جانور سے ہوئی بالوں کی کثرت سے اس کے منہ و شرمگاہ کا پتہ نہ چلتا تھا ہم نے اس سے کہا: تر اناس ہوا تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں ہم نے کہا: جساسہ کیا بلا ہے اس نے کہا: اس شخص کے پس جاؤ جو اس گرجے میں ہے وہ تمہاری خبر کا بڑا شوقین ہے تو ہم نے جلدی سے تمہارا رخ کیا اور اس سے خوفزدہ ہو گئے کہیں کوئی جن نہ ہو۔

(تب) اس نے کہا: سیان کے نخلستان کا سار ہم نے کہا: تو اس کے متعلق کیا پوچھتا ہے وہ بولا: میں پوچھتا ہوں کیا اس کی کھجوریں پھلدار ہوئیں ہم نے کہا: ہاں تو وہ بولا: عنقریب اب وہ پھل نہیں دیں گی کہنے لگا بحرہ طبریہ کا بتاؤ؟ ہم نے کہا: اس کی کس حالت کا تم پوچھ رہے ہو؟ کہنے لگا: کیا اس میں پانی ہے ہم نے کہا اس میں بڑا پانی ہے کہنے لگا: عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا پھر اس نے کہا: زغر نامی نہر کا بتاؤ ہم نے کہا: اس کی کونسی بات پوچھتے ہو؟ کہنے لگا: کیا نہر میں پانی ہے اور لوگ نہر کے پانی سے آبپاشی کرتے ہیں ہم نے کہا: ہاں اس میں بلیوں پانی ہے لوگ اسی سے آبپاشی کرتے ہیں۔

کہنے لگا: مجھے ان پڑھوں کے نبیوں کا بتاؤ ان کا کیا ہوا کیا وہ نکل آئے؟ تو ہم نے اس سے کہا: ہاں وہ مکہ سے نکلے اور یثرب قیام کر لیا ہے کہنے لگا: کیا عربوں نے ان سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا ہاں کہنے لگا نبی نے ان سے کیا برتاؤ کیا؟ ہم نے کہا: کہ وہ اپنے قریبی عربوں پر غالب آ گئے اور انہوں نے اپ کی اطاعت قبول کر لی ہے اس نے کہا: کیا ایسا ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں کہنے لگا: ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ آپ کی اطاعت قبول کر لیں اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں میں خیر سے محروم دجال ہوں عنقریب مجھے باہر نکلنے کی اجازت ملے گی باہر نکال کر میں زمین پر چالیس دن چلتے ہر بستی میں داخل ہو جاؤں گا صرف مکہ اور مدینہ میں نہ جا سکوں گا وہ دونوں میرے ہے حرام ہیں جب بھی میں ان میں سے کسی ایک میں جانے کا ارادہ کروں گا میرے سامنے ایک فرشتہ تلوار سونتے آ جائے گا اور مجھے اس سے روک دے گا اس کے ہر درے پر حفاظت کے لئے فرشتے ہوں گے۔

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں یہ طیبہ ہے طیبہ ہے طیبہ ہے کیا میں نے تم سے یہ بیان نہیں کیا مجھے تمیم کی بات اچھی لگی وہ میری اس بات کے موافق ہے جو میں نے تم سے مکہ اور مدینہ کی نسبت کی ہے خبردار! وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے نہیں بلکہ مشرق کی جانب جب کہ وہ (تمیم داری والا) وہاں نہیں (اصلی دجلہ) مشرق کی جانب ہے جب کہ وہ (جیس اسہ والا) مشرق میں نہیں (مسند احمد مسطبرانی فی الکبیر عن فاطمۃ بنت قیس زادا طبرانی فی آخرہ): بلکہ وہ عراقی سمندر میں ہے بلکہ وہ عراق سمندر میں ہے وہ اصبہان نامی شہر کی راستقابادنامی بستی سے نکلے گا جب وہ نکلے تو اس کے لشکر کے پہلے حصہ میں ستر ہزار قر ہونگے جن کے سروں پر تاج ہوں گے اس کے ساتھ دو نہریں ہونگی پانی کی اور آگ کی جس نے ان میں سے اسے پایا تو اس س کہا جائے گا: پانی میں اترو وہ ہرگز اس میں نہ اترے کیونکہ وہ آگ ہوگی اور جب اس سے کہا جائے آگ میں داخل ہو جاؤ تو اس میں داخل ہو جائے کیونکہ وہ پانی ہوگا۔

۳۹۷۰۲......ابو اسامہ مجالد، عامر ان کی سلسلہ سند میں روایت ہے فرماتے مجھے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ نے بتایا فرماتی ہیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت باہر نکلے آپ نے نماز پڑھی اور منبر پر چڑھے لوگ کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا: لوگو! بیٹھ جاؤ! میں اپنی اس جگہ کسی ایسے کام کے لیے کھڑا نہیں ہوا جس نے تمہاری رغبت یا خوف کو کم کرنا ہے۔ کیونکہ آپ ایسے وقت منبر پر چڑھے جس میں کوئی بھی نہیں منبر پر بیٹھتا۔ لیکن تمیم داری میرے پاس آ کر مجھے بتانے لگے کہ ان کے چچیروں کا ایک گروہ بحری سفر پر روانہ ہوا دوران سفر طوفانی ہوا نے انہیں جزیرہ کی طرف جانے پر مجبور کر دیا جسے وہ جانتے نہ تھے پھر وہ جہاز کی ڈونگیوں پر بیٹھ کر جزیرہ کی طرف چل نکلے (وہاں پہنچے) تو انہیں ایک بہت زیادہ بالوں والی چیز ملی یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ وہ مرد ہے یا عورت لوگوں نے اس سے کہا: تو کیا ہے وہ کہنے لگی: میں جساسہ ہوں انہوں نے کہا: ہمیں بتا تو کون ہے؟

وہ کہنے لگی نہ میں تمہیں کچھ بتانے کی اور نہ تم سے کچھ پوچھنے کی البتہ اس گرجے میں جاؤ جو تمہیں نظر آرہا ہے وہاں جاؤ اس میں ایک مرد ہے وہ تم سے پوچھنے اور تمہیں بتانے کا بڑا شوقین ہے چنانچہ یہ لوگ چل پڑے گرجے میں پہنچے اندر جانے کی جازت چاہی تو انہیں اجازت مل گئی اس کے پاس گئے کیا دیکھتے ہیں ایک بوڑھا جس پر غم کے آثار عیاں ہیں انتہائی تکلیف میں زنجیروں۔

میں مضبوطی سے کسا ہوا ہے انہوں نے اسے سلام کیا اس نے جواب دیا: وہ ان سے کہتا ہے تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: شامی کہتا ہے: کس قوم سے انہوں نے کہا: عرب کہنے لگا: عرب کا کیا بنا؟ کہاں ان کا نبی ابھی تک نہیں آیا؟ لوگوں نے کہا: آچکا ہے کہنے لگا: جو شخص ان میں ظاہر ہوا ہے کیسا ہے؟ کہنے لگے: اچھا ہے اس کی قوم نے اس کا دین قبول کرلیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے ان پر غلبہ دیدیا ہے اس نے انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے کاب ان کثرت میں بھی ان کا معبود ایک ہے کہنے لگا یہی ان کے لئے بہتر ہے۔

اس نے کہا: زغر کی نہر کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے لوگ اس سے سیراب ہوتے اور اپنی فصلوں کو سیراب کرتے ہیں کہنے لگا: عمان اور بیسان کے درمیان کھجوروں کے باغ کا کیا ہوا انہوں نے کہا: وہ ہر سال پھل دیتا ہے اس نے کہا: بحیرہ طبریہ کا کیا بنا لوگوں نے کہا: پانی سے پر ہے اور اس کی کنارے پانی سے چھلک رہے ہیں تو اس نے تین چیخیں ماریں اور کہنے لگا: اگر میں اپنی ان زنجیروں سے کھل جاتا تو زمین کے ہر ٹکڑے کو اپنے پاؤں سے روندڈالتا سوائے مدینہ کے میرا نہ اس پر کوئی بس ہے آور نہ زور۔"

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس بات تک تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی یہ طیبہ ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ طیبہ ہے یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے حرم کو دجال کے لیے حرام قرار دیا ہے کہ وہ اس میں داخل ہوسکے پھر آپ ﷺ نے قسم کھائی اس میں جو بھی تنگ یا کشادہ راستہ یا پہاڑ ہے اس پر ایک فرشتہ قیامت تک اپنی تلوار سونتے کھڑا ہے۔ مدینہ والوں کے پاس دجال نہیں آسکے گا: مجالد کہتے ہیں مجھے عامر نے بتایا: کہ میں نے اس حدیث کا ذکر قاسم بن محمد سے کیا تو قاسم کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ (میری پھوپھی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ روایت بیان کی ہے البتہ انہوں نے یہ کہا ہے دجال کے لئے دوحرم حرام ہیں مکہ اور مدینہ عامر کہتے ہیں: میں محرز بن ابی هريرة سے ملا اور ان کے سامنے فاطمہ کی حدیث بیان کی تو وہ کہنے لگے: میں اپنے والد کے بارے میں یہ گواہی دتیا ہوں کہ انہوں نے مجھ سے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا تم سے فاطمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے صرف ایک حرف کم ہے وہ یہ کہ میرے والد نے اس میں ایک باب کا اضافہ کیا ہے فرمایا: تو رسول اللہ ﷺ نے مشرق کی جانب ایک لکیر کھینچی جو بیس مرتبہ کے قریب ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰۳..... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: تم رومیوں کے مقابلہ لشکر کشی کروگے اہل شام اپنے گھروں سے نکل کر تم سے مدد طلب کریں گے تم ان کی مدد کروگے کوئی مومن ان سے پیچھے نہیں رہے گا پھر وہ جنگ کریں گے تمہارے درمیان بہت سے لوگ قتل ہونگے پھر تم انہیں شکست دوگے تو وہ اسطوانہ تک پہنچ جائیں گے مجھے وہاں ان کی جگہ معلوم ہے اس کے پاس دنانیر ہوں گے لوگ ڈھالوں سے انہیں ناپیں گے پھر ایک افواہ پھیلے گی دجال تمہارے بچوں کو ڈرا رہا ہے تو وہ سب کچھ پھینک ادھر چل دیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۰۴..... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: دجال عراق کی پست زمین سے نکلے گا پھر فرمایا: اخیار کے بعد اشرار کے لئے ایک سو بیس سال میں کوئی نہیں جانتا اس کا پہلا کب داخل ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰۵..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دجال کوثی سے نکلے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰۶..... ابوصادق سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ پہلے گھروں والے معلوم ہیں جنہیں دجال کھٹکھٹائے گا اہل کوفہ وہ تم ہی ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰۷..... مکحول سے روایت ہے فرمایا: جنگ قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے نکلنے کے درمیان سات ماہ ہیں اس کی مثال ہار کی سی ہے ایک دانہ نکلا تو لگاتار نکلنے لگیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰۸..... (مسند ابن الجراح) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کا حلیہ ہم سے بیان فرمایا جو مجھے یاد نہیں فرمایا: شاید اسے وہ شخص دیکھ لے جس نے مجھے دیکھا یا

میری بات سنی ہے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس وقت ہمارے دل آج کی طرح ہونگے؟ فرمایا بلکہ بہتر۔ ترمذی، ابویعلی ابونعیم فی المعرفة
کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۰۰ ضعیف ابی داؤد ۱۰۱۹

۳۹۷۰۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا حمد وثناء اور درود وسلام کے بعد فرمایا: لوگوں کی جماعتو! مجھے گم ہونے سے پہلے مجھ سے پوچھ لو! تین بار ایسا فرمایا تو صعصعۃ بن صوحان العبدی نے کھڑے ہو کر کہا: امیر المؤمنین! دجال کب نکلے گا: فرمایا: صعصعۃ ٹھہر جاؤ! اللہ تعالیٰ کو تمہارے کھڑے ہونے کا علم ہے اور اس نے تمہاری بات سن لی ہے جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن اس کے نکلنے کی علامات، اسباب اور فتنے ہیں جو ایک سال میں قدم بقدم پے در پے ہونگے پھر اگر چاہو تو میں تمہیں اس کی علامات بتادوں تو وہ کہنے لگا امیر المؤمنین! میں نے اسی کے متعلق تو آپ سے پوچھا ہے آپ نے فرمایا: تو شمار کرو اور جو میں کہنے لگا اسے یاد رکھو! جب لوگ نمازیں چھوڑنے لگیں امانتیں ضائع کرنے لگیں فیصلہ کمزور ہو ظلم کو فخر سمجھا جائے حکمران فاجر ہوں وزراء خائن ہوں اراکین حکومت ظالم ہوں۔ فاسق قراء ہوں ظلم عام ہو جائے زنا پھیل جائے سودی کاروبار ظاہر ہو جائے رشتے ناتے ختم کر دیے جائیں گانے والی رکھی جانے لگیں شرابیں پی جاتی ہوں وعدے توڑے جانے لگیں عشاء کی نماز ضائع ہونے لگے لوگ باجماعت نمازوں میں سستی کرنے لگیں مساجد منقش ہوں منبر لمبے ہوں قرآن پر زیور (سونا چاندی) لگایا جانے لگے لوگ رشوت لینے لگیں سود کھانے لگیں بے وقوفوں کو گورنر بنانے لگیں قتل وخون کو معمولی بات سمجھیں دین کو دنیا کے بدلے بیچنے لگیں اور دنیا کی لالچ میں عورت اپنے خاوند کے ساتھ تجارت کرنے لگے عورتیں۔ (سنیچوں) منبروں پر چڑھنے لگیں اور مردوں کی مشابہت اختیار کر لیں اور مرد عورتوں کی صورت بنانے لگیں اور پہچان کی بناء پر سلام کریں گواہ بغیر مطالبہ گواہی دے اور قسم کھلوانے سے پہلے قسم کھائے اور بھیڑیوں جیسے دلوں پر بھیڑ کی کھالیں پہنیں ان کے دل ایلوے (اندرائن تمبے) سے زیادہ کڑوے ہوں اور زبانیں شہد سے شیریں ان کے باطن مردار سے زیادہ بدبودار ہوں بے دینوں سے دین حاصل کیا جائے بھلائی کو برائی اور برائی کو نیکی سمجھا جائے نجات نجات اور جلدی جلدی!

اس وقت عبادان کے لوگ بہترین رہنے والے ہونگے: ان میں سونے والا اللہ تعالیٰ کی راہ جہاد کرنے والے کی طرح ہے وہ پہلی جگہ ہے جہاں کے لوگ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر ایمان لائے لوگوں نے ایسا زمانہ بھی دیکھنا ہے کہ کوئی کہے گا: کاش میں عبادان کے کسی گھر کی اینٹ پر لگی گھاس ہوتا تو اصبغ بن نباتہ نے کھڑے ہو کر کہا: امیر المؤمنین! دجال کون ہے؟ فرمایا: صافی بن صائد جس نے اس کی تصدیق کی وہ بد بخت ہے اور جس نے اس کی تکذیب کی وہ نیک بخت ہے خبردار! دجال کا ... ہے ... کانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ضروریات سے بلند شان ہے خبردار! پہلے گزرے ساتھ اس کی لمبائی چالیس ... اس کے ... ... گدھا ہوگا اس کے ایک کھر سے دوسرے کھر تک کا فاصلہ ایک دن رات۔ (۲۴ گھنٹوں) کی مسافت ہوگی کھیت کی طرح زمین اس کے لئے لپیٹ دی جائے گی اپنے ہاتھ سے بادل پکڑے گا سورج کے غروب ہونے سے مغرب میں پہنچ جائے گھٹنوں تک سمندر میں گھس جائے گا اس کے سامنے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا اس کے پیچھے سبز پہاڑ ہوگا دونوں پہاڑوں کے درمیان ایسی آواز سے پکارے گا جو سنی جائے گی، میرے دوستو! میری طرف آؤ میرے دوستو! میرے پیارو! میری طرف آؤ! میں نے ہی برابر پیدا کیا میں نے اندازہ ٹھہرایا اور ہدایت دی میں ہی تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا تمہارا رب ایسا نہیں خبردار! دجال کے زیادہ تر پیروکار و مددگار یہودی اور حرامزادے ہوں گے اللہ تعالیٰ اسے عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں شام کی گھاٹی میں قتل کرے گا جسے عقبہ افیق کہتے ہیں اس وقت دن کی تین گھڑیاں گزر چکی ہوں گی۔

اس وقت صفا پہاڑ سے جانور کا ظہور وخروج ہوگا اس کے پاس سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی موسیٰ بن عمران علیہ السلام کا عصا ہوگا وہ انگوٹھی سے ہر مؤمن کی پیشانی پر نشان لگائے: یہ پکا مؤمن ہے پھر ہر کافر کی پیشانی پر داغ لگائے گا: یہ پکا کافر ہے آگاہ رہنا اس وقت مومن کافر سے کہے گا: کافر! تیرا ناس ہوا! تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے تجھ جیسا نہیں بنایا اور کافر مومن سے کہے گا: مومن تیری لئے بہتری ہو، کاش! میں تیرے ساتھ ہوتا تو میں بھی کامیاب ہوتا اس کے بعد کی باتیں مجھ سے نہ پوچھو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھپانے کی وصیت کی ہے۔

ابن المنادی وفیہ حماد بن عمرو متروک عن السری بن قال فی المیزان لایعرف وقال لازدی الایتحج به

ابن الصیاد

۳۹۷۱۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت سے پہلے چھہتر دجال ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۱۱.....(از مسند جابر بن عبداللہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابن صیاد سے ملے آپ کے ساتھ ابوبکر تھے آپ نے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ وہ کہنے لگا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ (جب کہ تو ان میں سے نہیں ہے) بتا تجھے کیا نظر آتا ہے؟ ابن صیاد کہنے لگا: مجھے پانی پر عرش نظر آرہا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھے ابلیس کا عرش پانی پر نظر آرہا ہی پھر آپ نے فرمایا: تجھے کیا نظر آتا ہے؟ کہنے لگا: مجھے کچے اور جھوٹے نظر آتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اشتباہ میں ہے اسے چھوڑو اس پر معاملہ گڑبڑ ہے اسے چھوڑ دو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۱۲.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حرہ کے روز ہم نے ابن صیاد کو گم پایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۱۳.....حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کے لئے لفظ دخان ذہن میں مخفی رکھ کر پوچھا تو وہ کہنے لگا: دخ آپ نے فرمایا: دفع ہو تیرا مرتبہ نہ بڑھے جب رسول اللہ ﷺ چلے گئے تو لوگوں نے کہا: اس نے کیا کہا: کسی نے کہا: دخ اور کسی نے ذخ تو (جب رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا) آپ نے فرمایا: یہ اور تم میرے ساتھ اختلاف کرتے ہو میرے بعد تم لوگ سخت اختلاف کرو گے۔

طبرانی فی الکبیر

۳۹۷۱۴..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میں ابن صیاد کے بارے دس قسمیں کھاؤں کہ وہ دجال ہے اس کے مقابلہ میں میں ایک قسم کھاؤں کہ وہ دجال میں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے یہ اس بات کی وجہ سے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے مجھے رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کی ماں کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ اس سے پوچھنا کہ اس کا حمل کتنا رہا تو وہ بولی بارہ سال میں نے آکر آپ کو بتایا آپ نے فرمایا: اس کی آواز کے بارے میں پوچھنا کہاں آ گی؟ وہ کہنے لگی: اس نے دو ماہ کے بچے جیسی چیخ ماری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری لئے ایک چیز چھپائی ہے وہ کہنے لگا: آپ نے میرے لئے خاکستری رنگ کی بکری کی ہڈی چھپائی ہے آپ ﷺ لفظ دخان کہنا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا: دفع ہو! تو تقدیر سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۱۵..... حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: تمہیں کیا نظر آتا ہے؟ کہنے لگا: مجھے پانی پر عرش نظر آتا ہے جس کے اردگرد سانپ میں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ابلیس کا عرش ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۱۶.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مدینہ کے کسی راستہ پر میری ابن صیاد سے ملاقات ہوگئی تو اس نے اپنے آپ کو پھولا کر راستہ بند کر لیا میں نے کہا: دفع ہو! تیرا مرتبہ ہرگز نہیں بڑھے گا تو وہ سکڑنا شروع ہو گیا اور میں چلا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۱۷..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابن صیاد کی والدہ نے اسے جنا تو اس کی سینے سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی اور ختنہ کیا ہوا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول

۳۹۷۱۸.....نافع بن کیسان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔

بخاری فی تاریخہ ابن عساکر

۳۹۷۱۹.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور آپ نے ہندوستان کا ذکر کیا تمہارا ایک لشکر ہندوستان پر حملہ کرے گا اللہ انہیں فتح دے گا یہاں تک کہ ان کے بادشاہوں کو بیڑوں میں جکڑ کر لائیں گے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخشے جب وہ

واپس لوٹیں گے تو ابن مریم علیہما السلام کو شام میں پائیں گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۷۲۰...... ابوالاشعث الصغانی سے روایت فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں نماز پڑھیں گے لوگوں کو جمع کریں گے حلال میں اضافہ کریں گے گویا میں دیکھ رہا ہوں ان کی سواریاں انہیں کھلے میدان میں حج یا عمرہ کرتے ہوئے لے جارہی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام کے خروج کے لئے مسجدیں بھری ہونگی اور وہ نکلیں گے تو صلیب توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کردیں گے جو انہیں دیکھے گا ان پر ایمان لے آئے گا تم میں سے جو کوئی ان کا زمانہ پائے تو انہیں میرا اسلام کہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۲۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن مریم علیہما السلام منصف حاکم بن کر اتریں گے اور ایک روایت میں ہے عادل کے الفاظ میں وہ ضرور صلیب توڑ دیں گے اور یقیناً خنزیر کو قتل کردیں گے جزیہ ختم کردیں گے اونٹنیاں چھوڑ دیں گے ان پر پانی میں ڈھویا جائے گا بغض وعداوت حسد وکینہ ختم ہوجائے گا وہ مال (لینے کے لیے) کی دعوت دیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ابن عساکر

۳۹۷۲۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہ کر لوگوں پر غالب رہے گی اپنے مخالفین کی کوئی پروانہیں کریں گے یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوجائیں اوزاعی فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث قتادہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میرے علم میں وہ صرف شام والے ہی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہتے ہوئے قتال کرتے غالب رہے گی یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں اورزاعی فرماتے ہیں: میں یہ روایت قتادہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق وہ اہل شام ہی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک عیسیٰ علیہ السلام کی چوٹی پر ہاتھ میں نیزہ لیے نازل ہوکر دجال قتل نہیں کرلیتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دجال پہلا شخص ہے جس کی پیروی کرنے والے ایسے ستر ہزار یہودی ہونگے جن پر سبحان۔ سبز اون کے بنے کپڑے۔ آپ کی مراد طیالسۃ (خال قسم کی ٹوپی سے) ہے نیز اس کے ساتھ یہودی جادوگر ہوں گے جو عجائب اور شعبدے دکھا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے اس کی داہنی آنکھ سپاٹ ہوگی اور وہ کانا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اس امت کے ایک شخص پر مسلط کرے تو یہ اسے قتل کرے گا پھر اسے کوڑے مارے گا پھر زندہ کرے گا اس کے بعد وہ اسے قتل نہیں کرسکے گا اور نہ کسی اور پر اس کا بس چلے گا اس کے نکلنے کی نشانی یہ ہے کہ لوگ نیکی کرنے کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ دیں گے خونوں کے بارے میں غفلت برتیں گے احکام کو ضائع کردیں گے سود کھائیں گے مضبوط عمارتیں بنائیں گے شرابیں پیں گے کمانے والیاں رکھیں گے ریشم پہنیں گے فرعونیوں کی شکل وصورت اختیار کریں گے بدعہدی کریں گے دنیا کے لیے دین حاصل کریں گے مساجد کو سجائیں گے اور دلوں کو ویران کریں گے رشتہ داریاں ختم کریں گے قراء کی بہتات ہوگی اور دین کی سمجھ رکھنے والے گنے چنے ہوں گے حدود بے کار ہونگی مرد عورتوں کے اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں گی مردوں سے مرد اور عورتوں سے عورتیں لطف اندوز ہوں گی اللہ تعالیٰ ان پر دجال کو عذاب بنا کر بھیجے گا وہ ان پر مسلط کردیا جائے گا یہاں تک کہ ان سے انتقام لیا جائے گا اور ایمان والے بیت المقدس پہنچ جائیں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت میرے بھائی یعنی ابن مریم علیہما السلام آسمان سے جبل افیق پر رہنما امام اور منصف حاکم بن کر نازل ہونگے ان پر ان کی ٹوپی ہوگی ان کا قد درمیانہ ہو کشادہ پیشانی بال گھنگھریالے ان کے ہاتھ میں نیزہ ہوگا دجال کو قتل کریں گے جب دجال قتل ہوجائے گا تو جنگ ختم ہوجائے گی ہر طرف صلح ہوگی آدمی شیر سے ملے تو وہ اسے نہیں غرائے گا سانپ کو پکڑے گا تو

وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا زمین اپنی پیداوار ایسے اگائے گی جیسے وہ آدم علیہ السلام کے زمانہ میں اگاتی تھی لوگ آپ پر ایمان لے آئیں گے اور سب لوگ ایک دین پر قائم رہیں گے۔ اسحاق بن قس ابن عساکر

۳۹۷۲۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تیری اولاد اطراف میں رہنے لگے ان کا لباس سیاہی مائل ہو اور ان کے مددگار وہ ہموا خراساں والے ہوں تو حکومت انہی کے ہاتھ میں رہے گی یہاں تک کہ وہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے حوالہ کردیں۔ ابن البخاری

کلام:...... اللآلی ج ۱ص ۴۳۴ الموضات ج ۲ص ۳۵

۳۹۷۲۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے قرآن سے محسوس ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی تو آپ مجھے اپنے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا: تمہارے لئے یہ جگہ کیسے ہوسکتی ہے اس میں تو یہ ابوبکر او ر عمر اور عیسیٰ کی قبر کی جگہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۹..... یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے فرمایا: کہ فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام بنی اسرائیل میں چالیس سال رہے۔ ابویعلی ابن عساکر

۳۹۷۳۰..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے جب دجال انہیں دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جسے (دھوپ میں) چربی پگھلتی ہے چنانچہ دجال قتل ہوگا اور یہودی منتشر ہوکر بکھر جائیں گے وہ بھی قتل کیے جائیں گے یہاں تک کہ پتھر پکار کر مسلمان سے کہے گا: اللہ کے بندے! یہودی ہے آ واسے قتل کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۳۱..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عیسیٰ بن مریم علیہما السلام قیامت سے پہلے آنے والے ہیں لوگ ان کی وجہ سے دوسروں سے بے پرواہو جائیں گے۔ رواہ ابن عساکر

یاجوج وماجوج

۳۹۷۳۲..... نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دکھایا گیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دمشق کی مشرقی جانب سفید مینارے کے نیچے سے دو بندھے کپڑوں میں ملبوس دو فرشتوں کے شانوں پر ہاتھ رکھے نکلیں گے جب وہ سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو قطرے ایسے ڈھلکیں گے جیسے موتی آپ وقار سے چلیں گے زمین آپ کے لئے سمیٹ دی جائے گی جس کافر تک آپ کی سانس پہنچے گی وہ مر جائے گا اور آپ کی سانس آپ کی نگاہ کی حد تک پہنچے گی اور آپ کی نگاہ کافروں کے قلعوں اور ان کی عبادت گاہوں تک پہنچے گی دجال کو آپ باب لد پہ جا کے پالیں گے۔ (اسے قتل کریں گے تو) وہ مر جائے گا پھر آپ مسلمانوں کی طرف جائیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی وجہ سے بچالیا ہوگا اور کافر لوگ اپنے قلعوں سے اتریں ان کی داڑھیاں اور جلدیں جھڑرہی ہوں گی پھر انصاری کہیں گے یہ وہ دجال ہے جس سے ہم نے ڈرایا اور یہی آخرت ہے جس نے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو ہاتھ لگایا ہوگا وہ سب لوگوں میں بلند شان ہوگا (لیکن) انہیں ہاتھ لگانا بہت مشکل ہوگا عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں پر ہاتھ پھیر کر جنت میں انھیں ان کے درجات بتائیں گے وہ لوگ اسی خوش مشرت میں مصروف ہونگے کہ یاجوج وماجوج نکل پڑیں گے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئے گی میں نے اپنے ایسے بندے نکالیں جنہیں میرے سوا کوئی قتل نہیں کرسکتا لہٰذا میرے۔ (دوسرے) بندوں کو طور پر محفوظ کرلو پھر یاجوج ماجوج کا پہلا حصہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا تو اسے پی ڈالے گا پھر دوسرے پہنچے گے وہ اپنے نیزے گاڑ کر کہیں گے یہاں کبھی پانی تھا پھر جب وہ بیت المقدس کے آمنے سامنے ہوں گے تو کہیں گے: ہم نے زمین والے تو مار ڈالے چلو آسمان والوں کو قتل کریں پھر وہ آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ خون آلود کر کے واپس کرے گا: وہ کہیں گے: ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی قلعہ بند ہوں گے یہاں تک

کہ (ذبح شدہ) بیل اور اونٹ کا سر آج کے سو دینار سے بہتر ہوگا۔ ابن عساکر وقال کذا قال المغارة وهو تصیحف وانما هو المنارة

۳۹۷۳۳..... وھب بن جابر عن عبداللہ بن عمرو میرے خیال میں نے انہوں نے مرفوع روایت بیان کی فرمایا: یاجوج ماجوج آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں؟ فرمایا: ہاں ان کی تین امتیں ہیں تاویل اتاریں۔ ان میں ایک آدمی کی ہزار تک اولاد ہوتی ہے۔ بیھقی ابن عساکر

دھنساؤ و بگاڑ

۳۹۷۳۴..... عبدالرحمٰن بن صحار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبائل کو دھنسانے بغیر قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک آدمی سے کہا جائے گا: فلاں کی اولاد سے اتنے دھنس گئے فرماتے ہیں میں سمجھ گیا کہ عرب اپنے قبائل کی طرف منسوب کر کے اور عجم اپنے دیہاتوں شہروں کی طرف منسوب کر کے بلائے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۳۵..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (قیامت کے) قریب مختلف قسم کی معدنیات نکلیں گی انہیں سونے کا فرعون یا فرعون کا سونا کہا جائے گا لوگ اس کا رخ کریں گے وہ اس کان میں کام کر رہے ہوں گے اچانک انہیں سونا نظر آئے گا جو انہیں اچھا لگے گا پھر اس میں اور انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۷۳۶..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک گھر کو دوسرے گھر کے ساتھ اور گھر سمیت دوسرے گھر کو ضرور دھنسایا جائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۳۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دھنساؤ بگاڑ اور زلزلہ ضرور آئے گا لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اس امت میں؟ فرمایا: ہاں! جب گانے والیاں رکھ لیں گے زنا کو حلال سمجھ لیں گے لوگ سود کھائیں اور حرم میں شکار کھیلنا حلال کھیں گے، مرد مردوں سے عورتیں عورتوں سے لطف اندوز ہونے لگیں۔ رواہ ابن النجار

۳۹۷۳۸..... ابن شوذب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب زمین میں کوئی ایماندار نہیں ہوگا اس وقت دابۃ الارض نکلے گا۔

نعیم بن حماد

۳۹۷۳۹..... (از مسند حذیفہ ابن الیس الغفاری) دابۃ کا زمانہ میں تین مرتبہ نکلنا ہوگا ایک مرتبہ یمن کے آخری حصے نکلے گا اس وقت اس کا ذکر دیہاتیوں میں عام ہو جائے گا شہروں یعنی مکہ میں نہیں پہنچے گا پھر کافی عرصہ گزرے گا تو دوسری مرتبہ مکہ کے قریب سے نکلے گا اس وقت اس کا ذکر دیہاتیوں میں اور مکہ میں پھیل جائے گا اس کے بعد پھر کافی عرصہ ایسے ہی گزرے گا ایک دفعہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عظیم حرمت وعظمت والی مسجد میں یعنی مسجد حرام میں ہوں گے کہ وہ رکن و مقام ابراہیم کے درمیان باب یعنی مخزوم کی جانب مسجد سے باہر کی جانب چیخ کر اپنے سر سے مٹی جھاڑ رہا ہوگا تو لوگ اکھٹے اور تنہا اس سے بھاگیں گے ایمان والوں کی ایک جماعت اس کے لیے ٹھہر جائے گی اور وہ جان جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے وہ ان کے سامنے آ جائے گا ان کے چہرے روشن ہو جائیں گے یہاں تک کہ انہیں ستاروں کی طرح کر دے گا اس کے بعد وہ زمین میں نکل جائے گا نہ کوئی طلبگار اسے پا سکے گا اور نہ کوئی بھاگنے والا اسے قبل کر سکے گا یوں کہ ایک شخص نماز کے ذریعہ اس سے پناہ مانگ رہا ہوگا وہ اس کے پیچھے سے آ کر کہے گا ارے فلانے! ابھی تو نماز پڑھنے لگا ہے پھر اس کی طرف آ کر اسے نشان لگائے گا اور چلا جائے گا لوگ اپنے گھروں اور سفروں میں (معمول کے مطابق) شروع ہو جائیں گے مالی لین دین میں شریک ہونگے شہروں میں ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے یہاں تک کہ کافر مومن کی پہچان ہوگی مومن کافر سے کہے گا: کافر ہمارا حق ادا کر، اور کافر مومن سے کہا: مومن! میرا حق ادا کر۔

ابو داؤد طیالسی طبرانی فی الکبیر حاکم وتعقب بیھقی فی البعث وعبد بن حمدی فی تفیرہ عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید الغفاری

۳۹۷۴۰..... عاصم بن حبیب بن صھبان سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا: کہ دابۃ الارض منہ سے کھائے گا اور دبر سے گوز مارے گا تو ایک شخص آپ سے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں وہ دابہ آپ ہی ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے سخت سست کہا۔ عقیلی فی الضعفاء

زرد ہوا

۳۹۷۴۱ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے: قیامت کے سے پہلے غبار والی ہوا بھیجی جائے گی جو ہر مؤمن کی روح قبض کرلے گی۔ (لوگوں میں یہ عام ہوجائے گی) کہا جانے لگے گا فلاں کی روح مسجد سے قبض ہوئی فلاں بازار میں تھا اس کی روح قبض ہوئی۔ رواہ ابونعیم

بضمن علامات

۳۹۷۴۲ (ازمسند بریدۃ بن الحصیب) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: سوسال کے آغاز ایک خوشبودار ٹھنڈا ہوا بھیجی جائے گی جس میں ہر مسلمان کی روح قبض کرلی جائے گی۔ رواہ ابونعیم

صور کی پھونک

۳۹۷۴۳ (ازمسند ابن عباس) جب آیت ”پس جب صور میں پھونک ماری جائے نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں کیسے مزے سے رہوں جب کہ صور والے نے صور منہ کے ساتھ لگا کر اپنی پیشانی جھکائی حکم کا منتظر ہے کہ کب اسے حکم ملے اور وہ پھونک مارے تو نبی ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کیسے کہا کریں؟ آپ نے فرمایا: کہا کرو اللہ ہی ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اللہ پر ہی ہمارا بھروسا ہے۔

ابن ابی شیبۃ طبرانی فی الکبری ابن مردویہ وھو حسن

۳۹۷۴۴ ارقم بن ارقم سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے مزے کی زندگی گزاروں جب کہ صور والے نے صور منہ میں رکھ پیشانی جھکا کر کان لگا کر انتظار کررہا ہے کہ کب حکم ہو اور وہ پھونک مارے جب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے سنا تو ان پر بڑا گراں گزرا عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: کہا کرو اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

الباوردی وقال کذافی کتابی فلان ادری منی او ممن حدثنی! وقال ابوب زید بن ارقم

بعث وحشر

۳۹۷۴۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کے روز لوگ کہا ہوں گے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ اور محبوب زمین شام میں اور وہ فلسطین اور سکندریہ کی بہترین زمین ہے وہاں قتل ہونے والو کو اللہ تعالیٰ دوسری زمین میں سے نہیں اٹھائے گا وہ اس میں قتل ہوئے اور اسی سے اٹھا کر جمع کیے جائیں گے اور وہیں سے جنت میں داخل ہوں گے۔

ابن عساکر وسندہ ضعیف

بعث کے بعد پیش آنے والے امور حساب

۳۹۷۴۶ (ازمسند بریدۃ بن الحصیب الاسلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک سے رب العالمین پوچھے گا اس کے اور بندے کے درمیان نہ کوئی پردہ ہوگا اور نہ کوئی ترجمان۔ رواہ ابونعیم

۳۹۷۴۷ سلیمان بن عامر فرماتے ہیں: کہ ہم سے حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

قیامت کے روز سورج لوگوں کے اتنے نزدیک کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایک سلائی کے برابر قریب پہنچ جائے گا: سلیمان بن عامر فرماتے ہیں اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں آپ نے میل سے مسافت والا میل مراد لیا یا سرمہ کی سلائی والا پھر لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینے میں مبتلا ہوں گے کوئی گھٹنوں تک کوئی کوکھ تک کسی کو پسینے کی مضبوط لگام پڑی ہوگی اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

مسلم، ترمذی کتاب الجنة رقم ۲۸۶۴

۳۹۷۴۸..... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے روز بندے کو لایا جائے گا پھر رب تعالیٰ اس پر لوگوں کو درمیان پردہ ڈالا دے گا اس کی اچھائی دیکھ کر فرمائیں گے میں نے قبول کیا اور برائی دیکھ کر فرمائیں گے میں نے بخش دیا تو وہ شخص خیر وشر کے وقت سجدہ ریز ہوگا تو لوگ کہیں گے: اس بندے کے لئے بڑی خوشی ہے جس نے کبھی کوئی برائی نہیں کی۔

بیھقی فی البعث وقال: ھذا موقوف والا یقولہ الا توقیفا

۳۹۷۴۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا یارسول اللہ! قیامت کے روز مخلوق کا حساب کون لے گا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو وہ اعرابی کہنے لگا: رب کعبہ کی قسم (پھر تو) ہم کامیاب ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا: اعرابی وہ کیسے؟ تو اس نے کہا: بخشش کرنے والا جب قادر ہوتا ہے تو معاف کر دیتا ہے۔ رواہ ابن النجار

شفاعت

۳۹۷۵۰..... (مسند الصدیق) ابوھینده ابراء بن نوفل والان عدوی سے وہ حذیفہ سے آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک روز رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی تو بیٹھ گئے جب چاشت کا وقت ہوا آپ مسکرائے اور اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہے اور وہیں ظہر اور مغرب کی نمازیں پڑھیں ان میں کسی سے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر چلے گئے لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ ان کی کیا حالت ہے کہ آج آپ نے ایسا کچھ کیا جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ چنانچہ انہوں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا: آج مجھے دنیا وآخرت کی ہونے والی ہر (اہم) چیز دکھا دی گئی پہلے اور پچھلے ایک کھلی وادی میں جمع ہوں گے لوگ گھرائے ہونگے بالآخر آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے پسینہ انہیں لگام ڈالے ہوگا کہیں گے: اے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو برگزیدہ کیا آپ ہمارے لئے اپنے رب سے شفاعت کریں وہ فرمائیں گے: جو حالت تمہاری ہے میرا بھی وہی حال ہے اپنے دادا کے بعد اپنے باپ نوح کے پاس جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم نوح آل ابراہیم اور آل عمران کو جہاں والوں پر فضلیت بخشی۔ چنانچہ وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے: ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کریں اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا اور آپ کی دعا قبول کی اور زمین پر کوئی کافر بستا ہوا نہیں چھوڑا وہ فرمائیں گے: میں یہ کام نہیں کر سکتا ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خلیل بنایا ہے چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے حقیقت میں کلام کیا ہے موسیٰ علیہ السلام فرمائیں میں یہ کام نہیں کر سکتا تم لوگ عیسیٰ ابن مریم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ مادرزاد اندھے کو اور برص والے کو ٹھیک کرتے تھے اور مردوں کو زندہ کرتے تھے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں تم آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار کے پاس جاؤ کیونکہ قیامت کے روز سب سے پہلے ان کی قبر کھلے گی محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہارے رب سے تمہارے لیے سفارش کریں چنانچہ وہ جائیں گے پھر جبرائیل علیہ السلام اپنے رب کی پاس جا کر کہیں گے رب تعالیٰ فرمائیں گے: انہیں اجازت ہے اور جنت کی خوشخبری سناؤ پھر جبرائیل علیہ السلام انہیں لیکر جائیں گے تو پھر جمعہ کی مدت سجدہ ریزہ ہونگے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنا سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے گی شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی چنانچہ آپ سر اٹھائیں گے جب اپنے رب کو دیکھیں گے تو پھر جمعہ کی مدت تک سجدہ ریز ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنا سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے گی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی تو آپ پھر سجدہ میں جانے لگیں گے تو

جبرائیل آپ کو دونوں کندھوں سے تھام لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی دعائیں الہام کرے گا جو کسی شخص کو نہیں سکھائیں تو آپ فرمائیں گے:
میرے رب! مجھے آپ نے اولاد آدم کا سردار بنا کر پیدا کیا مگر میں اس پر کوئی فخر نہیں کرتا، قیامت کے روز سب سے پہلے میری قبر کھلی ہے کوئی فخر
نہیں یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس ایلہ تک علاقے سے زیادہ لوگ آئیں گے۔

پھر کہا جائے گا: صدیقین کو بلاؤ تاکہ وہ شفاعت کریں [illegible] کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت ہوگی کسی نبی کے ساتھ پانچ چھ آدمی [illegible] شہداء کو بلاؤ کہ جس کی چاہیں شفاعت کریں [illegible] اللہ تعالیٰ فرمائیں گے [illegible] جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا اس کو میری جنت میں داخل کر دو [illegible] اللہ تعالیٰ فرمائیں گے [illegible] کوئی ایسا شخص ہے جس نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا ہو؟ [illegible] ایک شخص ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کیا تو نے کوئی بھلائی کی؟ وہ عرض کرے گا: نہیں البتہ میں لوگوں [illegible] خرید و فروخت میں نرمی برتتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جس طرح تم میرے بندوں سے رعایت کرتا تھا تم بھی اس [illegible]

اس کے بعد وہ جہنم سے ایک شخص نکالیں گے اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں البتہ میں نے اپنی اولاد کو حکم دیا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلانا میری ہڈیوں کی راکھ بنا کر [illegible] اس کے بعد مجھے سمندر میں ہوا کے [illegible] (شاید اس نے [illegible]) اللہ کی قسم رب العالمین مجھ پر کبھی بھی قدرت [illegible] اپنے علم کے مطابق کیا) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے [illegible] وہ عرض کرے گا: تیرے خوف سے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: سوچو تمہیں کوئی بادشاہت جو سب سے بڑے بادشاہ کی ہو یاد ہے [illegible] اس بادشاہت سمیت دس بادشاہتیں ہیں وہ عرض کرے گا آپ بادشاہوں کے بادشاہ ہوکر مجھ سے مذاق کیوں کرتے
[illegible] وقت تھا۔ مسند احمد وابن السني في كتاب معني الاحاديث المسندة والدارمي وابن راهويه
[illegible] ولا تعلمها رويا الا هذا الحديث [illegible] في السنة ابو يعلى والشاشي ابو
[illegible] في آخره انما استثنيت [illegible] في الباب لاني في الوقت الذي [illegible]
[illegible] ولا رويا غير [illegible] ثم وجدت له [illegible] مالك بن عمير الحنفي،
[illegible] دارقطني في العلل [illegible] الاصبهاني في الحجة [illegible]

کلام: [illegible] المتناهیہ ۱۵۲۹

۳۹۷۵۱- (از مسند جابر بن عبداللہ) جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہے میں نے عرض کیا: [illegible] یہ کیا بات ہوئی؟ فرمایا: ہاں محمد! بات یہ ہے کہ جس کی نیکیاں [illegible] ہوں وہ تو بغیر حساب و کتاب جنت میں جائے گا اور جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں اس سے آسان حساب لیا جائے گا پھر جنت میں [illegible] جائے گا اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت تو اس کے لئے ہے جس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا اور پیٹھ کو بوجھل کر لیا۔
بیہقی في البعث ابن عساكر ابن ماجه

۳۹۷۵۲- عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک رات ہم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑاؤ کیا ہر انسان نے اپنی سواری کے ساتھ [illegible] بنا لیا رات کے کسی وقت میری جو آنکھ کھلی تو رسول اللہ ﷺ مجھے نظر نہ آئے میں گھبرا کر رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے لگا اتنے میں مجھے معاذ بن جبل اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی مل گئے وہ بھی اسی پریشانی میں تھے [illegible] ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے وادی کے بالائی حصے [illegible] چکی کے چلنے کی آواز سنی [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات میرے پاس میرے رب [illegible] آیا اس نے مجھے شفاعت اور میری آدھی امت کے جنت میں جانے ان دونوں باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کو کہا تو میں نے [illegible] اختیار [illegible] اللہ تعالیٰ اور صحبت کا واسطہ دیتے ہیں آپ نے ہمیں اپنی شفاعت والوں میں کیوں نہیں

شامل کیا آپ نے فرمایا: تم میری شفاعت والوں سے ہو پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل پڑے اور لوگوں کے پاس پہنچ گئے تو وہ نبی علیہ السلام کی عدم موجودگی کی وجہ سے گھبرا گئے تو نبی ﷺ نے ان سے بھی یہی فرمایا کہ میرے پاس میرے رب کا فرشتہ آیا اور مجھے شفاعت اور میری امت کا نصف حصہ جنت میں جائے ان میں سے ایک کو اختیار کرنے کو کہا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا وہ عرض کرنے لگے: ہم آپ کو اللہ تعالیٰ اور صحبت ومصیبت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ نے ہمیں اپنی شفاعت والوں میں سے کیوں نہیں بنایا جب وہ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: تو میں گواہی دیتا ہوں کہ حاضرین میں سے میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کو شریک نہیں کرتے۔

البغوی ابن عساکر

۳۹۷۵۳...... (مسند عبداللہ بن بسر انصری والد عبدالواحد) ابن عساکر فرماتے ہیں وہ صحابی ہیں اور انہیں روایت کی فضلیت بھی حاصل ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالواداور عمرو بن روبہ روایت کرتے ہیں اوزاعی عبدالواحد بن عبداللہ بن بسر سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا: ایک دفعہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحن میں بیٹھے تھے کہ آپ اچانک کھلکھلاتے ہنس مکھ چہرے کے ساتھ باہر تشریف لائے ہم لوگ کھڑے ہو گئے ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ آپ کو خوش رکھے! آپ ہشاش بشاش طبیعت اور خندہ پیشانی سے کس قدر خوشی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابھی میرے پاس جبرائیل آئے انہوں نے مجھے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاعت عطا کی ہے ہم نے عرض کیا: یارسول! صرف بنی ہاشم کے لئے خاص طور پر؟ آپ نے فرمایا: نہیں ہم نے عرض کیا: قریش کے لئے عام طور پر؟ فرمایا: ہیں ہم نے عرض کیا: آپ کی امت کے لئے؟ فرمایا: میری امت میں سے گناہوں کی بوجھ سے لائے لوگوں کے لئے۔ طبرانی فی الکبیر ابن عساکر

۳۹۷۵۴...... (از مسند ابن عباس) ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے ان میں سے ہر ایک نے اپنی دعا دنیا میں مانگ لی جبکہ میں نے اپنی شفاعت کے لیے ذخیرہ کر چھوڑی ہے تا کہ قیامت کے روز میری امت کے کام آئے، سنو! قیامت کے روز میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا یہ کوئی فخر نہیں قیامت کے روز پہلے پہل میری قبر کھلے گی یہ کوئی فخر نہیں دے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہو گا جس تلے آدم سے لیکر دوسرے انبیاء ہوں گے یہ کوئی فخر نہیں اس دن لوگوں کی پریشانی بڑھ جائے گی وہ کہیں گے چلو آدم ابوالبشر کے پاس تا کہ وہ ہمارے لئے ہمارے رب سے سفارش کریں تا کہ ہمارے لئے فیصلہ کیا جائے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اپنی جنت میں ٹھہرایا فرشتوں کا سجدہ کروایا ہمارے رب سے سفارش کریں تا کہ فیصلہ فرمائے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں مجھے اپنی لغزش کی وجہ سے جنت سے نکلنا پڑا آج مجھے اپنی ہی فکر ہے البتہ تم نوح کے پاس جاؤ جو سب سے پہلے نبی ہیں چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: ہمارے رب سے سفارش کریں کہ فیصلہ کر فرمائے، وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں میں نے بددعا کر کے زمین والوں کو ڈبویا آج مجھے اپنی ہی فکر ہے البتہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل میں وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے ہمارے لئے سفارش کریں تا کہ فیصلہ کیا جائے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں میں نے اسلام میں تین توریے کیے (بظاہر جھوٹ بولے) ہیں آج مجھے اندیشہ ہے اللہ کی قسم انہوں نے صرف اللہ تعالیٰ کی دین کا ارادہ کیا ایک یہ کہ میں بیمار ہوں، دوم، بلکہ یہ بتوں کی توڑ پھوڑ کا کام ان کے بڑے نے کیا ہے اور تیرا ان کا سارہ کو یہ کہنا کہ نمرود سے کہا کہ وہ میرے بھائی ہیں البتہ تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ چن لیا ہے وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: ہمارے لیے ہمارے رب سے سفارش کریں کہ فیصلہ کیا جائے وہ کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں میں نے ایک شخص کو ناحق قتل کر دیا تھا آج مجھے اپنی پریشانی ہے البتہ تم عیسیٰ روح اللہ اور اس کے کلمہ کے پاس جاؤ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے ہمارے لیے ہمارے رب سے سفارش کریں کہ فیصلہ کیا جائے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں مجھے اور میری والدہ کو اللہ کے سوا معبود بنایا گیا دیکھو اگر کوئی سامان کسی تھیلے میں پڑا جس پر مہر لگی تو مہر توڑے بغیر تھیلے کی چیز حاصل کی جاسکتی ہے؟ وہ کہیں گے میں آپ فرمائیں گے: آج محمد ﷺ بھی حاضر ہیں ان کی اگلی پچھلی (اگر بالفرض میں بھی) سب خطائیں بخش دی گئی ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے کہیں گے ہمارے لیے ہمارے رب سے سفارش کریں تا کہ فیصلہ کیا جائے میں کہوں گا ہاں میں ہی اس کا اہل ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جس سے راضی ہو اور جس کے لیے اجازت دے پھر جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: احمد اور ان کی امت کہاں ہے؟ میں اٹھوں گا اور

میری امت میرے پیچھے ہوگی وضوو پاکیزگی سے ان کی پیشانیاں اور ایڑیاں چمک رہی ہونگی ہمیں پہلے اور پیچھے ہونگے سے پہلے ہمارا حساب ہوگا امتیں ہمارے لیے راستہ کشادہ کردیں گی امتیں کہیں گی لگتا ہے یہ سب امت انبیاء ہیں میں جنت کے دروازے پر جا کر دستک دوں گا کہا جائے گا کون؟ میں کہوں گا: احمد تو میرے لیے دروازہ کھل جائے گا میں اپنے رب کے پاس جاؤں گا وہ کرسی پر ہوں گے (جیسا ان کی شان کے مناسب ہے) میں سجدہ ریز ہوکر اپنے رب کی ایسی ایسی تعریفیں کروں گا جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے کی ہونگی اور نہ کوئی میرے بعد کرے گا مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ کہو تمہاری سنی جائے گی مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پھر کہا جائے گا: جاؤ جس کی دل میں اتنی اتنی بھی خیر (ایمان) ہے اسے جہنم سے نکال کو میں جاؤں گا اور انہیں نکال لاؤں گا پھر اپنے رب کے پاس آ کر سجدہ ریزہ ہوں گا کہا جائے گا: سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے غی شفاعت کرو قبول کی جائے گی مانگو عطا کیا جائے غا پھر میرے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی تو میں انہیں جہنم سے نکال لوں گا۔ابو داؤد طیالسی مسند احمد

۳۹۷۵۵۔۔۔۔۔ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے بارے لوگوں کے لیے بہترین آدمی ہوں تو مزینہ کے شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! جب آپ ان کے برے لوگوں کے لئے ہیں تو نیکوں کے لیے کیسے ہیں! فرمایا: میری امت کے نیک لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں چلے جائیں گے اور میری امت کے برے لوگ میری شفاعت کا انتظار کریں گے سنو! وہ قیامت کے روز میری تمام امت کے لئے جائز ہوگی صرف وہ شخص محروم ہوگا جو میرے صحابہ کی شان گھٹاتا ہوگا۔الشیرازی فی الالقاب وابن البخار

۳۹۷۵۶۔۔۔۔۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! مقام محمود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر نزول فرمائے گا تو ایسے چرچرائے گا جیسے کسی کرسی پر نیا شخص بیٹھے تو وہ تنگی کی وجہ سے چرچرائے۔

رواہ الدیلمی

۳۹۷۵۷۔۔۔۔۔عبدالرحمٰن بن ابی عقیل سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ثقیف کے وفد میں گیا تو ہم نے دروازے پر سواریاں بٹھائیں تو داخل ہونے سے پہلے آپ ہمیں سب سے برے لگتے تھے جب آپ کے پاس آئے تو آپ ہمیں سب سے اچھے لگنے لگے ہم میں سے ایک شخص بولا: یارسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے سلیمان علیہ السلام جیسی بادشاہت کیوں نہیں مانگی تو رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: شاید (تمہیں پتہ نہیں) تمہارے رسول کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت سے افضل چیز ہے اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا اسے ایک دعا عطا فرمائی کچھ نے وہ مانگ لی ایک روایت میں ہے کچھ نے اس سے دنیا حاصل کرلی تو وہ اسے مل گئی کسی نے اپنی قوم کے بارے میں بددعا کی طور مانگ لی کیونکہ انہوں نے نبی کی نافرمانی کی لہٰذا وہ اس کی وجہ سے ہلاک کردیئے گئے مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسی دعا عطا کی ہے جس کو میں نے للہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپا رکھا ہے۔

البغوی وقالع لا اعلم روی ابن ابی عقیل غیر ہذا الحدیث وھو غریب لم یحدیث یہ لا من معذاالوجہ وابن مندہ، ابن عساکر

۳۹۷۵۸۔۔۔۔۔(مسند علی) حرب بن شریح سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین سے کہا: میں آپ پر فدا ہوں یہ شفاعت جس کا عراق میں چرچا ہے یہ برحق ہے؟ فرمانے لگے: کونسی شفاعت؟ میں نے کہا: حضرت محمد ﷺ کی شفاعت، فرمایا: اللہ کی قسم، برحق ہے ہاں اللہ کی قسم مجھ سے میری چچا محمد بن علی ابن الحنیفۃ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھے پکار کر کہے گا: محمد! کیا راضی ہوگئے ہو میں عرض کروں گا: جی ہاں میں راضی ہوگیا ہوں پھر میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: عراق والو اللہ تم کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت یہ ہے اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا میری رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے وہ بخشنے والا اور مہربان ہے؟ میں نے کہا: ہم ہی کہتے ہیں فرمایا: لیکن ہم اہل بیت کہتے ہیں سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت یہ ہے عنقریب تجھے تیرا رب وہ کچھ عطا کرے کہ تو راضی ہوجائے گا'' اور وہ شفاعت ہے۔ابن مردویہ

۳۹۷۵۹۔۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے!

قیامت دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا اس پر کوئی فخر نہیں، میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا جس تلے آدم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء ہوں گے اس پر کوئی فخر نہیں اس دن اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو پکار کر فرمائیں گے: آدم! وہ عرض کریں گے میرے رب میں حاضر ہوں اور میری سعادت ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی اولاد سے جہنم والے نکال لو! وہ عرض کریں گے: میرے رب! جہنم والے کتنے ہیں؟ اللہ فرمائے گا: ہر نو ہزار میں سے ننانوے تو وہ اتنی مقدار میں نکال لیں گے جن کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے وہ آدم علیہ السلام کے پاس آکر عرض کریں گے: آدم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عزت بخشی کہ اپنے ہاتھ سے پیدا کیا روح پھونکی اپنی جنت میں ٹھہرایا فرشتوں کا سجدہ کرایا سو اپنی اولاد کے لئے سفارش کریں کہ آج آگ میں نہ جلیں، آدم علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرا بس نہیں البتہ میں تمہاری رہنمائی کر دیتا ہوں نوح کے پاس جاؤ، وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے کہیں گے نوح! آدم کی اولاد کی لئے سفارش کرو! وہ فرمائیں گے آج میرا اختیار نہیں لیکن ایسے بندے کی پاس جاؤ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور رسالت کے لیے چن لیا جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں پروان چڑھا لوگوں کا محبوب بنایا گیا یعنی موسیٰ: میں تمہارے ساتھ ہوں وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے: موسیٰ! آپ اللہ تعالیٰ کے کلام اور رسالت کے لئے چنے ہوئے بندے ہیں اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آپ نے پرورش پائی اس نے آپ کو لوگوں کا محبوب بنادیا آدم کی اولاد کے شفاعت کریں کہ آج آگ میں نہ جلیں وہ فرمائیں گے: یہ میرے بس کا کام نہیں تم لوگ روح اللہ اور اس کے کلمہ عیسیٰ کے پاس جاؤ! وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے کہیں گے: عیسیٰ! آپ اللہ کی۔ (پیدا کردہ) روح اور اس کا کلمہ (کن مظہر) ہیں آدم علیہ السلام کی اولاد کے ہے سفارش کریں کہ آج وہ آگ میں نہ جلائے جائیں وہ فرمائیں گے یہ میرے بس کا کام نہیں البتہ میں تمہاری رہنمائی کر دیتا ہوں تم ایسے بندے کے پاس جاؤ جسے اللہ تعالیٰ نے جہانوں کی لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے وہ احمد میں بھی میں تمہارے ساتھ ہوں چنانچہ وہ احمد ﷺ کے پاس آکر کہیں گے: احمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہانوں کی لیے رحمت بنایا آدم کی اولاد کے لیے سفارش کریں کہ آج آگ میں نہ جلیں میں کہوں گا ٹھیک ہے میں ہی اس کا اہل ہوں۔

پھر میں آکر جنتی دروازے کے حلقہ کو پکڑوں گا کہا جائے گا: یہ کون ہے؟ میں کہوں گا میں احمد ہوں پھر میرے لیے دروازہ کھل جائے گا جب جبار تعالیٰ جس کے سوا کوئی عبادت و پکار کے لائق نہیں کو دیکھوگا تو میں سجدہ ریز ہوجاؤں گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثناء مجھے الہام ہوگی جو مخلوق میں سے کسی کو الہام نہیں ہوئی اس کی بعد کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا: میرے رب! اولاد آدم کو آج جہنم میں نہ جلا ہے! رب تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ! جس کے دل میں تمہیں قیراط بھر بھی ایمان معلوم ہو اسے نکال لو وہ پھر میرے پاس آکر کہیں گے: اولاد آدم کو آج آگ میں نہ جلایا جائے میں آکر جنتی دروازے کے حلقہ کو پکڑوں گا کہا جائے گا: کون؟ میں کہوں گا: احمد دروازہ میرے لئے کھل جائے گا جب میں جبار تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گروں گا جیسا میں نے پہلے سجدہ کیا ہوگا اسی طرح کا سجدہ کروں گا تو جیسے پہلی مرتبہ رب کی حمد وثناء الہام ہوئی اب بھی ایسی ہی ہوگی پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ ! سوال کرو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا: میرے رب! اولاد آدم کو آج جہنم میں نہ جلایا جا ئے رب تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس کی دل میں دینار بھر بھی ایمان معلوم ہوا سے نکال لاؤ اس کے بعد میں پھر آکر ویسا ہی کروں گا جیسا پہلی مرتبہ کیا ہوگا جبار تعالیٰ کو دیکھ کر میں سجدہ ریز ہوجاؤں گا جیسا میں نے پہلی مرتبہ سجدہ کیا ہوگا اس کے بعد اسی طرح کی حمد وثناء کا الہام ہوگا پھر کہا جائے گا : اپنا سر اٹھاؤ مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا: میرے رب! الوداع آدم کو آج آگ میں نہ جلایا جائے رب تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان معلوم ہوا سے نکال لو تو وہ لوگ نکال لیں گے جن کی تعداد صرف اللہ ہی جانتا ہے اکثر باقی رہ جائیں گے۔

پھر آدم علیہ السلام کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو وہ دس کروڑ کی شفاعت کریں گے پھر فرشتوں اور نبیوں کو اجازت ہوگی وہ شفاعت کریں گے پھر مومنوں کو اجازت ملے گی وہ شفاعت کریں گے اس روز ایک مومن ابیعہ ومضر سے زیادہ لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

رواہ ابن عساکر

حوض

۳۹۷۶۰۔۔۔۔عمرو بن مرہ سے وہ مرہ سے وہ کسی صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں ایک دفعہ ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر فرمانے لگے: میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں تمہیں دیکھوں گا اور تمہاری وجہ سے امتوں پر کثرت سے خوش ہوں گا دیکھنا میرا بھرم رکھنا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۶۱۔۔۔۔ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے۔ (اپنے حجرہ میں بیٹھے) سنا: میں کوثر پر تمہارا پیشرو ہوں وہاں تمہارا جم غفیر جارہا ہوگا کہ اچانک انہیں روک دیا جائے میں پکار کر کہوں گا: آنے دو! ایک اعلان کرنے والا کہے گا: انہوں نے آپ کے بعد۔ (دین) تبدیل کردیا تھا میں کہوں گا دور ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۶۲۔۔۔۔(مسند اسامہ) رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس ایک دن آئے تو انہیں گھر میں پایا ان کی بیوی سے پوچھا وہ بنی نجار کی تھیں کہنے لگیں میرا باپ آپ پر قربان ہو وہ ابھی آپ کی جانب اور فاطمہ کی جانب نکلے ہیں بنی نجار کی کسی گلی میں آپ کو نظر نہ آئے ہو نگے یا رسول اللہ! آپ اندر نہیں آئیں گے؟ آپ ﷺ اندر داخل ہوئے انہوں نے آٹے کا حلوہ پیش کیا اپ نے کچھ تناول فرمایا، وہ کہنے لگیں: یا رسول! بہت اچھا ہوا اپ تشریف لائے میں خود آ کر آپ کو مبارک باد پیش کرنے آنے والی تھی مجھے ابو عمارہ۔ (حمزہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) نے بتایا کہ آپ کو جنت کی کوثر نامی نہر دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس کا صحن یاقوت مرجان زبرجد اور موتیوں کا ہے وہ کہنے لگیں: میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھ سے اس کی کیفیت بیان کریں جو میں آپ سے سنوں آپ نے فرمایا: اس کی کشادگی ایلہ سے صنعاء تک ہے اس پر رکھے گئے برتن تعداد میں ستاروں جتنے میں وہاں آنے والے سب سے زیادہ مجھے بنت فہد تیری قوم عزیز ہے یعنی انصار۔

طبرانی فی الکبیر حاکم قال الحافظ ابن حجر فی الا طرفاف فیه حرام بن عثمان ضعیف جدا

۳۹۷۶۳۔۔۔۔(مسند انس) ابن شہاب سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حوض کوثر کے بارے فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسی نہر ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں رہنے والے پرندوں کی گردنیں اونٹوں کی طرح ہیں تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو بڑے لذیذ ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا کھانا ان سے بڑھ کر لذیذ ہے۔ بیهقی فی البعث

۳۹۷۶۴۔۔۔۔ابان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اجب مجھے آسمان کی معراج ہوئی تو ساتویں آسمان پر میں نے ایک نہر دیکھی جو بڑے موجدار تھی لوگوں کو اس سے ہٹایا جارہا تھا اس کی کناروں پر خول دار موتیوں کے خیمے ہیں میں نے کہا: جبرائیل یہ کیا ہے انہوں نے کہا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے میں نے اس کا پانی چکھا تو وہ شہد سے بڑھ کر شیریں اور دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر میں نے اس کی مٹی میں ہاتھ میں مارا تو وہ خوشبودار مشک تھی اس کی کنکریوں کو ہاتھ لگایا تو وہ موتی تھے۔ رواہ ابن النجار

۳۹۷۶۵۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ نے فرمایا مجھے کوثر عطا کیا گیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کوثر کیا ہے؟ فرمایا: جنت کی ایک نہر ہے جس کی چوڑائی لمبائی مشرق ومغرب کا درمیانی فاصلہ ہے اس سے جو سیراب ہوگیا وہ پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس سے وضو کرے گا اس پر کبھی میل کچیل نہیں چڑھے گا اور جس نے میرے ذمہ کو توڑا یا میرے اہل بیت کو قتل کیا وہ اس سے نہیں پیئے گا۔ رواہ ابونعیم

صراط

۳۹۷۶۶۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر پردہ ڈالنے کے

لئے انہیں اُن کی ماؤں کی طرف منسوب کر کے بلائے گا صراط کے پاس اللہ تعالیٰ ہر مومن مرد اور عورت اور ہر منافق کو ایک نور عطا کرے گا جب پل صراط پر سب درمیان میں پہنچ جائے گے اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور عورتوں کا نور چھین لے گا منافق کہیں گے: ٹھہرو ہم تمہارے نور سے کچھ حاصل کرلیں مومن کہیں گے: ہمارے رب ہمارا نور پورا کردے اس وقت کوئی کسی کو یاد نہیں آئے گا۔ طبرانی فی الکبیر

۳۹۷۶۷.... کندہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا درمیان میں پردہ تھا میں نے عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہوں کہ ایک گھڑی ایسی آئے گی جس میں وہ کسی کے لیے بھی شفاعت نہیں کرسکیں گے؟ فرمایا: میں نے آپ سے پوچھا اس وقت ہم ایک سفر میں تھے آپ نے فرمایا: ہاں جس وقت صراط رکھا جائے گا جب کچھ چہرے سفید اور کچھ چہرے کالے ہونگے اور پل کے وقت جب اسے گرم کر کے تیز کیا جائے گا تلوار کی دھار کی طرح تیز اور انگارے کی طرح گرم کیا جائے گا مومن تو گزر جائے گا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا رہا منافق تو جونہی چل کر وہ درمیان میں پہنچے گا اس کی قدم جلادے گا تو وہ اپنے ہاتھوں سے قدموں کو پکڑ لے گا تم نے دیکھا ہوگا جب کوئی شخص پیدل ننگے پاؤں چل رہا اور اسے کوئی کانٹا چبھ جائے تو وہ کانٹا نکالنے کی کوشش کرتا ہے ایسے ہی تو زبانیہ فرشتے اس کی پیشانی پر گرز ماریں گے جس سے وہ جہنم میں گر پڑے گا اور پچاس سال تک نیچے جاتا رہے گا میں نے عرض کیا: کیا وہ بوجھل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ پانچ حاملہ اونٹنیوں جتنا بھاری ہوگا پس اس دن مجرم اپنی پیشانیوں سے پہچان لیے جائیں گے اور پیشانیوں اور قدموں سے پکڑے جائیں گے۔

رواہ عبدالرزاق

ترازو

۳۹۷۶۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کے سامنے تین عذر پیش کرے گا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آدم اگر میں جھٹلانے والوں پر لعنت نہ کی ہوتی اور جھوٹ وعدہ خلافی سے بغض نہ رکھا ہوتا اور اس پر وعید نہ سنائی ہوتی تو آج میں تیری ساری اولاد پر رحم کرتا باوجود میں نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ لیکن میری طرف سے حق بات ثابت ہوچکی کہ جس نے میرے رسولوں کو جھٹلایا میری نافرمانی کی تو میں ان سب سے جہنم بھردوں گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آدم! میں تیری اولاد میں سے جسے جہنم میں داخل کروں اور جسے جہنم کا عذاب دوں گا تو اپنے سابقہ علم کی وجہ سے اگر میں نے اسے دنیا میں لوٹایا تو پہلے سے زیادہ برے کام کرے گا نہ باز آئے گا اور نہ توبہ کرے گا۔

اور فرمائے گا: اے آدم! آج میں نے تمہیں اپنے اور تیری اولاد کے درمیان فیصل بنادیا ہے ترازو کے پاس کھڑے رہو دیکھو ان کے کون سے اعمال تمہارے سامنے آتے ہیں تو جس کی بھلائی برائی سے ذرہ برابر بھی بڑھ جائے اس کے لئے جنت ہے تمہیں خود ہی معلوم ہوجائے گا کہ میں نے جہنم میں صرف مشرک ہی کو داخل کیا ہے۔ الحکیم

جنت

۳۹۷۶۹.... قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: ایک دن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا: جنت عدن میں ایک محل ہے جس کے پانچسو دروازے ہیں ہر دروازے پر پانچ ہزار حورعین ہیں اس میں صرف نبی ہی داخل ہوگا پھر نبی ﷺ کی قبر کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا: اے قبر والے آپ کے لئے خوشخبری ہو۔ یا صدیق پھر حضرت ابوبکر کی قبر کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ابوبکر تمہیں مبارک ہو۔ یا شہید پھر دیتے بارے فرمانے لگے: عمر تجھے شہادت کہاں نصیب ہوتی ہے اس کی بعد فرمایا: جس ذات نے مجھے مکہ سے مدینہ کی ہجرت کے لئے نکالا وہ اس پر قادر ہے کہ شہادت کو میری طرف کھینچ لائے۔ طبرانی فی الاوسط ابن عساکر

۳۹۷۷۰.... مجاہد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر نے منبر پر جنات عدن والی آیت پڑھی پھر فرمایا: لوگو! جانتے ہو جنات عدن کیا ہیں؟ جنت کا

ایک محل جس کے دس ہزار دروازے ہیں ہر دروازے پر پچیس ہزار حور عین ہیں جس میں صرف نبی صدیق اور شہید داخل ہوگا۔

ابن ابی شیبه و ابن منذر و ابن ابی حاتم

۳۹۷۷۱ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب جنت عدن پیدا فرمائی تو اس میں ایسی نعمتیں پیدا کیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان سنا اور نہ کسی کے دل میں ان کا خیال آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: بولو! تو اس نے کہا: ایمان والے کامیاب ہو چکے ہیں۔ رواه ابن عساکر

۳۹۷۷۲ ... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس کی نہریں مشک کے پہاڑ سے پھوٹتی ہیں۔ بیهقی فی البعث وصححه

۳۹۷۷۳ ... (مسند علی) اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت عدن ایک ٹہنی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے پھر فرمایا: ہو جا سو وہ ہو گئی۔ ابن مردویه

۳۹۷۷۴ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بارے روایت ہے اور ان لوگوں کو جنت کی طرف ٹولیوں کی شکل میں لے جایا جائے گا جو اپنے رب سے ڈرے" جب وہ اس کے پاس آئیں گے تو جنت کے دروازے پر ایک درخت دیکھیں گے جس کی جڑ سے دو چشمے بہہ رہے ہوں گے وہ ایک طرف ایسے بڑھیں گے گویا انہیں اس کا حکم ہوگا جہاں وہ غسل کریں گے اور ایک روایت میں ہے اس سے وضو کریں گے پھر کبھی ان کے سر پراگندا نہیں ہونگے نہ ان کی جلدیں خراب ہونگی گویا انہیں تیل مل گیا ہے اور ان پر نعمتوں کی تروتازگی جاری ہوگی۔

پھر وہ دوسری چشمہ کا رخ کریں گے جس سے پئیں گے تو ان کی پیٹ پاک ہو جائیں گے ان کی پیٹ صحیح کوئی گندگی فضول چیز اور برائی ہوگی نکل جائے گی جنتی دروازوں پر فرشتے ان سے مل کر کہیں گے تم پر سلام ہو تم اچھے ہوئے اب ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو جاؤ" اور ان سے لڑکے ملیں گے جو چھپائے موتیوں اور بکھرے مونگوں کی طرح ہونگے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی لئے تیار کردہ نعمتوں کے بارے میں بتائیں گے وہ ان کے اردگرد ایسے پھریں گے جیسے دنیا والے بچے دوست کے اردگرد پھرتے ہیں کہتے ہونگے خوشخبری ہو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ تیار کر رکھا ہے تیری لیے یہ کچھ تیار کر رکھا ہے پھر ان میں سے ایک لڑکا اس کی کسی بیوی کے پاس جا کر کہے گا: فلاں آ چکا ہے دنیا میں جس نام سے اسے پکارا جاتا ہوگا وہی نام لے گا وہ اتنی خوش ہوگی یہاں تک کہ چوکھٹ پر کھڑے ہو کر اس سے کہے گی تو نے اسے دیکھا ہے چنانچہ وہ آئے گا اور اس عمارت کی بنیاد موتیوں کی چٹان پر جو سبز زرد اور سرخ غرض ہر رنگ پر مشتمل ہوگی دیکھے گا پھر وہ بیٹھ جائے گا کیا دیکھتا ہے نفیس مسندیں بچھی ہوئی اور گاؤ تکیے قطار میں لگے ہوئے اور جام ترتیب سے رکھے ہوئے پھر عمارت کی چھت کی طرف سے اٹھائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے لیے مسخر نہ کیا ہوتا تو اس کی نظر چلی جاتی کیونکہ وہ بجلی کی طرح ہوگی پھر وہ اپنے صوفیوں میں سے ایک صوفہ پر ٹیک لگا کر کہے گا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے اس کے لئے ہماری رہنمائی کی۔ الایۃ۔ ابن المبارک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبه عبد بن حمید وابن راهو یه وابن ابی الدنیا فی صفة الجنة وابن ابی حاتم وابن جریر ابو یعلی والبغوی فی الجعد یات وابو نعیم فی صفة النة وابن مردویه بیهقی فی البعث ضیاء قال الحافظ ابن حجر فی المطالب العالیه: هذا حدیث صحیح وحکمه حکم المر فوع اذالا مجال للرائی فی مثل هذه الا مور

اہل جنت

۳۹۷۷۵ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے: اے محمد! کیا جنت میں میوے ہونگے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس میں میوے کھجور اور انار ہونگے وہ کہنے لگے: انہیں تم لوگ ایسے کھاؤ گے جیسے دنیا میں کھاتے ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں بلکہ اس سے بڑھ کر کہنے لگے: پھر قضائے حاجت کرو گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ لوگوں کو پسینہ آکر خشک ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ پیٹ کی گندگی کو ختم کردے گا۔ الحارث وعبد بن حمید وابن مردویه ومسنده ضعیف

۳۹۷۷۶ ... بریدۃ بن الخصیب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہونگے؟ آپ نے

فرمایا: اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل کیا تو سرخ یاقوت کے گھوڑے جہاں چاہو گے اور جب چاہو گے وہ لیکر تمہیں اڑ جائے گا اتنے میں دوسرا شخص آ کر کہنے لگا: یارسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ تو آپ نے اس سے ایسا نہیں فرمایا: جیسا اس سے پہلے شخص سے فرمایا تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تمہارے لئے من کی چاہت اور آنکھوں کی لذت کا سامان ہوگا۔ ابو نعیم، ابن عساکر

۳۹۷۷۷......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا جنتی صحبت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: کثرت سے لیکن نہ مرد کی منی ہوگی اور نہ عورت کی۔ ابویعلی، ابن عساکر

۳۹۷۷۸......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی اپنی مجلس میں ہوں گے کہ ان کے سامنے جنتی نور سے بڑھ کر ایک نور نمودار ہوگا وہ اپنے سر اٹھائیں تو رب تعالیٰ انہیں دیکھ رہا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مجھ سے مانگو! وہ عرض کریں گے: ہم آپ کی ہم سے رضامندی کا سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضا یہ ہے کہ میں نے تمہیں اپنے گھر اتارا اور تمہیں عزت بخشی اور یہ اس کے اوقات ہیں سو مانگو وہ عرض کریں گے: ہم آپ کی زیارت کا سوال کرتے ہیں تو انہیں نور کی سواریاں دی جائیں گی جو تا حد نگاہ اپنا قدم رکھتی ہوں گی فرشتے ان کی لگاموں سے انہیں چلا رہے ہونگے تو وہ انہیں دارالسرور تک پہنچادیں گے وہاں وہ رحمٰن کے نور سے رنگیں گے اور اس کی بات سنیں گے میرے محبوبوں اور میری فرمانبرداری کرنے والوں کو خوش آمدید تحفے لیکر اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”غفور رحیم کی طرف سے مہمانی“۔ ابن النجار وفیہ سلیمان بن ابی کربہ قال ابن عدی: عامۃ احادیثہ مناکر

۳۹۷۷۹......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے کسی نے پوچھا: کیا جنتی اپنی بیویوں کو ہاتھ لگائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں ایسے آلہ کے ساتھ جو نہ تھکے گا اور ایسی شہوت کے ساتھ جو ختم نہیں ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۸۰......حسناء بنت معاویہ سے روایت ہے فرمایا: مجھ سے حضرت عمر نے فرمایا: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جنت میں کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: نبی جنت میں شہید جنت میں بچہ جنت میں اور زندہ در گور لڑکی جنت میں جائے گی۔ رواہ ابونعیم

۳۹۷۸۱......(مسند علی) ابوفروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان الرھاوی، ابواسمٰعیل بن زیاد، جریر بن سعدی، ضحاک بن مزاحم نزال بن سبرۃ ان کے سلسلہ مسند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جس دن ہمیں متقین کو رحمٰن کی طرف وفد کی صورت میں جمع کریں گے کیا سب سوار ہونگے آپ نے فرمایا: علی! اس ذات کی قسم! جس کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب وہ اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے سامنے ایسی اونٹنیاں ہونگی جن پر سونے کے کجاوے ہوں گے ان کی جوتوں کا تسمہ چمکتا نور ہوگا پھر وہ ان پر بیٹھ کر چلتے چلتے جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے وہاں یاقوت کا حلقہ سونے کے تختے پر ہوگا اور جنتی دروازے کے پاس ایک درخت ہوگا جس کی جڑ سے دو چشمے پھوٹ رہے ہوں گے ایک چشمہ سے لوگ پئیں گے جب اس کا پانی سینے تک پہنچے گا اللہ تعالیٰ ان کے سینوں سے خیانت حسد اور سرکشی کو نکال دے گا یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”ہم ان کے سینوں سے کدورت دور کردیں گے آپس میں بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تخت نشیں ہوں گے“ جب وہ پانی پیٹ تک پہنچے گا اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی گندگی اور میل کچیل سے پاک صاف کردے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور انہیں ان کا رب پاکیزہ مشروب پلائے گا پھر دوسرے چشمہ سے غسل کریں تو ان پر جنت کی تازگی رواں ہوجائے گی پھر کبھی ان کے بدن میل کچیلے نہیں ہونگے اور نہ کبھی ان کے رنگ تبدیل ہونگے پھر وہ حلقہ (زنجیر) کو تختے پر ماریں گے تو اس کی ایک آواز سنائی دے گی اور ہر حور کو پتہ چل جائے گا کہ اس کا خاوند آچکا ہے تو وہ اپنے نگران کو بھیجے گی پس اگر وہ اپنی پہنچان نہ کرواتا تو نور، چمک اور حسن کی وجہ سے اس کے سامنے سجدہ ریز ہوجاتا وہ کہے گا: اللہ کے ولی! میں تو تمہارا وہ نگران ہوں جسے تمہارے گھر پر مقرر کیا گیا ہے وہ چلے گا اور یہ اس کے پیچھے ہوگا یہاں تک کہ اسے چاندی کے محل تک پہنچادے گا جس کی چھت سونے کی ہوگی جس کا اندرون بیرون سے اور بیرون اندرون سے نظر آئے گا وہ کہے گا: یہ کس کا محل ہے؟ فرشتہ کہے گا: یہ تیرے لئے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر خوشی سے کوئی مرتا تو یہ شخص مرجاتا پھر وہ اس میں داخل ہونا چاہے گا تو وہ فرشتہ اسے کہے گا آگے چلو پھر وہ اس کے ساتھ چلتا رہے گا درمیان میں اس کے محلات خیمے نہریں آئیں گی بالآخر یاقوت کا بنا ایک کمرہ آئے گا جس کی بنیاد سے لیکر بلندی تک ایک لاکھ گز ہوگی جو موتیوں اور یاقوت کے پہاڑ پر بنا ہوگا انہیں سے سفید سرخ سبز اور زرد ہوگا ان میں سے کوئی بھی دوسرے سے ملتا جلتا

نہیں ہوگا کمرے میں ایک تخت ہوگا جس کی چوڑائی ایک فرسخ (تین میل) ایک میل کی لمبائی میں ہوگی اس پر پڑے بچھونے بستر ستر کمروں کی مقدار اوپر نیچے دھرے ہوں گے بستر اور قسم کا اور تخت اور قسم کا ہوگا ولی اللہ کے سر پر تاج ہوگا اس تاج کے ستر رکن ہوں گے ہر رکن میں ایک چمکتا موتی ہوگا جو تھکن کے لئے تین دن کی مسافت سے چمکے گا اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح ہوگا اس کے گلے میں طوق (ہار، لاکٹ) اور دو حمیل ہوں گے جس کا چمکتا نور ہوگا اور اس کے ہاتھ میں تین کنگن ہونگے ایک سونے کا ایک چاندی کا اور ایک موتیوں کا اور یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے انہیں سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے' اور اس کے بدن پر ریشم کے ستر مختلف رنگوں کے جوڑے ہوں گے جو گل لالہ کی باریکی پر بنے ہونگے یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اس میں ان کا لباس ریشمی ہوگا'' تخت اللہ تعالیٰ کے ولی کے شوق اور فرحت میں ہلے گا پھر وہ اس کے لئے ٹھہر جائے گا یہاں تک کہ وہ اس پر بیٹھ جائے گا وہ اس کی بنیاد کو کنکھیوں سے دیکھا کرے گا کہ مبادا یہ نور اس کی آنکھوں کو چندھیا دے وہ اسی کیفیت میں ہوگا کہ اچانک حور عین اس کے سامنے ستر لونڈیوں اور ستر لڑکوں کے ساتھ آ کھڑی ہوگی اس پر ستر جوڑے ہونگے جن سے جلد اور ہڈی کے درمیان سے اس کی پنڈلی کا گودا دکھائی دے گا جیسے سفید (گلاس) جام میں سرخ مشروب نظر آتا ہے یا جیسے صاف شفاعت موتیوں میں لڑی دکھائی دیتی ہے وہ جب اسے دیکھے گا تو اس سے پہلے ہر دیکھی ہوئی چیز بھول جائے گا۔

جب وہ اس کے سینے کی طرف ہاتھ بڑائے گا تو اس کے جگر میں لکھی بات پڑھ لے گا لکھا ہوگا: میں تیری محبوبہ ہوں اور تو میرا محبوب ہے میرا تو ہی ہے یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے گویا وہ حوریں یاقوت اور مرجان ہیں موتی کی سفیدی کے مشابہ ہوگی، وہ ستر سال تک اس سے لطف اندوز ہوگا نہ اس کی شہوت ختم ہوگی اور نہ اس کی وہ (جنتی) اسی حال میں ہوں گے کہ فرشتے آجائیں گے اور دونوں کمروں کے ستر یا ستر ہزار دروازے ہونگے ہر دروازے پر ایک دربان ہوگا فرشتے کہیں گے ولی اللہ کے پاس جانے کی جازت دو وہ کہیں گے: ہمارے لئے یہ مشکل ہی کہ ہم تمہارے لیئے اجازت طلب کریں وہ اپنی بیویوں کے ساتھ ہے فرشتے کہیں گے: دروازے پر فرشتے تم سے اجازت مانگتے ہیں وہ کہے گا: انہیں اندر آنے کی اجازت دو! پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: اور فرشتے ہر دروازے سے داخل ہوکر انہیں سلام کریں گے کہ یہ بدلہ تمہارے صبر کرنے کا ہے پس کیا ہی اچھا انجام کا گھر ہے فرماتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: جب تو دیکھے گا تو وہاں نعمتیں اور بڑی بادشاہت دیکھے گا'' فرشتے بے اجازت ان کے پاس نہیں آئیں گے نہریں ان کے گھروں کے نیچے بہتی ہونگی اور پھل جھکے ہونگے چاہے گا تو منہ سے توڑے گا اور چاہے گا تو ٹیک لگائے توڑلے گا چاہے گا تو بیٹھ کر اور چاہے گا تو کھڑے ہوکر توڑے گا' اور نہ خراب ہونے والے پانی نہریں ہونگی (یعنی) اس میں کدورت نہیں ہوگی۔ آسن وہ پانی ہے جو خراب ہوجاتا ہو جیسے دنیا کا پانی خراب ہوجاتا ہے اور دودھ کی نہریں ہوں گی جو گوبر خون اور جانوروں کے تھنوں سے نہیں نکلا ہوگا اور شراب کی نہریں جنہیں لوگ پاؤں سے نہیں روندیں گے پینے والوں کے لذیذ ان کے سر دکھنے پائیں اور نہ عقلوں میں فتور آئے اور صاف شہد کی نہریں شہد کے موم سے جو مکھیوں کی پیٹ سے نہیں نکلا ہوگا وہ اسی حال میں ہوگا کہ کبھی اپنی بیویوں سے عیس و مسرت حاصل کرے گا کبھی اسے اس کی غزادی جائے گی کبھی اسے مشروب پیش کیا جائے گا کبھی فرشتے اس سے اندر آنے کی اجازت طلب کریں گے کبھی وہ اپنے رب کا دیدار کرے گا اور رب تعالیٰ اس سے گفتگو کرے گا اور کبھی اللہ کی خاطر بھائیوں کی زیارت کرے گا اسی اثناء میں اسے ایک نور ڈھانپ لے گا تو کوئی کہے گا: یہ کس نور نے جنتیوں کو ڈھانپ لیا؟ فرشتے کہیں گے: یہ حور نے تمہارے اشتیاق وخوشی میں اپنے خیمہ سے دیکھا ہے جس نور نے تمہیں ڈھانپ لیا ہے یہ اس کے دناتوں کا نور ہے۔ ابن مردویہ ویزید بن سنان والثلاثہ فوقہ ضعفاء

۳۹۷۸۲..... عبداللہ بن عبدالرحمٰن الزھری سے روایت ہے فرمایا: شام بن عبدالمطلب مسجد حرام میں داخل ہوئے تو وہاں محمد بن علی بن الحسین کو دیکھا لوگوں نے ان کے پاس جمگھٹا بنا رکھا ہے اپ نے ان کی طرف پیام بھیجا کہ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں کہ وہاں لوگ کیا کھائیں گے اور کیا پئیں گے؟ تو محمد بن علی نے قاصد سے کہا: انہیں اس طرح جمع کیا جائے گا جیسے صاف ستھری اون ہوتی ہے اس میں نہریں پھوٹ رہی ہوں گی۔

رواہ ابن عساکر

۳۹۷۸۳.. (مسند علی) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ایک جنتی اپنے اللہ والے بھائی سے ملنے کا مشتاق ہوگا تو اس کی پاس جنتی سواری لائی جائے گی وہ اس پر سوار ہوکر اپنے بھائی کی طرف جائے گا ابھی اس کے اور اس کے درمیان ہزار ہزار

سالوں کا فاصلہ ہوگا جیسے تمہارے مابین ایک دو فرسخ کا ہوتا ہے تو اس سے ملاقات اور معانقہ کرے گا۔

ابن فیل فی جزئہ وفیہ خالد بن یزید القسیری قال ابن عدی احادیث لا یتابع علیها

جہنم

۳۹۷۸۴۔۔۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ کے پاس جبرائیل امین اپنے معمول سے ہٹ کر کسی وقت آئے رسول اللہ ﷺ نے ان کا ارادہ کیا ان سے نے کہا: جبرائیل! کیا بات ہے تمہارا رنگ بدلا بدلا لگ رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا: جب تک اللہ تعالیٰ نے (مجھے) جہنم کی چابیوں کا حکم نہیں دیا میں آپ کے پاس نہیں آیا آپ نے فرمایا: جبرائیل مجھے جہنم کے بارے میں بتاؤ اور اس کا حال بیان کرو تو جبرائیل نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ کے بارے حکم دیا تو اسے ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر حکم دیا تو اسے ہزار سال جلایا گیا تو سرخ ہوگئی پھر حکم دیا تو اسے ہزار سال جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی تو وہ سیاہ وتاریک ہے نہ اس کے انگارے روشن ہیں اور نہ اس کی لپٹ بجھی ہے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا اگر جہنم کو سوئی کے ناکے جتنا بھی کھول دیا جائے تو دنیا کے تمام لوگ اس کی گرمی سے مرجائیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا ہے اگر ایک جہنمی کپڑا زمین وآسمان کے درمیان لٹکایا جائے تو تمام لوگ اس کی گرمی سے مرجائیں اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا ہے! اگر کوئی جہنمی پرے دار دنیا میں ظاہر ہوجائے اور لوگ اسے دیکھیں تو اس کی بدصورتی اور نتھنوں کی بدبو کی وجہ سے سارے لوگ مرجائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا! اگر جہنمی زنجیر کا ایک کڑا (حلقہ) جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حال بیان کیا ہے دنیا کے کسی پہاڑ پر رکھا دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہوجائے برقرار نہ رہ سکے یہاں تک کہ وہ زمین کی سب سے نچلی تہہ تک پہنچ جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل میرے لئے کافی ہے میرا دل برداشت نہیں کرتا ایسا نہ ہو میں جان کھو بیٹھوں رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل کو دیکھا تو وہ رو رہے تھے آپ نے فرمایا: جبرائیل تم رو رہے جب کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنا مقام پتہ ہے تو انہوں نے کہا: میں کیسے نہ روں میں نے تو رونے کا زیادہ حقدار ہوں شاید میں اللہ کے علم میں اس حالت کے برعکس ہوں جس پر ہوں مجھے کیا معلوم کہ میں بھی ہاروت ماروت کی طرح آزمائش میں ڈالا جاؤں تو رسول اللہ ﷺ بھی رو پڑے اور جبرائیل روتے رہے دونوں رو رہے تھے یہاں تک کہ آواز آئی جبرائیل محمد! اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ رکھا ہے تو جبرائیل پرواز کر گئے۔

آپ ﷺ باہر آئے تو انصار کی ایک جماعت انہی کھیل میں مشغول تھی وہاں سے گزرے تو فرمایا: تم لوگ ہنستے ہو جبکہ تمہارے پیچھے جہنم ہے اگر تم وہ معلوم ہوجائے جو مجھے معلوم ہے تو تم کم ہنسو اور زیادہ روتے ملو اور تمہیں کھانا پینا اچھا نہ لگے اور تم جنگلوں کی طرف اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے نکل جاؤ آواز آئی محمد میرے بندوں کو مایوس نہ کرو میں نے آپ کو آسانی والا بنا کر بھیجا تنگ کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درست رہو اور قریب قریب رہو۔ طبرانی فی الاوسط وفیہ سلام الطویل قال فی المغنی ترکوہ

کلام: ۔۔۔۔۔۔ الضعیفة ۹۱۰۔۱۳۰۶

۳۹۷۸۵۔۔۔۔۔ طارق بن شہاب سے روایت ہے فرمایا: ایک یہودی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کے ارشاد اس جنت کی چوڑائی زمین وآسمان جتنی ہے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو جہنم کہاں ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب محمد ﷺ سے فرمایا: اسے جواب دو! تو انہیں اس کی بارے کچھ علم نہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھا ہوگا کہ جب دن چڑھتا ہے پھر رات آکر زمین کو (تاریکی سے) بھر دیتی ہے تو دن کہاں ہوا ہے؟ وہ کہنے لگا چاہے اس پر اس یہودی نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں ایسا ہی ہے جیسا آپ نے فرمایا: ہے۔ عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن خرو ھو لفظه

۳۹۷۸۶۔۔۔ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر کھڑے ہوکر رونے لگے کسی نے پوچھا آپ کیوں روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ آپ نے یہاں سے جہنم کو دیکھا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۸۷..... ابوامامہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس کی دیوار پر روتے دیکھا فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: آپ کیوں روتے ہیں فرمایا: یہیں سے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا تھا کہ آپ نے مالک (داروغۂ جہنم) کو انگارے پلٹتے دیکھا ہے جیسے چھوردار چادریں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہنم کے اوپر نیچے سات دروازے ہیں پہلا بھرنے کے بعد دوسرا تیسرا چوتھا بھرا جائے گا یہاں تک کہ سب بھر جائیں گے۔ ابن المبارک ابن ابی شیبۃ، سند احمد فی الز ھد وھناد وعبد بن حمدی وابن ابی الد نیا فی صفۃ النار وابن جریر وابن ابی حاتم بیھقی فی البعث

۳۹۷۸۹..... حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانتے ہو جہنم کے دروازے سے کیسے نہیں؟ ہم نے عرض کیا: جیسے یہ دروازے ہیں؟ فرمایا: نہیں البتہ وہ اس طرح ہیں آپ نے اپنے ہاتھ پر اپنا ہاتھ کھول کر رکھا۔ مسند احمد فی الزھدو عبد ابن حمید

۳۹۷۹۰..... جہنم کی آگ اسے بھون ڈالے گی تو اس کا اوپر والا ہونٹ پھولتے پھولتے سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔ مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح غریب، وابن ابی الد نیا فی صفہ النار اب وھھلی ابن عساکر سعید بن منصور عن ابی سعید فی قو لہ وھم فیھا کلحون قال: فذ کرہ

۳۹۷۹۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اسراء کی رات رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل سے فرمایا: مجھے جہنم کے نگران مالک سے ملاؤ تو وہ آپ کو ان کے پاس لے گئے آپ نے فرمایا: مالک! یہ محمد رسول اللہ ہیں انہوں نے کہا: انہیں بھیجا گیا ہے؟ فرمایا: ہاں وہ یہ اوپر کھڑے ہیں آپ نے اسے دیکھا تو وہ ایک تندخو غضبناک شخص ہے جس کے چہرے سے غصہ معلوم ہوتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: مالک! جہنم کا حال بتاؤ! وہ کہنے لگے: محمد! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا گا راس زنجیر کا ایک حلقہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے دنیا کے کسی پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ پگھل جائے یہاں تک کہ نچلی زمین کی سرحد تک پہنچ جائے۔

جہنم میں ایک وادی ہے جو اللہ کی جہنم سے دن میں ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے اور اس وادی میں ایک کنواں ہے جو اس وادی اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ ستر مرتبہ مانگتا ہے اور کنویں میں ایک گڑھا ہے جو اس کنوئیں اس وادی اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی ستر مرتبہ مانگی ہے اور اس گڑھے ایک سانپ ہے جو ایک مرتبہ پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کی امت کے فاسق حفاظ قرآن کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

ابن مر دویہ وفیہ عمر بن راش داکلد ینی وقال ابو حاتم وجدت حدیثہ کذبا

اہل جہنم

۳۹۷۹۲..... (مسند الصدیق) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کافر کی داڑھ احد جتنی اور اس کی کھال (یعنی بیس گز اموٹی تہہ والی) ہوگی۔ ھناد

۳۹۷۹۳..... (ازمسند سمرۃ بن جندب) رات میں نے دو شخص دیکھے جو میرے پاس آئے وہ دونوں میرا ہاتھ پکڑ کر ارض مقدس لے گئے وہاں میں نے ایک شخص بیٹھے اور ایک کو کھڑے دیکھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے جسے وہ اس کی باچھوں میں داخل کر کے اس کو چیرتا گُدی تک لے جائے گا پھر نکال کر دوسرے جبڑے میں داخل کرے گا اور یہ جبڑا (جو پھٹ گیا) ٹھیک ہو جائے گا وہ یوں ہی کرتا رہے گا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: چلو! پھر میں ان کے ساتھ چل پڑا کیا دیکھتے ہیں ایک شخص گدی کے بل لیٹا ہے (دوسرا اس کے پاس کھڑا ہے اس کے ہاں میں پتھر یا چٹان ہے جس سے وہ اس کا سر کچل رہا ہے پتھر لڑھک جاتا ہے جب اسے لینے جاتا ہے تو سر پہلے کی طرح جڑ جاتا ہے تو وہ پھر ایسے کرنے لگتا ہے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: چلو! تو میں ان کی ساتھ چل پڑا ایک گھر تنور کی طرح بنا ہوا نظر آیا اوپر سے تنگ نیچے سے کشادہ جس میں آگ بھڑکائی جارہی ہے اس میں ننگے مرد اور عورتیں ہیں جب آگ جلتی ہے تو وہ اوپر اٹھ جاتے ہیں جیسے نکلنے لگے ہیں اور جب آگ

بجھتی ہے تو نیچے چلے جاتے ہیں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلو! میں ان کے ساتھ چل پڑا ایک خون کی نہر ہے اس میں ایک آدمی ہے اور اس کے کنارے پر بھی ایک آدمی ہے جس کے سامنے پتھر پڑے ہیں نہر والا ادھر کا رخ کرتا ہے جب نہر کے کنارے نکلنے کے لئے پہنچتا ہے تو یہ باہر والا اس کے منہ میں پتھر پھینکتا ہے تو وہ واپس اپنی جگہ چلا جاتا ہے وہ ایسا ہی کرتا رہتا ہے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلو تو میں ان کے ساتھ چل پڑا کیا دیکھتے ہیں ایک سبز باغ ہے جس میں بہت بڑا درخت ہے اس کی جڑ کے پاس ایک بوڑھا شخص ہے اس کے اردگرد بہت سے بچے ہیں اسی کے قریب ایک شخص ہے جس کے سامنے آگ ہے جو سلگا کر رہا ہے جلدرہا ہے وہ دونوں مجھے درخت پر لے گئے وہاں مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ اچھا گھر میں نے کبھی میں دیکھا اس میں بوڑھے مرد اور نوجوان لوگ ہیں اس میں بچے اور عورتیں بھی ہیں انہوں نے مجھے وہاں سے نکالا اور اسی درخت پر لے گئے اور ایک ایسے گھر میں لے گئے جو اس سے زیادہ اچھا اور افضل تھا اس میں بھی بوڑھے اور نوجوان لوگ ہیں میں نے ان سے کہا: تم دونوں نے مجھے بہت گھمایا پھرایا جو کچھ میں نے دیکھا ہے مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔

تو انہوں نے کہا: پہلا شخص جو آپ نے دیکھا وہ جھوٹا شخص تھا وہ ایسا جھوٹ بولتا تھا جس سے (زمین وآسمان کے) کنارے بھر جاتے جو کچھ آپ نے اس کے ساتھ ہوتے دیکھا وہ قیامت تک ہوتا رہے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کرے گا اور جس شخص کو آپ نے گدی کے بل لیٹے دیکھا وہ ایسا شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا تو وہ رات کو سو گیا اور دن کے وقت اس پر عمل نہیں کیا جو کچھ آپ نے اس کے ساتھ ہوتے دیکھا ایسا قیامت تک ہوتا رہے گا اور جسے آپ نے تنور میں دیکھا وہ زانی لوگ تھے اور جسے آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور تھا اور درخت کی جڑ میں جو بوڑھے شخص آپ نے دیکھے وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جسے آگ جلاتے دیکھا جہنم کے داروغہ مالک تھے اور وہ آگ جہنم تھا اور جس گھر میں آپ پہلے داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور دوسرا گھر شہداء کا تھا میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ پھر ان دونوں نے مجھ سے کہا: اپنا سر اٹھائیے میں نے سر اٹھایا تو بادل کی طرح مجھے کوئی چیز نظر آئیں انہوں نے مجھ سے کہا: یہ آپ کا گھر ہے میں نے ان سے کہا: مجھے اس میں جانے دو! وہ کہنے لگے: آپ کی ابھی کچھ عمر رہتی ہے جسے آپ نے پورا نہیں کیا۔ اگر آپ اسے مکمل کر چکے ہوتے تو آج اس میں داخل ہو جاتے۔ مسند احمد بخاری، مسلم و ابن خزیمہ. ابن صبان طبرانی فی البکری عن سمرۃ

۳۹۷۹۴.....ابورجاء العطاردی حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا: جس نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بتائے! تو کسی نے کچھ بیان نہیں کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک خواب دیکھا اسے مجھ سے سنو! میں سویا تھا تو میرے پاس ایک شخص آیا کہنے لگا: اٹھو! میں اٹھا اس نے کہا: چلو! میں چل پڑا تو دو شخص ملے ایک سویا ہے دوسرا کھڑا ہے کھڑا شخص پتھر جمع کر رہا ہے جس سے سوئے ہوئے کا سر کچل رہا ہے جس سے وہ زخمی ہو جاتا ہے جب وہ دوسرا پتھر لینے جاتا ہے تو سر درست ہو جاتا ہے میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہے اس نے مجھے کہا: آگے چلیے! میں کچھ دیر چلا تو دو شخص ملے ایک بیٹھا ہے دوسرا کھڑا ہے اس کھڑے کے ہاتھ میں ایک لوہا ہے جسے اس کے منہ میں رکھ پورا زور لگاتا ہوا کھینچتا ہے اسے نکال کر دوسری طرف کھینچنے لگتا ہے جب یہ کھینچتا ہے تو وہ جانب ٹھیک ہو جاتی ہے میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہے؟ اس نے کہا: آگے چلیے! میں کچھ دیر چلا تو خون کی ایک نہر نظر آئی جس میں ایک شخص تیر رہا ہے کنارے ایک شخص اپنے پاس پتھر لئے بیٹھا ہے جنہیں اس نے گرم کر کے انگارے بنا رکھا ہے جب وہ اس کے قریب آتا ہے تو خون والے کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے یوں وہ واپس چلا جاتا ہے میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کون ہے؟ اس نے کہا: آگے چلیے! کچھ دیر چلا تو میں نے ایک باغ دیکھا جو بچوں سے بھرا پڑا ہے ان کے درمیان میں ایک شخص ہے لمبائی کی وجہ سے اس کا سر آسمان سے لگتا دکھائی دیتا تھا میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہے؟ اس نے کہا: آگے چلیے! میں کچھ دیر چلا تو ایک درخت دیکھا اگر مخلوق اس کے نیچے جمع کر دی جائے تو اس کا سایہ ختم نہ ہو اس کے نیچے دو شخص ہیں ایک ایندھن جمع کرتا ہے دوسرا جلاتا ہے میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ اسنے کہا: اوپر چڑھو! تھوڑی دیر میں اوپر چڑھا تو مجھے سونے چاندی کا بنا ایک شہر نظر آیا اس کے دینے والے کچھ سفید اور کچھ کالے ہیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: آگے چلئے آپ کو پتہ ہے آپ کی منزل کہاں ہے؟ میں نے کہا: میری منزل اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس نے کہا: آپ نے صحیح کہا: آسمان کی طرف دیکھے میں نے دیکھا تو جھاگ کی طرح ایک بادل ہے اس نے کہا: یہ آپ کی منزل ہے میں نے کہا جو کچھ میں نے دیکھا اس کے متعلق مجھے بتاتے ہیں؟ اس نے کہا:

آپ مجھ سے جدا نہیں ہونگے جو نظر آئے اس کی متعلق مجھ سے پوچھیں پھر مجھے اس سے زیادہ کشادہ شہر نظر آیا اس کے درمیان ایک نہر ہے جس کا پانی دودھ سے بڑھ کر سفید ہے اس میں مرد میں جو آستیں چڑھائے دوسرے شہر کی طرف بھاگ رہے ہیں انہیں اس نہر میں جمع کر رہے ہیں پھر وہ صاف ستھرے ہو کر نکلتے ہیں میں نے کہا: مجھے اسے دوسرے شہر کے متعلق بتاؤ! اس نے کاہ: یہ دنیا ہے اس میں ایسے لوگ ہیں جنہوں اچھے بڑے عمل ملا کر کیے ہیں انہوں نے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے آن کی توبہ قبول کی میں نے کہا: وہ دو شخص جو درخت تلے آگ جلا رہے تھے کون تھے؟ اس نے کہا: وہ دونوں جہنم کے فرشتے تھے جو جہنم وک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لیے بھڑ کاتے گے میں نے کہا: وہ باغ؟ اس نے کہا: وہ بچے تھے ابراہیم علیہ السلام ان کے ذمہ دار ہیں قیامت تک ان کی پرورش کریں گے میں نے کہا: جو خون میں تیر رہا تھا؟ کہا وہ سود خور تھا قیامت تک قبر میں اس کی یہی خوراک ہوگی میں نے کہا: جس کا سر پھاڑا جاتا تھا؟ اس نے کہا: یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن سیکھا اور سو گیا اور اسے بھول بیٹھا اس میں سے کچھ بھی نہیں پڑھتا جب بھی وہ سوئے گا قیامت تک اس کا سر قبر میں چرتے رہیں گے اسے سونے نہیں دیں گے میں نے اس کے متعلق پوچھا جس کے جبڑے چیرے جاتے تھے اس نے کہا: وہ جھوٹا شخص تھا۔ دار قطنی فی الافراد ابن عساکر

۳۹۷۹۵..... اسی طرح ابو رجاء العطاردی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں للہ میرے پاس رات دو شخص آئے مجھے اٹھا کر کہنے لگے: چلو میں چل پڑا ہمارا ایک لیٹے شخص پر گزر ہوا جس کے پاس ایک شخص چٹان لیے کھڑا ہے وہ اس کے سر کے لیے پتھر کو اٹھا کر گراتا ہے جس سے اس کا سر کچلے تو وہ پتھر۔ (اسے لگ کر) لڑھک جاتا ہے وہ پتھر لینے جاتا ہے اتنے میں اس کا سر درست ہو جاتا ہے آ کر پھر اسے کچلنا شروع کر دیتا ہے جیسے پہلے کر رہا تھا میں نے ان دونوں سے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہے انہوں نے مجھ سے کہا: چلو چلو تو ہم چل پڑے ہمیں ایک شخص گدی کے بل لیٹا نظر آیا دوسرا شخص لوہے کا آنکڑا لے کر اس کے پاس کھڑا ہے وہ آ کر اس کا ایک جبڑا چرتا ہے اور گدی تک پہنچ دیتا ہے پھر دوسرا ے جبڑا چرتا ہے دوسرے سے ابھی فارغ نہیں ہوتا کہ پہلا درست ہو جاتا ہے پھر وہ آ کر پہلے کی طرح کرتا ہے میں نے کہا: سبحان اللہ یہ کون ہے؟ انہوں نے مجھے کہا: چلو چلو! ہم چل پڑے تو ایک تنور کی طرح بنی عمارت دکھائی دی ہم نے س میں شور شرابا اور آواز میں سنیں ہم نے جھانک کر دیکھا تو اس میں ننگے مرد عورتیں کی ان کے نیچے سے آگ کی لپٹ آتی ہے جونہی لپٹ ان تک آتی وہ اوپر اٹھ جاتے میں نے ان دونوں سے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہیں انہوں نے مجھ سے کہا: چلو چلو! چلتے چلتے ہم ایک سرخ نہر پر آئے جو خون کی طرح تھی نہر میں ایک شخص تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے ایک آدمی پتھر جمع کیے بیٹھا ہے جب یہ تیرنے والا اس کے پاس آتا ہے تو یہ اس کے منہ کو پتھروں سے بھر دیتا ہے تو وہ پھر سے تیرنے لگتا ہے واپس آتا ہے تو وہ پھر اسی طرح کرتا ہے میں نے ان دونوں سے کہا: یہ کون ہے؟ ان دونوں نے مجھے کہا: چلو چلو! چلتے چلتے ہم نے ایک بدصورت شخص دیکھا جیسا تمہیں کوئی بھدی صورت والا نظر آئے اس کے پس آگ ہے وہ اسے جلا رہا اور اس کے ارد گرد بھاگ رہا ہے میں نے ان دونوں سے کہا یہ کون ہے انہوں نے مجھ سے کہا: چلو چلو! چلتے چلتے ہم ایک سبز زار باغ میں جہاں ہر اک بنار کی کلی ہے باغ کے درمیان میں ایک لمبا شخص کھڑا ایسا لگ رہا تھا کہ اس کا سر آسمان کو چھو رہا ہے اس کے آس پاس بچے ہیں جیسے تم نے کہیں بہت زیادہ بچے دیکھے ہوں میں نے ان دونوں سے کہا: سبحان اللہ! میں کون ہے؟ ان دونوں نے مجھے کہا چلو چلو!

چلتے چلتے ہم ایک تنے کے پاس پہنچے میں نے اس سے بڑا اور پیارا تنا کہیں نہیں دیکھا انہوں نے مجھ سے کہا اس پر چڑھو، ہم اس پر چڑھے تو ہمیں ایک شہر نظر آیا جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے ہم شہر کے دروازے پر آئے دستک دی دروازہ کھل گیا ہم اندر داخل ہوئے تو ہمیں تم سے آدھے لوگ ملے جیسے کوئی خوبصورت لوگ تمہیں نظر آئیں اور آدھے ایسے بدصورت جو تم نے کبھی دیکھے ہوں ان دونں نے ان سے کہا: چلو اس نہر میں کود پڑو! ایک بڑے نزاروں ہے گویا اس کا پانی سفید ہی سفید ہے وہ گئے اور اس میں کود پڑے پھر وہ ہمارے پاس واپس آئے تو ان کی بڑی شکلیں بدل کر زیادہ خوبصورت ہو چکی تھیں ان دونوں نے مجھ سے کہا: یہ جنت عدن ہے اور وہ تمہارا مقام ہے میں نے ان دونوں سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے! مجھے اس میں جانے دو! وہ کہنے لگے: ابھی نہیں میں نے ان دونوں سے کہا: میں نے اس رات بڑی عجیب چیزیں دیکھیں یہ جو کچھ میں نے دیکھا کیا تھا؟ وہ دونوں مجھ سے کہنے لگے: ہم آپ کو بتاتے ہیں پہلا شخص جو آپ نے دیکھا جس کا سر پتھر سے کچلا جاتا تھا وہ شخص تھا جس نے قرآن مجید یاد کیا پھر اسے چھوڑ کر فرض نماز سے سویا رہتا اور جس شخص کے جبڑے چیرے جاتے تھے اور اس کی

آنکھیں اور نتھنے گدی تک چیرے جاتے تھے وہ ایسا شخص تھا جو گھر سے نکلتا تو ایسا جھوٹ بولتا جو آفاق واطراف میں پہنچ جاتا۔
اور جو ننگے مرد اور عورتیں آپ نے تنور نامی عمارت میں دیکھیں وہ زانی مرد اور تیں تھیں اور جو شخص نہر میں تیر رہا تھا اور پتھر اس کی منہ میں ڈالے جاتے تھے وہ سود خور تھا اور وہ بدصورت شخص جس کے پاس آگ تھی وہ جہنم کا داروغہ مالک تھا اور جو شخص باغ میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو بچے ان کے اردگرد تھے تو وہ ہر ایسا بچہ تھا جس کی فطرت پر ولادت ہوئی لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مشرکین کی اولاد؟ آپ نے فرمایا: مشرکین کی اولاد بھی اور وہ لوگ جن کے آدھے خوبصورت اور آدھے بدصورت تھے تو وہ ایسی قوم تھی جنہوں نے نیک و بداعمال کیے اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کردیا۔ مسند احمد طبرانی فی الکبیر

۳۹۷۹۶......حضرت سمرۃ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو جنہوں کی چیخ وپکار بڑھ جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ان دونوں کو نکال لو جب انھیں نکال لیا ان سے فرمایا: اتنا شور شرابا کس وجہ سے برپا کر رکھا تھا؟ وہ عرض کریں گے: ہم نے ایسا اس لیے کیا تا کہ آپ ہم پر رحم کریں اللہ تعالیٰ فرمائیں میرا تم پر رحم یہی ہے کہ جہاں جہنم میں تم دونوں تھے وہیں اپنے آپ کو ڈال دو، ان میں سے ایک تو اپنے آپ کو ڈال دے گا وہ اس کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی کا ذریعہ بن جائے گی اور دوسرا کھڑا ہو جائے گا اپنے آپ کو نہیں ڈالے گا رب تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: تم نے اپنے اپ کو وہاں کیوں نہیں ڈالا جہاں تمہارے ساتھی نے اپنے آپ کو ڈال دیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے امید ہے کہ جہاں سے تو نے مجھے نکال دیا اس میں واپس نہیں لوٹائیں گے اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تیرے لیے تیری امید پھر وہ دونوں اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ بیھقی وضعفہ

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۸۷، ضعیف الترمذی ۱۵۵۹

۳۹۷۹۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کافر پر اس کی قبر میں گنجا سانپ مسلط کیا جائے گا جو اس کے سر سے پاؤں تک کا گوشت کھا جائے گا پھر اس پر گوشت چڑھا دیا جائے گا تو وہ پاؤں سے سر تک اسی طرح کھائے گا۔ بیھقی فی عذاب القبر

۳۹۷۹۸......(مسند انس) ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! قیامت کے روز کافروں کو کیسے منہ کے بل اٹھایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: جس ذات نے انہیں پاؤں پر چلایا ہے وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔

مسندا حمد، بخاری، مسلم، نسائی ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم، ابن مردویہ، ابونعیم بیھقی مر بقم. ۳۹۵۲۴

جنتی اور جہنمی

۳۹۷۹۹......سلیم بن عامر ابویحییٰ الکلاعی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے انہوں نے مجھے کندھوں سے پکڑا اور ایک پھسلتے پہاڑ کے پاس لا کر کہنے لگے: اس پر چڑھو میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا انہوں نے کہا: ہم اپ کی امداد کرتے ہیں تو چڑھتے چڑھتے جب میں پہاڑ کے درمیان میں پہنچا تو میں نے زوردار آوازیں سنیں میں نے کہا: یہ آوازیں کسی ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ جہنمیوں کی چیخ وپکار ہے پھر مجھے لیکر چلے میں نے ایک قوم دیکھی جو ایڑیوں کے بل لٹکی ہے ان کی باچھیں کھلی ہیں جن سے خون ٹپک رہا ہے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے روزہ افطار کر لیتے ہیں۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ تباہ ہوں سلیم فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں اپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی یا اپنی رائے سے کہی پھر مجھے آگے لے گئے ایک قوم انتہائی بدبودار اور بہت زیادہ پھولی ہوئی جن کا ظاہری حال برا ہے میں نے کہا: یہ کون ہیں انہوں نے کہا: یہ کافروں کے مقتولین میں پھر مجھے لے گئے یہاں تک کہ ایک ایسی قوم ملی جن کی بدبو بہت زیادہ بہت پھولے ہوئے ان کی حالت بری بری ان سے بیت الخلاؤں جیسی بدبو آرہی ہی میں نے کہا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں پھر مجھے لے گئے عورتیں ہیں جن کی چھاتیوں کو سانپ ڈس رہے ہیں میں نے کہا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: جو اپنے بچوں کو دودھ سے روکتی تھیں۔ پھر مجھے لے

جایا گیا تو بہت سے بچے نظر آئے جو دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: مومنوں کے بچے پھر میں بلند ہوا تو تین آدمی نظر آئے جو اپنی شراب پی رہے تھے میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ جعفر زید اور ابن رواحہ ہیں پھر میں تھوڑا بلند ہوا تو مجھے تین آدمی نظر آئے میں نے کہا: یہ کون ہیں انہوں نے کہا: ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام آپ کا انتظار کررہے ہیں۔

بیهقی فی کتاب عذاب القبر ضیاء

۳۹۸۰۰..... عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے کم عذاب اس جہنمی کو ہوگا جو انگاروں پر چلے گا جن سے اس کا دماغ کھولے گا حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! اس کا کیا جرم ہوگا؟ اس کے مویشی ہونگے جنہیں وہ فصل پر ڈال دیتا اور اسے نقصان پہنچاتا اور اللہ تعالیٰ نے تیر کی مقدار کھیتی اور اس کے اردگرد کو حرام کیا ہے لہٰذا تم اس سے بچو کہ آدمی دنیا میں حرام مال کمائے اور آخرت میں ہلاک ہو لہٰذا تم دنیا میں اپنے مالوں کو حرام نہ بناؤ کہ آخرت میں اپنے آپ کو ہلاک میں ڈالو۔

رواہ عبدالرزاق

۳۹۸۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ہمیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھائی جب کہ کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھاتے تھے اور فرماتے ان دونوں کے درمیان (نماز کا) وقت ہے تاکہ ایمان والوں میں اختلاف نہ ہو چنانچہ اندھیرے میں ہمیں نماز پڑھی نماز پڑھا کر ہماری طرف متوجہ ہوئے آپ کا چہرہ بس قرآن کا ورق تھا فرمایا: کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ہم نے عرض کیا: نہیں یارسول اللہ! فرمایا: لیکن میں نے تو دیکھا ہے میں نے دیکھا کہ میرے پاس دوفرشتے آئے مجھے کندھوں سے پکڑکر آسمانی دنیا جالے گئے میں ایک فرشتے کے پاس سے گزرا جس کے سامنے ایک آدمی ہے فرشتے کے ہاتھ میں چٹان ہے وہ آدمی کے سر پر مارتا ہے تو اس کا دماغ ایک طرف اور چٹان ایک طرف جا گرتی ہے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: چلو چلو! چلتے چلتے مجھے ایک فرشتہ ملا جس کے سامنے ایک آدمی ہیں فرشتے کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے وہ اس کے دائیں جبڑے میں رکھ کر اسے کان تک چیرتا ہے پھر بائیں میں اتنے میں دائیں جانب جڑ جاتی ہے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلو چلو چلتے چلتے خون کی ایک نہر ملی جو ہانڈی کی طرح ابل رہی تھی اس کے دہانے ننگے لوگ ہیں نہر کے کنارے فرشتے ہیں جن کے ہاتھوں میں ڈھیلے ہیں جب بھی کوئی سر اٹھاتا اسے مارتے جو اس کے منہ میں لگتا تو وہ نہر کی تہ تک پہنچ جاتا میں نے کہا: یہ کون ہیں انہوں نے کہا: چلو چلو! چلتے چلتے ایک گھر نظر آیا جس کا پیندا دہانے سے تنگ اس میں ننگی قوم تھی جن کے نیچے آگ بھڑکائی گئی میں نے ان کی بدبو کی وجہ سے اپنی ناک بند کرلی میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: چلو چلو! ایک سیاہ ٹیلہ نظر آیا جن پر ایک مجنون قوم ہے آگ ان کی سرینوں سے داخل ہوتی اور ان کے منہ نتھنوں اور کان آنکھوں سے نکلتی ہے میں نے کہا: یہ کون ہیں انہوں نے مجھ سے کہا: چلو چلو! بند آگ نظر آئی جس پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو چیز اس سے نکلتی ہے سے واپس اسی میں لے آتا ہے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: چلو چلو! پھر مجھے ایک باغ نظر آیا جس میں خوبصورت بزرگ بیٹھا ہے اس سے بڑھ کر خوبصورت میں ہوگا اس کے اردگرد بچے ہیں اور ایک درخت ہے جس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے ہیں تو جتنا اللہ نے چاہا میں اس درخت پر چڑھا تو وہاں میں نے خوار ادزمرد سبز زبرجد اور سرخ یاقوت کی منازل دیکھیں ان سے بڑھ اچھی نہیں ہونگی اس میں کئی جام اور آبخورے تھے میں نے کہا: یہ کیا ہے انہوں نے کہا: اترو میں اترا اور اس کا ایک برتن اٹھایا اسے بھرا اور پی لیا تو وہ شہد سے شیریں دودھ سے زیادہ سفید اور مکھن سے بڑھ نرم تھا۔

انہوں نے مجھ سے کہا: چٹان والا جو آپ نے دیکھا جو آدمی کی کھوپڑی پر ماررہا تھا جس سے اس کا دماغ ایک جانب اور چٹان ایک جانب گرجاتی تھی وہ ایسے لوگ ہونگے جو عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جاتے اور نمازوں کو ان کے اوقات میں نہیں پڑھتے تھے جہنم تک انہیں ایسے ہی مارا جائے گا اور آنکڑے والا جس پر آپ نے ایک فرشتہ مقرر دیکھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا تھا جس سے وہ اس کا دایاں جبڑا کان تک چیر رہا تھا پھر بایاں چیرتا اور اتنے میں دایاں جڑ جاتا تھا یہ وہ لوگ تھے جو مسلمان کی چغلی کھایا کرتے تھے اور ان میں فساد ڈالتے تھے وہ لوگ جہنم جانے تک اسی طرح عذاب میں مبتلا رہیں گے اور وہ فرشتے جن کے ہاتھوں میں آپ نے آگ کے دوڈھیلے دیکھے جب بھی کوئی سر اٹھاتا تو وہ اسے مارتے ایک ڈھیلے سے وہ نہر کی تہہ میں اتر جاتے یہ سود خور لوگ تھے انہیں جہنم تک یہ عذاب دیا جائے گا۔ اور جو گھر آپ نے نیچے سے

زیادہ تنگ دیکھا اس میں ننگی قوم تھی جس کے نیچے آگ بھڑکائی جاتی تھی آپ نے ان کی بدبو کی وجہ سے اپنی ناک بند کرلی تھی وہ زانی لوگ تھے اور وہ بدبو ان کی شرمگاہوں کی تھی جہنم جانے تک انہیں عذاب ہوتا رہئے گا: رہا وہ سیاہ ٹیلہ جس پر آپ نے مجنون قوم دیکھی جن کی سرینوں میں آگ داخل ہو کر ان کی مہینوں نتھنوں اور ان کے کان آنکھوں سے نکل رہی تھی وہ لوگ قوم لوط کا عمل کرتے تھے فاعل ومفعول وہ جہنم جانے تک اس عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

اور جو بند آگ آپ نے دیکھا جس پر ایک فرشتہ مقرر تھا جب بھی کوئی نکلتا وہ اسے اس میں واپس لے آتا وہ جہنم تھا جنتی اور جہنمی لوگوں میں فرق کرتا ہے اور جو باغ آپ نے دیکھا وہ جنت الماوی تھی اور وہ بزرگ جو آپ نے دیکھے جن کے اردگرد بچے تھے وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور وہ ان کے بیٹے تھے اور جو درخت آپ نے دیکھا اور وہاں آپ نے اچھی منازل دیکھیں جو خولدار زمرد سبز زبرجد اور سرخ یاقوت کی تھیں وہ علیین والوں میں سے انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کی منازل تھیں ان کا ساتھ اچھا ہے اور جو نہر آپ نے دیکھی وہ آپ کی نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کوثر عطا کی ہے اور یہ آپ کی اور آپ کے اہل بیت کی منازل ہیں فرماتے ہیں: مجھے اوپر سے آواز دی گئی: محمد! محمد! مانگو دیا جائے گا تو میرا جسم کانپنے لگا اور دل دھڑکنے لگا اور میرا ہر عضو لرزہ براندام تھا میں کچھ جواب نہ دے سکا تو ان دو فرشتوں میں سے ایک نے اپنے دائیں میں ہاتھ تھام لیا اور دوسرے اپنے دائیں ہاتھ کو میرے سینے کی درمیان رکھ دیا تو مجھے سکون ہوا۔

پھر مجھے بلایا گیا: محمد! مانگو تمہیں دیا جائے گا میں نے عرض کیا: میرے اللہ! میرا سوال یہ ہے کہ میری شفاعت کو برقرار رکھیں اور میرے اہل بیت مجھ سے مل جائیں اور میری جب تجھ سے ملاقات ہو تو میری کوئی لغزش نہ رہے پھر مجھے قریب کیا گیا اور مجھ پر یہ ایت نازل ہوئی ''ہم نے آپ کو فتح مبین عطا کی تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جیسے مجھے یہ دی گئی ایسے اللہ تعالیٰ مجھے وہ بھی ان شاء اللہ عطا کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

ضمن قیامت

۳۹۸۰۲......مسند مجن بن الادرع) لوگو! میں چار دن سیت مہارے لیے اپنی آواز چھپائے رکھی تا کہ تمہیں سناؤ خبردار! کوئی شخص ایسا ہے جیسے اس کی قوم نے بھیجا ہو انہوں نے کہا ہو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں ہمیں بتاؤ سنو! ہوسکتا ہے اسے دل کی بات غافل کردے یا دوست کی بات لاپرواہ کردے یا گمراہی اسے غافل بنادے خبردار! مجھ سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے پہنچا دیا: خبردار سنو خوش عیش رہو بیٹھو! تو لوگ بیٹھ گئے تمہارے رب نے پانچ چیزوں کو غیب میں دیکھا ہے جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا موت کو جانتا ہے اسی علم ہے کہ تم میں کس کی موت کب ہوتی ہے تم نہیں جانتے منی کا علم جب وہ رحم میں ہو وہ جانتا ہے تم نہیں جانتے کل کی بات جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ کل تو سفر میں کرے گا لیکن تو میں جانتا بارش کا علم رکھتا ہے انہیں جھانکتا ہے وہ تنگی میں پرے ڈر رہے ہوتے ہیں اور تیرا رب مسکراتا ہے اور جانتا ہے کہ ان کی مدد قریب ہے قیامت کا علم رکھتا ہے جتنا تم ٹھروگے ٹھہرے پھر چیخ بھیجی جائے گی تیرے پروردگار بقا کی قسم زمین پر ہر زندہ چیز کو مار ڈالے گی فرشتے ترے رب کے ساتھ ہونگے اور ترا رب زمین پر پھرے گا وہ شروں سے خالی ہوگی ترا رب بارش کو بھیجے گا وہ عرش کے پاس سے برسے گی ترے پروردگار بقا کی قسم! وہ اس پر کوئی بچھڑا ہوا مقتول اور دفن کیا ہوا میت نہیں چھوڑے گی کہ زمین پھٹ کر اسے باہر نکال دے گی وہ اسے سر سے بنائے گا تو وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر تمہارا رب کہے گا: وہ اس میں کتنا رہا؟ وہ کہے گا: میرے رب! گزشتہ شام زندگی کے قریبی زمانہ کا حساب لگا کر کہے گا: کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اللہ تعالیٰ کیسے جمع کرے گا جب کہ ہوائیں ھائب اور بلاکتیں ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کرچکی ہوں گی، فرمایا: میں تمہیں اسی طرح بتاؤں گا وہ اللہ کے عہل میں زمین پر سورج کی روشنی پڑی اور وہ بوسیدہ ڈھیلا تھی تم نے کہا: وہ کبھی آباد میں ہوگی پھر تیرے رب نے س پر مہینہ برسایا کچھ دن ہی گزرے پھر اس پر سورج کی روشنی پڑی حالانکہ وہ ایک بوندتھی تیرے رب کی بقا کی قسم، وہ اس سے زیادہ قادر ہے کہ تمہیں پانی سے جمع کرے نسبت زمین کی نبات جمع کرنے سے پھر تم قبروں سے اپنی چوکھٹوں سے نکلو گے گھڑی بھری اسے دیکھو گے وہ تمہیں دیکھے گا کسی نے

عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے دیکھے گا ہم زمین بھر ہونگے وہ اکیلی ذات ہوگی اور ہم اسے دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: میں اللہ کے عہد میں تمہیں اسی طرح خبردوں گا سورج وچانداس کی چھوٹی نشانی ہے جنہیں تم ایک گھڑی میں دیکھتے ہووہ تمہیں نظرآتے ہیں ان کے دیکھنے میں تمہیں کوئی مشقت اٹھانا نہیں پڑتی تیرے پروردگار کی بقا کی قسم! وہ اس سے زیادہ قادر ہے کہ تمہیں دیکھے اور تم اسے دیکھو نسبت اس کی کہ چاند سورج تمہیں نظر آئیں۔

کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! جب ہم اپنے رب سے ملیں گے تو وہ کیا سلوک کرے گا آپ نے فرمایا: تم اس کے سامنے اس طرح پیش کئے جاؤ گے تمہارے چہرے اس کے سامنے ہونگے تم میں سے کوئی بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہوگا تمہارا رب پانی کا چلو لیکر تم پر چھڑکے گا تیرے پروردگار کی بقا کی قسم! کوئی چہرہ تم میں سے اس قطرے سے نہیں بچ سکے گا رہا مسلمان تو وہ اس کے چہرے کو سفید چادر کی طرح کردے گا اور رہا کافر تو اسے سیاہ کوئلے کی طرح عاجز کردے گا۔ خبردار! پھر وہ تم سے ہٹ جائے گا اور اس کے پیچھے صالحین پھیل جائیں گے اس کے بعد تم آگ کے پل پر چلو گے تم میں سے کوئی انگارے پر چلے گا تو کہے گا: اف تمہارا اور اس کے فرشتے کہیں گے دیکھو! تو تم رسول کا حوض دیکھو گے اللہ تعالیٰ کی قسم اس پر آنے والا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

تیرے رب کی بقا کی قسم! تم میں سے جوکوئی ہاتھ پھیلائے گا اس پر ایک جام آجائے گا جو گندگی نجاست اور پیشاب سے پاک ہوگا اللہ تعالیٰ چاند سورج کو روک لے گا ان میں سے تم کسی کو نہیں دیکھ سکو گے۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! تو ہم کیسے دیکھیں گے آپ نے فرمایا: جیسا تم ابھی دیکھ رہے ہو اور یہ سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی ہے کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ہماری برائیوں اور اچھائیوں کا کیسے بدلہ دیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: نیکی کے بدلے دس نیکیاں اور برائی کا بدلہ اتنا ہی یا وہ معاف کردی جائے گی کسی نے عرض کیا (یارسول اللہ) جنت اور جہنم کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: تیرے رب کی بقا کی قسم! جہنم کے سات دروازے ہیں ہر دروازے اتنا ہے کہ دو کے درمیان آدمی سوار ہوکر ستر سال چلتا رہے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ہر دو دروازوں میں سوار ستر سال چلتا رہے کسی نے عرض کیا (یارسول اللہ) ہم کیا چیز جنت میں دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: صاف شہد کی نہریں، شراب کی نہریں جن کی وجہ سے نہ سر درد اور نہ ندامت ہوگی۔ اور بے بدبو دودھ کی نہریں اور بغیر بدبو والے پانی کی نہریں، اور میوے، تیرے پروردگار کی بقا کی قسم! تمہیں کیا معلوم اس کے ساتھ ایسی جیسی بھلائی ہو پاک بیویاں نیک عورتیں نیک مردوں کے لئے تم ان سے اور وہ تم سے ایسے لطف اندوز ہوگی جیسے تم دنیا میں ان سے لذت اٹھاتے ہو البتہ توالد وتناسل نہیں ہوگا کسی نے عرض کیا: ہم کس بنا پر آپ سے بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: نماز قائم کرنے زکوۃ ادا کرنے اور شرک سے بچنا اللہ کے ساتھ کسی کو الٰہ ومعبود نہ بنانا کسی نے عرض کیا: مشرق ومغرب کے درمیان جہاں ہم چاہیں اتر سکتے ہیں ہر آدمی اپنا خود ذمہ دار ہے آپ نے فرمایا تیرے سے یہی ہے جہاں تو چاہے تو خود اپنا ذمہ دار ہے کسی نے عرض کیا: ہم میں سے جو گزر گئے جاہلیت میں کیا کسی نیکی کا بدلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: تو جس عامری یا قریشی مشرک کی قبر پر آؤ تو کہو: مجھے محمد نے تمہاری طرف بھیجا ہے میں تجھے اس بات کی خوشخبری دیتا ہوں جو تجھے بری لگے گی تجھے منہ اور پیٹ کے بل جہنم میں گھسیٹا جائے گا یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر سات امتوں کے آخر میں ایک نبی بھیجا ہے جس نے اس کے نبی کی اطاعت کی وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جس نے اس کی نافرمانی کی گمراہ ہوگا۔

عبداللّٰه بن احمد طبرانی فی الکبیر حاکم عن لقیط بن عامر

مؤمنین کے بچے

۳۹۱۰۳ (مسند انس) ابان حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی روز نہ چلنے والوں (اڑیل) اور جان جوکھوں والوں کو لایا جائے گا کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: مشقت کرنے والے تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنا خالص خون خرچ کیا اسے بہایا گیا اس حال میں کہ انہوں نے تلواریں سونتی ہوئی ہونگی انہیں اللہ سے امید ہوگی کہ ان کی کوئی ضرورت رد نہیں کی

جانے کی رہے نہ چلنے والے تو وہ مومنین کے بچے ہونگے جن کے لئے میدان محشر میں ٹھہرنا مشکل ہوجائے گا وہ چیخیں چلائیں گے اللہ تعالیٰ جبرائیل سے فرمائیں گے باوجود یکہ اللہ کو علم ہوگا۔ یہ کیسی آواز ہے وہ عرض کریں گے: مومنین کے بچوں کے لیے میدان محشر میں ٹھہرنا دشوار ہے (اس لیے چیخ رہے ہیں) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے انہیں میرے سامنے عرش کے تلے لے آؤ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جبرائیل انہیں جنت میں لے جاں وہ اس میں عیش و آرام سے رہیں گے پھر جبرائیل انہیں۔ (ادھر اُدھر) لے جائیں گے تو وہ ایسے چیخیں گے جیسے بچے اپنی ماؤں سے جدائی کے وقت چیختے ہیں اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے فرمائیں گے: جبرائیل (یہ کیسی آواز ہے) اب ان کا کیا حال ہے جبرائیل عرض کریں گے: میرے رب! وہ اپنے ماں باپ سے ملنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ماں باپ کو بچوں کے ساتھ داخل کردو۔ الدیلمی

مشرکین کے بچے

۳۹۸۰۴ ... (مسند ابی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھ پر ایک زمانہ گزرا ہے کہ میں کہا کرتا تھا: کہ مسلمانوں کے بچوں مسلمانوں کے ساتھ اور مشرکین کے مشرکین کے ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ ابی نے مجھ سے بیان کی انبیا سے اس کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے رہے۔ ابو داؤد طیالسی

اگلا حصہ کتاب القصاص کا شروع ہوگا الحمد للہ آج منگل کی رات ۲۵ نومبر ۲۰۰۸، ۱۵:۷ کنز العمال عربی ج ۱۴ کا ترجمہ پایہ تکمیل تک پہنچا اللہ تعالیٰ سے گزارش ہے کہ مترجم کی سابقہ ترجمہ شدہ کتابوں کی طرح اسے بھی نافع اور مفید بنائے۔ جہاں کسی جگہ کوئی لفظی غلطی دیکھیں تو ضرور مطلع فرمائیں۔

فقط ... عامر شہزاد علوی